جلد ایک | ۲ اپریل سنہ ۱۸۶۲ع مطابق ۲ شوال سنہ ۱۲۷۸ ہجری روز چہار شنبہ | نمبر ۱۴

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار ہر روز چہار شنبہ مطبع ہذا
طبع ہوتا ہے قیمت اسکی چہہ روپیہ سال پیشگی اور بارہ آنہ
ماہوار ہے اور محصول ڈاک ذمہ خریداران ہے جس صاحب
کو خرید اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب
فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع
بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی
اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی
جاوی گی اور جو مضمون کہ واسطی فایدہ عام کے
چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لی جاویگی
اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری
چھپتا ہے جو صاحب چھپوانا کسی کتاب خار
و ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ
تحریر اطلاع بخشین فقط
اشتہار مفید مطلب سوداگران و تھیکہ داران [illegible]
[illegible] اسمین حسب تفصیل ذیل کارخانہ [illegible]

پرگنہ منگلور ضلع سہارنپور کی پانچ پوتھی کہ نام
اونکی یہ ہین اُتم برگاسن ـــــ اگیان بودہ ـــــ
دراستسرو پارشنی ـــــ اودیت درپن ـــــ راماین سوپن چھوٹا
اوران پوتھیون مین کرم اور اوپاشنا اور گیان
پشناگر کی اور چارون بید دن اور باون اودیا
نیدن اور پنج دشنی اور گیتا وغیرہ کا خلاصہ ہے
مطبع احباب مین بخط ناگری اس مراد سے چھپوائی ہین
کہ اون شخصون کو کہ جو استعداد پڑہنے اور سمجھنے ان
کتابون کا رکہتے ہین اور بیدانت کو جانتے ہین یہہ کتابین
بلاقیمت بنظر ثواب دیجاوین چنانچہ آب وہ پانچون
کتاب چہپکر تیار ہوگئین اور پاس لالہ صاحب موصوف
کی موجود ہین اور پانچون ایک ہی جلد مین ہین
جو صاحب خواستگار اور شایق ان کتابون
کا ہو بذریعہ خط لالہ صاحب موصوف سے طلب
کر لیوے کہ بلاقیمت بہیجی جاوینگے فقط

العبد
سکہ لعل تیواری
موضع لبرہیڑی پرگنہ منگلور
ضلع سہارنپور

گورنر جنرل

واضح ہو کہ جناب فیضمآب لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل
بہادر ہندوستان مین چھہ برس تک مسند آرای عہدہ جلیلہ
اپنی کی رہکر ۱۸ تاریخ ماہ مارچ سنہ ۶۲ ۱۸ عیسوی کو جانب ولایت
تشریف لیگئی اور یقین ہے کہ پہلی کسی گورنر جنرل کی مثل
ان کی یہان اتنی تکلیفین نہ اوٹہائی ہون گی صاحب محتشم الیہ کو
ہندوستان مین رونق افروز ہوئی فقط عرصہ ایک ہی برس کا
ہوا تہا کہ ہندوستان مین فساد برپا ہوا اور ایسٹ انڈیا
کمپنی کی بہت ہی تربیت یافتہ ہندوستانی فوج نے
باعث بیوقوفی اور غلط فہمی کی اپنی تہین غارت اور
برباد کیا ظاہر ہی کہ اس فوج کے آدمی ان شخصون کی بہکانے
اور ورغلانے مین ائی کہ جنکو ہرگز کچھ پاس اونکا اور اونکی
مذہب کا نہ تہا شورہ پشت اور مفسدون کے فقط یہہ نیت تھے
کہ جنگی افسران انگریزی کی عہدے جنہون نے اونہین تعلیم
کیا تہا اون سادہ لوحون کے مدد سے حاصل کرین اور انجام
اس خام خیالی کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس وقت جناب گردون
رکاب ملکہ معظمہ انگلستان نے اس بغاوت کی خبر
سنی فی الفور اسّی ہزار سپاہ جرار آزمودہ کار کو حکم
جانے ہندوستان کا دیا کہ جنہون نے یہان آنکر آناً فاناً

مین تمام باغیان ناعاقبت اندیش کو تہہ تیغ کیا اگرچہ
مردمان افواج ہندوستانی نی سرکار ذوالاقتدار کے
ساتھہ بڑی نمک حرامی کی تہی مگر پہر بہی لارڈ کیننگ صاحب
بہادر کو اون کی حال پر بہت رحم آیا اور افسوس کہا کر
اونہون نے فرمایا کہ یہ نادان اور جاہل دروغ گوؤن کے
بہکانے مین آگئی کچھ ذاتی قصور اون کا نہ تہا اور اگر
ایکبار اس خطا سی معاف کی جاوین تو یقین ہے کہ
پہر کبہی ایسی جہوٹی باتون پر اعتماد نہ لاوینگے علاوہ
ازین صاحب ممدوح الیہ نی ہندوستانی کی بہبودی
اور ترقی کی لی بہت کوشش اور سعی کی اب
رقم پر چند کچھہ حال جناب لارڈ الجن صاحب بہادر
گورنر جنرل جدید کا واسطی ملاحظہ ناظرین باتمکین کے
زیب صفحہ اخبار کرتا ہی جاننا چاہئی کہ صاحب ممدوح الیہ
کے والد بزرگوار کئی برس تک سلطان روم کے
دربار مین گورنمنٹ انگریزی کیطرف سی بعہدہ وکالت
مقرر رہی تہی اور یہہ صاحب خود بہی مقام کینڈا
اور جامکا کہ یہہ دونون مقام اب زیر حکومت
سرکار انگلشیہ ہین بعہدہ گورنر جنرل مقرر تہی اور
جبکہ فیمابین سرکار انگریزی اور چین کے کچھہ
تنازع واقع ہوا تب آپ پارلیمنٹ مین ممبر
یعنی اہل جلسہ تہی ازان بعد اون فسادونکی رفع
کرنی کیواسطی مقرر ہوئی کہ آپ نی چین کی لڑائی مین
جا کر چین والون کو شکست فاش دی اور گورنمنٹ
انگریزی کا اون کو تابع کیا اور جبکہ ہندوستان مین
بغاوت ہوئی تہی تب یہہ صاحب ہمراہ فوج انگریزی
کے ہندوستان مین واسطی حصول ملاقات لارڈ
کیننگ صاحب بہادر کے کلکتہ مین تشریف لائی تہی
لوگون کے نزدیک لارڈ الجن صاحب بہادر بہت عزیز
ہین اور امید ہے کہ اونکی حکومت اور عہد مین ہندوستان
کو بہت کچھہ فائدہ حاصل ہو فقط از اردو دہلی گزٹ

لچھمن سنگہ باغی

خواجہ پور کی راجہ صاحب نے ۱۸۵۸ عیسوی مین لچھمن سنگہ
نامی ٹہاکر دیولیہ کا گانون جاگیر کا بسبب اوسکی بغاوت کے
ضبط کرکی کسی اور راجپوت کی سپرد کر دیا تہا لچھمن سنگہ نی
جب یہان اپنا ٹہکانا نہ دیکہا تو اسوہ کی ٹہاکر کے ہمراہ کچی پور
کیطرف سرکار سی باغی ہو کر لوٹ مار کرتا پہرتا تہا شامل
ہوگیا اور لوٹ مار کرنی لگا جب کچی پور مین انتظام
کلی ہوا اور باغیون کے تلاش اور دار و گیر ہونے لگی
اوسوقت ان لوگون نے سلومبر والے ٹہاکر کے پاس جا کر
پناہ لی مگر لچھمن سنگہ اپنی بدذاتی اور مفسدی سے

جلد ۱ | ۹ اپریل ۱۸۶۲ء مطابق ۹ شوال ۱۲۷۸ ہجری روز چہارشنبہ | نمبر ۱۵

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چہارشنبہ مطبع ہذا
مین طبع ہوتاہے اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ
اور فی ماہ ایک روپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک دس روپیہ سالانہ
اور مدت ادای پیشگی کے تاریخ پہونچنی اخبار سے ایک
مہینے تک ہے اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کے حساب سے
قیمت لیجاویگی فقط جس صاحب کو خرید اخبار ہذا منظور
ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا اللطباع کسی مضمون کا
ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ
فی سطر ہوگی اور چار سطر سے کم کوئی عبارت
نہ چہاپی جاوے گی اور جو مضمون کہ واسطے فائدہ عام
کے چہپوایا جاوے گا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی
اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چہپتا ہے
جو صاحب چہپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری
یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر
اطلاع بخشین فقط

اشتہار

کتاب مسمی بمجموعۃ الحساب بمطبع ہذا طبع ہوئی ہے اور قریب الاختتام ہے اور کتاب ہذا مین چند خبرین اور چند نقشہ ضروری کہ تفصیل اونکی اخبار ہفتہ ہای گذشتہ مین لکھی گئی مندرج ہین اور ہر شخص کو یہہ کتاب بہت سود مند ہی کہ ہر قسم کی حساب اس کتاب مین بلا تامل بہدایات لطیف معلوم ہو جاتے ہین اور حجم کتاب قریب بیس جز کے ہی اور قیمت دو روپیہ چار آنہ جن صاحبون کو خریدنا کتاب ہذا کا منظور ہو تو بہ ارسال زر قیمت طلب فرماوین اور محصول ڈاک ذمہ خریدار ہوگا فقط

اشتہار

لالہ سکہ لعل صاحب پٹواری لبرہیڑی پرگنہ منگلور ضلع سہارنپور نے پانچ پوتہی کہ نام اونکی یہ ہین

اتم پرکاش — الہام بودہ — رست سروپ درشنی

رامائن سوہن جہوٹا — اودیت درپن

اوران پوتہیون مین کرم اور اوپاشنا اور گیان پشیا کر کے اور چارون بیدون اور باون اوپنشدون اور پنج دشنی اور گیتا وغیرہ کا خلاصہ ہے مطبع احباب مین بخط ناگری اس مراد سی چہپوای ہین کہ اون شخصون کو کہ جو استعداد پڑہنی اور سمجہنی ان کتابون کا رکہتی ہین اور ہدایت کو چاہتی ہین یہہ کتابین بلا قیمت بنظر ثواب دیجاوین چنانچہ اب وہ پانچون کتاب چہپکر تیار ہو گئین اور پاس لالہ صاحب موصوف کی موجود ہین اور پانچون ایک ہی جلد مین ہین جو صاحب خواستگار اور شایق ان کتابون کا ہو بذریعہ خط لالہ صاحب موصوف سی طلب کر لیوی کہ بلا قیمت بہیجی جاوینگے فقط

العبد
سکہ لعل پٹواری موضع لبرہیڑی
پرگنہ منگلور ضلع سہارنپور

الہ آباد

اس مقام پر اکثر ہندوستانیون سی سنا گیا کہ جناب حشمت مآب لارڈ الجن صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند نے بذریعہ تار برقی اہالیان انگلشیہ الہ اباد کی نام حکم صادر فرمایا ہے کہ جو مکان واسطہ کار سرکار کے مصارف سرکاری تعمیر ہوتی ہین طیار او نکی مسدود کیجاوی اگرچہ ایسی امر سی واضح ہوتا ہی کہ عجب نہین شاید پہر اگرہ دار الحکومت ممالک غربی اور شمالی مقرر کیا جاوے مگر تاہم راقم کو اس خبر پر اعتماد کلی نہین ہے کیونکہ اگر اس مقدمہ مین تصفیہ ولایت سی نہو جاتا تو ہرگز لارڈ کیننگ صاحب بہادر منظوری اپنی واسطے تعمیرات مصارف سرکاری کے نہ دیتی خیر جو کچہہ اصل حال اس مقدمہ کا آئندہ معلوم ہوگا

واسطہ ملاحظہ ناظرین کی آئندہ درج اخبار کیا جاویگا
اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ ولایت سے ایک حکم
بدین مضمون صادر ہوا ہے کہ جو افسر لوگ انگلستان
سے بریزیڈنسی یعنی دار الحکومت بنگال میں داخل
ہوں وہ آگرہ کو روانہ کیے جاویں کیونکہ وہاں کام کے
کثرت اور افسروں کے قلت ہے فقط اردو دہلی گزٹ

ولایت

اخبارات ولایت سے دریافت ہوا کہ جناب سر بارٹل فریر
صاحب بہادر ممبر کونسل کہ جو سابق ازین بعہدہ گورنری
ملک سندھ کی سرفراز اور ممتاز تھے وہ اب گورنر بمبئی آحاطہ
کے مقرر ہوئے اور امریکہ میں بدستور باہم لڑائیاں ہو رہی
ہین مگر کچھہ حصول مطلب نہین ہوا اور شاہزادہ عالی وقار
پرنس آف ویلس فرزند ارجمند ملکہ معظمہ دام اقبالہا جو واسطے
سیر اقالیم کی ولایت سے تشریف لے گئی تھی وہ
بالفعل ملک مصر میں رونق افروز ہین فقط

بلند شہر

اس مقام سے یہ خبر آئی کہ دو قیدی قوم کی مسلمان نے
ایک عورت کو ہمراہ لیکر جزیرہ انڈمین کے طرف
بہاگ گئے مگر وہاں پہونچکر باشندوں کو نہایت بیدرد
اور کج خلق پایا کئی دن تک کچھہ کہانے کو بہم نہ پہونچا
اور چلتے چلتے پاؤں تھک گئے آخر کار اپنی بیوقوفی پر پشیمان
ہوئی اور اپنی بستی میں واپس آئی آپ اونکے
زبانی جو حالات تکلیف راہ اور بیرحمی ساکنان
نواح کے اور قیدی سنتے ہیں انکو بہت خوف معلوم
ہوتا ہے اور نہیں چاہتے کہ قصد بہاگنے کا کرین صاحب
خبر لکہتے ہیں کہ انسداد مفروروں کے لئے یہ امر سزادہی
سے بھی زیادہ مفید ہوا فقط

ہوم ڈپارٹمنٹ

مقام فورٹ ولیم مورخہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۶۲ عیسوی
نمبر ۱۵۲ جناب فیضمآب ولیم رچی صاحب بہادر ممبر کونسل
درجہ پنجم جناب گورنر جنرل بہادر ۲۲ تاریخ کو بعد دوپہر
بوقت چار بجے راہی عالم بقا ہوئے آپ جناب گورنر
جنرل کونسل بڑی افسوس سے یہ اطلاع فرماتے ہین کہ تمام
افسران اہل سیف و قلم اونکے مکان پر واسطے تجہیز و
تکفین کے ۲۳ مارچ پانچ بجے شام کی حاضر ہوں اور حسب الارشاد
نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل کا کیے تمام دن جہنڈا
پھریرا نیچا کیا جاویگا اور فورٹ ولیم قلعہ کی فصیل سے
۵ ار توپین ماتمی سر ہونگے فقط

افغانستان

۳ تاریخ ماہ مارچ سنہ حال کو ایک عرضداشت
ضروری بہیجی ہوئی سردار محمد افضل خان کے
ترکستان سے آئی اوسکا مضمون یہ تہا کہ تحقیقاً سننے میں آیا

آتا ہی کہ پچاس ہزار سپاہ معہ سو توپوں کی ایران سی
جانب ہرات روانہ ہوئی اور مختلف مقامات پر خیمہ
افگن ہے اور سردار سلطان احمد جان حاکم ہرات نے حسب الحکم
شاہ ایران کے سولہ ہزار سوار و پیادگان کو حکم روانگی
فیح اور قندہار کا دیا ہی جسوقت یہ خبر امیر صاحب کی ملاحظہ
سی گذری ہی باعث متردد ہوئی اسپر سردار شیر علیجان
نے کہا کہ مجھی یقین ہے کہ یہ خبر غلط ہوے گی کیونکہ اگر ایسا
ہوتا تو اس سی پیشتر انکی پاس خبر قندہار سی آجاتی فقط یہ بات
بنای ہوئی سردار محمد افضل خان کے ہی تاکہ ان باتوں
میری سب بہائیوں کو دہشت ہو اور سبکی اوپی روبرو
امیر صاحب کے ظاہر ہووے فقط

۴ تاریخ کو جسوقت امیر صاحب غلام حیدر خان کی باغ میں
رونق افروز تہی اور سردار اور خان واسطی آداب
مراسم تسلیمات کی باریاب ہوتے جاتی تہی سوار
محمد امین خان کے عرضی قندہار سی لیکر آئی اس مین
تحریر تہا کہ عبد الغفور خان نے کسیقدر فوج اپنی ساتہ
لیکر ہرات سی کوچ کیا اور ہزارہ اور تیمنی کے قلعہ کے
فوج پر کہ جو محمد شریف خان وہان چہوڑ آئی تہی یورش کی
چنانچہ بباعث کثرت فوج کے اونہی قلعوں کو
خالی کروا کر اپنا قبضہ کر لیا اور جسوقت ہزارہ کی فوج
بہاگ کر فوج میں آئی محمد شریف خان نے اپنی ہمراہ فوج
کیلمر واسطہ سرکوبی عبد الغفور خان کی کوچ کیا اور اوسی
عرضی مین یہ بہی لکہا تہا کہ ایرانیوں کے سپاہ روز بروز
ہرات مین داخل ہوتی جاتی ہی فقط ———

۵ تاریخ کو امیر صاحب نی سردار شیر علیجان کو طلب کیا
اور کہا کہ تم اپنی بیٹی کو جو حاکم کابل کا ہے ایک خط بمضمون
روانہ کرو کہ حسب الحکم سابق کی تمام فوج کو ایک جگہ جمع کری
اور جب ایسا ہوجاوے تو فورا اطلاع دے ۶ تاریخ کو سردار
فتح محمد خان ولد سردار محمد اکبر خان مغفور کی عرضی خلات
غلزی سی آئی اوسمین لکہا تہا کہ سردار محمد شریف خان
کو بیشمار فوج ایران نے گہیر لیا ہے لہذا اونہوں نے
واسطہ مدد کے سردار امین خان کو بمقام قندہار لکہا تہا چنانچہ
حسب ہدایت آپ مین نے دو ہزار سوار معہ پیادوں کی فوج کو روانہ
کی ہین اور فوج کوہستان مین جمع کر رہا ہوں فراہم ہونے کیوقت
فورا روانہ کرونگا یہ سنکر امیر صاحب نی سردار شیر علیجان
کیطرف دیکہا اور فرمایا کہ میری دانست مین یہ بہتر ہے
کہ تم اور تمہاری بہائی بہی فوج مقیم جلال آباد کو حکم دوین
کہ وہ اجناس خوراک اپنی فروخت کر کی کابل کو روانہ
ہوون ——— ۷ تاریخ کو ایک اور ضروری عرضداشت
مرسلہ سردار افضل خان کے ترکستان سی آئی اوسکا
مضمون یہ ہے کہ امیر صاحب آپ کو رحمت خدا کے ہوا بہت
اچہی لوگ ہیں کہ ایسی نازک اور تنگ وقت مین جنکہ

باز نہ اکر مع پچاس ساٹھہ سواروں بارونٹہیہ کے مقام دیولیہ
پر بہ ارادہ غارتگری چڑھا اور راہ میں یہ مشہور کیا کہ ہمارے
برات فلانی مقام کو جاتی ہی جسکو چلنا ہو چلی چنانچہ
برات سمجہہ کر اکثر غریب راجپوت میواڑ کی انکے
شریک ہو گئی اور رات کو دیولیہ میں پہونچکر پہلی اوہی
ٹہاکر کی مکان پر کہ جسکو راجہ صاحب نی گانوں سپرد کیا تہا
ڈاکہ ڈالا ٹہاکر نی جب غل و شور سنا تلوار پکڑ کر باہر نکل آیا
اور لچھمن سنگہ سی ہتہیار کرنی لگا کہ اتنی میں کسی سوار کے
تپنچہ کی گولی اوس ٹہاکر پر پڑ گئی اور اس صدمہ سے
مرگیا اور پانچ چہہ آدمی ہمراہی ٹہاکر کی زخمی ہوئے
بعد اوسکی لچھمن سنگہ لوٹ پاٹ کر مقام سلونت کو روانہ
ہوا جب یہ حال رای پور کے ٹہاکر نی سنا فورا چند
سوار لچھمن سنگہ کی تعاقب کو روانہ کی وہ مفسد تو مع
اپنی ہمراہیوں کے چلدیا مگر ایک سوار اور ایک پیدل
راجپوت کہ جو پیچھے رہگیا تہا سواروں نے اوسکا تعاقب
کیا چنانچہ سوار کو چھوڑ تالاب سو چھوڑہ علاقہ سارونٹ
عملداری سرکاری میں جا کر گرفتار ہوا بعد زخمی کیا گہوڑا
اور ہتہیار چہین لئے اور پیادہ بہاگ کر موضع بہوج پور

کی زمینداروں باوں پرگنہ باہر گانوں کی کاشتکاری
کررہی تہی گر پڑا اور امان مانگی سواروں نے چاہا کہ اوسکو
بہی زخمی اور گرفتار کریں ٹہاکر مانع ائی اور کہا کہ یہ علاقہ
سرکاری ہے ہم اس آدمی کو تمہیں نہ دیں گی اور تہانہ پر اطلاع
کریں گے اگر تم زیادتی کروگی تو سزا پاؤ گی یہ سنکر سوار
واپس ہوئی اور سوار کو ہمراہ لیا اور پیادی کو اون
زمینداروں کے سپرد کر دیا زمینداران مفرور چہوڑہ نے
اوسکو بحفاظت تمام رکہہ کر تہانہ سارونٹ میں خبر دے
رہن کے سپاہی اور پیادی جاکر اوسکو تہانہ میں لے
ائی اور عدالت میں چالان کیا اور وہ سوار رای پور کے
کلالیہ علاقہ کوٹہ کرانہ متعلقہ ٹاڈگڑہ میں جب لوٹ
کر پہنچی اوس سوار نے کہ جسکو گرفتار کرلیا تہا وہاں کے
زمینداروں سے منت و خوشامد خفیہ کسیطرح سے کر اونہوں
نے جاکر تہانہ پر خبر کی اور حیف کانسٹبل نی آکر اوسکو
اون سواروں سے چہین لیا اور روانہ عدالت کیا
اب مقدمہ دائر ہے آیندہ جو کچھہ دریافت ہوگا درج
اخبار کرینگے فقط از شعلہ طور

گندناک کی بارش

مقام دو ... علاقہ پشاور مین اتوار ... ۲۵ ...
سنہ ۱۸۶۲ء کو ابر و باد ... سخت ہوئی بارش باران
بکثرت ہوئی جب آسمان ... صاف ہوا ابر باقی نہ لوگ
اپنی ... مین مشغول ہوئی جا بجا جو پانی کے گڑہون مین بھر گیا تھا
اوسکی کنارے مٹی جمی ہوئی نئی رنگ کی دیکہی متعجب
ہوکر بعضون نے ہاتہہ مین اوٹہا کر سونگہا تو گندہک سے
بو آتی تہی خشک کرکی آگ پر جلایا تمام کیفیت اور
دہوین مین گندہک کی پائی جاتی تہی صاحب خبر
عہدہ دار سرکار ... مین تہی انہون نے خود تجربہ اسکا
کیا اور اپنی علاقہ جہان تک پایا لکہوا دیا اگر ہم دیکہا
اس مٹی ... ملک مین کہین نہین وہ کالی ہے
تو یہہ آسمانی ہے وہ ... شان جناب باری ہے اگر دیکہی
تو اصل ان دونون کی پانی ہی سے ... چیز چار پایں
ایسی یا رطب ... آیا ... ہو فقط اوسکی قدرت ہے
عقل کو یہان کچہہ دخل نہین ہمہ تن حیرت ہی فقط از نظر

اطلاع ضروری

صاحب اخبار مفید خلایق اپنی اخبار گوہر بار مین درج
فرماتی ہین کہ ناظرین با تمکین رسالہ بغاوت ہند
پر واضح ہو کہ دسمبر ۶ ... سنہ عیسوی سے بسبب کثرت کار سرکار
اور دیگر امورات ضروریہ کی اجرا اس رسالہ
کا ملتوی تہا اور اس عرصہ مین اکثر احباب کا جو اس
رسالہ کی قدر فرماتی ہین نہایت اشتیاق اوسکی
مطالعہ کیو سطی پایا گیا اور بعض جگہ سی شکایتین بہی
مگر مقام مجبوری تہا اب اوس ... سنہ ۶۲ عیسوی
سی اجرا اسکا پہر شروع ہوا اور بعنایت خداوند حقیقی
سی امید ہے کہ اب متواتر ناظرین کی خدمت مین
روانہ ہوتا رہیگا اور مضمون دلچسپ اور قابل
اندراج جو اب تک درج ہونی سی رہگئی ہین درج
کیئی جاوین گے فقط

دہاکہ

اخبار موصوف سی واضح ہوا کہ دو سپاہی گورہ
مقیمہ فوج شہر ... کو شکار کو گئی تہی اتفاقاً ایک
سُندر اونہون کے ہاتہہ سی مارا گیا پہر تو ایک لمحہ کی
عرصہ مین چارون طرف سی سُندرون نے گہیر لیا بخوف
جان ہر چند اونہون نے بہاگنا چاہا مگر اونسی بہاگ
نسکی اور سُندرون کی ہاتہون سی دونون گورے مارے گئے فقط

کمانڈر انچیف بہادر

جناب شہر ... حضور صاحب بہادر کمانڈر انچیف واسطے

ملاقات گورنر جنرل بہادر جدید کلکتہ کو روانہ ہوئی
چنانچہ دہلی مین پہنچکر اوسی روز آگی کو کوچ فرمایا گئے فقط
از اخبار مفید خلایق

ژالہ زدگی

اردو دہلی گزٹ مطبوعہ ۲۲ مارچ سنہ حال مین درج ہے
کہ ۱۰ تاریخ ماہ مارچ سنہ حال کو جو ضلع اکبرآباد مین اولون
کی بارش ہوئی تہی اوس سے زیادہ پرگنہ ہاتہرس
و ساسنی و اگلاس و سکندرہ راؤ مین ہوئی
اور کمال نقصان زراعت ہوا اور اوسی روز تمام ضلع
علیگدہ مین اسقدر مینہہ برسا کہ سب شرکین پانی
سے بہرگئین اور تیزی ہوا سے صدہا کہیت زمین پر
گرگئی اور صاحب خبر لکہتی ہین کہ اگرچہ بظاہر یہہ نقصان
معلوم ہوا مگر امید ہی کہ بعض بعض زراعت کو کہ جو بباعث
کمی بارش کم تر و تازہ تہین وہ سب سرسبز ہو جاوینگی
اور اناج کثرت سے پیدا ہوگا اور اس ضلع کی زمیندار
اس مینہہ کی برسنے سے نیل کی تخم ریزی مین مشغول ہین
اور مجمع البحرین سے مدرک ہوا کہ ۹ مارچ کو وزیرآباد
مین خوب بارش ہوئی اور بعد بارش اولی بہی بڑی اس سے
احتمال نقصان زراعت کا تبلاتی ہین اور اوسی روز
بجلی بہی ایک حلوای کی مکان پر پڑی مکان کو

توکچہہ ضرور نہ پہونچا لیکن اوسکی لڑکی بعمر ۱۳ یا ۱۴ برس
کے ہاتہی ہلاک ہوئی

اور اخبار عالم سے دریافت ہوا کہ ۸ مارچ کو مقام [illegible]
بجے دن کے تہوڑا سا باران رحمت نازل ہوا اور یکایک
اسقدر سو تولہ کی اولہ پڑی اگر خدا نخواستہ تہوڑی دیر بہی
ایسا حال رہتا تو جسقدر زراعت تیار تہی سب غارت
ہو جاتے مگر عنایت الہی سے یہہ بڑی خیریت گذری کہ وہ
اولہ تہوڑی دیر تک برستی رہی فقط

اور اخبار شعلہ طور سے واضح ہوا کہ ضلع فتحپور مین
۵ مارچ کی چار بجے رات کو یکایک ابر خفیف ہوا بجلی
خوب چمکی بادل گرجا پانی برسنے لگا پانی کا ہلکو رہا
پہر آسمانی تہا ابر بادکی شدت ہوئی ژالہ باری بکثرت
ہوئی اور بڑی بڑی اولہ تین تین چار چار تولہ کے پڑے
کاشتکاران کو بڑا نقصان ہوا پرگنہ غازی پور
فتحپور سے اکثر دیہات اس آفت ناگہانی سے خراب
اور برباد ہو گئی اور زراعت مین ایک دانہ نہی رہا
بیچارہ زمیندار بہت تباہ ہو گئی ۱۴ مارچ کو
کاشتکاران کیطرف سے قریب ڈیڑہ سو سوال کی بامید
تخفیف نسبت نقصان و عدم استطاعتی حضور مین
جناب صاحب کلکٹر بہادر ضلع فتحپور کے گذری اگرچہ

اس سوال درحقیقت قابل التفات تہی مگر چونکہ
نے اجازت حاکم اعلی تحقیقات نقصان مین تامل
تہا لہذا اسے داخل دفتر ہوئی سال گذشتہ مین پانی
نہ برسنی کی شکایت تہی امسال جو بارش ہوئی تو اوسنے لوگون
سے ایک عالم کو تباہ کر دیا اوسی مین کچھہ خدا کے
حکمت ہے اللہ تعالی اپنی بندون پر رحم فرمائی اور آفت
آسمانی اور ارضی سے بچاوی اور حکام کو بر سر
عنایت لاوی آمین فقط

دہلی

پہاڑی دہلی پر جہان ایام مفسدہ مین لڑائی ہوتی تہے
ایک عمارت عالی شان جسکا طول ایک سو بیس فٹ
ہوگا واسطی یادگاری کی تعمیر ہونیوالی ہے اور جو جو
صاحبان انگریز اس جگہہ لڑائی مین ماری گئی ہین اونکی حالات
کارنامہ کندہ ہوکر اسجگہہ لگائی جاوینگے اور مغل بیگ
قاتل ساہمن فریزر صاحب کو لاہوری دروازہ قلعہ کے
روبروی پہانسی ملی اور حکم ہوا ہے کہ قلعہ کی بیچ بیچ تو
ہندوستانی باجا بجانا ہوا نہ نکلی چنانچہ اب کسی برات
وغیرہ مین اوسجگہہ باجا نہین بجتا ہے فقط از اخبار عالم

کابل

۱۹ فروری کو چند تاشکندی چیلی سے دربار مین
امیر صاحب کے آکر حاضر ہوئی اور کچھہ اشخاص سکنہ
کی تاشکانہ گہوڑی اور اسباب اپنی ملک کی لیکر جلال آباد
مین داخل ہوئی بعض کہتی ہین کہ یہ لوگ تجار ہین اور بعضون کا
قول ہی کہ وہ وکیل سرکاری ہین چنانچہ امیر صاحب نی واسطی دریافت
اصل کیفیت کی مخبر مقرر کئی ہین ـــ اوسی تاریخ کو ـــ
محمد صدیق خان برادر سلطان احمد خان حاکم ہرات
معہ اپنی سوارون کے کابل سی جلال آباد مین داخل ہوا اور
ایک عرضداشت مرسلہ سردار اعظم خان مابیلک
خابر خان سے کہ جو بفاصلہ ۸ کوس جلال آباد سی ہے دی جو بتاریخ
مرقوم تہا کہ مین اور برادر ولی محمد خان اسجگہہ وارد ہوئی
ہین اور جلد جلال آباد مین حاضر ہونگی اسکی جواب مین لکہا
گیا کہ تم اپنی فوج وہین چہوڑکر معہ اپنی برادر کے جلد یہان
آؤ اور محمد حسن خان حاکم تگاؤ اور سیفی کی بہی عرضی
اوسی روز آگئی اوسمین لکہا تہا کہ اقوام پیر اجاس
اور درہ الہ شاہی کہ جنکو تہوڑی روز گذری بہت
نقصان کے ساتہہ شکست فاش ہوئی تہی اب وہ پہر حملہ
کرنی کا منصوبہ کر رہی ہین اور اسی سبب سی قوم سیفی
مجہہ سی امداد مانگتی ہین یہ سنکر امیر صاحب نی حکم دیا کہ
جلال آباد مین زیادہ فوج ہے اگر اوسکو ضرورت ہو تو وہ
بہی آدمی نوکر رکہہ لے اور جو اونسی کام نہ چلیگا تو یہی سی
کچھہ فوج بہیجدیجاویگی فقط ۲۰ فروری کو دربار نہین ہوا
فقط خلوت مین سب سردار حاضر ہوئی اور ایک معتبر

آدمی کی زبانی دریافت ہوا کہ سردار محمد اعظم خان اور سردار ولی محمد خان جلال آباد مین آنا نہین چاہتے اور اسباب سے سردار شیر علیخان سے بہت خوش اور مخطوط ہین

۲۱ فروری کو حسب معمول دربار ہوا امیر کابل نے غلام محمد خان جی کیطرف دیکہکر کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ ہماری خط کے جواب مین اعظم خان نے لکہا ہے کہ جبتک آپ سب جاگیر سردار شیر علی خان کی بہی نہ دینگی مین ہرگز نہ بہائیون کو نجاؤنگا اوسکی دیکہا دیکہی ولی محمد خان نے بہی یہی لکہا ہے معلوم نہین کہ اونہون نے اپنی دلمین مجہی کیا سمجہا ہے اور اب لازم ہوا کہ مین اونکو گوشمالی بہ واجبی کرون یہ کہکر محل سرای مین تشریف لیگئی فقط

۲۲ فروری کو امیر صاحب نے سردارون کو باغ مین طلب کیا اور بعد مشورہ کے حکم دیا کہ ایک مراسلہ بنام اعظم خان بدین عبارت لکہا جاوے کہ اگر تمنے ایکی دفعہ ہمارا کہنا نہ مانا تو آئندہ قطع رسل و رسایل ہے چاہیے کہ دیکہتے ہی اس مراسلہ کے تم جلد جلال آباد مین حاضر ہو اور اوسیوقت حکم دیا کہ ایک مراسلہ ولی محمد خان کے نام بہی اسی مراد لکہا جاوے کہ تم جو اعظم خان کے ساتہہ ہوگئے ہو یہ تمہاری غلطی ہے اور اگر کل تم یہان نہ آجاؤگے تو سب تمہارا مال ضبط ہوگا اور فوج دوسری سپہرو کی جاوینگی بعد تحریر مراسلات بالا کے عین دربار مین امیر صاحب نے اون دونون صاحب زادون کو سخت وسست کہا اور دشنام دین فقط

۲۳ فروری کو سردار شیر علیخان ایک آدمی کو کہ جسکا نام حیدر خان تہا ساتہہ لیکر دربار مین امیر صاحب کی حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یہ شخص ابہی تاشنگ سے آیا ہے امیر صاحب نے اوس سے سردار اعظم خان کا حال پوچہا جواب دیا کہ سردار اعظم خان اور سردار ولی محمد خان نے باہم قول و قسم کرکے کابل کی جانب کل شام کو کوچ کیا اسپر امیر صاحب نے فرمایا کہ کیا اونکی روانگی سے پیشتر کوئی خط اونکی پاس آیا تہا اوسنے عرض کی نہین مگر کوئی شخص جلال آباد سے اونکی پاس گیا اور کہا کہ امیر صاحب نے خاص دربار مین تمہین گالیان دین اور کہا کہ مین سردار ولی محمد خان کی بےعزتی کرونگا اور جسوقت یہ خفگی امیر دربار مین ہو رہی تہی سردار شیر علی خان بہت خوش تہی کہ امیر صاحب اپنی زبان سے اون دونون بہائیون کو برا کہہ رہی ہین یہہ سنکر اون دونون نے اول کچہہ مشورہ کیا اور پہر کہا کہ اب ہم جلال آباد کو نہین جاوینگی کیونکہ نہین معلوم کہ امیر صاحب ہم سے کیا بدسلوکی کرین یہہ سنکر امیر صاحب نے سردار شیر علیخان سے کہا کہ تاوقتیکہ

مین بندوبست نکرین خبردار یہ راز افشا نہووی
اسواسطی کہ بعض سردار اور خان جو دشمن ہین اور جسکو
اتباع اس حال سی اطلاع تہی وہ موقع وقت پاکر سردار
اعظم خان اور ولی محمد خان کو تحریک اور ترغیب دینگی
— اوسی تاریخ کو ایک عرضی سردار محمد علیخان حاکم کابل کی
ائی اوسمین مرقوم تہا کہ ابہی ایک سوداگر ترکستان سی ایا ہے
اور اوسنی بہی اطلاع دی ہے کہ طاش کرغان سے تحقیقا یہ
خبر ائی کہ حاکم سابق شہر سبز کا مع ۵۰ سوار پاس شاہ
بخارا کی گیا تہا اور ۱۸ اسب تیز گام نذر کئی اور چونکہ
یہ حاکم شاہ بخارا کا خسر ہی لہذا شاہ نی اوسپر بہت
التفات کیا اور ایک خلعت دیا اور یہ بہی اقرار کیا ہے
کہ ہم تمکو حکومت شہر سبز پر بحال کر دینگا چنانچہ امیر صاحب نے
اوس عرضی کو ملاحظہ فرما کر کچہہ بات بابت بخارا نہین کہی
اور باعث اوسکا یہ تہا کہ اوسوقت امیر صاحب خود اپنی معاملات
مین فکرمند اور بہت گرویدہ خاطر تہی فقط از اخبار عالم تاب

ہندوستان مین انگریزون کی زمینداری کی تجویز

اج کل اس امر کی تنقیح ہو رہی ہے کہ اہل انگلستان کی
اس ملک مین تجارت و زمینداری خواہ خواستگاری کی
واسطی معضلات و بیرونجات مین آنے ہونی سی کیا کیا فائدہ
او نقصان ہوگا اور غالب ہے کہ جن ضلعونکا بندوبست ابہی
میعادی ہی اور اونکا بندوبست دوامی اور غیر مزروعہ یعنی
جنگل سے کہ زمین کی واسطی سرکار سی حکم فروخت ہونی کی باعث
بہت سی دولتمند انگریز اس ملک مین سکونت کرنا اور اپنی دولت
کو زراعت مین صرف کرنا اختیار کرینگی اور اس سبب سی ہندوستانی
رعایا کو بہی فائدہ ہوگا اور کثرت اختلاط سی اونکی صنعتون سی
مستفید ہونگی لیکن یہ بات اوسی حالت مین ہو سکتی ہی
جبکہ وی انگریز بہی شریف و منصف باعلم ہون اور اگر
انگلستان کی آخور اگر یہان آباد ہوا تو جو اندیشہ پچاس
برس پیشتر اسکلی سرکار کمپنی کو ایسی لوگون کی آباد کرنی سی
ہوا تہا اور لارڈ ہیسٹنگ صاحب اور لارڈ ٹیلنمتہ صاحب
اور بڑی بڑی عاقلون نی انگلستان کی پارلیمنٹ یعنی انجمن
شاہی مین ظاہر کیا تہا وہ اب بہی دور نہ سمجہنا چاہئی اگر گورنمنٹ
سی فسادی انگریزون کا فساد رفع کرنی کی واسطی قرار واقعی
بندوبست نہ ہوا تو تعجب نہین کہ وہ لوگ اس ملک کی رعایا کو
فائدہ دینا تو درکنار تہوڑی عرصہ مین وبال جان ہو جائینگی
اور عجب نہین کہ یہان کی لوگون کو خودمختاری حاصل کرنی کی
بہی ترغیب دین اور جب اس ملک مین رہنی لگی اونکی اولاد
ہندوستانی رعایا کی برابر خواہ اون سی بہی کمتر ہو جائینگی
تب وہ اولاد خود ہی ہندوستانیون سی تعظیم و توقیر پانی کی
قابل نرہیگی بلکہ خود ہی اپنی بزرگون کا داب کرنا بہول جائیگی
اور اپنی عادت اور خصلت کی موافق ہندوستانیون کو
حقیر سمجہکر بہت تکلیف دینگی اسواسطی گورنمنٹ کو جسقدر

ہندوستانی رعایا کی درمیان مین انگریزون کو آباد کرنیکے
فکر ہے اوسیقدر ہندوستانی رعایا کے رفاہ اور خود
اپنی اغراض کی بناہ کی تجویز کرنا بہی ضرور ہے انگریزون کا
آباد ہونا ہندوستانیون کے درمیان زیادہ تر ہوا تو
یقین ہے کہ تہوڑی عرصہ مین اونکو بہی انہین عدالتون کے
تابع کرنا مقتضای انصاف ہوگا کہ جنکی ہندوستانی رعایا تابع ہے
اور یہ بات کہ انگریز لوگ صرف سوپریم کورٹ سی جہان اکثر
غریب ہندوستانیون کا پہونچنا دشوار ہے جرمون کے
سزایاب ہوین انصاف سی بعید ہوگئے فقط از اخبار شعلہ طور

رشوت ستانی اور بی ایمانی

آجکل دہلی گزٹ کے چند پرچون مین ذکر رشوت ستانی
اکثر دیکھا جاتا ہی اس نظر سے کہ یہ بدرو یہ عدالت سے
دور ہوجاوے ۲۰ تاریخ فروری کے پرچی مین
صاحب دہلی گزٹ نی ایک کوتوال کی نسبت لکہا ہے
کہ یہ شخص عرصہ چہہ برس سے عہدہ کوتوالی پر مامور ہے
بہ نسبت سابق کے اب اسکا عجب حال دیکہا جاتا ہے
کہ عقل کام نہین کرتی جس روز یہ اپنی نوکری پر آیا تہا
عجب ایک شکستہ حالی سی ایک سوکھی دبلی گہوڑی پر
سوار تہا اور اب دو برس سے یہ حال ہے کہ سوای
اطلس و کمخواب کے اور پوشاک کم پہنتا ہی اور سواری کے
یہ صورت ہی کہ بغیر بگہی کی کبہی کچہری کو نہین جاتا ہے
طویلی مین ہر وقت پانچ چہہ گہوڑی موجود رہتی ہین
شام کو ہوا کہانے کو حضرت تہنڈی سڑک پر نکلتی ہین
بازار مین بہی ایک اچہا مکان تیار ہو الیا ہی گہر بہی اپنی بہت
کچہہ سجا ہے ایک طوایف بہی بمشاہرہ ساٹہ روپیہ
کام خدمت کیواسطی نوکر ہی یمنی یہ کچہہ تہوڑا کے نہین
لکہا ہی اس نظر سی ہندوستانیون کا منصب ناگوار ہو لکہا ہے
بلکہ اس امید پر تحریر کیا ہی کہ سرکار ایسی مقام پر التفات
کری جو کہ عہدہ کوتوالی اور سرشتہ داری و تحصیلداری
کا ہندوستانیون کی حق مین ایک گونہ عزر ادیباوکا
ہوتا ہی اکثر ہندو اور مسلمانون کی دل مین یہ بات بہی
جم گئی ہے جو جاتی ہین وہ کر بیٹہتے ہین اور اہل عہدہ
لوگ اپنی مطلب کی غرض سے ان لوگون کو رشوت
بطور نذرانہ دیتی ہین اور تحصیلدارون کا یہ دستور ہو گیا ہے
کہ وہ اکثر اپنی اوردون کو رکہتی ہین اور وہ اون
لوگون کے معرفت بہت کچہہ اپنا پیٹ بہرتی ہین اور
درحقیقت ان لوگون کو یہ منصب حاصل نہین کہ کسی کے
بہتر[illegible]ی اپنی طرف سے کرسکین یا اپنا اختیار
سے کوئی کام نازیبا کرین ان لوگون کو چاہی اون
حرکات سی جسکا تذکرہ اوپر ہو چکا باز رہین ورنہ یہ [illegible]

لئے اچھا نہو گا خاص اس شہر بریلی کا ذکر ہے
یقین کہ اب بہی اوس سی خوب واقف ہوچکی ہون
کہ ایک ناظر جو اب چند عرصہ سی محکمہ صاحب جج بریلی
مین سررشتہ دار ہوا ہے یہ شخص بزعم اپنی عہدہ سررشتہ
داری کی ایک صاحب انگریز کی کوٹہی مین دو چار آدمی
ہمراہ لیکر بنا اجازت اندر چلا گیا اور وہ صاحب
اوسوقت سو رہا تہا جب صاحب کو خبر ہوئی تو اوٹہکر
دیکہتا کیا ہی کہ سررشتہ دار آدمیون کو لیکر چلا آیا ہے
ہر چند کہ یہ آنا اوسوقت صاحب کو بہت برا معلوم
ہوا مگر اپنی سنجیدگی و تحمل سے ملاقات کی اور باعث
آنی کا پوچہا سررشتہ دار نے بجواب اُسکی کہا کہ
تم کوٹہی خالی کردو کہ صدر امین صاحب اس کوٹہی مین قیام
کرینگی اور اگر آپ خالی نکرینگی تو ہم عرضی دیکر مکان کو خالی
کرا دینگے مکان والے کا بہائی اُسوقت اس طرح اوسکے
ساتہ تہا کہ جیسی جو بالی سی ہلکر دیکہ جاتا ہے
تب وہ دیکہکر کہنی لگا کہ ہان ہمنی سررشتہ دار کی کہنی کے
مطابق ہمنی سررشتہ دار سی کہدیا ہے کہ تم صاحب
سی کہدیکہو غور کرنی کی بات ہی کہ ایسی عہدہ دار تو
مطلق خیال نیک و بد نہی اپنی عہدہ کی زعم مین
اجازت غیر کی مکان کی اندر چلا جایا یا اپنیمہ ملازمت
سرکاری ایکٹ ۴۵ تعزیرات ہند کا خوف نکری
جب ایسی بات کی یہان پابندی نہین سرکار کے
کام کیونکر انجام پاتا ہوگا — ہم لوگون کی دانست
مین صاحب موصوف نی سررشتہ دار کی حق مین بڑی
رعایت کی اگر اور کہین ایسا اتفاق ہوتا سررشتہ دار کیا
کوئی ہوتا وہان سی بی عزت ہوکر نکالا جاتا اور جب
یہ خبر نالائقی سررشتہ دار کی حاکم محکمہ کی حضور پہونچتی
تو بیشک وہ شخص ملازمت سرکاری سی خارج کیا جاتا
پس صاحب موصوف کی لیاقت اور سنجیدگی ہے
کہ کچہہ خیال نفرمایا ہماری عین مراد ہے کہ سرکار ایسی ملازم
سرکاری کا تدارک اور بندوبست کری اور ان لوگونکو
بہی چاہئی کہ ان حرکتون سی باز آئین — ایک اور
ماجرا صاحب فہم دہلی گزٹ لکہتی ہین کہ اکثر حکام اور افسر
لوگ تحصیلداران اور عملہ وغیرہ کی رپوٹ پر مقدمات
فیصل کرتی ہین — ۱۸ کی دہلی گزٹ مین یہ بیان ہے
کہ ایک شخص رام بخش نامی زمیندار کی حصہ مین اوہا
گانون تہا اور دوسرا حصہ دار ایک دولتمند تقال موتی لعل
نامی تہا موتی لعل کی ایک مدت سے یہ منشا اور تمنا تہی
کہ یہ گانون سب میری حصہ زمینداری مین آجاوی بہت تدبیرین کرتا تہا
مگر کوئی پیش نجاتی تہی مگر کسی نے سچ کہا ہے — ہر کرا زر در
ترازو ست زور در بازو ست آخر کار ایک نیا تحصیلدار
اوس علاقہ مین مقرر ہوا اور موتی لعل اوسکی سلامی کے
واسطی وہان گیا نہین معلوم کہ در پردہ کیا سازش کے
کہ لوٹتی وقت جب گہر آیا تو بہت خوشی مناتا تہا جب اتفاق

حسب اتفاق تہوڑے دنون بعد رام بخش ربیع
اور خریف کی نہونی سے مالگذاری کا باقیدار سرکار ہوا
اس صورت مین رام بخش نے صاحب کلکٹر ضلع کو عرضی دی
کہ سرکار سے قسطبندی ہوجائی کہ جس سے زر بقایا بآسانی
وصول ہوجائی صاحب کلکٹر نے کیفیت تحصیلدار سے طلب کی
تحصیلدار نے اپنی کیفیت مین لکہا کہ رامبخش کو زر بقایا
کے ادا کرنی کا مقدور نہین ہے وہ صرف حیلے بہانا
بناتا ہے چونکہ صاحب کلکٹر اوس علاقہ مین تازہ وارد تہے
زمیندار وغیرہ کی حال سے ہنوز واقف نہوئی تہی تحصیلدار کی
کیفیت معتبر سمجہکر حکم دیا کہ زر بقایا یکمشت وصول کیا جاوے
تحصیلدار کو تو یہ منظور ہی تہا بہر کیف اوسکو گرفتار کرکے
باقی سرکار طلب کی مگر اوس سے کوئی سبیل ادا کی نہوسکی
تحصیلدار نے دو چپراسی اوسپر مقرر کرکی حوالات مین بہیجدیا
اور حکم دیا کسی سے یہ بات نکرنی پاوی اوسوقت رامبخش
بہت لاچار ہوا اور دلین خیال کرنی لگا کہ جبتک مین آدہا
حصہ فروخت نکرونگا پیچہا نچہوٹی گا۔ تحصیلدار نے پہر بلکر کہا
کہ تمہارا حصہ نیلام کرکی زر بقایا سرکار وصول کیا جاوی گا
اوسوقت رامبخش بہت گہبرایا تحصیلدار نے پہر اوسکی طرف
مخاطب ہوکر کہا کہ تم موتی لعل کی ساتہ اپنا بندوبست کرلو اور
تمہارا آدہا حصہ وہ رہن کرلیوی گا تحصیلدار نے موتی لعل کو
بلواکر رہن نامہ زیادہ سود کا لکہوایا کہ جس سے وہ برباد ہوجاوے

جب تمسک تمام ہوا اور رام بخش کو دستخط کو
دیا رامبخش نے جو کہ دو روز قید رہکر تحصیلدار کا
ظلم وجبر اوٹہایا تہا لاچار ہوکر دستخط کر دئی موتی لعل
نے سرکار مین باقی کا روپیا جمع کر دیا اس حال
سے کل گاؤن مین قبضہ کرکی رفتہ رفتہ خود مالک ہوگیا
یہ حضرات تحصیلدار کے کرم بخشی ہی۔ اب آگی
دوسرے نمبر مین اور بہی کچہہ حالات اور ایسی ایسی معاملات
کے اطلاع کرونگا فقط

ہندوستانی عملون کے رشوت ستانی کی نسبت جو مضمون
دہلی گزٹ کی ایک کارسپانڈنٹ نی اوسی اخبار مین چہاپا تہا
معلوم ہوتا ہے کہ اوس مضمون پر بہتون کے نگاہ گئی ہی
ہمنی یہ سمجہکر کہ یہ الزام عام جملہ عمال کے نسبت علی العموم
لگانا بعید از انصاف ہی کارسپانڈنٹ مذکور کی رائے
کے مقابلہ مین کچہہ لکہا تہا لیکن صاحب مہتمم دہلی گزٹ
نے ہماری جواب کو جیسا کہ چاہی جواب شافی نہ سمجہا
اور اونہون نے اوسکو کلام لادلیل قرار دیا اور پہر اوسی
مضمون کے نسبت بتقریب مشتہر کرنی اپنی دوسری کارسپانڈنٹ
کے خط کو لکہا کہ مہتمم مجیب رعایا اس رائی کو صحیح
تصور نہین کرتا۔ اب ہم خدمت مین مہتمم دہلی گزٹ
کے یہ التجا کرتی ہین کہ کیا دلیل اور صداقت چاہیے
جس سے انکو ہماری اس قول کی صداقت کا اعتبار

ہو زمانہ حال کی تحصیلداروں اور سررشتہ داروں
میں بہت کم ایسی ہیں جن پر بے ایمانی کا احتمال ہوتا ہے
اور اونسی بھی کم وہ ہیں جن پر بوقت تحقیقات کے
یہ جرم ثابت ہو سکی ہم پوچھتی ہیں کہ آیا اس امر ثبوت کے
واسطی یہ ضرور ہی کہ جن حکام کے ماتحت تحصیلدار اور
سررشتہ دار ہیں اونکی سارٹیفکٹ پیش کی جائیں
یا یہ ثبوت کافی سمجھا جائیگا کہ سالیانہ رپورٹوں میں واسطے
یا اعمالنامی کے کتابوں سی ہر ایک سررشتہ دار
اور تحصیلدار کی نسبت حکام کی رای کی نقل دکہائی جاوے
یا اونکی نزدیک صرف یہ ہی ثبوت عمدہ ہی کہ دس پانچ
حکایات اور فسانجات ایسی لکہدی جائیں کہ جس میں
ہندوستانی عملوں کی ایمانداری کا بیان ہو—
دہلی گزٹ کے اخبار نویسوں نی تو عملوں کی بے ایمانی
ثابت کرنیکی واسطی نظیروں اور حکایتوں کو ثبوت
کامل سمجھا ہے لیکن ہماری دانست میں جن شخصوں کو طرفداری
کا خیال نہیں ہی وہ ایسی ثبوت کو ثبوت نہ سمجھینگے
کیونکہ اگر کوئی شخص یہ الزام لگاوی کہ انگریزی افسروں نے
اول کرانے اپنی ماتحت کی اہلکاروں سی جو اونکی
سفارش سی نوکری پاتی ہیں جیسی کی تنخواہ ہو فیصدی
اوسقدر روپیہ نوکر کرانی کی عوض میں نذرانہ لیتی ہیں
خواہ ہندوستان کی اخبار نویسوں کو یہ تہمت لگائی
کہ جس کسی کی تعریف اور حمایت اپنی اپنی اخبار میں
لکہتی ہیں اوس سی انعام لیتی ہیں اور ان دونوں اتہام
کے ثبوت کی واسطی دو ایک نظیر واقعی اور پانچ سات
اپنی ذہن سی بنا کر چہاپ دی تو کیا ایسی تہمتیں راست
اور صحیح سمجھی جائینگی نہیں عقلمندوں کے نزدیک درست
ہوگی کیونکہ ایسی ثبوت کو ثبوت نہیں کہتی ہیں خلاصہ یہ ہے
کہ تہمت اور ثبوت میں بڑا فرق ہی اور اسبات پر بہی
حصر نہ رکہنا چاہئی کہ فلان امر میں بہت لوگوں کا ایسا ہی یقین ہے
کیونکہ ایک مرتبہ انگلستان میں بہت سی لوگوں کو یہ یقین
ہوا تہا کہ ہندوستان میں سرکار کمپنی عہدہ فروخت کرتی ہی
یعنی جن لوگوں کو نوکر رکہتی ہی اون سی نذرانہ مقرر کر لیتی ہے
لیکن جب تحقیقات ہوئی تو یہ یقین پایۂ صداقت کو نہ پونہچا
اور بے بنیاد پایا گیا ہم پہر کہتی ہیں کہ دہلی گزٹ میں تحصیلداروں
و سررشتہ داروں پر الزام مبالغی کی ساتھ لگایا گیا ہے
اور اسیواسطی اون میں بہت سی جو اس الزام سی بلاشک
و شبہہ مبرا ہیں اپنی دل میں رنجیدہ ہوئی ہونگی—
جہاں تک ہمکو اس باب میں حال معلوم ہی اوسکا خلاصہ یہ ہے
کہ جبتک انگریزی حاکم اس ملک کی رعایا کی زبان بخوبی
نہیں سمجہتی تہی اور اونکی چال چلن کو جانتی تہی اور
ہندوستانیوں سی بلاتکلف ملاقات کرنا بہی پسند نہیں
کرتی تہی اور اہلکاروں کو نوکر رکہتی بوقت اونکی تربیت

اور توقیر بر کہ جیسا کہ چاہی لحاظ نہین کیا جاتا تہا تب
تک وہ اہلکار بہی جیسی کہ وہ تہی یعنی تہوڑی تنخواہ و تہوڑی
عزت و تہوڑی اعتبار کی نوکر اور ملک مین بہت عرصہ تک
ف و اور غدر رہی اور انصاف و ظلم کا تمیز اوٹھہ
جانی سی بد وضعی مین ڈہلے ہوئی رشوت لیتی مین کچہہ
خوف نکرتی تہی لیکن جیسی جیسی یہ سب نقص روز بروز
کم ہوتی گئی ویسی مطابق انکی ایمانداری بہی درست
ہوتی آئی ہے فقط از اخبار اودہ اخبار

پنجاب

لاہور مین کاغذات و نقشجات سرکاری جو طیار
کی جاتی ہین ہمیشہ بہت عمدہ ہوتی ہین چنانچہ اب ایک نقشہ جسمین
پنجاب کے تجارت آمدنی و رستہ کون کی کیفیت بہت اچھی طرح
معلوم ہوتی ہے تیار کیا گیا ہی اوس نقشہ سی مفہوم ہوتا ہی کہ
پنجاب مین ۳۲ اضلاع ہین جسکا سطح ۹۰۴۷۶ مربع میل ہے
ان اضلاع مین سی ضلع شاہ آباد مین سب سی کم آبادی ہے
یعنی مربع میل صرف چالیس آدمی پڑتی ہین ضلع دہلی مین
سب سی زیادہ آبادی ہے یعنی فی مربع میل ۴۴۳ آدمی ہین
۲۸۲۷۰۱ مربع میل مین روئی بوئی جاتی ہی دہلی مین روئی بہی
سب سے زیادہ یعنی فی مربع میل ۱۲۹۰ من پیدا ہوتی ہی کانگڑہ
مین سب سے کم یعنی فی مربع میل ۳۰۸ من پیدا ہوتے ہی اگر روئی کل
پیداواری سالیانہ کو کل آبادی پنجاب پر تقسیم کرین
تو فی کس ایک آثار روئی پڑتے ہی ہر سال قریب ۱۴۳۸۲۵ من

روئی پنجاب سی اور ملکون کے طرف بہرتی ہوتی ہے
فقط از اخبار آفتاب عالم تاب

رورکی

سوا اس خبر کی اور کوئی خبر نہین کہ جو مقدمہ
جعل سازی و تغلب مبلغ تخمیناً ... مسمی
گوردام رورکی کا عرصہ سی عدالت فوجداری
اور سشن مین زیر تجویز تہا اب اوسکا خاتمہ ہوا یعنی
۲۹ مارچ کو حکم سزا قید حبلہ مدعا علیہ کو سنا دیا گیا
تفصیل اوسکی یہ ہی کہ جو ذیل مین مشرح لکہی گئی جو
کہا ہے کہ بہ کمالی راز رورکی وقائع نگاری دل مین تہا
کہ اس مقدمہ کا حال مفصل لکہنا تو دشوار مگر مجمل کچہہ حال کیفیت
مقدمہ ہذا کا جو کچہہ معلوم ہی درج اخبار کری لیکن اندیشہ
یہ ہی کہ الحق مگر شاید کسی فریق کو بہ سبب نگارش
وقائع نگار کی ناگوار طبیعت نازک طبیعت ہو بہ مصداق
نظم ... سخن کہ مزاج تو نازک است
اس حال کو مصلحتاً بسبب عدم گنجائش پرچہ
اخبار قلم انداز کیا بشرط خیریت کسی پرچہ مین
کل حال درج ہوگا لکہتی ہین کہ جس وقت یہ لوگ رورکی
سی روانہ سہارنپور ہوئی صدہا آدمی رورکی
سی دور تک ہمراہ گئی اور جس گانو مین پہونچتی تہی
ہر شخص چہوٹا بڑا واسطی دیکہنی کی آتا تہا خدا اپنی
بندون پر رحم فرماوی اور ہر ایک آفت

حسرت ترتا تہا

ناگہاسے اور قہر سلطانی سے بچاوے فقط

نام مجرمان	تعداد میعاد	تعداد جرمانہ	کیفیت
وصیت علی ولد بیجا سپرنٹنڈنٹ	۵ سال	تہائی نقصان اور [illegible] باقیہ	کل [illegible] روپیہ جو ٹھیکہ داران پر جرمانہ ہوا ہے اسمین جسقدر روپیہ ٹھیکہ داران سے وصول نہ ہوگا وہ روپیہ اہلکاران کارخانہ کو دوامی سے بقدر ایک ایک ثلث کے لیا جاویگا فقط
خان جان سپرنٹنڈنٹ	۵ سال	تہائی نقصان	
علیم الدین محرر کوئلہ	۷ سال	ایک تہائی نقصان جو دیگر ملزمان سے وصول نہ ہوسکیگا	
ممتاز حسین ٹھیکہ دار کوئلہ	۴ سال	[illegible] باقیہ ایزادی کا [illegible]	
کمال الدین ٹھیکہ دار کوئلہ	۴ سال	[illegible]	
کانہیا عرف گانگا سنگہ ٹھیکہ دار کوئلہ	۴ سال	[illegible]	
جینی ٹھیکہ دار کوئلہ	۳ سال	[illegible]	
[illegible] سنگہ ٹھیکہ دار کوئلہ	۳ سال	[illegible]	
خوشحال ٹھیکہ دار کوئلہ	۵ سال	[illegible]	
خدا بخش ٹھیکہ دار کوئلہ	۳ سال	[illegible]	
جھنیا ٹھیکہ دار کوئلہ	۳ سال	[illegible]	

۲۹ تاریخ رمضان المبارک کو یہان آسمان پر ابر رہا اور بہتون نے دیر تک چاند دیکھا نظر نہ آیا خود وقائع نگار بہی دیر تک چاند کو دیکھتا رہا جبکہ ناوقت ہوگیا لاچار ہوکر بیٹھ رہا اور یہ خیال کیا کہ قصبہ منگلور قریب ہے اگر چاند ہوگا تو خبر آدمی بہیجے اور جو نہ ہوگا تو خبر آدمی سے ہمارا دیکھنا بہی ہوا ہے چنانچہ وہ ہے ہوا کہ فجر ہوتی یکم اپریل روز سہ شنبہ کو منگلور سے خبر آئی کہ منگلور مین چاند دیکھا اور آج عید ہے چنانچہ یہان رڑکی مین بہی واقع یکم اپریل روز سہ شنبہ کو بخوبی تمام عید ہوئی کہتے ہین کہ حضرات ساکنان منگلور نے کبہی ۳۰ کے عید نہین کی ہمیشہ ۲۹ کو چاند دیکہا سبحان یہ حضرات تیز نظر ہی اور ہمہ دانی مین تو اپنا مثل نہین رکہتی مگر تیز نظر اور منجوس سے بصر بہی السیی ہین کہ گو کہین عید کا چاند نظر نہ آوے اور آسمان پر کیسا ہی بادل آجاوے مگر انحضرات کو ۲۹ رمضان کو ضرور چاند نظر آتا ہی اور اس مرتبہ تو حساب سے بہی ۲۹ کا تہا ۲۹ کو اول دوج بہی ضرور چاند ہوا ہوگا اور ۳۰ کو چاند دیکھا تو بہی معلوم ہوتا ہے کہ ضرور ۲۹ کا چاند تہا کیونکہ چاند دیر تک رہا اور بلند بہی تہا

در مطبع [illegible] مقام رڑکی باہتمام حکیم سید امراؤ علی طبع شد

ایک زبردست لشکر غنیم کا سر پر کھڑا ہوا ہے آپ جلال آباد
کے باغون مین سیر اور گلگشت کرتی ہین اور آپ کو سر مو
خیال اپنی ملک کا نہین دیکھئی شہر ہزارہ کو غنیم نے آپ کے
فرزندون سے چھین لیا اور ہر روز اوسکی فوج وہان داخل ہوتی جاتی
ہی اور قندہار پر حملہ کرنی کا ارادہ رکھتی ہین اسپر بھی
آپ جلال آباد سی کابل مین قدم رنجہ نہین فرماتی اور اگر
ہو اپنی ملک کیطرف سی کچھہ اندیشہ نہین ہے تو مبارک آپ
بدلجمعی تمام جلال آباد مین بیٹھہ کر سیر گلہای رنگا رنگ
و گوناگون کی کیجئی ورنہ مناسب یہہ ہے کہ لفور ملاحظہ اس
عرضداشت کی کابل کو روانہ ہوجئی اور اپنا بندوبست کیجئی
اگر ایسا نہین ہوگا تو عرصہ قلیل مین قندہار اپکی ہاتہ
سے جاتا رہیگا امیر صاحب اس عرضداشت کو بار بار
ملاحظہ فرما کر دل مین کچھہ سوچ رہی تہی کہ اتنی مین ایک عرضی
ضروری سردار محمد امین خان کی قندہار سی ائی اوسمین مندرج تہا
کہ فوج ایرانے جسکو سلطان احمد جان نے روانہ کیا تہا اوسنی
سردار محمد شریف خان کو شکست دی اور تمام ملک ہزارہ
اور تمنی کا اپنی قبضہ مین کر لیا اور سردار محمد شریف خان لاچار ہوکر
فرح کو بہاگ ائی ہین اور افواج ایرانے اوس مقام پر سے اور کوچ
کرنی کی طیاریان کر رہی ہے اور اوسی مراسلہ مین یہہ بھی لکہا تہا کہ
کہ شیخ کی فوج واسطہ امداد شریف خان کی فرح مین
پہونچ گئی ہی اور سردار محمد امین خان نے سردار محمد فتح خان کو لکہا تہا
کہ تم قندہار مین چلے اؤ اور اونکی وہان داخل ہونے
پر محمد امین خان معہ اپنی فوج کی فرح کو روانہ ہونگی اور محمد امین خان
نے امیر کابل کو لکہا ہی کہ آپ جلال آباد سی کابل مین تشریف
لائی اور جسقدر فوج ممکن ہو اسطرف روانہ کیجئی جسوقت
امیر صاحب نے یہہ عرضی پڑہی ہوش باختہ اور از خود رفتہ ہوئے
اور دربار کو برخاست کر کی محلسرا مین چلی گئی اوسی
تاریخ کی شب کو امیر صاحب نے محمد حسن خان وکیل سرکار انگریزی
کو طلب کیا اور بعد اطلاع حالات مرقومہ بالا کے ایک خط بنام
حاکم انگریزی لشکر مدد کی لکہا اور اوسکو واسطہ روانہ کرنی کے
حوالہ وکیل مذکور کیا اور جسوقت امیر صاحب نے سردار محمد امین خان
عرضی کو ملاحظہ کیا تہا اوسیوقت وہ جناب کابل کی روانہ
ہونی والی تہی مگر بباعث کثرت بارش کوچ ملتوی رہا اب
سنتی ہین کہ ۱۲ مارچ کو امیر صاحب کابل کو تشریف
لیجاوینگی اور خان لوگ اپنی اپنی فوج کو ہمراہ لیکر ہر روز
کابل کو روانہ ہوتی جاتی ہین — ۱۰ تاریخ کو امیر صاحب نے
سردار عثمان خان کو دربار مین طلب کیا اور بعد عطای خلعت کے
اونکی جاگیر واگذاشت کی اور شاہ مرد خان نی خان آور

غلزی صاحبان کو دربار امیر صاحب مین پیش کیا اونکو
بہی امیر صاحب نے خلعت دی اور فرمایا کہ انکی جاگیرین
انکی نام بحال کیجاوین اور سردار عثمان خان کو خطاب
سرداری قوم غلزئی کا مرحمت ہوا اور پہر ایک خلعت
فاخرہ شمس الدین کو اوسی تاریخ بیگاہ امیر صاحب سی عنایت ہوئے

جلال آباد

وہان کی ایک مراسلہ سی دریافت ہوا کہ ۱۰ تاریخ ماہ حج
سنہ حال کو قندہار کی ایک عرضی امیر صاحب کی پاس
ائی اوسمین مرقوم تہا کہ ایرانیون کے فوج مین اور کچہ فوج انکی
شامل ہوئی اور اونہون نے انار دار اور سبزہ بند کو لیلیا اب
سوائی فرح کی اور ملک اودہر کا اونکی قبضہ اور تصرف مین ہے
اور یقین ہے کہ فرح بہی اونکی ہاتہہ سی نہ بچی گا بس اسصورت
مین امید ہے کہ جتنا جلد ممکن ہو فوج جانب قندہار روانہ
کیجاوی ۱۲ تاریخ کو ایک عرضداشت مرسلہ
سردار محمد افضل خان ترکستان سی بدین مضمون ائی تہی کہ قوم
اریمانی نے افواج ایرانی پر چہاپا مارا مگر قوم مذکور کو ایرانیون نے
بہت نقصان کے ساتہہ ہٹا دیا اور فوج ایرانی پسر داری
فرزند سلطان احمد خان و میر افضل خان و غلام محی الدین خان
پسران کہندل خان کی محمد شریف خان کو تین معرکون مین جو
بمقامات مختلفہ این روی ملک تیمنی واقع ہوئی شکست دے

اور اب وہ ایک مقام پر کہ جسکا نام خوشتی ہے خیمہ افگن ہے
اور محمد شریف خان پس پا ہوکر فرح مین اگیا اور عثمان
مین افضل خان نے واسطی سد راہ دشمنون کے فوج مقرر کردی
ہے اور شاہ بخارا کا کمبورہ کول میر پڑا ہوا ہے غرض کہ
تمام ملک مین شہد سی تا ہرات و کابل و قندہار تہلکہ پڑرہا ہے
اور امیر صاحب حتی المقدور فوج کی جمع کرنی اور سرداروں کے
بلانی مین بہمہ جہت سعی و کوشش کر رہی ہین اور یہی چاہتی ہین
جتنا جلد ہوسکی فوج قندہار کی جانب روانہ ہو اور نیز
امیر صاحب نے ایک قاصد ہمراہ لانی جواب خط سابقہ کے
بمقام پشاور روانہ کیا ہی فقط از اردو دہلی گزٹ

دہلی

یقین ہے کہ بہت جلد گیاس کے روشنی شہر کون بازار ہا یہان
بہی کلکتہ کی طرح جاری ہوجائی اور اہل انگلستان نے
صنعت اپنی چمک دمک دکہائی فقط از شعلہ طور

کلکتہ

وقایع نگار فنکس کے تحریر ہے اور زبان زد ہر صغیر و کبیر
کہ بہت جلد حکم کی انکم ٹکس کا جاری ہونی والا ہے جو کوئی
آمدنی پانسو روپیہ سالیانہ کی رکہتا ہوگا اوس سی ایک
روپیہ لیا جاویگا دیکہئی وہ روز سعید کب اوی کہ حکم
موقوفی ٹکس کا شرف نفاذ پاوی فقط ایضاً

مرتا کیا نکرتا

موضع سر ہند ضلع پشاور مین ایک افریدی قوم
پٹہان نور محمد نامی کی گہر مین چوری کی نیت سی پہاندا
مال اور اسباب تلاش کرنی لگا بہت دیکہا بہالا کچہہ نہ پایا
صرف پانچ روٹیان جوار کی ہاتہہ ائین گویا دل کی مرادین
پائین چونکہ کئی دن کا بہوکا فاقون کا مارا تہا غنیمت
سمجہا حرص کے ماری ایک روٹی کا ایک ہی نوالا
کیا جوار کی اول تو یون خشک ہوتی ہی اوسپر تہنڈی
اودہر خانصاحب کا بہی حلق بہوک پیاس کے شدت سی سوکہا
ہوگا گلی مین پہندا لگا اندہیری رات تہی روٹی ملتا تو
کرامات تہی پانی کا گہڑا نظر نہ پڑا ہچکیان لینی لگی
دم بند ہوا انکہین نکل ائین کس مصیبت مین پہنسی ادہر اسکا
خیال کہ مالک مکانہ کہین نہ جاگی اودہر خدا سی دعا کہ جان
بچائی القصہ عجب بلائی گلوگیر مین گرفتار ہوئی جب لقمہ
حلق سی نہ اوترا گہرا شروع ہوا یہہ آواز موحش مالک
مکان کے کان مین پہونچی بیدار ہوکر چارون طرف دیکہنی لگا
بہانک ہوگیا چراغ جلاکر دیکہا تو ایک آدمی چار روٹیان
جوار کی ہاتہہ مین دبائی ہوئی چت پڑا ہوا ہے انکہین نکل ائی ہین
گلی مین پہندا لگا ہی سکرات مین مبتلا ہے یہہ حال دیکہکر کمال
ہمت مردانہ کو کام کیا فورا پانی تہنڈا پلاکر نیم اجل کیا
چہوڑ رایا جب خانصاحب کو ہوش حواس ائی تو بہا
گہبرائی کہ خود بخود اوس شخص کے قبضہ قدرت مین
گرفتار ہوا دیکہئی اب کس ذلت کا سامنا ہوتا ہے
خلاص دشوار ہوا اوس صاحب مروت نے تسلی دیکر استفسار
کیا معلوم ہوا کہ کئی دن کا فاقہ تہا اصلی چوری کا ارادہ
ہوا تب دومن جوار اور دیکر خانصاحب کو معہ الخیر رخصت
کیا اور مضمون قطعہ شنیدم کہ مردان راہ خدا الخ
تازہ کر دیا فقط از شعلہ طور

ادمی کا شکار

چند افسر فوج اٹاوی کے اطراف مین شکار کہیل رہے
تہی کہ اتفاقا ایک عورت پر گولی بندوق کی پڑ گئی وہ
بیچاری شکار نچہ شاہباز اجل ہوگئی اوسکا شوہر بہی وہان
موجود تہا اوسنی رونا پیٹنا شروع کیا غل مچایا یہ حال
دیکہکر شکاری گہبرائی اوسکو بہلانی پہسلانی لگے
پچیس روپیہ دینی کا وعدہ کیا بہت دلاسا دیا غالب ہے
کہ وہ بیچارہ اسقدر روپیہ پر راضی ہوگیا ہو جورو مرگئی
تو مرگئی اسقدر روپیہ کو دیکہکر تہوڑی دنون کا رازقہ
سمجہا ہو صاحب خبر لکہتی ہین کہ اگر کسی بیچاری ہندوستانی
کی ہاتہہ سی کوئی یورپین ہلاک ہوتا تو خدا جانی حکام عہد
کیا کیا تحقیق و تدارک فرماتی اور اوسکی انتقام پر آمادہ
ہوجاتی اس بیگناہ کی مرنی کا کچہہ خیال نہین ہندوستانی
لوگ ان صاحبون کے نظرون مین کچہہ مال نہین حکام عہد کو

چاہئے کہ اپنی رعایا کو سمجھیں اور بمقتضای عدالت
وانصفت سب پر نظر عنایت رکھیں فقط ایضاً

مژدہ

انڈین فیلڈ نامی انگریزی اخبار سے واضح ہوا کہ اس ملک
میں جو عدالتہای اعلی مقرر ہونی کو ہیں اور اونمیں ہندوستانی
اور انگریزی دونوں قسم کے حاکم ہونگے اور حاکموں کی تنخواہ
کے نسبت ابتک یہ بات قرار نہ پائی تھی کہ آیا تنخواہ
ہندوستانی حاکموں کے برابر تنخواہ انگریزی حاکموں کے ہوگی
یا کم اور اسی امر کی تنقیح کیواسطے ایک کمیٹی مقرر ہوئی تھی
چنانچہ اب ارباب کمیٹی نے بالاتفاق اپنی رای دی ہے
کہ کچھہ تفاوت تنخواہ حکام انگریزی و ہندوستانی عدالتہائے
اعلی میں ہونا نچاہئے فقط از مفید خلایق

لارڈ کیننگ صاحب بہادر

اٹھارہویں مارچ سنہ ۶۱ عیسوی روز شنبہ کو ۶ بجے شام کو
لارڈ کیننگ صاحب بہادر بسواری جہاز تشریف فرمائے ولایت
ہوئی روانگی شہر و صاحبان انگریز برسم مشایعت
حاضر آئی تھی مہاراجہ صاحب پٹیالہ و مہاراجہ صاحب کپورتھلہ
تشریف رکھتی تھی یہ رنج فراق دیکھا نجاتا تھا ایضاً

الور

مہاراجہ صاحب بہادر والی الور کا از راہ اولوالعزمی قصد
واسطے جانے انگلستان کے سنا جاتا ہے اور یہ بڑا ارادہ ہے
خدا پورا کری فقط ایضاً

کان سنگ مرمر

علاقہ نارنول متعلقہ سرکار مہاراجہ صاحب جھند بہادر میں ایک
کان نہایت بڑی سنگ مرمر کی نکلی ہے اور ایسا عمدہ پتھر ہے کہ
دہلی کی عمارت میں کم ہے جو سنگ مرمر اعلی کہ جی پور سے آتا ہے
وہ بھی اسکی سامنے ہیچ ہے بلکہ جو سنگ مرمر آگرہ کی عمارت
میں لگا ہوا ہے صاحب خط لکھتے ہیں کہ یہ سنگ مرمر اوس سے بھی اچھا ہے
اور بڑی بڑی قطعات مسطح نکلتے ہیں اور جس سیلو درکار ہو تو
بہ آسانی خفیف سی مل سکتا ہے فقط ایضاً

راول پنڈی

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب دام اقبالہ ۲۴ مارچ
سنہ حال کو بسواری بگی اجلاس گشت بہ نہضت فرما ہوئی اور
ہوئی وقت روانگی سلامی توپ بہی بدستور سر ہوئیں اور صاحب
ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع راولپنڈی معہ اہالیان عملہ سرکار
حضور محتشم الیہ کی گئی ہیں دیکھی کہاں سے واپس آئیں اور
بارش باران رحمت الٰہی کا اسقدر زور ہو رہا ہے کہ کوئی دن
خالی نہیں جاتا ۲۰ ماہ مذکور کو ایک بجی دن کے متصل کان
کچہری ضلع کی سرک پر کچھہ فرور کام لنگر وغیرہ کا کرتے تھے
ناگاہ آسمان کیطرف سے ایک نوع کی آواز مہیب اس زور
شور سے آئی کہ سب لوگ خائف اور لرزاں ہوئی بلکہ تین آدمی
اونمیں سے یہ آواز ہولناک سنکر بیہوش ہو کر پڑے

ایک آدمی کا گذر اوس رستہ سے ہوا دیکھا کہ تین آدمی بیہوش پڑے ہین نہایت خائف ہوا اور بحضور حکام رپوٹ اس امر کی گذرانی رپوٹ صاحب کمشنر بہادر راولپنڈی معہ اسسٹنٹ کمشنر موقع پر تشریف لائے قبل پہونچنے صاحبان ممدوح کے ایک آدمی ہوش ہوا سے قایم ہوگئی تہی کہ اوسنے عند الاستفسار حال گرنے بجلی کا مفصل بیان کیا بعد معاینہ اون بیہوش ناخنون کو حکم بہیجنے ہسپتال کا صادر ہوا۔ صاحب خبر تحریر فرماتے ہین سوائے اس آفت اسمانی کی سخت آفت یہ نازل ہوئی کہ ژالہ زدہ کئی بہت ہوئی بہانتک زمین ہر طرف سے نظر آتی تہی اور یہ بہی لکہا ہے کہ اولہ بقدر کنار دشتی کی تہا دیکہیے فصل ربیع کا کیا حال ہوگا خدا اپنا فضل کرے — ایام ہولی خوب دہوم دہام سے گذرے تاہم ایک مقدمہ اسطرح سے ظہور مین آیا کہ چند بدمعاشون نے متفق ہوکر ایک مرد مسلمان ذی عزت کو گہیر لیا اور بہت سی خاک دہول اوس بیچارہ پر ڈالنی شروع کی یہ مرد ذی عزت تہا اونمین ایک آدمی مسمی دیوان چند کو کہ سب سے بڑا تہا اپنا مدعا علیہ بنایا اور اوسے پکڑکر تحصیل مین لیگیا تحصیلدار صاحب نے بعد تحریر اظہارات تحقیقات مقدمہ کی شروع کی ہے ہنوز مقدمہ درپیش ہے تیس آدمی اس مقدمہ مین مدعا علیہ ہوکر ماخوذ ہوئے ہین یقین کہ بعد تحقیقات کامل اپنی بادافراش اعمال کو پہونچینگے ۔

ایک شخص بہاری لعل نامی ساہو راولپنڈی کا سلسلہ اجراء شکرم کا راولپنڈی سے تا بلاہور جاری کیا ہے چنانچہ بہت لوگ اوسپر سوار ہوکر ادہر ادہر جاتے ہین فقط از اخبار مجمع البحرین ۔

آمدنی انکم ٹکس و اسٹامپ ملک ہندوستان متعلقہ سرکار

اس ہفتہ مین جو ہمکو حال آمدنی صیغہ انکم ٹکس اور فروخت کاغذ اسٹامپ کا بملاحظہ گورنمنٹ گزٹ معلوم ہوا واسطے اطلاع ناظرین باغور و تمکین ہر چند اکی درج اخبار کرتے ہین تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ صرف ان دو نومد کی ہماری سرکار انگلشیہ کو کسقدر آمدنی ہے اور یہ آمدنی یعنی [illegible] صرف سرکار کو تین مہینے مین یعنی از ابتدای نومبر سنہ ۶۱ لغایتہ جنوری سنہ ۶۲ حاصل ہوئی اسی حساب سے سال تمام کی آمدنی پر غور فرمانا چاہئے اور جو عرصہ اوسی سنہ ماضی سنہ ۵۸ و ۵۹ مین خاص فروخت کاغذ اسٹامپ سے [illegible] حاصل ہوئی رقم مندرجہ بالا سے علاوہ ہے اس حساب سے کل آمدنی ایک کروڑ [illegible] لاکہ [illegible] ہوتے ہین جسکی تفصیل ذیل مین درج ہے فقط

نام احاطہ	تحصیل انکم ٹکس	تحصیل اسٹامپ	آمدنی اسٹامپ ۱۸۵۸ و ۵۹ء
	سکہ کمپنی	سکہ کمپنی	سکہ کمپنی
گورنمنٹ ہند	دو لکہ [illegible]	[illegible]	[illegible]
اقضا بنگال	[illegible] لکہ [illegible]	[illegible] لکہ [illegible]	[illegible] لکہ [illegible]
اقضا ممالک مغربی شمالی	[illegible] لکہ [illegible]	[illegible] لکہ [illegible]	[illegible] لکہ [illegible]
اقضا پنجاب	ایک لکہ [illegible]	دو لکہ [illegible]	ایک لاکہ [illegible]
اقضا مدراس	[illegible] لکہ [illegible]	[illegible] لکہ [illegible]	دو لکہ [illegible]
اقضا بمبئی	[illegible] لکہ [illegible]	[illegible] لکہ [illegible]	[illegible] لکہ [illegible]
میزان	[illegible]	[illegible] لکہ [illegible]	[illegible] لکہ [illegible]

اسمین تعجب نہی سی ناظرین یہ خیال نفرماوین کہ جبکہ خاص آمدنی مد سوا کی سرکار باوقار انگلشیہ کو اسقدر حاصل ہے اگر کل آمدنی محصول زمینداری و بیرسٹ وغیرہ شامل کیجاوے تو کچھہ انتہا نہین ہندوستان سی اسقدر حاصل شاید زمانہ سابق مین کسی راجا یا بادشاہ کو نہین ہوا ہوگا اور باوجود اسقدر آمدنی کی سرکار قرضدار ہے اور ہزار ہا روپیہ سود کا دیتی ہے پہر یہ آمدنی کیا ہوتی ہی سو اسکی وجہہ ہے کہ آپ صاحبون کو صرف سرکار کی آمدنی پر نظر ہے خرچ کی طرف خیال نہین جسقدر آمدنی ہے اوسسی دونا خرچ ہے ہمکو تحقیقاً معلوم ہوا کہ ایک گورہ سپاہی جو ولایت انگلستان سی ہندوستان مین آتا ہی اوسکی آنی مین تخمیناً ایک ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے علی ہذالقیاس اور خرچ بہی ہماری سرکار باوقار انگلیسیہ کی ایسی ہین کہ کبہی کسی بادشاہ اور راجا کے نہوی ہونگی باوجود اسکی کہ دریں ولا سرکار کو نہایت تخفیف منظور رہی ہے تاہم ہنوز جمع خرچ برابر معلوم نہین ہوتا بس اندازہ ہوتا ہے کہ مشکل ہے مگر امید ہے کہ چند عرصہ مین کہ جو اچہا بندوبست رہا تو سرکار کو ان سب امور کی طرف سی اطمنان ہو جاویگا فقط

تخفیف

گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ یکم اپریل سی دریافت ہوا کہ حسب الحکم حکام عالیمقام محکمہ صدر دیوانی عدالت ملک غربی کی اشخاص مندرجہ الذیل عہدہ منصفی سی بباعث ترمیم تعداد حاکمان دیوانی سن ابتدای یکم فروری سنہ ۱۸۶۲ع

ما	وعہدہ ہای منصفی سی برخاست ہوئی
۱	ریاضت حسین منصف سرا ضلع غازی پور
۲	سلامت علی منصف فتحپور ضلع اگرہ
۳	وزیر علی منصف بانسی ضلع گورکہپور
۴	محمد رضا خان منصف بالنس گانو ضلع گورکہپور
۵	قمر الدین منصف نگینہ ضلع مراد آباد
۶	اکرام حسین منصف خیرامئو ضلع فرخ آباد
۷	نور الحسین منصف سید پور ضلع غازی پور
۸	کالکا پرشاد منصف براون مشرقی ضلع شاہجہان پور
۹	کندن لعل منصف پہپوند ضلع مین پوری
۱۰	کنہا لعل منصف اعتماد پور ضلع اگرہ
۱۱	گوپال رای منصف حسن پور ضلع مراد آباد
۱۲	واجد علی منصف رڑکی ضلع سہارن پور
۱۳	رام لعل منصف اکبر آباد ضلع علی گدہ
۱۴	محمد حامد علی حکیم منصف منصور گنج ضلع گورکہپور
۱۵	منموہن لعل منصف ترہوان ضلع فتحپور
۱۶	سمیع اللہ خان منصف کول ضلع علی گدہ
۱۷	نواب رای منصف براون مغربی ضلع شاہجہان پور
۱۸	میر بادشاہ منصف سکندر آباد ضلع میرٹہ
۱۹	مانکی رام منصف ٹہاکردوارہ ضلع مراد آباد
۲۰	برکت علی منصف امروہہ ضلع مراد آباد
۲۱	ہیرن لعل منصف قسمت چہارم ضلع کانپور
۲۲	جگن ناتہہ منصف شہر شاہجہان پور
۲۳	نیاز محمد خان منصف جلال پور ضلع فتح پور
۲۴	عبد السبحان منصف پیرونہ ضلع گورکہپور
۲۵	محمد رضی الدین منصف پہولپور ضلع الہ آباد
۲۶	ثابت علی منصف ماٹ ضلع اگرہ

جیمس سمسن رجسٹر

اجلاس کونسل

۱۹ مارچ ۱۸۶۲ء کو صاحبان مفصلہ ذیل ایوان گورنری مین
واسطے توضیع آئین و قانون کی رونق افروز مجلس ہوئے امیر کبیر جناب
نواب نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر ملک ہند صدر نشین
نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ملک بنگالہ عالی رتبہ مہاراجہ
پٹیالہ کی ایس آئی ... آنریبل سر ایچ بی ای فریر صاحب کے
سی بی آنریبل سیل بیڈن صاحب میجر جنرل آنریبل
سر آر نیپیر صاحب کی سی بی آنریبل ایس لینگ صاحب —
آنریبل ایچ بی ہرنگٹن صاحب آنریبل ایچ فوربس صاحب
آنریبل سی جی ارسکن صاحب آنریبل ڈبلیو ایس فٹس
ولیم صاحب آنریبل ڈی کوی صاحب آنریبل راجہ دیونراین سنگہ
بہادر آنریبل راجہ دنکر راو رگھناتہ منتظم بہادر —
امیر کبیر جناب نواب صاحب صدر نشین کونسل نے فرمایا کہ
ایسی عالی منزلت مجمع محاسن جلسہ جو کہ آج اب کے اس
مجلس مشورہ ہای دقیق کی صدر نشین تہی ہم اس اجلاس
اول مین بکمال جوش طبع اظہار اس خوشنودی کا کرتی تہین
کہ ملک ہند کی واسطی قوانین کی توضیع مین جو کہ ایک امر
اہم ہے ہمکو ایسی ارباب والا صفات سلیم العقل صاحب تجربہ
سے جیسی کہ آپ سب صاحب اسوقت ہماری گرد پیش تشریف
رکہتی ہین استفادہ مشورہ و معاونت کا ہوگا ہماری امید قوی
اور دعا دلی یہہ ہے کہ آپ سب صاحبون کی مساعی
متفقہ باعث ترقیات فواید باطنی اور ظاہر اس ملک
وسیع کی ہون اور جملہ طبقات انام رعایای بلکہ رعایای
ملکہ معظمہ متوطن ہند کے رفاہ اور بہبود اور رضامندی
کا نتیجہ بخشین — آنریبل بیڈن صاحب نے رپورٹ
سلیکٹ کمیٹی کی نسبت مسودہ قانون کے جو بمراد ... گذشتہ
تعظیم و تکریم شاہ اودہ کے ترتیب دیا گیا تہا پیش کیا
امیر کبیر جناب صدر نشین نے درپیشی رپورت سلیکٹ
کمیٹی درباب اس مسودہ قانون کے جو باین غرض مرتب ہوا کہ
بعض عہدہ داران سرکار بنگال و مندراس و بمبئی کو منصب
ایکس اوفیسیو اسیسر حسب محصولات ایکٹ ۳۲ سنہ ۱۸۶۰ع
کا دیا جاوے اور اس ایکٹ کا یہ مقصود ہے کہ اس انتفاع
جو رعایا کو کسی جائداد یا پیشہ یا حرفہ یا منصب کے اعتبار
کرنی سی حاصل ہوتا ہے محصول لیا جاوے اس وجہہ سی ملتوی کی
کہ وہ صاحب جو متحرک اس امر کی ہین اس جلسہ مین تشریف
نہین رکہتی تہی — آنریبل ہرنگٹن صاحب نے مسودہ قانون
کا اسباب مین پیش کیا کہ جو قانون درباب بتوارہ محالات
مالگذاری سرکار واقع ممالک مغربی اور بریذیڈنسی بنگالہ کے
ہین انکا اجماع اور ترمیم عمل مین آئی اور متحرک اسکی ہوئی کہ مسودہ
مذکور سلیکٹ کمیٹی کی روبرو پیش ہو — آنریبل راجہ
دنکر راو بہادر نے کہا کہ ہماری نزدیک اصول اس مسودہ کے ان
لوگون کے حق مین کہ جنسی متعلق ہے بہتر ہین اور جو قدرے
ترمیم کہ اسمین مناسب ہے سلیکٹ کمیٹی کے جلسہ
سے ہو سکتی تہی لیکن دفعہ ۲۹ کا اسقدر مضمون جسکی جا

بموجب نیلام محال کا بعلت وصول باقیات مالگذاری
سرکار ہونا چاہئی قابل تنسیخ ہی اور یہ حکم بالکل ہماری
پسند خاطر نہین ہے کیونکہ تعایا مالگذاری سرکار کی
لئے خواہ مخواہ لازم نہین آتا ہے کہ یہ طریق عمل مین
لایا جائے لیکن بسبب جاری ہونے اس طریقہ کی رعایا ہے
سرکار کے شاکی ہے گو کہ کوئی وجہ معقول اوسکی نہ تھا
کے ہو اور اکثر لوگ اپنی حقیت سے محروم ہو جاتے ہین
ظاہر ہے کہ اہل ہند اپنی حقوق اور جائداد کو نہایت عزیز
رکھتی ہین پس ہماری نزدیک یہ مناسب ہے کہ سرکار بنظر
حفاظت حقوق اپنی رعایا کے طریق مذکور کی عمل مین آنیکا
انسداد فرماوے فقط آنریبل ہرنگٹن
صاحب نے کہا کہ ہمنی جیسا کہ راجا دنکر راو بہادر کے اعتراضات
کو سمجھا ہے اس سی معلوم ہوتا ہے کہ انکا اعتراض نسبت نیلام کے
ہر حال مین ہے جب کہ اراضی بحکم سرکار بابت باقیات
مالگذاری کے معرض نیلام مین ائی ظاہرا انکا عذر خاص نسبت
نیلام اراضی کے ایسی صورت مین نہین ہے جب کہ وہ اثنائے شوارہ
بموجب مسودہ قانون ہذا یا کسی قانون مجاریہ وقت سے
عمل مین آوے بلکہ انکو اسپر حجت بالعموم ہے پس انکی تسکین
واسطے ہم انسی کہتے ہین کہ گو اختیار نیلام محالات کا بعلت
باقی مالگذاری سرکار ہنوز قانوناً گورنمنٹ کو حاصل ہے
لیکن ممالک مغربی مین بہت کم یہ اختیار عمل مین لایا جاتا
اور ہمکو یقین ہے کہ اسی نہج پر اندر ممالک تحت حکومت لفٹنٹ
گورنمنٹ بنگالہ کی بہی عمل ہوتا ہی بہر حال خواہ وہ اختیار قایم
رکہا جاوے یا نہ رکہا جاوے یہ اعتراض ہماری دانست مین مسودہ
قانون ہذا سی علاقہ نہین رکہتا ہی اور اسقدر وسعت رکہتا ہے
کہ احکام مسودہ قانون ہذا کی نسبت گفتگو مین ملی نہین ہو سکتا ہے
لیکن تا وقتیکہ وہ اختیار قایم ہے لامحالہ جو محال بموجب مسودہ ہذا کے
زیر شوارہ ہو اوسکی نیلام کی حالت مین یہ کہ وہ صورت امکان
رکہتی ہے گو غالباً نہ ہو تجویز اس امر کی ضرور ہے کہ نتیجہ نیلام کا
ذمہ مالکان یا قبضدار کی عاید ہو نہ ذمہ ان مالکون کی جو کہ قبضدار
نتھے نہین ہین اور پس دفعہ بر کہ راجہ صاحب دنکر راو بہادر کا اعتراض
وہ محتوی اس مقصود کے ہے بغرض دفعہ مذکور سی محض یہی ہے
کہ جس صورت مین نیلام ہو تو وہ لوگ جنکی ذمہ باقی نہین ہے
محفوظ رہین فقط تحریک صاحب موصوف کی
منظور کی گئی آنریبل فوربس صاحب نے مسودہ قانون کا
اسباب مین کہ بعض احکام ایکٹ ۱۴ و ۲۵ سنہ ۱۸۵۶ کی
شہر رنگون اور اوسکی سواد سی اور شہر مولمین اور تیوائے
اور مرگوئی سی متعلق کئی جاوین اور کمشنران اراسکی
شہر مقرر ہون اور تشخیص ٹکس شہرہای مذکور کی
اندر عمل مین اوے پیش کیا اور متحرک اس امر کی ہوئے
کہ یہ مسودہ سلیکٹ کمیٹی کو باین ہدایت بہجا جاوے
کہ ایک مہینہ مین اپنی رپورٹ اسکی نسبت لکہین فقط

انریبل راجہ ذنکر راؤ نے کہا کہ منشا اوس مسودہ
کا اگرچہ صفائی و حفاظت شہر نگون وغیرہ ہے لیکن ایسی
قوانین واسطی حصول مطلب کے خوب نہین ہین اور مثل
دیگر قوانین ٹکس و محصولات کی لوگون کو ناپسند ہوتی ہین
اسواسطی ہمکو ایسی قوانین کے اجرا پر اعتراض ہے مسودہ مذکور نے
دفعہ ۸ مین یہہ حکم لکہا ہی کہ لوگون سی مکانات اور عمارات
کے سالانہ آمد پر ٹکس ۱ اس حساب سے لیا جاوے کہ ۱۰ اسی کم
اور ۶ پر سالانہ سی زیادہ نہو اوسطا اس ٹکس فی مکان قریب
عبہ ۸ کے ہوتا ہے علاوہ اسکی محصول آمدنی اور محصول اسٹامپ
اور محصول پرمٹ وغیرہ بہی لی جاتی ہے اور یہان سے عیان ہے
کہ لوگ کسقدر ٹکس اور محصولات سرکار کو دیتی ہین اگلی وقتون سے
بہت سی مکانات عالیشان بنی ہوئی ہین اور انمین بہت سے
آدمی اور بگڑی خاندان کے لوگ رہتی ہین کہ جنکو اب قوت
روزمرہ بہی میسر آنا دشوار ہے لیکن بلا لحاظ اوسکی ٹکس اونپر
لگایا جاتا ہی اور اس صورت مین ممکن نہین ہے کہ ایسی لوگ
شہر کے کوچہ و بازار کی صفائی اور روشنی کے واسطی
ٹکس ادا کرسکین علاوہ اسکی لوگون سی گاڑی اور جانورون
پر بہی ٹکس لیا جاتا ہے اور اونکی رجسٹری کے واسطی چار آنہ دینی
پڑتی ہین اور اگر کنجی سی رجسٹری نہ کرائین تو اونکو جرمانہ
دس روپیہ کا ایسی جانور کی واسطی ہے کہ خود جسکی قیمت
دس روپیہ نہو دینا پڑتا ہی اور اگر جرمانہ ندین تو وہ جانور بہی
اونکی ہاتہہ سی جاتا ہے اور جب نیلام ایسی بغیر رجسٹری
شدہ جانورون کا ہو تو جو دام اوسوقت اوٹہین اونمین
سے بعد وضع جملہ خرچہ اور اخراجات کی جو کچہہ باقی رہے
وہ چار ناچار قیمت مین اپنی جانورون کے اونہین منظور کرنا پڑتا ہے
اور علاوہ ان جرمانون کے جو کہ تعزیرات ہند کی رو سی جرائم کے
واسطی مقرر ہین اور وہ فی نفسہ بہت گران ہین لوگون پر جرمانے
اون قصورات کی بہی جو کہ بابت ٹکس اور محصولات مین اونسی
سرزد ہون عاید ہوتی ہین مثلا ایک شخص چہکڑا رکہتا ہے
اور ۵ر سالانہ ادا کرتا ہی اور قوت بسر اوسکا منحصر اوپر کرایہ
چہکڑی کے ہی اور اوسمین بہی کبہی کرایہ دار ملتا ہے کبہی نہین ملتا
اور گاہ گاہ غلہ وغیرہ اجناس کے گرانی پیش آتی ہی پس ایسی
حالات مین گو کہ وہ کہانی سی محتاج ہو لیکن وہ جب ہے کہ ۵ر
سالانہ سرکار مین ادا کری علی ہذا القیاس یہی حال دوسرے
جانورون اور سواریون کا ہی سرکار آمدنی صفائی شہر سے
خرچ اون اشخاص اور عملہ کا کرتی ہین جو شہرون اور قصبون کے
رئیسون کے حفاظت کی واسطی مقرر ہون پس یہ بجا ہے کہ
رعایا اپنی حفاظت کیواسطی سرکار کو کچہہ ادا کری لیکن سرکار کو
لازم ہے کہ خرچ مذکور کو مالگذاری اراضی یا کسی دوسری ٹکس مناسب
مین جو کہ لوگون سی لیا جاوے شمار کری غرض ہماری دانست مین

ایسا قانون جسکا کہ یہ مسودہ ہے کسی ملک کی لوگون سے
پسند خاطر نہوگا مخفی نرہی کہ اگر اس نوع پر انتظام نہو تو اونکی
بابت ایسا کہین نہین پایا جاتا کہ شہر و قصبہ ناپاکی اور نجاست
مین نامزد و ملاتق ہون اور جہان یہ انتظام جاری ہے وہان کے
شہر چندان صفائی اور پاکیزگی مین بہی خصوصیت نہین رکہتی
ہین اصل یہہ ہے کہ لوگون کو خود اپنی شہرون اور قصبات کے
صفائی پر خیال ہوتا ہے اکثر دیکہنی مین آتا ہی کہ لوگ بیاہ شادی
کے ایام مین اور تیوہارون پر باعث ضرورت ہوتی ہے
تو جنکو مقدور ہے وہ مزدورون سی اور جنکو استطاعت
نہین ہے وہ خود اپنی جسم کے محنت سی مکان اور راستہ کو
آراستہ اور صاف رکہتی ہین صفائی شہر اور قصبات کے
سب کے فائدہ اور آرام کیواسطے ہوتی ہی پس رعایا کو مناسب ہے
کہ اونہین صاف رکہین اور سرکار اوس امر مین اونکی معاون ہو
اور اہلکاران سرکار کو چاہئی کہ مثل سرکار جماعہ آراستگی شہر
قصبات کے عمل کرین اور حتی الامکان لوگون سی مکانات
صاف رکہوانی مین مساعی جمیلہ ظہور مین لائین اسطور سی رعایا
ٹہیکہ دارون کے خرچ سی بہی محفوظ رہی گی اور ایسی قوانین کا
بہی اونکو صدمہ نہین پہنچیگا فقط
آنریبل نوربس صاحب نے بجواب راجہ دگمبر راو کی یہ تقریر کی کہ از
روی مسودہ ہذا کی کوئی نیا دستور ٹکس لگانیکا قایم نہین کیا گیا ہے
بلکہ صرف [illegible] سے کہ جو قوانین کلکتہ اور مندراس اور بمبئی
مین جاری ہین وے مفوبجات ملک برہمائی شہرون سے
متعلق کردی گئی ہین اعتراضات راجہ صاحب کی جو نسبت اس
مسودہ کے ہین وہ درحقیقت اوپر اوس جلدی ٹکس کے ہین جو
کہین واسطے مطالب آراستگی شہر کی مقرر کیا گیا ہو غور پیش
کرنی اس مسودہ کے ہم نے کیفیت تقریرات لیجس لیٹیف کونسل
کے نسبت ایکٹ ہای متعلقہ آراستگی شہرہای کلکتہ و
مندراس و بمبئی کے پڑہی تہی اون تقریرات مین ذکر شرح ٹکس کا
اور اس امر کا تہا کہ جو روپیہ جمع ہو وہ روشنی اور صفائی اور پانی
کے بہم پہنچانی وغیرہ امورات مین کس طرح صرف کیا جاوے
لیکن ایسی امورات کیواسطی ٹکس لگانی پر بنظر قاعدہ کلیہ
کے کوئی اعتراض قایم نہین کیا گیا تہا جب کہ اگلی وضع
قوانین ان ایکٹون کو صادر کر چکی اور اونکی اصول کی
نسبت اوسوقت سی کوئی اعتراض نہین اوٹہا اور اگر یہ تکلیف
گورنمنٹ واسطی مہیا کرنی مسودہ ہذا کی مستدعی ہوئے
تو اب ہم اس مادہ مین بحث نہین کرتی ہین مگر ہماری رای خلاف
رائی راجہ دگمبر راو کی ہے اونکی خیال مین یہہ آیا ہے کہ جو لوگ
بعض اخراجات عام سے زیادہ تر فائدہ اوٹہاتی ہین وہ اپنی موافق
بقدر و حصہ اوس مین شریک بہی ہونگی اور جسوقت کہ
کسی جگہہ کی روسا واسطی کسی مطالب خاص کے کچہہ روپیہ
جمع کرین تو اونکو یہہ رغبت بہی ہوگی کہ بطور مناسب اوسکی خرچ
ہونی پر توجہہ رکہین فقط

انریبل سیڈن صاحب نے فرمایا کہ یہ بل مدت سی زیر تجویز ہے
چنانچہ لیجس لیٹیف کونسل مین پیش ہوکر اون شہرون کے حاکمان
ایگزکیوٹف اور اہالیس شہر کی پاس بہیجا گیا کہ جنسی علاقہ رکہتا تہا
اور اونہون نے اوسکو منظور کر لیا ہے چند کاغذات معہ منظوری کے
رنگون سی ہاین درخواست آئی ہین کہ بعض رقوم جو کہ بالفعل
مال سرکار شمار کی جاتی ہین چندہ اہالیس شہر مین شامل کیجاوین
اس درخواست کو گورنمنٹ نے بہی منظور کیا ہی پس اب کوئی اعتراض
معلوم نہین ہوتا ہے

انریبل سر بارٹل فریری صاحب نے کہا کہ ہماری دانست مین راجہ
دنکر راو کے اعتراضات جزئیات کی نسبت ہین اور مسودہ ہذا کے
قاعدہ پر نہین ہین ہم یہ چاہتی ہین کہ جو لوگ کہ زر مجتمعہ کی
صرف سی کچہہ تعلق رکہتی ہین چاہی کہ اوسکی انتظام مین شریک
کئے جاوین اور ہمکو یقین ہوتا ہے کہ جو تہوڑی فوائد بہت سی خرچ
سے پیدا ہونگی تو اونسی بہی معلوم ہوگا کہ جو لوگ ٹکس دیتی ہین
وہ جسقدر کہ چاہی توجہ اور اختیار انتظام مین نہین رکہتی ہین اور
ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ رنگون سی جو منظوری کہ نسبت مسودہ
ہذا کے آئی ہی اوسکی ساتہہ ایک یہ شرط بہی تہی کہ جسقدر
اختیار اس مسودہ مین لکہا ہے اوس سی بدرجہ زاید دیا جاوے

انریبل فوربس صاحب نے کہا کہ اگر ہمنی بغیر خیال
کی ہوئی راجہ دنکر راو کی دلیل کو دوسری طور پر بیان
کیا تو ہمکو اسبات کا افسوس ہے مگر ہمنی یہہ سمجہا ہے
کہ راجہ موصوف کی غرض یہہ تہی کہ اخراجات آراستگی شہر
محصولات عام مین سی خصوص مالگذاری اراضی سے ادا
کئی جاوین اور یہہ کہ اونکا اعتراض نسبت ٹکس گاڑی اور
جانورون کے اور اسی قسم کے جملہ ٹکس پر ہے جو کہ مطابق مسودہ
اور قصبات وغیرہ کی واسطی لی جاتی ہین اور نسبت تقریر سر بارٹل
فریری صاحب کے صاحب موصوف نے یہہ بیان کیا کہ مسودہ
اوسی صورت پر ترتیب دیا گیا کہ جبا لیجس لیٹیف کونسل مین
پڑہا گیا اور پیشتر چہاپا گیا تہا اگر کسی شہر کی باشندگان نے
کچہہ اعتراضات کئی تو وہ ایگزکیوٹف گورنمنٹ کی پاس بہیجی
ہونگی اور جس وقت کہ ہمنی مسودہ کے پیش کرنی کی اجازت
چاہی تہی تو یہہ بیان کیا تہا کہ ہمنی اب سمجہا ہے کہ جو کاغذات
اس مسودہ کی نسبت موصول ہوئی ہون اونکو گورنمنٹ
صاحبان سلیکٹ کمیٹی کی روبرو بہیجدینگی اور ہمکو اسباب
مین کچہہ شک نہ تہا کہ ان کاغذات کی نسبت بخوبی گفتگو ہوگی
اور معہ رپورٹ صاحبان کمیٹی کی چہاپی جاینگی اور اوسوقت ہر ایک
رکن کونسل کو اختیار ہوگا کہ جو اصلاح اوسکی نزدیک ضروری ہو وہ
بیان کری لیکن ہمنی ہنوز وہ کاغذات نہین دیکہی ہین فقط

پس امر پیش شدہ منظور ہوا — صاحبان مفصلہ ذیل واسطے
تجویز مسودات قوانین کے بطور سلیکٹ کمیٹی مقرر کئی گئی
یعنی واسطی مسودہ کے جو باین غرض ہے کہ ممالک مغربی اور برٹش برما
بنگالہ مین محالات باجگذار سرکار کی بٹوارہ کی نسبت جو

قوانین ہین اونکا اجماع اور ترمیم عمل مین ائی — آنریبل ریجی صاحب — آنریبل ہیرنلٹن صاحب — آنریبل ارسکن صاحب
راجہ دیو نراین سنگہ بہادر واسطی اس مسودہ کی جسکی یہ ارادہ ہے اور بعض احکامات ایکٹ ۱۳ اور ۲۵ سنہ ۱۸۵۶ع کے
شہر اور مضافات شہر رنگون اور مولمین اور تیوای اور مرگوی سی متعلق کی جاوین اور تقرری کمشنران ارسکی شہر عمل
مین ائی اور شہرہای مذکورہ مین تشخیص ٹکس کیجاوی — آنریبل ہیرنلٹن صاحب — آنریبل فورلس صاحب — آنریبل ارسکن صاحب
بعد ازین کونسل کا اجلاس ابجی قبل دوپہر روز چارشنبہ ۲۶ ماہ حال تک موقوف کیا گیا فقط ایم وہلی ڈپٹی سکرتری گورنمنٹ ہند
صیغہ ہوم ڈپارٹمنٹ مقام کلکتہ ۱۹ مارچ سنہ ۱۸۶۲ عیسوی اس تقریرات مہاراجہ دنکر راو سے
صاف واضح ہوا کہ اعتراض صاحبان انگلیسین کا نسبت ہندوستانی شریک اجلاس کونسل کہ سرداران ہندوستانی
شریک جلسہ بباعث عدم فہمی خاموش اور ساکت رہی غیر صحیح اور نامسلم تہا دیکہی مہاراجہ دنکر راو صاحب بہادر نے
اپنی اعتراض کو کس اسحج اور براہین سی پایہ ثبوت کو پہونچایا اور کیا کیا دلایل معقول اپنی ثبوت اعتراض پیش کئے
غرضکہ والیان ہندوستانی بہی ائین سلطنت اور قوانین عدالت سی عاطل اور ذاہل نہین ہین مگر جسوقت محل
کلام پاتے ہین اوسوقت جو اپنی رائی صاحب کے نزدیک مستحسن و مستعلح سمجہتی ہین بیان فرماتی ہین فقط

روڑکے

امسال ہردوار مین یہ کثرت و ہجوم ادمیون کا ہوا کہ بیان نہین ہوسکتا راجہ بہرورکن سنگہ صاحب بہادر والی سکہر علاقہ جی پور
و راجہ صاحب والی نہاین کران و دیگر امراون کے ساتہ جمعیت دو دو ہزار ادمیون کے ہوگے و سرداران شہر او پور و غیرہ دیگر سرداران
میلہ ہردوار مین تشریف لای اور تاریخ ۲ اپریل سنہ ۱۸۶۲ عیسوی کو عجیب واقعہ واقع ہوا اور سخت حادثہ حادث کہ بہت
آدمی باشندہ بیکانیر کہ واسطی میلہ ہردوار کی ائی تہی بمقام پل نہری سلانی سیر و تماشا نہر گنگ کا کررہی تہی اور اسی
مقام مین ایک پل چہوٹا نہر گنگ کا بقدر گذرنے چار پانچ ادمیون بنا ہے اور تختہ ہای چوبین سی بنا ہوا ہے اور گرد اوسکی ایک
جنگلہ اہنی سب کی بہی لگا ہے قریب ۲۲ ۲۳ ادمیون قضا گرفتہ کی ذہن مین آیا کہ اس پل پر چڑہکر سیر نہر کا کرنا چاہئی چنانچہ وہ
مرد اور بیس عورت پل پر چڑہکر سیر کرنی لگی چونکہ پیمانہ حیات اونکا آب زندگی سی لبریز ہوگیا تہا خرد سی دو رہوکر الیسمین جمع ہو
جنگلہ کو پکڑ کر نیچی نہر کیطرف دیکہنی لگی اور یہ سمجہا کہ جنگلہ سبک ہے اسقدر ہماری بار گران کا متحمل ہوگا مگر سمجہہ ہے اذا جاء القضاء عمی البصر آخرکار
جب بوجہ جنگلہ پر زیادہ پڑا جنگلہ نیچی دب گیا اور وہ تمام عورت اور مرد نہر مین گرپڑی اور ڈوب گئے غوطہ زنون نے اونکی نکالنی مین بہت کوشش کی
صرف ایک مرد اور ایکعورت کو زندہ پانی سی باہر نکالا اور باقی کا نشان نپایا نہ معلوم کہ کدہر بہہ گئی دیکہی یہ حیات ناپایدار کسقدر

در مطبع احباب مقام روڑکی باہتمام حکیم سید امداد علی اخبار ہذا طبع شد

جلد ۱ | ۲۳ اپریل سنہ ۶۲ عیسوی مطابق ۲۳ شوال سنہ ۷۸ ہجری نبوی روز چارشنبہ | نمبر ۱۶

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ میں ایک بار بروز چارشنبہ ہمطبع ہذا طبع ہوتا ہے
اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ
ایک روپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک دس روپیہ سال ہے اور مدت
سوای پیشگی کے تاریخ بہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہے
اور بعد اوسکے سال تمام یا بسوا اسکی حساب سی قیمت لیجاویگی
جس صاحب کو خرید اخبار منظور ہو تو بذریعہ خط طلب
فرماوین یا اطلاع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع

منجملین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی اور چار
سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاویگی اور جو مضمون کہ
واسطے فائدہ عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت
نہ لیجاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری
چھپوانا جو صاحب چاہو یا کسی کتاب فارسی و ناگری
یا دیگر کار ضروری کا چاہیں تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشیں صاحب

اشتہار

کتاب مسمی مجموعہ الحساب مطبع ہذا میں طبع ہوتی ہے

ورقریب الاختتام ہے اور کتاب ہٰذا مین چند جنتری اور چند نقشہ ضروری کہ تفصیل اونکی اخبار ہفتہ ہای گذشتہ مین لکہی گئی ہین اور ہر ایک شخص کو یہہ کتاب بہت سودمند ہی کہ ہر قسم کی حساب اس کتاب سی بلا تامل بہدایت نظر معلوم ہوجاتے ہین اور حجم کتاب قریب بیس جزکی ہی اور قیمت دو روپیہ چار آنہ جن صاحبون کو خریدنا کتاب ہذا کا منظور رہو تو ارسال قیمت طلب فرماوین اور محصول ڈاک ذمہ خریدار ہوگا

گورنمنٹ گزٹ

حکم

عدالت دیوانی صدر ممالک مغربی و شمالی ——

چہٹی سرکلر نمبر ۸

صاحبان ضلع جج ممالک مغربی مکتوب الیہم مقام آگرہ

۲۴ مارچ سنہ ۱۸۶۳ع

۱ جوکہ یہ تجربہ دو سال کی عملدرآمد طریقہ محکومہ چہٹی سرکلر نمبر ۲ مورخہ ۶ فروری سنہ ۱۸۶۱ع کا کہ نسبت اجرای حکمنامجات عدالت ہای دیوانی بذریعہ مذکوریان مشاہرہ دار کے ہی مفید متصور ہوا ہی اور سال گذشتہ زر فاصل کثیر پس انداز ہوا لہذا احکام توسیع دفعہ ۶ چہٹی مذکور کی یہ حکم صادر فرماتی ہین کہ یکم ماہ اپریل آیندہ سی مذکوریان درجہ اول چہہ روپیہ اور مذکوریان درجہ دوئی پانچ روپیہ ماہوار پاوینگی فقط ——

۲ حکام کا مقصود اس افزائش مشاہرہ سی یہہ ہے کہ اس ذریعہ سی زیادہ معتبر ملازم بہم پہونچین اور طمع نفسانی جس سی حرکات ناجایز وقوع مین آتی ہین کم ہوجاوے لیکن حصول اس مقصود کا صرف بیشی تنخواہ سی ممکن نہین ہے بلکہ یہ ضروری ہی کہ ہر عدالت کا حاکم نسبت رویہ مذکوریان متعینہ اوسکی خوب نگران رہے اور صاحبان ججان اضلاع بہی اسباب مین مستعدی کی ساتہہ مستعد رہین فقط ——

۳ تفتیشات سال گذشتہ سی واضح ہوتا ہے کہ بعض اضلاع مین فیصلجات یکطرفہ بکثرت تمام صادر ہوئی ہین اور حاکم کو تعین ہوتا ہے کہ بیشتر فیصلجات اس قسم کی بسبب عدم تعمیل خواہ نقص تعمیل سمن بنام مدعا علیہم عمل مین آئی ہین حاکمان ماتحت مذکوری کو اکثر بہت سا اختیار دیتی ہین اور عذر اوسکا در باب عدم تعمیل حکمنامہ کے بالعموم بلا تامل پذیرا کیا جاتا ہے چنانچہ اسی وجہہ سے مذکوری کو بددیانتی کے جرأت ہوتی ہی اور اکثر ایسی مقدمات یکطرفہ فیصل ہوگئی ہین کہ اگر اونمین مذکوری قطع نظر کارندہ ہونے اپنی دیانت سی صرف اپنی کام کی انجام مین کوشش کرکی مدعا علیہ کو حسب ضابطہ اطلاع دیتا اور حاضر ہوجاتا تو ایسا ظہور مین نہ آتا فقط ——

۴ پس حکام کا یہہ ارشاد ہے کہ صاحبان جج اضلاع

کل حاکمان ماتحت کو یہ ہدایت کرین کہ جملہ سمن جو باندراج
کیفیت عدم دستیابی مدعا علیہ کی واپس آوین اونکی واپسی
کو حاکمان مذکور مشتبہ تصور کرین اور عند الضرورت
بذریعہ تحقیقات خارجی کی دریافت کرین کہ عذر عدم دستیابی
فی الواقع بجاہی یا بیجا اور اگر بوجہہ صریح یہ پایا جاوے کہ نوکر
نے اپنی کام مین غفلت کی تو اوسپر بقدر اوسکی بداعمالی
کے سزا ہونی چاہئی فقط

۵ اگر اس امر کی یقین کی وجہہ پائی جائی کہ نوکر نے قصداً
براہ بددیانتی سمن کے تعمیل سی قاصر رہا اور یہ کہ اگر وہ
چاہتا تو سمن کی تعمیل ہو جاتی تو ایسی حالت مین ہمیشہ سزا
موقوفی کی ہونی چاہئی کیونکہ جسقدر عہدہ مذکوری کا بلحاظ
اوس تنخواہ کی جو یکم ماہ ائندہ سی مقرر ہونی والی ہے
قابل خواستگاری ہوگا اوسیقدر سزای موقوفی بھی
متاثر ہوگی ۔

۶ حکام کا یہ ایما ہی کہ صاحبان
جج اضلاع بسبب تعداد مقدمات کی جو ہر عدالت ماتحت مین
یکطرفہ فیصل ہوں خوب نگران ہین اور نقشہ ہای ماہواری ایسی
مقدمات کا صاحبان موصوف کی پاس ایا کریگا اگر تعداد
ایسی مقدمات کی زاید معلوم ہو تو صاحب جج بذریعہ تحقیقات
کے دریافت کرین کہ یہ امر بسبب نقص تعمیل حکمنامجات
کے وقوع مین آیا ہے یا نہین اور اگر نسبت مذکوری
برندہ سمن کی بداعمالی ثابت ہو تو اوسکا تدارک
مناسب عمل مین آوی فقط

۷ حاکم کی یہ رای ہے کہ تا زمانیکہ ایسی بداعمالی
پاداش مین سزا عاید نہ کی جائی یہ امید نہین ہو سکتی
کہ طریقہ ہای بددیانتی و غفلت جنکی بعض مقامات
مین جاری ہونیکا یقین ہے مسدود ہون لہذا احکام یہ جاری
ہین کہ ائندہ سی رپورٹ ہای سالانہ مین یہ امر مفصل
بالتخصیص اور ساتھہ توضیح اس امر کی درج کیا جاوی
کہ کتنی مذکوری سال کی اندر بہ ثبوت بداعمالی موقوف
ہوئی اور جس حاکم ماتحت کی ذریعہ سی ایسی بداعمالی
کا انکشاف ہو اوسکا نام بھی رپورٹ مین درج
ہونا چاہئی فقط

۸ صاحبان جج اضلاع کو لازم ہے
کہ اس عدالت کی پچھلی سرکلر کی دفعہ پانچ پر جو مشعر
اسبات کی ہی کہ مذکوریان ہر عدالت کا صرف بقدر
تین ربع طلبانہ عدالت مذکوری کی ہونا چاہئی لحاظ کرین

جیمس سمسن رجسٹر

ضمیمے

کلکتے کی سپریم کورٹ کا وکیل مسٹر براون
[illegible] دفعتاً ... اگرچہ اس کی ملازمون نے بہت
... کیا لاکن چراغ اوسکا مثل چراغ بے روغن ہوا

کہتی ہین کہ وکیل مذکور یہان کے ذیشعور عقلمند اور ذیعزت
وکیل قمر الدین طبیب صاحب کی ہمراہ کہ جنکی اوصاف حمیدہ
خارج تحریر ہین ولایت سے شریک ہوکر آیا تہا اور دریولا
سمت قلابہ دوسرا اور کچھ کام بھی نکالنی والا تہا ایسی
دانا شخص کا یکایک گم ہوجانا ایک تعجب ہو گیا چنانچہ
تاریخ پہلی ماہ حال کو اسکا گاڑیبان ۔ آدمیون کو اپنی
ہمراہ لیے صاحب مجسٹریٹ کی روبرو مستغاثی ہوا کہ ہم
مسٹر گمران کے نوکر ہین در ماہ گذشتہ کی تاریخ
اسکو معہ میم صاحبہ تشریف لے گئی معلوم نہین کہ کدہر
غایب ہوگی ہماری تنخواہ مین مسیتی صاحب کے ذمے آتی
ہے اور جعفر سلیمان کے تحویل مین صاحب کی چند گھوڑی
بہی ہین تو وہ اقرار کرتا ہے کہ مین انکو فروخت کرکی تمہاری
تنخواہ دونگا لاکن اسکی کہنی پر ہمین اعتبار نہین آتا
براہ غریب پروری اگر آپ ہماری تنخواہ کا فیصلہ
کروادین تو ہم ست بدعا یہان سے چلی جاوین
صاحب مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ میرا اس مقدمہ مین
اختیار نہین تم اسمال کاز کورٹ مین جاو فقط از برق جامع

سالکر

ادہر کا ایک مخبر عجب حال متحیر رقم کرتا ہے کہ
میری سماعت مین معتبر جگہہ سے ایسا آیا ہے کہ چند روز
ہوئی ایک انگریز جنرل پوپ کو کانپور سے جاتا تہا
اثنای راہ مین اسکو ڈاکہ زنون نے لوٹ لیا مگر خیر گذری
کہ اسکو جان سے ہلاک نکیا تو وہ بیان کرتا ہے کہ جسوقت
مجہکو لٹیرون نے لوٹ لیا تو انہین مجہکو ایک شخص
انگریز نظر پڑا کہ وہ صاف انگریزی بولتا تہا اور
تمام آثار یورپین کے اوسمین پائی جاتی تہی اگر سرکار اسکو گرفتار
کرے تو البتہ کچھ حصہ میری زبانی منکشف ہو وے الخ

لنکا

لنکا مین انگریزی قوم کی ملازمان سول یعنی اہل قلم معہ اپنی
عیال واطفال کی دو سو پچاس ہین اور ملازمان ملٹری یعنی
اہل سیف ایک ہزار تین سو پچاس اور سوداگر مزارعہ وغیرہ
قریب نو سو کی ہونگی سوای انکی اور اشخاص اولاد قوم
انگریزی کی جنکو وہان کہر کہتی ہین قریب چار ہزار کی
ہونگی باقی وہان کی کل آبادی کا حال اسطرح پر ہے قوم بلغر
دو ہزار پانسو اولاد انگریزون کے چار ہزار قوم مالے
چار ہزار قوم ویدا دو ہزار قوم مور ایک لاکہ بیس ہزار
اور قوم طامل پانچ لاکہ پچاس ہزار قوم سنگہالی
گیارہ لاکہ بیس ہزار غیران کل اٹہارہ لاکہہ بارہ ہزار
پانسو فقط نمبر اخبار آفتاب عالم تاب
کپورتہلہ

۵ تاریخ ماہ حال کو جناب مہاراجہ صاحب بہادر رائے
کپورتہلہ نے بمقام کلکتہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر
سے ملاقات فرمائی اور ۷ تاریخ کو پنجاب کو رخصت فرما
ہونے والے ہین فقط

جناب مہاراجہ صاحب بہادر والی جیپور جو پہلی شادی کا ارادہ
رکہتے ہین چنانچہ اونکی مہاراجہ تخت سنگہ صاحب بہادر والی
جودہ پور کی بیٹی سے تجویز ہوئی اور ماہ اکتوبر آئندہ مین بڑے
دہوم دہام سے شادی ہونے والی ہے کہتے ہین کہ جمعیت برات
کہ جو جودہ پور کو جاویگی دو لاکہہ سے زیادہ ہوگی فقط از
کوہ نور

جلال آباد

۱۹ تاریخ کو غلام محمد خان مختار اور سردار محمد اعظم خان
کابل سے جلال آباد مین داخل ہوکر واسطے ادائے مجرے کے نزد
امیر کابل مین حاضر ہوئے چنانچہ امیر صاحب نے اونکی بہت عزت
کے کہتے ہین کہ سردار محمد اعظم خان سب اپنی فوج
کندہ ملک مین چہوڑکر صرف جمعیت پچاس سوار کی یہان
داخل ہوئے تہے اور وقت حصول ملازمت باہم امیر صاحب اور
سردار محمد اعظم خان کے یہ مکالمہ ہوئی کہ اعظم خان
جس حالت مین تم میرے فرزند ارجمند ہو تو پہر تم میری کیون
نہین تابعداری کرتے پہلے دونون جو تمنے باتین کین وہ تمکو
زیبا نہین تہین تمسکو بار بار واسطے آنے
جلال آباد کے لکہا مگر تمنے نہ مانا بلکہ بجائے بجا آوری میرے
احکام کے آمادہ شرارت ہوئے اور اسسے ظاہر ہوتا ہے
کہ تم مجہکو اپنا باپ نہین سمجہتے جو کچہہ کہ اصل کیفیت اسکی
ہو وہ میرے روبرو بیان کرو یہ سنکر سردار محمد اعظم خان نے
اپنی گردن نیچی کرلی اور یہ جواب دیا کہ میری یہ منشا
نہین ہے کہ مین اطاعت سے قدم باہر رکہون الا صورت یہ
کہ آپ مجہکو نسل اور صاحبزادون کے نہین سمجہتے کیونکہ اگر
ایسا ہوتا تو آپ کچہہ میرا خیال بہی گوشہ خاطر مین رکہتے اور
اسیطرح پیار کرتے اور مثل مشہور ہے کہ جب ایک شخص جانے
کہ میرا اثر کالے ارب ہوگیا ہے تو اوسے لازم ہے جہان دہشت انگیز
اور خطرناک کوئی مہم درپیش ہو تو اوسکو وہان بہیجے آپ کو
خوب معلوم ہے کہ جب کبہی معاملہ سخت آن پڑا تو آپنے
مجہے وہان کوچ کرنیکا حکم دیا اور جب مین کامیاب یعنی فتح نصیب
ہوا تو اور لوگون نے اوسسے فائدہ اوٹہایا اور جب سے مین
ترکستان مین پہنچا ہون مینے کئی بار آپ کو اس مقدمہ مین
لکہا مگر آپنے کچہہ فیصلہ نہین کیا اور یہ جو مین گفتگو دلیرانہ

اور رونے باکا نہ کر رہا ہون اسکا قصور معاف ہو اب بہی
مین یہی کہتا ہون کہ جہان کہین میری جانیکی ضرورت ہو
اور آپ حکم دین بسر و چشم روانہ ہو جاؤن اور آخر کو
سردار محمد اعظم خان نے یہ گفتگو کی کہ دیکہون کون کون
بہادر قندہار کو جاتا ہے اور مین بہی جانے کو تیار ہون مگر فقط اتنا
جانتا ہون کہ میری نسبت بر آپ کا دست شفقت رہے جب
تک کہ سردار محمد اعظم خان یہ گفتگو کر رہے تہی دربار
مین ایک عالم خاموشی کا تہا بعد اتمام گفتگو سردار
مذکورہ بالا کے غلام محمد خان مختار نے سردار موصوف کیطرف
دیکہکر کہا کہ جو کچہہ منیٰ اقرار آپ سے کابل مین کیا تہا وہ
پورا کر دیا یعنی امیر صاحب نے کمال اعزاز اور اکرام آپ پر فرمایا
جب باہم امیر صاحب اور سردار موصوف کے رفع کاوش ہو گئی
اوسوقت غلام محمد خان مختار نے امیر صاحب سے عرض کیا کہ
ایک خلعت فاخرہ اور کچہہ زاد راہ سردار شمس الدین خان
کو سرکار امیر صاحب سے عنایت ہو کر حکم جانے فوج کا نافذ ہو امیر
صاحب نے اس بات کو پسند کیا اور حکم دیا کہ پندرہ ہزار روپیہ
نقد اور خلعت بیش بہا سردار موصوف کو دیکر حکم ہو وے
معہ اپنی فوج کے بسرعت تمام فرح کو روانہ ہو غرضکہ
سردار شمس الدین خان کے دربار امیر صاحب سے
بہ عزت ہوئی اونہون نے خلعت اور زاد راہ لیکر
جانب کابل کوچ کیا ۲۰ تاریخ کو سردار محمد جان خان
کے عرضی تخت تا اہل علاقہ بلخ سے پہنچی اوسمین
لکہا تہا کہ تحقیقاً یہ خبر ملی ہے کہ دس ہزار سوار ایرانی
معہ دو ہزار پیادگان و ۲۶ ضرب توپ کے سرخس مین
داخل ہوئی ہین اور اونکا ارادہ ہے کہ راستہ جو میمانا
سے ہرات کو جاتا ہے اوسکی نگہبانی کرین اور سردار
سلطان احمد جان نے سات ہزار ایرانیون کے سوار اور
تین ہزار پیادہ ایک قلعہ پر کہ جو بر رہ کی راستہ پر ہے
اور جہان سے کی راستہ میمانا اور ہرات کو جاتا ہے متعین
کروئی ہین قصہ کوتاہ ایرانیون نے اون دونون مقامون کو
بہت مضبوط اور مستحکم کر لیا ہے سردار محمد افضل جان نے
اپنی عرضی مین یہی لکہا ہے کہ گو اہل ایران نے اور سردار احمد جان نے
سب کچہہ اپنی نزدیک کر لیا ہے مگر مجہکو کچہہ پروا نہین ہے مین
بہی انشاء اللہ تعالے بعد رمضان کی ایک فوج کثیر اور جمع
غفیر اہل ہزارہ اور جمشیدی وغیرہ کی مجتمع اور فراہم کر کے
ہمراہ میمانا ہرات کو جاؤن گا مگر آپ بہی جلال آباد سے
کابل کیطرف کوچ کر کے جلد بندوبست فوج کا واسطے روانگی
قندہار کے کیجئے بعد معائنہ و ملاحظہ عرضی کے امیر صاحب نے
فرمایا کہ یہ سب کیا ہوا سردار سلطان احمد جان کا ہے
کہ ایرانیون نے پہلے یہ دونون مقام مضبوط کر لئے اور اب
فوج پر یورش کرنیکا ارادہ ہے اوسی تاریخ کو سعادت خان محمد خان
دربار مین حاضر ہوئے امیر صاحب نے اونکی لڑکی نور زمان خان

تو ایک خلعت عطا کیا اور حکم دیا کہ اپنی دو ہزار سپاہی
تورہ دار بندوق کی لیکر فرح کو جاؤ سعادت خان نے
اس بات کو قبول کیا اور اپنی بیٹی سی کہا کہ حسب الحکم امیر صاحب کے
راہی اوسطرف کی ہوا ان ہی دنون گذشتہ مین بہت سی فوج
جلال آباد سے کابل کو چلی گئی فقط ——— ۱۸ مارچ کو
ایک عرضداشت بصیغہ فوری مع چار سوارون کے مرسلہ
سردار محمد امین خان قندہار سی آئی اوسمین مرقوم تہا کہ بچاس ہزار
سپاہ ایرانیون کی چارون طرف فرح پر آئی ہی اور اوسکی
سردار محمد شریف خان سی مقابلہ کیا تین روز تک بازار
رستخیز گرم رہا اسمین محمد شریف خان کا بہت نقصان
ہوا کیونکہ اوسکی پاس فقط سولہ ہزار سپاہی تہی جنہون نے
اوس سپاہ کثیر ایرانیون کا مقابلہ کیا اوسی عرضداشت مین
سردار محمد امین خان نی سردار شیر علی خان کو لکہا تہا کہ
ورنیولا آپ کو ہماری حالات پر کہ جو یہان گذری ہین توجہ
ہو ورنظر التفات نہین آپ جلال آباد مین بیٹھی ہوی اپنی
آنکہون کو سیر گلہای رنگا رنگ سی تر و تازہ کر رہی ہین
بہلا اگر آپ بذات خود قندہار مین نہین آسکتی تو اتنا
تو کرو کہ فوج ہماری پاس جتنا جلد ممکن ہو بمقام قندہار بہیجدو
امیر صاحب نے بغور و تامل اس عرضی کو ملاحظہ فرما کر سردار شیر علی خان
کو حکم دیا کہ باقی ماندہ فوج جلال آباد کو حکم دیدو کہ وہ

کل کی روز کوچ کرنیکو تیار ہو جائی اوسکی پیچھی امیر صاحب
نے ایک محفل خلوت منعقد کی اور اوسمین سردار
محمد اعظم خان اور سردار غلام محمد خان اور سعادت محمد خان
طلب ہوئی اور بعد مشورہ کی ایک فرمان بنام سردار
ولی محمد خان بدین مضمون لکہا گیا کہ اپنی فوج اور ہزارہ کے
توفنگچی لیکر فرح کو جاؤ از انجا کہ امیر صاحب کو شک تہا
کہ شاید ہماری حکم کی تعمیل سردار ولی محمد خان نکری لہذا
سردار محمد اعظم خان سی کہا کہ تم بہی اپنی مہر اوس فرمان پر
کردو فقط ——— ۲۲ مارچ کے صبح کو حکم ہوا کہ تمام فوج
باہر نکلی اور اوسکی موجودات سردار محمد اعظم خان اور
سردار شیر محمد خان نے بہمراہ امیر صاحب مع سرداران و
خانصاحبان و افواج جلال آباد سے جانب کابل روانہ ہوکر
الہ پور کی باغ مین ٹہری شاہ مرد خان اور سعادت خان محمد
امیر صاحب کی ساتہہ باغ مذکورہ بالا تک گئے اور وہان سے
لوٹ کر دو بجی اپنی گہر آئی اب سب فوج کابل کو ہمراہ
امیر صاحب کے گئی جلال آباد مین کچہہ نہین ہے فقط
۲۳ مارچ کو امیر صاحب کا کمپ فتح آباد مین آیا یہان
امیر صاحب نی سردار محمد اسلم خان کے پلٹن کو حکم دیا کہ وہ کوچ
کرکی کابل کو جاؤ چنانچہ حسب الحکم وہ بہلا کو روانہ ہوئے
امیر صاحب جو آہستہ آہستہ کوچ کرتی ہین اسکا سبب

ہیے کراوسکی یہ منظور ہی کہ افواج غلزی جتنی جمع ہو سکے
اپنی ساتھ کابل لیجاوین ایک مخبر حسب سرکاری
معاملات مین سردار شیر علی خان اور اعظم خان معروف
تھی امیر صاحب نی بعد ذکر اذکار اطراف و جوانب کی اونسے
کہا کہ سنو ہم چندروزہ دنیا مین مہمان ہین تمکو لازم ہی کہ اداب
سلطنت و انتظام امورات کو سیکہو اور تمیز کرو کہ کون
ہمارا دوست اور کون دشمن ہے دیکہو سردار سلطان احمد جان
نے کس نہج پر اپنی چچا اور بہائی کو بہلایا اور سلطنت
ایرانیون کو تحریک اور ترغیب دیکر ارادہ کوچ کابل کا رکہتا ہے
جہان تم سب بہائی آپس مین ایک دوسری سی اختلاف رکہتی ہو
دیکہا جاہی کہ بعد میری تم لوگ کی کیا حسن انتظام اور سلوک
فیما بین ایندہ ظہور مین آتا ہی فقط

۲۳ مارچ کو امیر صاحب کالمبو تملا مین پہنچا اور مستوفی
کو حکم ہوا کہ ایک فرمان بنام عالیجاہ سربلند خان بابا خیل کے
بدین مضمون لکہا جاوی کہ حسب الحکم سابق کی پانسو جوان
بمقام گندمک ہماری ملاحظہ کی واسطی تیار رکہو اور خود بھی
کابل جانیکا عزم کرو ـ لوگون کے زبانی یہ سنی ہین آیا ہے
کہ جسوقت امیر صاحب کابل مین پہنچینگے بہت فوج
تو وہ وار بندوق کی تیار ہو جاوینگے فقط از اخبار عالم تاب

مصر

تائمز اف انڈیا اخبار مین بحوالہ تحریر ایک کارسپانڈنٹ
مرقوم ہے کہ شاہزادہ عالی وقار پرنس اف ویلس جو
واسطی سیر و تماشای اور تفریح طبع مصر کی ملک مین
تشریف رکہتی ہین اونہون نے ایکروز اپنی زبان مبارک
سی ارشاد فرمایا کہ سال اینده مین جب حضور
یہان تشریف لاوینگے تو ارادہ ہے کہ اس ملک سے
واسطی دیکہنی ہندوستان کے تشریف لیجاوین فقط

تقرری

جناب سر بارٹل فریر صاحب بہادر جو بعہدہ گورنری
بمبئی معزز و ممتاز ہوئی ہین وہ ۹ تاریخ ماہ حال کو کلکتہ
سے جانب مقام مذکورہ بالا روانہ ہوئی اور بعضین
کہ اپریل کی اخیر مین وہان پہونچکر اپنی عہدہ جلیلہ کا
چارج لینگی اور صاحب موصوف الیہ کی جگہہ مستر
ہورنڈ صاحب بہادر جو احاطہ مدراس کی سول سروس سے تھے
کونسل مین مقرر ہوئین گے فقط از اردو دہلی گزٹ

سلہٹ

ایک شفیق سلہٹ سی تحریر فرماتی ہین کہ ایکو جاس سپاہ سے
۴۴ رجمنٹ پیادگان پنجاب بسرداری کپتان رینس صاحب
بہادر ۸ تاریخ ماہ مارچ کو رچرڈسن صاحب بہادر کی فوج سے
شامل ہوئے اور ارادہ گوہاٹی کی ہے کہ باغیان ناعاقبت اندیش

پرجو بمقام اوکسیا بہت مضبوط جگہہ مین واسطی
مقابلہ کی مستعد اور طیار تہی یورش کے اور ہردو
صاحبان مذکورہ بالا نے ایسی زور سی حملہ کیا کہ تہوڑی سے
عرصہ مین باغیون کو تاب مقابلہ کی نہ رہی اور پراگندہ
ہوکر پہاڑون اور جنگلون مین بہاگ گئی اور کولرنیل
ڈنس فورڈ صاحب بہادر نی ڈپٹی کمشنر بہادر کے
شمول ہوکر باغیون کی سکونت کی جانب کوچ کیا اور
۲۰ کو صاحبان مسطورہ بالا نے ایک گانو پر کہ جسکا نام ریلنگ
ہی مفسدون کو آن دبایا اوس جگہہ کو مفسدون نے
حتی المقدور اپنے جیسا کہ اوس ملک کا دستور ہی بہت
مضبوط اور مستحکم کر رکہا تہا یعنی گانو کے ہر چہار طرف
بڑی بڑی لنبی بانس نوکدار اور تیز زمین مین گاڑ
رکہتی تہی اور اوسکی اندر اپنی تفنگین لیکر چہپ
رہے تہی اور وہان کی زمین ایسی اونچی نیچی اور
جنگل اسقدر بہاری ہے کہ اوسمین گذر فوج بہت مشکل
اور دشوار معلوم ہوتا تہا اسپر بہی سپاہیان سکہہ
اور گورکہہ نی بکمال شجاعت اور دلیری مفسدین پر چڑہائی کے
غرضکہ تہوڑی عرصہ مین فوج ظفر موج سرکاری فتح یاب
ہوئی اور اس لڑائی مین کچہہ سرکش مارے گئی اور بہت
بہاگ گئی اور افواج سرکاری نی اون کی گانون

اور موضعجون مین اگ لگا دی کہتی ہین کہ اب
سرکشون کی سبطرح سی اُمید قطع ہو گئی ہے
لہذا یقین ہے کہ وہ اینده کو کسیطور پر تکلیف دہ نہون گے
اور فوج جو کمپو مین ہے وہ فقط آتی بریگیڈیر جنرل شوز صاحب
بہادر کے کہ سابق ازین اگرہ مین تشریف رکہتی تہی
اور آب اونہون نی گورنر جنرل بہادر ہند سی اوس
ملک کے انتظام اور بندوبست کرنی کی اجازت
لی ہی منتظر ہے راقم مکاتبہ لکہتی ہین کہ اس صورت
مین مفسدین اور سرکشون کو لازم ہی کہ وہ سلسلہ
کاشتکاری کا اپنی پرورش کی واسطی اوس ملک
مین جاری کرین ورنہ سال اینده مین ماری بہوک کے
مر جاوین گے اور اکثر لوگ یہ کہتی ہین کہ کچہہ سپاہی نغاوت
شعار ایام مفسدہ گذشتہ سنہ ۱۸۵۷ع کی بہی بلکہ نمرود
سی بچ گئی تہی اون نا عاقبت اندیشون کی ساتہہ
ہین مگر مراسلہ نویس کو یہہ بات صحیح اور درست نہین
معلوم ہوتی فقط از اردو دہلی گزٹ

تعلیم عورات

اخبار دہلی سی معلوم ہوا کہ دہلی کی رئیس ایک مدرسہ
واسطی تعلیم عورات کی جاری کرنیکی تجویز کر رہی ہین
چنانچہ وہان کی ایک نامی رئیس نواب حامد علیخان صاحب

نی بچاس عورات مختلف سن کی جمع ہو جانیکا
ذمہ کیا ہی اور راجہ دیبی سنگہ صاحب والا جو ہال
للہ ہیں واس [illegible] سرداران و باشندگان معزز اس شہر
خیر مین ساعی ہین امید ہی کہ یہ مدرسہ جاری ہوکر
بہت جلد ترقی پکڑیگا کیا خوب ہو کہ اور شہرون
کی رؤسا و باشندگان بہی ایسی ہی مدارس جاری کرنیکی
تدابیر عمل مین لاکر فرقہ اجہل نسوان کو زیور علم سی
آراستہ و مزین کرین فقط از کوہ نور

راؤ صاحب

لاہور کرانکل سی معلوم ہوا کہ دریولا علاقہ جمون
مین بہ توجہ جناب مہاراجہ صاحب بہادر والی جمون
و کشمیر مسٹر میکناب صاحب بہادر نی ایک نامی
باغی ہنڈی رنگ راؤ معروف راؤ صاحب کو گرفتار
کرلیا یہ وہ حضرت ہین جنہون نی ہمراہ نانا ٹوپی بے
نمکحرام مفسدہ گذشتہ مین وہ خون ریزیان کی
تہین جنکا ذکر ناگفتہ بہ ہی اور اکثر اخبارات مین چہپتا
رہا ہے فقط ایضا

علیگڈہ

مہتمم اخبار عالم بحوالہ تحریر کاریسپانڈنٹ
اپنی ایسا درج اخبار کرتی ہین کہ ضلع علیگڈہ مین
کسی مفسد نی چند جگہہ سی تار برقی توڑ ڈالا
خبر کی آمد رفت مین بڑا ہرج واقع ہوا سنا ہے
کہ آمد رفت خبرون کی بالفعل براہ مراد آباد
اور فرخ آباد جاری ہی مجرم کی تحقیقات ہو رہی ہے
دو کسیرون کی مکان مین جہت کی موسلیان جیسی
تار برقی مین ہوتی ہین نکلی ہین اس سی گمان ہوتا ہی
کہ شاید انہین شخصون نی بطمع موسلیون کی یہ حرکت
کی ہو ان کسیرون کو دو دو برس کی قید اور دو سو
روپیہ جرمانہ ہوا اور جن زمینداروں کے حد مین تار برقی
ٹوٹا ہی وہ زمیندار بہی طلب ہین ۳ اپریل کو
ایک فقیر جو قبرستان مین محافظ تہا ایک مردہ کا کفن
چورا لایا اور بازار مین دو شخصون کی ہاتہہ فروخت
کیا سرکار کیطرف سی تا وقت ثبوت جرم بایع اور
مشتری سب حوالات مین ہین فقط

سکندر خان مشتبہ بلقب شاہزادہ دہلی

یہہ شخص جیپور مین ۱۷ اگست سنہ گذشتہ مین باشتباہ
شاہزادگی دہلی کی گرفتار ہوا وہان سی بذریعہ چالان
محکمہ کمسریٹ کی لکہنو پہنچا اور میجر سبلی صاحب نی
بعد شناخت رہا فرمایا محکمہ کمسریٹ مین اسواسطی آیا کہ
نامبردہ نی اپنی صد وقت ملازمی محکمہ کمسریٹ مین
ظاہر کی تہی اس شخص کا مجملی یہ حال ہے کہ ۲۲ برس سی شروع
مین محکمجات کمسریٹ وغیرہ بلکہ بیشتر مہمات دہلی و لکہنو

مین ملازم سرکار رہا ہے شہزادگی کا محض اتہام ٹھہرا
یہان کی افسر سپرنٹ نے حساب کتاب نوکری مومی الیہ
کا طی فرما کر سفارش بنام میجر بروک صاحب ایجنٹ
پولٹیکل جی پور لکہدی یقیناً صاحب ایجنٹ جی پور توجہ
فرمائین عہدہ قدیم پر سرفرازی بخشین بہتر وقایع
نگاران اردو و انگریزی نے اس سکندر خان کی نسبت
بہت کچہہ تحریر فرمایا واقعی حال مخفی تہا از سر بستہ
سی اطلاع نہ پائی سے کیفیت ثانی درج صحیفہ لغر ما
ما از اردو اخبار

کان کوئلہ

عنایت ایزدی الیسی شامل حال سرکار انگریزی کی ہے
کہ جس تدبیر کا قصد ہوتا ہے سامان اوسکا غیب سے پیدا
ہو جاتا ہے اگرچہ بظاہر کرنا شرط بہ علم و دانش کا اور بلند
رکہنا عزم و ارادہ موجب بہبود و ترقی کا ہوتا ہے لیکن
تائید بغیر سب ارادہ آدمی کی فسخ ہو جاتی ہین اور کوئی
عقل کارگر نہین ہوتی ناظرین اخبار کو معلوم ہوگا کہ جبوقت
تار برقی کی نگاتی کا بندوبست بحسن تہاد سرکار عظمت مدار
ہوا گلہ برچہ ایک شی کہ قسم مدار کی درخت سے پیدا
ہوتا ہے مفید تار برقی دریافت ہوا علی ہذا القیاس
ریل کیواسطے کوئلہ کانی سے بڑی احتیاج ہوتی ہے ہندوستان
مین کوئلہ کانی بجز کسی نے سنا بہی نہ تہا اور کسیکو گمان
نہین ہوتا تہا کہ یہہ شی ہندوستان مین بہی ہے
جب سے تیاری ریل کی ہوئی کئی جگہ کوئلہ کی کان
نکل آئی اور اکثر محض اتفاق سے یہہ بات حاصل ہوئے
چنانچہ ان دنون مین جو ممالک مغربی کی طرف ریل
کی تیاری مین سرگرمی ہے تو ایک صاحب کو حسن
اتفاق سے شکار کہیلنے مین سیاہ ٹوکی چہاونی سے تین
میل پر کوئلہ کی کان کے آثار نمودار ہوئی امتحان سے
تحقیق کو پہونچا کہ وہ کوئلہ کام کا ہے نواب
لفٹنٹ گورنر بہادر نے حکم فرمایا ہے کہ اس امر کی کیفیت
اونکی حضور مین لکہکر بہیجی جاوی فقط از اخبار مجمع البحرین

دتیا

ریاست دتیا کا فساد رفع ہو گیا اور یہہ تجویز قرار پائی
کہ مالک ریاست کی بہوانی سنگہ ہین اور ارجن سنگہ
دوسری دعویدار کو سوا لاکہہ روپیہ سالانہ بطور معاش
کی ملاکری فقط از اخبار آفتاب عالمتاب

یورپ

ہماری ناظرین باغور و تمکین اس حکایت کو بغور ملاحظہ
فرماوین کہ ولایت مین باالفعل ایکہزار ایکسو ۶۵
اخبار انگریزی چہپتا ہے جس مین ۸۰۵ خاص
انگلنڈ مین ---- اور ایکسو ۳۹ اسکاٹ لنڈ ----
اور ۳۳ ویلس اور ۱۳۲ آئر لنڈ --- اور ۱۴ دوسری

چھوٹی چھوٹی جزیرون مین مطبوع ہوتی ہین —
اور بانسو ۷۶ اخبار ۱۸۵۲ع مین جو چھپتی تھی تو اب
دس برس کی عرصہ مین بالحال ۱۸۶۲ع مین حسب مرقومہ بالا
دو چند مضاعف ہوئی ہین ہمین علاوہ لندن کا ایک
صاحب اخبار رقم طراز ہی کہ خصوص ہلکی قیمت کی اخبار
مثلا ڈیلی ٹیلیگراف - اور اسٹار اور اسٹاندرد
یہ تینون اخبارون کی ایسی ترقی ہوئی ہے کہ ہر ایک اخبار
کی اوسط قسم کو مطبوع کرکر شائقین کو تقسیم کرنا مشکل ہوا ہے
یعنی ڈیلی ٹیلیگراف اخبار کی ایک لاکھ - اور اسٹار
کے ۴۰ ہزار مشتری ہین اور یہ سب باف یعنے
دہوین گھنٹے کل سے ایک ہلاک کی عرصہ مین چھپتی ہین اما
مقام افسوس کہ اقلیم ہند کی باشندون کا شمار اتنا
کروڑ آدمی کا کیا جاتا ہے اور اسمین سو اخبار بھی شاید
از روی حساب نہ چھپتی ہونگے اردو فارسی اخبارون کا
اندازہ تخمیناً ۴۰ کا ہوگا ہماری قیاس سے ڈیلی
ٹیلیگراف اخبار کی ایک روز مین جتنی پرچہ صرف
ہوتی ہونگے وہ سال بہر مین بہی تمام اقلیم ہند
مین نہ مطبوع ہوتی ہونگی خداوند عالم ایسا کرے
کہ ہماری ہمپیشہ مہتممان اخبار ہندی فارسی
کے ناظرین بارنگ بین کو گو عوام کا ذکر نہین
اہل دول و امراء عظام کہ جنکی فیض بخشی کا چشمہ فیض مدام
جاری ہی مطالعہ اخبار کا ایسا شوق دیوی کہ ہر ایک
صاحب اخبار کا ہر ہفتہ ایکبار ہر پرچہ نکلا کرتی کہ مین [illegible] اخبار
برق خاطف

رام پور

صحیفہ اودہ اخبار مطبوعہ ۹ اپریل ۱۸۶۲ نمبر ۱۵ سی
واضح ہوا کہ جناب معلی القاب نواب صاحب بہادر
دام اقبالہم و زید اللہ ملکہم نے ایک ایسا بڑا عظیم الشان
خیمہ طیار کیا ہی کہ جو ۳ بیگہ مین کہڑا ہوتا ہے اور اسکی تیاری
کیواسطی صاحبان یورپین مرادآباد اور بریلی بمقام
رام پور تشریف لیگئی تھے صاحب مہتمم اودہ اخبار استعجاباً
اور مزاحاً فرماتی ہین کہ اوسکو خیمہ کہنا نہ چاہیے ایک
جدا ہے رامپور اوسکی تلی آباد ہوگا اسلیے چھوٹا
رام پور کہنا چاہیے کیونکہ بقول عوام بعد حضرت
جناب شاہ اودہ کے نواب صاحب والی رامپور جہان
پناہ خدیو گیہان ہین ماشاء اللہ فقط

التماس مہتمم مظہر العجائب ای صاحب مہتمم اودہ اخبار
آپ تو وقائع نگارون مین ایک بہت اچھی ثقہ
اخبار نویس مشہور ہین ایکو نسبت بیان والا مکان
ہندوستانی مزاح نہین چاہیے اگر واقعی سرکار ابد پائدار
نواب صاحب بہادر مین ایسا خیمہ طیار ہوا ہی تو گویا
تعجب ہے اکثر سرکار ہندوستانی مین عمدہ عمدہ بڑی بڑی

ڈیرہ خیمہ ہوتی ہین چنانچہ سرکار فیض مدار جناب مہاراجہ
صاحب بہادر دام اقبالہم وملکہم والی دہولپور کی
منزل کا خیمہ موجود ہی اور وہ بہی گویا ایک شہر ہی لیکن
سرکار مین جناب مستطاب معلی القاب نواب صاحب
بہادر کی علاوہ دیگر اشیاء عجائبات ... کا ایک
نسخۂ عجیب وغریب پیالہ نقری قابل دید ایسا ہے کہ شاید
اور کسی سرکار با وقار ہندوستانی مین نہو اسکا ذکر البتہ لائق
درج اخبار ہی سنی کہ جناب نواب صاحب ممدوح کو صاحبان
بلند مکان اہل انگلستان نی ایک پیالہ نقری ساخت ولایت
دوستانہ دیا ہی اوسمین صنعت اور ندرت یہہ ہی کہ جسوقت اوس
پیالہ مین پانی بہرا تو فورًا ایک چڑیا پانی پر نمود ہوئی اور وہ
پانی مین تیرنے لگی اور مثل جانور جاندار چہچہانی اور گر پر کر
اور بولنی لگی اور جو اوسی حالت چہچہاہٹ مین کوئی شخص
پیالہ کی پاس جاتا ہی تو چڑیا پانی مین غوطہ مار جاتی ہے
اور جسوقت پہر علحدہ ہوتا ہے تو پہر فورًا پانی پر آکر بدستور حرکات
کرنی لگتی ہی اور جو کوئی اوسکو دور سی ہاتہہ اوٹہا کر ڈراتا ہے
تو بہی مثل جانور شور غل کرتی ہی اور علاوہ اس صنعت
اور ندرت کی بچشم ظاہر وہ پیالہ خوش قطع خوبصورت
وصاف استقدر ہی کہ جو بلنی سی تعلق رکہتا ہی صفائی اور شفافی
کا یہ حال ہے کہ اندہیرہ مین مثل مہتاب چمکتا ہی فقط

مکہی بیٹہی شہد پر پنکہہ لیے لپٹاؤ
ہاتہہ ملی اور سر دہنی لالچ بری بلاؤ

ای حضرات ناظرین سننی کی حکایت ہی ایک جنٹل مین یعنی
مرد شریف انگلستانی کی امانت مین خیانت کرنی کی روایت
مثل مشہور ہی سبحان اللہ جہان کے افسر صاحب اعلی الیسی
خورد برد کرنی والی ہون تو وہان کی گرانی وغیرہ ماتحت
ملازم دفتر جو کچہہ بطمع نفسانی کرین اونکا کیا قصور ہی تفصیل
اسکی یہہ ہی ملاحظہ صحیفہ سلطان الاخبار کو ہر بار کلکتہ کی معلوم
ہوا کہ مسٹر نیولا سٹروارڈ صاحب افسر ریلوی کمپنی یعنی محکمہ
سڑک آہنی نی امانت مین خیانت کرکی کچہہ روپیہ خورد برد کیا
اور صاف پاک زلف مین کلنک کا ٹیکا لالچ کرکی لگایا
آخر کار یہ مقدمہ عدالت نظامت مین رجوع ہوا حکام مزید
از روی تحقیقات نسبت مدعا علیہ جرم بخوبی پایا گیا چنانچہ
حکام والا مقام نی بپاداش قصور نیت صاحب مدعا علیہ حکم
سزای قید پنج سال نافذ فرمایا اور امانت مین خیانت کرنیکا
بخوبی ذائقہ چکہایا فقط مہتمم مظہر العجائب

اب صاحب مہتمم دہلی گزٹ سی دریافت کرتا ہے
کہ اگر آپ کی کسی کارسپانڈنٹ نی اس خبر سی آپکو
مطلع نکیا ہو تو آپ بحوالہ اس اخبار کے خبر ہذا کو صحیفہ

اخبار ہر بہار مین زیب صفحہ فرماوین اور اپنی دلسی
بہائیون کو عبرت دین اور ایسی افعال قبیحہ سے بچاوین
الصاحب ایمانداری اور نیک ایمانی خداوند کریم نے
تو ہر مذہب اور ملت کے حصہ مین عطا نہین فرمائی اگر غور کیجی تو [illegible]
مین ہے نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد خدا پنج
انگشت یکسان نکرد آپ جو جمیع خصوصا عمال ہندوستانی
کو بد دیانتی سے ملزم کرتی ہین یہ بات البتہ آپکی
شان وقایع نگاری اور راست گفتاری سے بعید ہے

بمبئی

صاحب مہتمم برق خاطف اپنی اخبار صداقت
آثار مین تحریر فرماتی ہین کہ از روی شمار مسٹر
فارحت صاحب کی معلوم ہوا کہ بمبئی مین دس ہزار
تین سو ایک بستہ گہوڑی اور بیل کے بگہی اور گاڑیان
موجود ہین جسمین سے پانسو ۲۳ بگہی کرایہ اور باقی صاحبان
اہل دول کی سواری کی ہین فقط

لاہور

اس ہفتہ مین شنبہ اور منگل کے دن وہ میلی بسنت کی
اور چراغون کے امرتسر اور لاہور مین ریل کی بدولت بڑی
دہوم دہام سے ہوی تخمینا بائیس ہزار آدمی لاہور سے امرتسر کو
اور امرتسر سے لاہور کو آیا گیا اور قریب چھ ہزار روپیہ
کے آمدنی ہوئی خدا کی فضل و کرم سے جب یہ ریل ملتان تک
جاری ہو جاوی گی تو یقین ہے کہ اسیطرح لاہور اور امرتسر اور
ملتان کی آمد و رفت آسان ہو جاوی گی اور فایدہ کثیر مالکان
[illegible] جب [illegible] معلوم ہوا کہ تخمینا اٹہارہ
مہینی مین ریل ملتان کی بہی جاری ہو جاوی گی اور
اور کمپنی ریلوی سے نے یہ ارادہ بہی مصمم کیا ہی کہ چار پانچ
کرو ڑ روپیہ جو اب اس کمپنی کے پاس نقد موجود ہے
اوس سے ریلوی دہلی سے امرتسر تک کی بہی براہ فیروزپور
تیار کیجاوی اور ایک صاحب اہل ولایت نے اقرار کیا ہی
کہ درصورت ٹہیکہ ملجانی کی مین تین برس کے عرصہ مین
ریل دہلی اور امرتسر تک کے تیار کرونگا غور کیجائے
کہ اگر اس تین چار برس مین ایسا ہی ہوگیا تو گویا ہندوستان کا
آنا جانا مال تجارت کا پہونچنا ایسا آسان ہو جاوی گا جیسا
گویا اپنی شہر کی بازار اور منڈی مین چلی گی اور چلی آئی
اس موقع مین لاکہہ لاکہہ شکر باری تعالی کا ہی جسکی مہربانی سے اس
خطہ ہندوستان مین ایسی باشوکت و عظمت سلطنت
ہوئی ہی جس کی ایسی ایسی اعلی نعمتین اور آسایشین
نصیب ہوئی ہین اور ہوتی جاتی
ہین [illegible] کوہ نور

نمبر ۱۹ | ۷ مئی ۱۸۶۲ء مطابق ۷ ذی قعدہ ۱۲۷۸ ہجری روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ
بمطبع ہذا طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول
ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ
اور پیشگی معہ محصول ڈاک للعہ روپیہ سال ہی
اور مدت ادای پیشگی کی تاریخ پہونچنی
اخبار سی ایک مہینی تک ہی اور بعد اوسکی
سالتمام یا ماہوار کے حساب سی قیمت
لیجاویگی پس جس صاحب کو خرید اخبار ہذا

منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین
یا انطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع
بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی
اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چہاپی جاویگی
اور جو مضمون کہ واسطی فائدہ عام کی چہپوایا
جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر
قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چہپتا ہی
جو صاحب چہپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری
یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

کابل

صاحب چیف کمشنر دہلی گزٹ از روی تحریر ایک اپنی
کارسپانڈنٹ مقیمہ کابل منضمات ملک افغانستان
کے تسطیر فرماتی ہین کہ ۲ اپریل سنہ رواں کو امیر صاحب
نے سردار محمد علیخان اور سلطان علی خان افسران
پرمٹ کابل سے دریافت کیا کہ کسقدر نقد روپیہ تمہاری
پاس موجود ہی اونہون نی ایک زبان ہوکر جواب
دیا کہ ہمنی ابہی اکیاون ہزار روپیہ سرداران قندہار
و کابل کو اس تفصیل سے کہ نو ہزار روپیہ سردار امین الدین خان
اور دس ہزار شمس الدین خان اور دو ہزار غلام جان خان
قندہاری و پندرہ ہزار سردار سلطان خان قندہاری کو
دیا ہی اور ایک لاکھ روپیہ بمد تنخواہ سپاہ کی قندہار کو
بہیجا ہے بالفعل صرف چہتر ہزار روپیہ سکہ کلدار جو واسطی
تبدیلی بضرب کابلی روپیہ کی ٹکسال کو بہیجا تہا موجود ہے
امیر صاحب نے یہہ سنکر فرمایا کہ جسقدر روپیہ کلدار خزانہ مین موجود
ہو اوسکو واسطی تبدیلی کی ٹکسال مین بہیجدو کیونکہ بہت
روپیہ سپاہ کیواسطی درکار ہی پہر امیر صاحب نے میگزین کو
ملاحظہ فرماکر حکم دیا کہ چہوٹی توپون کی واسطی گولی تیار کری
جاوین حسب الایما اوسیوقت کاریگر طلب ہوکر کام مین مشغول
ہوی سرداران مذکورہ بالا سے جنکی تنخواہ کی بیباقی ہو چکی تہی

امیر صاحب نی فرمایا کہ قندہار جانی کیواسطی آمادہ رہو
اور عبد الغنی خان پسر نواب جابر خان سی کہا کہ جلد
جسقدر ممکن ہوسکی قندہار کو روانہ ہو کیونکہ سردار
محمد امین خان اختیار قندہار کا کسیکو دیکر عنقریب
گرشک کو جانیوالی ہین جسوقت امیر صاحب اسطرح
سی سامان جنگ مین مصروف تہی اوسوقت ایک
عرضی براہ راست سردار محمد شریف خان کی پاس سے
امیر صاحب کے پاس ائی اوسکا مضمون یہہ تہا کہ سیف الدین خان
آپ کی فرزند نی فرح کو مفت کہو دیا اور اصل کیفیت
اوسکی یہہ ہی کہ مین کسیقدر فوج لیکر واسطی کمک
محمد جان خان و مراد خان و برادر عبد الغفور خان
جنکو مینی تیمنی مین مقرر کیا تہا اور اونکو میر افضل خان
عبد الغفور خان معہ چہہ ہزار فوج سلطان احمد جان کے
دہمکا رہی تہی گیا تہا اور مین وہان پہنچنی بہی نہین پایا
کہ میر افضل خان اور عبد الغفور خان نی تیمنی کو لی
اور محمد جان خان اور مراد خان کو قید کرکی بحراست
۵۰ سوار ہرات کو بہیجدیا اور عبد الغفور خان نی اپنی
بہائی کو جسکو مینی تیمنی کا حاکم مقرر کیا تہا قتل کیا
تیمنی مین تو یہہ حال ہو رہا تہا کہ سلطان احمد جان نی
یکایک حملہ کرکی فرح کو لی لیا جسوقت مینی یہہ خبر دونون

نامبارک سے تہین مین راستہ مین تہا اور چونکہ
اوسوقت بلا سامان و تیاری کہین اون دونون جگہون
مین سے جانا مناسب نہ تہا اسواسطے ہنی گرشک مین پناہ
گیر ہونا مصلحت وقت جانا کہ اوسکی نزدیک مین ابہی تک
پڑا ہون اور دو تین روز مین فرح پر حملہ کرنیکی کا ارادہ ہے
جب تک کہ مین فرح کو نہ لی لون یا اوسکی فصیل کی نیچے
مر جاؤن مطلق چین نہ پڑیگا امیر صاحب محمد شریف خان
کے عرضی کے آخر مضمون کو پڑہ کر بہت متفکر ہوئے
اور فرمایا کہ مجہی امید ہے کہ وہ اس کام کو ایسی جلدی نہین
کریگا اور چار سوار خط لیکر محمد شریف خان کے پاس
جاوین کہ وہ ابہی ہین چہہ روز مین بمقام گرشک پہنچا و نے
اوس خط مین امیر صاحب نی شریف خان کو یہہ لکہا تہا
کہ جب تک تمہارا بہائی سردار محمد امین خان تمہارے
پاس نہ جاوین اس کام مین جلدی نکرنا اگر فرح اپنی قبضے
سے نکل گیا تو کیا مضایقہ ہی بشرط زندگی اور مرضی خدا
مین ہرات کو تمہاری واسطے لونگا فقط

۳ اپریل کو ایک عرضی مرزا ملک محمد خان ٹہیکہ دار غزنین
کے امیر صاحب کی پاس ائی اوسمین اونہون نے
لکہا تہا کہ غنی تین ہزار سوار اور پیدل قندہار کو روانہ
کئے تہی اور چار ہزار بندوقچی ہزاراجہوری اور دیا لولاما

عنقریب اوس طرف کو جانیوالی ہین سردار محمد ابراہیم خان
ولد سردار شیر علیخان معہ اپنی فوج کی جو قندہار کو
جاتی ہین غزنین مین وارد ہوئی ہین اور غلام جان خان
کوہستان جنکو سردار محمد علی خان نی معہ ایک لاکہہ
روپیہ قندہار کو روانہ کیا تہا وہان سے واپس ہو کر
اس مقام پر اگئی ہین خلات تو خی سے یہ خبر آئی ہے
کہ میر افضل خان معہ جمعیت چار ہزار سپاہیون کے جانب
خلات کوچ کر رہی ہین اس نظر سے یہ بات مناسب
اور مصلحت وقت ہے کہ غلام جان خان کو معہ خزانہ
غزنین مین بلالیا جاوی لیکن چونکہ ابہی یہ خبر صداقت
طلب ہے لہذا ادمیون کو واسطے دریافت اصل حال کے
بہیجا ہے امیر صاحب نے بعد ملاحظہ عرضی کے حکم صادر فرمایا
کہ سردار محمد علی خان کے دو پلٹن جنکو چار مہینے کی
تنخواہ تقسیم ہوگئی ہی بلا تامل خلات کو روانہ ہون
چنانچہ اوسی تاریخ اون پلٹنون نے کابل سے جانب
خلات کوچ کیا اور ٹہیکہ دار مذکور کے نام اس مضمون
سے خط لکہا گیا کہ ان دونون پلٹنون کو معہ ہزار
سپاہ کے خلات کو روانہ کرو فقط

۴ اپریل کو محمد اعظم خان دربار مین حاضر ہوئے
امیر صاحب نی اوس سے فرمایا کہ ہماری ساتہہ واسطے

روانگی قندہار کی تیار ہو سردار مذکور نے عرض کیا
کہ کبھی کسیطرح سے غدر نہان لیکن وہ درخواست جو
بینی کابل آتی ہوئی حضور سے کیتہی اوسکو یاد دہے
کیواسطی مکرر گذارش کرتا ہون اور وہ یہہ ہے کہ آپ
اور شیر علیخان واسطی انتظام ریاست کے کابل مین
تشریف رکہین اور فدوی کو معہ چند سرداران مثل
شمس الدین خان اور ولی محمد خان و دیگر سرداران اس
مہم پر بہیجدیجئی چونکہ فرع سلطان احمد جان کے
قبضہ مین چلا گیا اسواسطی مین اوسکی فتح کا بار اپنی
ذمہ لیتا ہون لیکن مجہکو یہہ پسند نہین کہ آپ اس عمر ضعیف
مین تکلیف اوٹہائین علاوہ اسکی اگر آپ کو یہ خیال ہو
کہ مجہہ اکیلی سی یہ کام نہوسکیگا تو مین اپنی بہائی سردار
افضل خان کو لکہون گا کہ ترکستان سی ہرات کو
جاوین اور مین معہ آمین خان قندہار سی اوسطرف
روانہ ہونگا امیر صاحب یہ سنکر کچہہ تامل مین گئی اور
محمد اعظم خان کے طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ میری
نزدیک میرا خود وہان جانا مصلحت ہے کیونکہ بدون
میری جانیکی کوئی کام میری مرضی کی موافق نہوگا —
محمد اعظم خان نے تہوڑی دیر وہان ٹہر کر عرض کیا
کہ مین پہر گذارش کرتا ہون کہ میری درخواست منظور
فرمائی لیکن آمیر صاحب نی پہر کچہہ جواب اسکا نہین دیا
تب وہ وہان سی اوٹہکر اپنی گہر کو چلی گئی لوگون
کے زبانی معلوم ہوا کہ وہ یہ کہتی ہوئی جاتی تہی کہ
جس حالت مین آمیر صاحب یہ تکلیف خود گوارا کرینگی
تو میری جانیکی کیا ضرورت ہی فقط
٥ ر ابریل کو آمیر صاحب نے خلوت مقرر کی اور اوسمین
جملہ خانصاحبان اور سرداران سوای سردار محمد اعظم خان
کے واسطی صلاح و مشورت قندہار کی مہم کے طلب
ہوئی آمیر صاحب نی اوسوقت اس حال سی مطلع ہوکر یہ
ذکر کیا کہ محمد اعظم خان ہر ایک سی کہتا پہرتا ہے
کہ اگر آمیر صاحب قندہار کو خود جاوینگی تو مین نہین
جاؤن گا اور ولی محمد خان و شمس الدین خان اور
عبد الغنی خان نی اوسی قسم کہائی ہے کہ اس
مقدمہ مین ہم تمہاری ممد و معاون رہینگی سنتی ہین
کہ آمیر صاحب نی قندہار جانی کا آرادہ کرلیا ہے
تاکہ ہر ایک چیز بچشم خود ملاحظہ فرماوین خلوت ابہی
برخاست نہین ہوئی تہی کہ سالو نامی قاصد اکبر خان
مغفور کا جواب سردار محمد آمین خان کی پاس ملازم ہے
اونکی عرضی لیکر قندہار سی امیر صاحب کے پاس آیا سردار
محمد آمین خان نے اوس عرضی مین لکہا تہا کہ مین قندہار

کو سردار فتح محمد خان کی سپرد کر کی معہ چار ہزار سوار
اور دو پلٹن پیادہ اور چھہ ضرب توپ گرشک مین
سردار محمد شریف خان کے پاس آیا اور وہان سی مین
اور وہ گرشک مین اگئی ہین اور آگی جانیکی واسطی
تیاری کر رہی ہین اور سنا گیا ہی کہ فرح اور اوسکی گرد نواح
مین سردار سلطان احمد جان کے فوج قریب ساڑہی
چودہ ہزار کے ہی لیکن ہرات مین ایرانیون کی فوج
لوگ بیشمار مشہور کرتی ہین چونکہ بہت سی ہمارے
سپاہی بہاگ گئی ہین اس سبب سی ہماری پاس
صرف اٹہہ ہزار جوان گرشک مین موجود ہین اب ہم
کابل اور قندہار سی لمداد پہنچنے کے منتظر ہین جسوقت
ہماری پاس فوج اجاویگی اوسیوقت ہم جانب فرح کوچ
کرینگی بعد ملاحظہ اس عرضی کی امیر صاحب نے قاصد
سی دریافت کیا کہ کچہہ فوج جو کابل سے بہیجی تہی قندہار مین
پہنچی یا نہین قاصد نے عرض کیا کہ جس روز مین قندہار سے
چلا تہا اوسی روز چہہ ہزار سپاہی وہان داخل ہوے
تہی علاوہ اوسکی جب سی سردار فتح محمد خان اور
محمد رفیق خان قندہار مین گئی ہین وہان کی باشندے
جو آمادہ فساد تہی سب چاپ ہو گئی ہین امیر صاحب نے
پہر قاصد سی حلات تاخی مین بہیجا تہا تو نہی سنا تہا
کہ میر افضل خان معہ اپنی فوج کی حلات متعلقہ ارغنداب
مین آنیکا ارادہ کر رہی ہین لیکن چونکہ مجہی یہان انیکی
بہت جلدی تہی اسواسطی مینی کچہہ زیادہ تر اسکا حال
نہین دریافت کیا اور ازانجا کہ وہ قاصد قندہار سے
صرف چہہ روز مین کابل آیا تہا اسلئی امیر صاحب نے
بہت خوش ہو کر ایک خیمہ اور ایک لونگی اور پچاس
روپیہ نقد اوسکو بطریق انعام عطا کئی امیر صاحب نے
سرداران کوہستان کو معہ اونکی فوج کی طلب کیا ہے
اور غلام محمد خان اور حافظجی کو حکم دیا کہ تم سردار
محمد اعظم خان سی جواب صاف لی لو فقط از اخبار عالمتاب

افواج ایران

صاحب ہیستم ہرکارہ اخبار لکہتی ہین کہ افواج ایران
روز بروز جوانگی کے طرف پیش قدمی کرتی جاتی ہے
اسی بعض کو یہ بہی گمان ہے کہ اہل روس کے بہی کچہہ آئین
سازش ہے کیونکہ عہدنامہ جو فیمابین سرکار انگریزی اور
دربار شاہ ایران کی پچہلی لڑائی بعد ہوا تہا اوسمین یہ شرط
ٹہری تہی کہ ایرانیون کا لشکر حدود ہرات سی آگی
نہ بڑہیگا لیکن جب یہ صورت بدعہدی کی اوسمین جناب

ہوئی ہی تو عجب نہین کہ صورت صف آرائی کی تیسری دفعہ ایرانیون سی بہر ظہور مین آوی اگرچہ ۱۸۵۵ء مین جو انگریزون کی لڑائی روسیون سی ہوئی تہی اوسمین اونہون نی اسقدر شکست پائی تہی کہ اونکو ہرگز حوصلہ نہین کہ وہ پہر ارادہ لڑائی کا سرکار انگریزی سی [illegible] تہا لیکن مگر چونکہ ہر آنے مین آج کل ایک نیا شگوفہ [illegible] سی واقع ہی لہذا اونکی طرف سی جو اس نواح مین ہین ہوشیار و خبردار رہنا چاہی بقول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ [illegible] دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد

روانگی فوج

[illegible] تاریخ کو جو رجمنٹ سواران بنگال اگرہ مین داخل ہوئی تہی وہ ۲۳ تاریخ کو بعد مقام اکبر روز وہان سے جانب انبالہ کوچ کرگئی ہے فقط انتہٰی

قواعد تار برقی

بعض بعض قاعدی جو سررشتہ ٹیلیگراف یعنی تار برقی کے عوام کو معلوم نہین ہین اور اسی سبب سی اکثر اوسیون کو حرج واقع ہوتا ہے لہذا بنظر فوائد عام درج وقائع کیا جاتا ہے ۱ تار بجلی کا سررشتہ ہر یکشنبہ کے روز اور کرسمس ڈی یعنی روز کلان اور شروع سال کے اول روز یعنی نوروز اور گڈ فرائڈی اور سالگرہ ملکہ معظمہ و دیگر تعطیلات جنکی گورنمنٹ سی منظوری ہوجاتی ہی بند رہتا ہی فقط

۲ سوای سرکاری پیام اور خبر ڈاک یا اور کوئی پیام پکارا نہیگا کہ جسکو بھیجنی والا اپنی ہاتھ سی بصیغہ خبر ضروری لکہدیوی اور ایسیکی خبر عام جا نہین سکتی اور اگر ایسیکو کوئی [illegible] خاص [illegible] بصیغہ خبر ضروری [illegible] بھیجنی [illegible] روانہ ہوجاویگی [illegible] بلکہ وقت بند حکام [illegible] حاصل کری اور جو پیام [illegible] صبح [illegible] اور [illegible] شام کی [illegible] تک روانہ کرنا چاہی تو وہ [illegible] یوم کی بعد ادای محصول دوچند روانہ ہوسکتا ہی فقط انتہٰی

انگریز کی زناکاری

عجب زمانہ ہی نہایت زشتی رون کی زناکاری کا فسانہ کلکتہ کے محکمہ سپریم کورٹ مین ۱۵ اپریل کے جو تہی تاریخ کو اہالیان مجلس جوری کی سامنی سخت معیوب قصور زناکاری کی باب مین ایک مقدمہ روبکار ہوا تہا تعزیرات ہند کی نئی قانون مین جرم سنگین زناکاری کی باب مین بہی معاملہ سب سی پہلا انکا ہوا تہا اور طرفہ یہ کہ کنہ کار اس قصور غرت ریز کا ایک انگریز تہا لہذا اس نئی قانون کی روبکاری مقدمہ جہپا لاکا پہلا حال

مختصر کرکی ملاحظہ ناظرین کیواسطی مندرج اخبار ہوتا ہے
احوال تازہ کا اظہار ہوتا ہی مسترای وارڈ نامی ایک
انگریز صاحب نے مس بیکر نام کی ایک انگریزن کے
ساتھ تاریخ اٹھارہوین فروری کو زنا کیا تھا اس
قصور فاحش کی علت مین حاضر محکمہ کیا گیا تھا اس مقدمہ
مین مدعی ہوکر اس عورت بیکر اختر کا شوہر مستر بیکر صاحب
حال چھپانی کا [illegible] دادخواہی کو آیا تھا مدعی کیطرف سی
دو وکیل تھی مدعا علیہ الی بھی اپنی گفتگو کی واسطی ایک
بیرسٹر لایا تھا بوقت روبکاری کی اظہار ہوا کہ مدعی
انکو نہی مستر بیکر عورت چھنالا کرنیوالی کا شوہر ہی
اس سیکنڈری لائیل اور کمپنی کا ٹکٹ کیپر ہے جسکی عورت
گذشتہ ماہ ستمبر مین مرگئی تھی اس سبب سے
مستر بیکر نے یہہ دوسری مرتبہ اس عورت کی ساتھہ
شادی کی تھی اسوقت عورت مسطورہ گذشتہ ماہ نومبر
تک اسکی ساتھہ رہی تھی اور اسکی نطفی سی ایک لڑکا
بھی جنی تھی مگر اسکی بعد یہہ دو عورت مرد سی جدا ہوکر
اپنی مان مس پاٹریج کے گہر مین چلی گئی تھی اور اسی
مکان مین مسترای وارڈ مدعا علیہ بھی سکونت رکھتا تھا
تحقیقات حال سی اسوقت عورت کی شوہر نے اظہار کیا
کہ گذشتہ ماہ نومبر کے اٹھارہوین تاریخ کو مین اسکی

بلا لانیکی ارادہ سی اسکی گہر مین گیا تھا یکبارگی
جاکر دیکھا تو اسوقت یہہ عورت ایک کوٹھری مین
مدعا علیہ کی بستر پر اسکی ساتھہ لیٹی ہوئی پڑی تھی دونون
حالت مزہ داری مین باہم غش اور ہم آغوش تھی
شرم و حیا سی فراموش تھی یہہ حال دیکھکر جو اس
عورت کے طرف سی مجکو اول سی شبہہ تھا یقین تھا
کو پہنچا صادق اور صحیح معلوم ہوا کیونکہ پہلی سی
اس عورت اور مرد مذکور کے ساتھہ کثرت اختلاط [illegible]
ظاہر ہوتی تھی اسطرح کا شک میری دل مین پیدا ہوا تھا
تب سی مین اسکا حال دریافت کرنیکو موقع دیکھہ رہا تھا
آخر کو ماہ فروری کی اٹھارہوین تاریخ کو مین اس عورت
کے مکان کے سامنی ایک مسلمان [illegible] گیا تھا
سی خبر منکا کر رات کو دو انگریز اور مسلمان صاحب مکان
مسبوق الذکر کو ساتھ لیکر [illegible] پاٹریج یعنی عورت
کے مان کی گہر مین گیا اور دفعتاً وہان جاکر مدعا علیہ کی
کوٹھری کا دروازہ کہول دیا پہلی میری ساتھہ کا انگریز
اسکی اندر گیا اسکی پیچھی مین بھی پہنچا دیکھا تو مدعا علیہ
اس انگریز کی ساتھہ مارپیٹ کر رہا ہی اور یہہ عورت
اسکی پلنگ پر سوئی ہوئی تھی [illegible] حال [illegible]
جو آدمی میری ساتھہ گئی تھی انکو گواہ کیا اور [illegible]

اس کوٹھری مین اول لیا تھا اوسنی وہان عورت
اور مرد کو بحالت زناکاری جس طرح کی اوسنے شرمی
اور گناہ کبیرہ مین مشغول بطور سوزن سکے ناکی مین رشتہ
رجولیت کو پڑا دیکھا تھا بوقت ادای شہادت سبکے
مفصل بیان کیا اور کہا کہ مجکو دیکھہ کر یہہ گنہگار عورت
گو اپنی آغوش سے جدا کر کی پلنگ سے اوٹھہ کر جوان
دخترو شان میری نزدیک اگر جھپٹ لیا اور میری داڑہی
پکڑ کر کہینچی اسکی بعد دوسری گواہون نے بہی اسیطرح
کے گواہی دی سب ماجرا بیان کیا ان مین ایک شخص
محکمہ کورٹ کا ایک کاربردار تہا وہ بہی مدعی کی ساتہ
اسکی عورت کی نیک بختی کا یہہ حال دیکھنی کو گیا تہا
اس باعث سے سر مارڈنٹ ولیسن جج عدالت نے
اسکو الزام دیا تہا عورت مذکورہ کے گہر سے
ایک نوکر نے گواہی دی کہ مسس بکراج روز بیٹی
سے اس شخص اپنی آشنا کی ساتہہ کوٹہری مین
سویا کرتی تہی تب سر مارڈنٹ ولیسن نے اہالیان
جوری کے اختیار دینے کے بعد چند وجوہات سے
تخفیفات کی تہی مگر آخر کو اہالیان جوری نے قید
کو بی گناہ ثابت کر کی چہوڑ دیا باوجودیکہ گذرنے شہادت
بیرنیہ فیصلہ کیا فقط از کشف الاخبار

قوم پارسی

ایک انگریزی اخبار مین لکہا ہی کہ جتنی کاروبار
پاکیزہ اور معاملات دینی مین ہندون کو اپنی
رسم کی بموجب جوتا پیر سے اوتارنا فرض ہے
اوتنا ہی قوم پارسی مین معیوب ہے یہ لوگ نماز
کے وقت بہی اپنا جوتا نہین اوتارتے اور کہتی ہین
کہ اگر ہم کوئی کام مذہبی جوتا اوتار کر کرین تو ہرگز
اوسکو خدا قبول نہین کرتا حتی کہ اگر کسی سبب
جوتا اونکی پانوین نہو تو وہ تہوک کو بہی نہین نگلین
گے پس صورت مین جیسا کہ ہندو اپنی تئین ناپاک
سمجہتی ہین اور اگر کوئی زبردستی سے اونکا
جوتا اوتروائی تو اونکو بہت برا معلوم ہوتا ہے چنانچہ
صاحب کشف الاخبار نقل ایک پارسی کی درج اخبار
فرماتی ہین کہ صاحب ٹائمس آف انڈیا کو سورت
سے خبر ملی ہے کہ وہان کی صدر عدالت مین فوجداری
کے قانون جدید کی موافق ایک مجرم کی تحقیقات
ہونیکی وقت دو آسیسر بہی بلائی گئی تہی ان مین
آسیسر پارسی تہا جبکہ اسکا نام پکار گیا پارسی
مذکور نے وہان جاکر جج صاحب کے پاس بیٹہنی کا ارادہ
کیا تب سپاہی نی اسکو روکا اور ظاہر کیا کہ تم اپنی

جوتون کو نکال کر محکمہ مین اوٗتب اوسنی صاف
جواب دیا کہ مین ہرگز اپنی پانون سی جوتے
نہین اوتارون گا اس بات پر صاحب جج اور
پارسی کے ساتہ قریب ایک کلاک تک جوتیون
کے تکرار رہی مگر پارسی نے اپنی آرادہ پر مستقیم
ہوکر یہی جواب دیا کہ مین کسیطرح پر بہی اپنی پانون
سی جوتی ہرگز نہین نکالون گا کیونکہ ہماری مذہب
مین برہنہ پائی بر خلاف ہی اسلئی انکار صاف ہی
جوتیان نکالنی کا حکم نہین ہے بلکہ اگر جوتیان اوتروا کر
ہمسی قسم لی جائی اس سبب سی وہ بہی برابر ادا
نہین ہوگی تب بہی صاحب جج نی حجت کی کہ تمکو
جوتی ضرور اتارنی پڑینگی پارسی کی تکرار یہ سنکر
اوسوقت کورٹ کی تمام لوگ متعجب ہوکر خوفناک
ہورہی تہی کہ اس پارسی کی تکرار سے یا تو اسکا
قید مین جانا پڑیگا یا جرمانہ لیا جاوی گا مگر صاحب جج
جنہنے اوتروانیکی واسطی قریب ایک کلاک تک
مفت کی تکرار اور ناحق اوقات ضایع کرنیکی بعد
جب پارسی کو اپنی قول پر صادق دیکہا آخر کو محکمہ
کورٹ سی چلی جانی کا حکم دیا پارسی بہی اسکا
حکم سنکر کورٹ سی باہر نکلا بعد اسکی
مسٹر وارڈ نے اپنی کمزوری ظاہر ہونی
سی پارسی کو پہر بلایا اور فرمایا کہ تم کہڑی
ہوکر اس مقدمہ کی گفتگو کرو اس باعث سی پارسی
کو قریب اڑہائی کلاک تک کہڑا رہنا پڑا جب کہ وہ تہک
گیا جج صاحب نی فرمایا کہ اگر تمکو منظور ہو تو زمین
پر بیٹہ جاؤ جوتی کی عزت لینی والی جج نی جو اس
غریب کی اوپر اسقدر زبردستی کی یہ سنکر ہمکو بہت
افسوس ہوا کیونکہ سرکار انگریزی کی عادل حکومت مین سب
لوگون کو اون کی مذہب کی موافق رفتار کرنیکی
اجازت ہی اس بموجب عمل کرنی مین اس پارسی
کو اسقدر اذیت اوٹہانی پڑی مگر دوسری
طرف خیال کرنی سی خوشی معلوم ہوئی کہ اوسنی
صاحب جج کی دہمکی پر ہرگز خوف اور خیال نکرکی
اپنا حق ادا کیا اور دین کی احکام سی منحرف
نہوا فقط از کشف الاخبار

گوالیار

کچہ دن ہوئی مہاراجہ صاحب رئیس گوالیار کے
انگوٹہی سے سواری کی دوار دوی مین ایک
زمرد گر گیا ہیچ کو حسب الحکم کی دو لشکرای مہاراج
سی کمپو تک خاکروبون نے جہاڑا بہت خاک

جہانتک تلاش کیا مگر کہین نہ ملا اس مقام پر وقایع
نگار کو ایک حکایت وزیر اعظم نواب معتمد الدولہ
بہادر مرحوم کے صاحبزادہ عالی ہمت نواب
سید محمد علی خان بہادر عرف ننہے نواب صاحب کے
یاد آئی کہ حضرت سلطان عالم واجد علی شاہ بادشاہ
لکہنو کے عہد سلطنت مین نواب صاحب ممدوح کی
سواری نکلی گہوڑی کی اوچہل بہاند مین تسبیح
سے موتیون کا گچہا ٹوٹ گیا اوس گچہی مین پانسو
موتی اور ہر ایک موتی اٹہہ اٹہہ دس دس رتی کم کا نہ تہا
غرض موتی بکہری ہمراہی کے خاص بردار دوڑنے
کو دوڑی نواب صاحب نے منع کیا کہ سواری چہوڑ کے
شیء قلیل کے لئے دوڑنا مناسب نہین حکم دیدیا
کہ یہان کے مساکین لوٹ لین مین اسکا طالب نہین فقط

کل حزب بما لدیہم فرحون

۲۴ اپریل کو مہاراج صاحب آگرہ کو تشریف فرما ہوے
سنتے ہین کہ وہان سے الہ آباد کو نہضت فرما
ہون گے فقط — معلوم نہین کیا وجہ کہ کل سے
یہان چوکی پہرے کا بہت بندوبست رہتا ہے
ایک کمپنی پیدل دو لیترای مہاراج کی حفاظت
کو شام سے طیار ہوکر رات بہر محل کی سامنے جمی
کہڑی رہتی ہے اور دو توپین مع سامان کے
رات کو ناکہ شہر پر جاتی ہین صبح کو پہر اپنی اپنی
مقام پر آتی ہین خدا کی فضل سے یہان غلہ سستا ہی
نرخ مفصلہ ذیل کی حساب یکتائی فقط

نیا گیہون	پرانا گیہون	جوار	گہی
۲۰ مار	۱۷ مار	۲۷ مار	۱۰۰ مار

تیل پہر — از اخبار شعلہ طور

عوج بن عوق کا چہوٹا بہائی

مشہور ہے کہ زمان سابق مین ایک شخص عوج
بن عوق نامی بہت لانبا تہا حضرت موسی نے بلندی
پر چڑہ کے اوچہل کر اوسکی عصا مارا لیکن اوسکی
پنڈلی تک بہی نہ پہنچا پاون کی گٹی پر لگا آج کل اوسکے
نسل کا ایک آدمی ملک اودہ مین آیا عوج بن عوق
کے طوالت کو اوسنی یاد دلایا گو نسل بگڑ گئی اوتنی
طوالت نہین ہے مگر جب بہی خاندان کا اثر باقی ہے
طوالت مین اسوقت لاثانی ہی اونچ گانون علاقہ ڈنڈیا
کہیڑا ضلع رای بریلی مین یہ شخص وارد ہوا وہان کی نمبردار نے
نپوایا پوری ساتہ ہاتہہ کا نکلا بدن نحیف دلاغر انگل
انگل بہر کی دانت ہاتہہ بہی لانبی لانبی ہین خوراک
پانسیر جنس ہی اگر مل جائی تو زیادہ بہی کہا جاتی ہین
قوم کا کاچہی تیس ۳۰ برس کے عمر باندی کی علاقہ کا رہنے
والا ہے ہاتہہ پاون پتلی پتلی پیٹ نکلا ہوا سر بہی بڑا

زیادہ عجب کی بات یہ ہی کہ بائین طرف کا آدھا چہرہ
تمام بدن کی ہمرنگ اور داہنی طرف کا نہایت
سیاہ ہے پر ایک نشان پنجہ کا بنا ہوا اوسگ
گانون کی نمبردار نے کہانا کہلوایا کچھ زر نقد بھی
دلوایا جو لوگ متمول دیکھنی کو بلواتی ہین لقدر مقدور
کچھ کچھ دلواتی ہین بالفعل صاحبان انگریز نے
ضلع رای بریلی مین دیکھنے کو بلوایا ہے دیکھئی
وہان سی کہان جاتا ہی اگر عجائب خانہ کلکتہ یا
منظر صنایع لندن مین بھیجا جای تو بہت مناسب ہے
فقط از اخبار شعلہ طور

مژدہ

ہماری سرکار ابد پائدار کو کسقدر رعایت رعایا
منظور ہے اور حمایت برآیا مخطور کہ اصلا اصلا
ایسا امر کہ موجب تکلیف رعیت ہووی پسند نہین
ہوتا اور جو کسی وجہہ ہوتا ہی تو فورًا اوسکا تدارک
اور انسداد ہو جاتا ہی اور فی النفس الامر آئین
دادگستری اور طریقہ رعایا پروری یہ ہے کہ
بادشاہان نصفت کیش اور سلاطین معدلت اندیش
کو رفاہ رعایا ہر آن مین ملحوظ خاطر رہی اور آبادی
ملک ہر دم مد نظر کہ رعیت چو بیخ است و سلطان درخت
درخت ای پسر باشد از بیخ سخت مگر شکر صد شکر
کہ ہماری سرکار فیض مدار کو ہر دم اور ہر لحظہ یہی
فکر ہے کہ رعایا ہماری فارغ البال اور مرفہ الحال
رہکر ہمیشہ بدعای دولت ابد پائدار موظف رہے
اور مصداق اس حال کے یہ ہی کہ جو سرکار نے
محصول انکم ٹکس باقتضای ضرورت کہ وہ بھی خالی از
انصاف نہین رعایا پر تجویز کیا اور جب ضرورت رفع
ہو گئی اوسیوقت یہ منظور ہوا کہ اپنی رعایا کو اس محصول
سی رہائی دی جاوے اور نیز محصول بعض شیونکا
کہ جو بالفعل زیادہ ہی کم کیا جاوی تو مناسب ہے
چنانچہ تحریر مفصلیٹ سی دریافت ہوا کہ جناب مسٹر
لینگ صاحب بہادر دام اقبالہم نے اجلاس کونسل
مین ایک فرد حساب کی بدین مضمون درخواست پیش کی
کہ سال حال مین آمد ہندوستان کی ۵۱ کروڑ
روپیہ کی ہوئی اور خرچ ۴۹ کروڑ روپیہ کا اور
نسبت سال گذشتہ کی سال حال مین ۸۰ لاکھ روپیہ
آمد مین اضافہ ہوا اور اضافہ کا یہ باعث ہی کہ ایک
کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ آمدنی محصول مین زیادہ ہوا اور بباعث
برخاست ہو جانی پلٹنون ہندوستانی کی قریب
۸۰ لاکھ روپیہ کی کمی خرچ مین ہوئی اب بباعث زیادہ
ہونی خزانہ کی محصول انکم ٹکس کے کمی ہونی چاہئی اور
جن شخصون کی آمد پانسو روپیہ سال سی کم ہی اونسی

محصول انکم ٹکس لینا مناسب نہین اور محصول کاغذ
معاف ہونا چاہیٔ اور شراب کا ہی محصول او نہا
رہے تو خوب ہے اور تما کو کا محصول جو اب بیس روپیہ
سیکڑی کی حساب سے ہے وہ کم ہو جاوی اور متفرقات
چیزون پر پانچ روپیہ سیکڑا حساب سی محصول رہجاوے
اور سڑک اور مدرسہ نہر کی کام مین پچاس لاکہہ روپیہ
اور زیادہ صرف ہو دی تو بہتر ہے مہاراجہ ذکر از
صاحب بہادر تجویز جناب مسٹر لینگ صاحب
بہادر سنکر کمال خوشی ہوئی اور چونکہ سرکار کو رفاہ
و آسودگی رعایا منظور ہی یقین واثق ہی کہ تجویز صاحب
موصوف منظور ہووی ــــ اور اگرچہ محصول
انکم ٹکس پانچ برس کے واسطہ تہا مگر تمام آدمی
اندیشہ کرتی تہی کہ یہ محصول ہمیشہ رہیگا اور معاف
نہوگا لیکن اب رعایا ہند تمام بہت خوش اور شکر
گذار تجویز لینگ صاحب بہادر ہو کر جانی گی کہ محصول
انکم ٹکس کہ بہت آدمی اوس سی تباہ ہو جاتے
موقوف ہو گیا اور انکم ٹکس کے کمی ہونی کی
تجویز سے آب آیندہ یقین ہے کہ انکم ٹکس بالکل
معاف ہو جاوی گا فقط

خط

منشی صاحب کرم فرمای دوستان مہتمم مطبع احباب
زاد عنایتکم بعد سلام نیاز عرض آنکہ ہم ایک سوال
واسطی حصول جواب کی آپکی خدمت مین بہجتی ہین
براہ کرم اسکو درج اخبار گوہربار خود فرماکر ناظرین
باعز و تمکین سی جواب دریافت فرمای اور خود
بہی اسکی جواب باصواب سی بذریعہ اخبار آگاہی بخشی
موجب ممنونی ہوگا سوال روڑکی کے آباد ہوئے
پندرہ سولہ برس سی ہی اور ہمکو یہان کا حال دیکہتی
ایکمدت ہوگئی امسال روڑکی مین ایسا اچہا موسم
خوشگوار ہے نہ تو دن مین بہت گرمی اور نہ رات
کو چندان سردی جو بات کوہ لنڈہور منصوری
شملہ وغیرہ پہاڑون پر جای وہ کیفیت یہان روڑکی
مین سب ہے حاصل ہے اب کہ ماہ مئی گذرتا ہی اور یہہ
مہینے کمال شدت گرما اور تمازت آفتاب کا ہے
نہ تو دن مین کچہہ حاجت ٹٹی خس کے لگانی کی ہوئی
اور نہ راتکو باوجود سونی اندر کمرہ کے پنکہہ کہنچنی کی
ضرورت حال آنکہ سال ہای گذشتہ مین کبہی ایسا نہین ہوا
بس فرمای کہ امسال اسکا کیا باعث ہی فقط

راقم بندہ محقق

ناظرین خیر خواہ اخبار کی خدمت مین التماس ہے کہ جواب سوال مستفسرہ بالا کا
از راہ فیض رسانی ارشاد فرما کر مستفسرین کو مرہون
کرم و احسان کرین فقط

مظہر العجائب

گذارش حق

مہتمم مظہر العجائب نے جو کچھ گذارش راست
نسبت خیر رامپور بہ خدمت والای جناب مہتمم
اودہ اخبار پرچہ مظہر العجائب مطبوعہ ۲۳ اپریل
مین درج کی تہی مہتمم صاحب موصوف نے اوسکا جواب
بعبارت طویل اپنی اخبار گہربار مطبوعہ ۳۰ اپریل مین
ایسا تحریر فرمایا اگرچہ آرادہ جواب الجواب نہ تہا
مگر مہتمم صاحب کی فقرہ آخیر نے کہ اگر مخاطب ہمارا صحیح ہے
تو پہر لکہین گے آمادہ عرض جواب کیا فقط

عبارت اودہ اخبار

صاحب ہمنے تعجب کیا کیا صرف اوسی خیمہ کی تعریف
وسعت کی تہی اور جو فرماتی ہو کہ مزاحًا ایسا لکہا گیا
سبحان اللہ ہماری اور نواب صاحب کی درمیان
مین مزاح کا کیا کام ہے فہم درست اور ادراک عالی
اسکا نام ہے فقط

جواب مہتمم مظہر العجائب

گذارش واجبی دوستانہ خاکسار کو مہتمم صاحب نے
تسلیم نفرما کر تردید کیا اور ہماری تعجب کو اور زیادہ
بڑہایا کسواسطے آپ ہی انصاف فرما کر ادنی نفیعت تو
دخل ندیکر فرماوین کہ یہہ قصیدہ مذکورہ بالا تتبع راستی
وصلاح کا ہے یا ہجو و مزاح کا اور یہہ کلام محمول
تعریف ہے یا توہین اور اسکو اثبات کی ثابت کرنے
کی کسی دلیل کی ضرورت نہے بقول کُلُّ اِنَاءٍ
یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ خود آپ کی قول نے کہ روار
ہند کی غیرت جاتی رہی اور حمیت اوٹہہ گئے
صاف ثابت کردیا معلوم ہوا کہ دعوی توصیف
غلط تہا در پردہ ہجو ملیح کا آرادہ تہا اور ہجو ملیح
من قبیل مزاح ہے اب ہم کہتی ہین کہ سبحان اللہ
فہم درست اور ادراک عالی اسکا نام ہے اور تجاہل
بل جہل کا یہ کام اور ہمنی یہ گذارش بنظر خیر خواہی
کے تہی نہ بغرض جدل و معرکہ آرائی اور اعجب العجائب
کہ اگر اس توہین و تہجین کا نام خیر خواہی رکہا جاوے
اور بغرض محال اوسکو مواعظ و نصایح سمجہہ کر لکہا گیا ہو
تو نہین معلوم کہ بدخواہی کسکو کہتی ہین مصرعہ
ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ہمکو اسوقت
ایک مثل یاد آئی کہ کوئی بزرگ واسطہ تہذیب
اخلاق کی کتاب اخلاق ملاحظہ فرماتی تہی اسکی
اثنا مین ایک صاحب نے اگر دریافت کیا کہ حضرت
کس کتاب کا ملاحظہ فرماتی ہین اوس بزرگ نے

جواب نہ دیا جب مکرر استفسار کیا تو برہم ہوکر جواب
دیا کہ تجکو دریافت کرنی سی کیا کام ہے ہم کتاب
اخلاق پڑہرنی ہین اوس شخص نے کہا کہ حضرت
جب ہی آپ ایسی صاحب اخلاق ہین فقط جناب مین
بڑا جزو اخلاق یہ ہے کہ ہرچہ بر خود نہ پسندی بر دیگر
مپسند سچ فرمائی ہمکو یا آپ کو کوئی شخص کلمات
سخت اور درشت سی اگرچہ مفید ہون یاد کری تو
کسقدر ناگوار خاطر ہوگی اسجگہہ سی معلوم ہوا
کہ ایسی مواعظ و نصایح سی کیا فائدہ متصور ہے
لو فرضا اگر سچا یا ر روسا ہند نیک نہون تو بہی
ہم وقایع نگارون کو نہین چاہئی کہ بلا تحقیق
از راہ نفسانیت معائب اور مسالب اونکی درج
اخبار کرکی طشت از بام کرین اونکو بافعال ناشایستہ
مشہور کر آپ بدنام ہووین کسواسطی کہ اکثر ادمی
جانیگی کہ اخبار نویسون کی ایسی ہی عادت ہوتی ہے
کہ مثل بادفروشون کے اوّلا بغرض خود تعریف لغو
فاحش کہ ممنوع و محذور ہے کرین اور جب غرض
برآمد نہووی تو سخنان تحقیر و توہین لکہین یہہ
بات ثقاہت سی نہایت بعید ہی اور خیر خواہانہ
گذارش مواعظ سودمند کا یہ طریقہ ہی کہ تعریف

ملکات فاضلہ و توصیف فضایل اربعہ بکمال شیرین
زبانی اور لطف بیان سے لکہی جاوی اور مذمیم خصایل
ردیہ و تخریب سچا یا نامرضیہ مثل بخل و حقد و کینہ و ظلم
و جہل و جبن و غفلت تحریر ہووی اور بحث و حکایات
حسب مقام کتب اخلاق مثل اخلاق ناصری و جلالی
وغیرہ سی ملتقط کرکی درج کیجاوین اور اشاعات
و بیانات کہ مخفف و محرک قوانین عدل و احسان ہون
بیان کی جاوین اگرچہ بقول آپ کی یقین نہین ہے
کہ طبایع حظوظ نفسانی پسند متوجہ نصایح و پند ہون
مگر شاید کبہی کسی بات پر نظر پڑی اور اثر کری اور تحریر
سخت نا ملایم تو جہی مفید نہین بلکہ کئی طرح کا نقصان
و خسران اوس سی مترتب ہوتا ہی کہ جو حال بلا تحقیقات
عیوب امرا ہند درج اخبار ہوتی ہین اور وہ اخبار
منظر حکام انگریزی اعلی و ادنی پہونچتی ہین اور اکثر
حکام اخبارات مین ایسی حالات غیر محققہ عیوبات
روسا ہند دیکہکر اونسی بدگمان ہوجاتی ہین اور
اپنی نزدیک اونکو اچہا نہین جانتی انجام کو یہ بات
ریاست کیواسطی نہایت نتیجہ بد دیتی ہی اور دوسری
وجہہ یہ کہ جب یہ اخبار اوس رئیس کے نظر مین گذرا اوسنی
ایسی تقریرات کو نا ملایم طبع جانکر دیکہنی سی اعتراض کیا اور

جاناکہ اخبار نویس نے ازروی شرارت یہ حال لکھا ہے
ہرچند قوت غضبی اوس رئیس کے مقتضی ہوئی کہ انتقام
لینا چاہئی مگر شایان حال اپنی نہ سمجھہ کر خاموش رہا فقط

عبارت اوده اخبار

بیچارہ رئیس کی مٹی خراب کیا جاتی ہو گیا نسبت
ہندوستانی رئیسون کے جنہین خواب غفلت سے
بیدار کرتی رہے اور کروٹ بہی نہ لی کچھہ زبان کہلوانے
منظور ہے لاحول ولا قوۃ فقط

جواب مہتمم مظہر العجائب

مہتمم صاحب ہمنی جاناکہ لکہنا ہمارا بیسود ہوا
اور مہتمم بخلاف مقصود آپنی بموجب اسکی کہ
انسان حریص بر ممنوعات است کام فرمایا اور عرض
خاکسار کو بسمع قبول نسنا اور یہ آمر معلوم کہ جسکی
امتناع مین اول ہی گذارش ہوا اور بار دگر بہی
عرض کیا متروک نہوا اور اسنا د زبان کہلوانیکی
آپ نی ہماری نسبت کہان سی پیدا کی ہم تو ہمیشہ
مین زبان بند کرنیکی واسطی سمجہاتی رہی اور
زبان کہولنی کو منع کرتی رہے نہ معلوم آپ نی نہی
مین آمر کی معنی کس کتاب سی پیدا کی یا خلاف قیاس
اپنی ذہن سی نکالی اور ایجاب سی نتیجہ سلب کا نکالا

ہلا آپ سچ فرمائین کہ ہم اس گفتگو کی مانع ہوئی
یا محضض مگر آپ نے مصرعہ می تراو د زدرون
اثجہ درا وند من آب پر عمل فرماکر میری گذارش
کو کان لم یکن سمجہا خیر آپ کو اختیار ہی برادر زا
نبد بگو اگر نشنو د دعا بگو اللھم ارشدنا
سبیل الرشاد واھدنا طریق
الصلاح والسداد فقط

عبارت اوده اخبار

عرض یہ ہماری اگرچہ ابتدا کسیطرحسی ہو مگر اب
اکثر روساء ہند مین بلکہ علی العموم کہہ سکتی ہین
تپ دق اثر کرگئی اگر اوسکی صلاح کی واسطی کوئی
معالجہ ہو جاوے تو اوسکو آپ مزاح کہتی ہین یہ امراض
حضرات انہین تدبیرون سی دفع ہو سکتی ہین فقط

جواب مہتمم مظہر العجائب

معلوم ہوا کہ قوانین حکمیہ اور طبیہ آپ کے نظر سی
نہین گذری کہ علاج بالمثل فرماتی ہو حتی کہ اطبانی
قاعدہ مقرر کیا ہی کہ العلاج بالضد اس تپ دق
کا علاج تبرید اور ترطیب یعنی گفتگو نرم و ملایم سے
نہ تسخین و تیبیس یعنی کلام درشت و نامطبوع
اب میری نزدیک ان مرضی ہندوستانی کو آپ کے

تدبیر یہ ہی کافی ہی کہ ان کو بحمایت فضل شافی مطلق بتجویز طبیبان
اور معالجہ انکی علاج آپ سی رنج نہ اوٹھاوین فقط

چھپار ضلع سہارنپور

بمقام مذکور سڑک پر بجلی گری اور دو مسافر اس صدمہ سی جان
سی راہی عدم ہوئی فقط

لنڈھورہ

قصبہ لنڈھورہ پرگنہ روڑکی ضلع سہارنپور مین تاریخ ۲ مئی سنہ حال
کو بوقت کثرت اندہی اور مینہ کی ایک واردات وقوع مین
آئی کہ مسمی شیبا برہمن کا لڑکا عمر تخمیناً چہہ برس کی ہاتھون مین
کڑی مالیت دو روپیہ کی پہنی ہوئی اوسوقت باہر کھیلتا تہا
اوسکو کسی بدمعاش ناخدا ترس نے پکڑ کر اور باغ مین لیجا کر
گردن دبا کر بطمع زیور مار ڈالا اور ناحق خون بیگناہ اپنی
گردن پر لیا کہ جسقدر زیور ہی اوسکی پاس نہ تہا فقط دو روپیہ
کے کڑی اوسکی ہاتھون مین تہی جب وہ طوفان اندہی اور
مینہ کا فرو ہوا اور تاریکی دور ہوئی مسمی شیبا برہمن نے اپنی
لڑکی کو گہر مین نہ دیکہا گہبرایا اور واسطی تلاش فرزند دلبند کے
باہر گیا جب بستی مین کہین اوسکا پتہ نہ لگا تو جنگل مین ڈہونڈنے
نکلا اور تلاش کرتی کرتی محلسرای برہمن کے باغ مین پہونچا
وہان جاکر دیکہا کہ لڑکا مرا ہوا درخت انبہ کی نیچی پڑا ہی دیکہتے
بیہوش ہوگیا روتا پیٹتا نعش کو گہر پر اوٹہا لایا اب مقدمہ

تحقیقات دو تین روز کی بیچ مین ہو رہی ہی دیکہا چاہی کہ مجرم
کا پتہ لگی یا نہ لگی فقط

کنکہل

یہ مقام درمیان ہردوار اور جوالا پور کے واقع ہی دنا کا ذکر ہی کہ ایک
برہمن شام کیوقت رفع حاجت کیواسطہ جنگل مین گیا قصبہ کے
نزدیک بانس وغیرہ کا جنگل ہی وہ ایکدرخت کی نیچی پاخانہ کی
واسطی بیٹہا اور بعد رفع حاجت کی واپس آنیکا ارادہ کیا کہ راہ مین
پانچ چہہ بدمعاشون نے گہیر لیا کسی نے ہاتہہ پکڑا اور کسی نے پیر پکڑے
دو چار طمانچہ مار زنجیر طلائی جو اوسوقت گلی مین پہین رہا تہا
اوتار لی اور چہوڑ کر چلی گئی بعد مین جب یہ حال معلوم ہوا اور حال
تھانہ دار کو پہونچا تو اوسنی کچھہ نشان اور پتا نہ بتلایا فقط

روڑکی

دوسری تاریخ مئی کو چار گہڑی دن رہی بڑی زور شور سی اندہی آئی
کہ روز روشن مثال رات کی تاریک ہوگیا صدمہ ہوای سخت سی صدہا
درخت بڑی بڑی جڑ سی اوکہڑ گئی اور مینہ اور اولہ بہت کثرت سی گری
کئی روز مین کوامن طوفان اندہی اور مینہ مین بہت نقصان پہونچا
کہ اندہی سی جو کچھہ ماحصل زراعت جمع کیا تہا اوڑ گیا اور باقی مینہ سی
بہیگ گیا اور بارش باران اور اولہ سی جو کچھہ گرمی بباعث موسم
نمود ہوئی تہی پہر کم ہوگئی اور سردی پڑنی لگی کہ رضائی کی بہی
ضرورت ہوئی اگرچہ ہمیشہ اسجگہہ نسبت کانپور اور آگرہ کے موسم

در مطبع احباب بمقام روڑکی باہتمام حکیم سید امراو علی اخبار ہذا طبع شد

نمبر ۲ — چودہوین مئی سنہ ۱۸۶۲ع مطابق چودہوین ذی قعدہ سنہ ۱۲۷۸ ہجری روز چہارشنبہ — جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ
بمطبع ہذا طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول
ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ
اور پیشگی معہ محصول ڈاک لعہ روپیہ سال ہی اور مدت
ادای پیشگی کی تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہی
اور بعد اسکی سالتمام یا ماہوار کی حساب سی قیمت لیجایگی
جس صاحب کو خرید اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ
خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا منظور
ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر
ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی
جاوی گی اور جو مضمون کہ واسطی فائدہ عام کے
چھپوایا جاوی گا اوسکی اجرت نہ لی جاوی گی
اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چھپتا ہی جو صاحب
چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کار
ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

کابل

صاحب مقیم دہلی گزٹ از روی تحریر ایک اپنی کارنامہ نویس
مقیمہ کابل تحریر فرماتی ہین کہ دو تاریخ ماہ اپریل ۱۸۶۸ء
کو حسب الایما آمیر صاحب کی عالیجاہ غلام محمد خان مختار
و حافظ جی سردار محمد اعظم خان کو دربار مین حاضر لائے
اور سب حال مختصر جو کچھہ کہ سردار موصوف نی اونسی کہا تھا
عرض کیا پہر سردار شیر علیخان حسب الطلب دربار
مین حاضر ہوئی اور غلام محمد خان نی سردار محمد اعظم خان
کے طرفسی اونسی کہا کہ جس حالتمین آمیر صاحب کے
ایسی ایسی بہادر فرزند مثل محمد اعظم خان و دیگر
موجود ہین تو یہ کب زیبا ہی کہ آمیر صاحب خود اپنی
ساتھہ فوج لیکر بمقابلہ سلطان احمد جان قندہار کو
جاوین اور کہتی ہین کہ اگر ہمسی آمیر صاحب کے حیات
مین سے یہہ نہو سکیگا کہ ہم سلطان احمد جان کو
زیر کرین تو بعد اونکی ہم کیونکر اپنی ملک کو دشمنون
سے محفوظ رکہینگے پس بہتر یہہ ہے کہ آمیر صاحب
کابل مین تشریف رکہین اور کسی شخص کو اپنے
فرزندوان مین سے قندہار کی مہم پر روانہ کردینا
بجواب اسکی سردار شیر علی خان نی کہا کہ جو کچھہ
سردار محمد اعظم خان کہتی ہین حقیقت مین
اور درست ہے الا جب تک آمیر صاحب خود
قندہار کو نہ تشریف لیجاوینگی کوئی کام باسلوبی
نہوگا اسپر محمد اعظم خان نے اونکا قطع کلام
کرکی کہا کہ اسمین تمہاری غرض لاحق معلوم ہوتی ہے
اور تم چاہتی ہو کہ جملہ آمور میری طور پر انجام پاوین
فرض کرو کہ آمیر صاحب قندہار کو جاوین اور پیچہا اور
کوئی غنیم کابل پر یورش کری تو کتنی بدنامی کے
بات ہی اگر بحالت عدم موجودگی آمیر صاحب کوئی
کام درستی سی نہ ہووی جیسا کہ تمہارا بیان ہے
کہ بدون آمیر صاحب کچھہ نہین ہوسکتا جب آمیر صاحب نے
دیکھا کہ مابین ہر دو سرداران کے تکرار ختم نہین ہوتی
اور کلام زیادہ طوالت پکڑ گیا ہی اوسیوقت دربار
برخاست کیا اور فرمایا کہ اس معاملہ مین اور کسی روز
تجویز کیجاویگی شیر علی خان کی مرضی یہ ہے کہ آمیر صاحب
قندہار جاکر خود اس لڑائی کا انتظام کرین لیکن محمد اعظم خان
چاہتی ہین کہ یہہ مہم میری سپرد کیجاوی اوس روز
شیر علیخان تمام شب آمیر صاحب کی پاس اس امر
مین صلاح اور مشورہ کرتی رہے فقط
۷ اپریل کو جسوقت سردار محمد اعظم خان اور ولی محمد خان
دربار مین حاضر ہوئی آمیر صاحب نے ولی محمد خان سے

طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ تم ابہی تک
قندہار نہین گئے باوصفیکہ مینی تم سی کئی مرتبہ کہا
لیکن محض بیفایدہ ہوا اسیوقت آمیر صاحب اونسی
یہ گفتگو کر رہی تہی ولی محمد خان و اعظم خان کے
طرف دیکہنی لگی آمیر صاحب یہ دیکہکر بہت برہم
ہوئی اور کہا کہ محمد اعظم خان کے طرف کیا دیکہتی ہو
معلوم ہوتا ہی کہ تمہاری اور محمد اعظم خان کے
شان آسمان سی بہی زیادہ تر ہی ولی محمد خان نے
عرض کیا چونکہ میری فوج نی سب تنخواہ جو اونکو ملی تہی
صرف کرڈالی اب اوسکی پاس سفرخرچ تک نہین رہا
اس سبب سی وہ جانے سی معذور ہین اور توپخانہ والون
کا یہ حال ہی کہ جب سی حضور نی دوسری شخص کے
زیر حکم کر دیا ہی تب سی وہ مجہی خیال مین بہی نہین لاتے
آب صرف میری ذاتی ۵۰ سوار باقی ہین لیکن مین
قلیل آدمیون کی ساتہہ قندہار کا جانا اپنی مصلحت کے
سمجہتا ہون آمیر صاحب نے فرمایا کہ مین خوب جانتا ہون
یہ سب تمہارا حیلہ ہے اول جو کچہہ لوگ تمہاری حق
مین مجہسی کہا کرتی تہی مین اسکو یقین نہین کرتا تہا
مگر اب مین دیکہتا ہون کہ وہ سب صحیح کہتی تہی بہت
اچہا آب جیمین سی اپنی گہر جا کر بیٹہیں مین فوج سب

کرلون گا یہ کہکر امیر صاحب نے حکم دیا کہ تمام اختیار توپخانہ
اور رسالہ وغیرہ کا سردار ولی محمد خان سے لی لیا جاوے
اور وہ کل فوج سردار محمد کریم خان کے جو امیر صاحب
کے فرزند ہین حکم مین رہے سردار محمد اعظم خان نے
اس حکم کو سنکر اپنی دل مین بہت برا مانا اور عام دربار
مین کہنی لگی کہ آب آمیر صاحب نی اپنی گہر مین نفاق ڈلوایا ہے
اسکا نتیجہ اچہا معلوم نہین ہوتا یہ کہکر وہ اپنی گہر چلی گئے
پہر آمیر صاحب نی سردار شیر علی خان سی کہا کہ تم بہی
اسوقت دربار سی چلی جاؤ سردار ندکور کی چلی جانی کی
بعد غلام محمد خان اور حافظ جی نے آمیر صاحب کے
خدمت مین گذارش کیا کہ ولی محمد خان کا قصور معاف
کرکی اونکی اختیارات اونکو دیدیجئی آمیر صاحب نے
فرمایا کہ تمہاری کہنی سی مجہی اسمین کچہہ تامل نہین لیکن
بات یہ ہی کہ اس موقع پر شیر علی خان کا کہنا مزور ماننا
چاہئی اور غلام محمد خان تم کیا نہین جانتی کہ اگر مین
اوسکا کہنا نکرون اور محمد امین خان اور شریف خان اوسکی
بہائی ہین مبادا وہ ناخوش ہوکر اونکو لکہہ دی کہ وہی سردار
سلطان احمد خان سی ملجاوین اور قندہار کو اوسکی
حوالہ کردین پس لازم ہوا کہ مین جسوقت تک قندہار
[illegible] نون [illegible] سی اوسکو [illegible] سکو

رابع یہ ہے کہ میری فرزند میری تدبیرات
سے محض لاعلم ہیں وہ اتنا بہی نہیں جانتی کہ
میری قندہار جانی سی سب پر حکم رہیگا اور اوس حالت
مین اپنی سب فرزندون کی سب بات سن سکتا ہون
غلام محمد خان سنے امیر صاحب کی تدبیر کو پسند کر کی
کہا کہ حضور سچ فرماتی ہین پہر امیر صاحب نی کہا کہ
غلام محمد خان بہ نسبت اورون کی شیر علی خان کا
زیادہ لحاظ کرنا چاہی فقط

۸ اپریل کو حسب معمول دربار منعقد ہوا اور ایک
عرضی سردار محمد شریف خان کی گرشک سے
جو قندہار کی متصل ہے آئی اوسمین لکہا تہا کہ
سلطان احمد جان گرشک پر یورش کرنیکی تیاریان
کر رہی اور سردار محمد امیر خان جو قندہار سے
میری ساتہہ ہوی تہی پہر گرشک کو اولٹی پہر گئے
اور اب وہ اوس مقام پر معہ فوج پڑی ہوی ہین
محمد شریف نی اپنی عرضی مین حال اوس بدسلوکی کا
بہی جو محمد امین خان سنے اونکی ساتہہ بمقام فرح
کی تہی بیان کیا اور لکہا تہا کہ صرف امین خان کے
غفلت سی فرح ہاتہہ سی جاتا رہا کہ اونہون نے
وقت پر کمک نہ پہنچی اور امیر صاحب سی
درخواست کی گئی کہ جسقدر جلد ممکن ہو گرشک کو فوج
جلد روانہ کیجی امیر صاحب نی اوس عرضی کو ملاحظہ فرما کر
سردار شیر علیخان کو طلب کیا اور اوس سی کہا کہ دیکہو
امین خان سے کے ساتہہ کیسا سلوک کیا معلوم ہوتا ہی
کہ اوسکی سنفرین اور سیطح کا گمان سما یا ہوا ہے خیر مین قندہار
پہنچ جاؤن تو تمکو سب انتظام کر کی دکہلا دون تا پہر امیر صاحب
نے سردار شمس الدین خان سی متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم قندہار
کیون نہین جاتے کیا تمکو بہی مثل اورون کی کچھ عذر ہے
شمس الدین خان نی عرض کیا کہ میری پاس اب صرف
پچاس سانٹہ سوار ہین اور ایسی قلیل آدمیون کی ساتہہ
وہان جانا مین مناسب نہین سمجہتا امیر صاحب یہ سنتی ہی
بہت افروختہ ہوئی اور کہنی لگی کہ یہان سی چلی جاؤ
ورنہ سب کی روبرو تمکو بی عزت کرون گا سردار شمس الدین خان
یہ سنکر دربار سی جب کی اٹہکر اپنی گہر کو چلی گئے
پہر امیر صاحب غلام محمد خان سی بولی کہ دیکہو غلام محمد خان
ان تینون چارون سردارون نی ایسمین اتفاق کر لیا ہے اور
چاہتی ہین کہ مجہکو دق کرین اگر اب مین شمس الدین خان سے
فوج چہین لون تو محمد اعظم خان ناراض ہونگے پہر
محمد اعظم خان طلب ہوئی اور امیر صاحب نی سب حال
جو شمس الدین خان سے کہا تہا بیان کیا سردار

محمد اعظم خان نے جواب دیا کہ آپ کو اختیار ہے
کہ شمس الدین خان کسی کا بہائی او فوج جسمین کہ سردار
شیر علی خان کی حوالہ کر دیجئی امیر صاحب
یہ سنکر بہت رنجیدہ خاطر ہوئی اور دربار کو برخاست
کرکی ایک مجلس خلوت منعقد کی جسمین صرف
غلام محمد خان مختار اور حافظ جی اور چند دیگر صاحبان
طلب ہوئی فقط

۹ اپریل کو سردار نذر محمد خان برادر شمس الدین خان
جسوقت دربار مین حاضر ہوئی امیر صاحب نی اونسی
فرمایا کہ تم ایکہزار سوار لیکر گرشک کو چلی جاؤ سردار
موصوف نے بہت خوشی سی اقرار کیا پہر غلام محمد خان
نے امیر صاحب کی خدمت مین عرض کیا اگرچہ
نذر محمد خان نی حضور کی سامنی وہان جانیکا اقرار
کرلیا ہی لیکن وہ اپنی اس اقرار کو پورا نکریگا کیونکہ
اوسکو اپنی بہائی شمس الدین خان کا بہت پاس ہے
اوسی تاریخ سردار شیر علیخان نے عالیجاہ
سلطان محمد خان اور محمد حسین خان کو جو سردار
ولی محمد خان کی ملازم ہین طلب کرکی کہا کہ تم
اونکی نوکری چہوڑکر ہماری نوکری کرلو خانصاحبان
مذکورہ بالا نی بجواب اسکی کہا کہ ہمکو بہیک مانگنا
بہتر ہی نسبت اوسکی کہ ہم کسی دوسری شخص کی
نوکری کرین اگر ہمکو ہزارہا روپیہ روز دے
تو بہی ہم سردار ولی محمد خان سے نوکری نہین
چہوڑینگی امیر صاحب کو اختیار ہے کہ وہ ہماری
سب زن و بچہ کو قتل کرا دین لیکن ہم شیر علی خان کی
نوکری نہین کرین گی فقط

۱۰ اپریل کو سردار محمد شریف خان کی عرضی
گرشک سی بدین مضمون امیر صاحب کی پاس آئی
کہ میر افضل خان بموجب حکم سردار سلطان احمد خان
کے اس ارادہ سی ہزارہ گئی تہی کہ وہان کی باشندونکو
مع دیگر اوسی براہ ہزارہ خلات تاجیکی جائینگی
اجازت لی لین لیکن اون لوگون نی اونکی درخواست
کو نامنظور کیا اور جواب دیا کہ ہم اپنی حد مین سے
تمکو جانی نہ دینگی کیونکہ ہمکو یہ خوف ہی کہ مبادا تمہاری
فوج ہماری دیہات لوٹ لی اور یہ بہی کہا کہ جیسی
تمنی فرح کو لیا تہا اوسوقت مین تمکو اختیار تہا کہ اوسی
حد مین تم قندہار اور کابل کو چلی جاتی جب میر
افضل خان ہزارہ سی واپس آئی سلطان احمد خان
فرح کو اونکی سپرد کرکی آپ شہر کی باہر مخیم ہوئی
اور رسد کو فراہم کرنی لگی کہ اب وہ فرح فی الفصل

بڑی ہوئی ہین اور سردار محمد اکرم خان لب
عبد اللہ خان آچکزئی کو معہ ایک ہزار سوار
گرشک جانیکا حکم دیا تہا چنانچہ محمد اکرم خان مذکور
معہ اپنی فوج کی صحرای بکوا مین جو گرشک کی نزدیک
مین واقع ہی پڑا ہوا ہی اور قریب دس ہزار من غلہ
سردار سلطان احمد خان سے فوج کیواسطی جمع ہوگیا ہے
اور ہر روز رسد چلی آئی ہے امیر صاحب نے بعد ملاحظہ
اوس عرضی کے سردار امین الدولہ خان پسر شجاع الدولہ خان
کو معہ پانسو سواروں کے گرشک جانیکا حکم دیا اور
سردار شمس الدین خان کو طلب کرکی امیر صاحب نے
فرمایا کہ دس ہزار روپیہ جو تمکو ملی ہین اوسکی واسطی ضمانت
داخل کرو سردار مذکور نی عرض کیا کہ میرا کوئی ضامن
نہین ہے لیکن مین روپیہ پہیری دیتا ہون اور چونکہ
وہ اوس روپیہ کو صرف مین نہین لائی تہی لہذا اوسیوقت
روپیہ منگوا کر امیر صاحب کی روبرو رکہدی سردار
محمد اعظم خان کہ اوسوقت موقع پر موجود تہی یہ دیکہکر
بولی کہ آج تک کبہی یہ دستور نہین ہوا لاکہون روپیہ
فوج اور سرداروں کو دیگئی اور ضمانت نہین طلب
ہوئی اب یہ نیا قاعدہ کیا جاری ہوتا ہے امیر صاحب کو
یہ امید ہے کہ بدون تنخواہ دئی فوج لڑنی کو جاویگی
اگر امیر صاحب کو شیر علی خان کی رای پسند

پسند ہی تو بہتر ہے کہ تمام ملک کی حکومت اونکی
سپرد کردین امیر صاحب نی اس کنایہ کو سمجہکر
حکم دیا کہ سردار شمس الدین خان کو روپیہ واپس
دیدیا جاوے فقط

۱۱ اپریل کو امیر صاحب نی سردار شیر علی خان سے
پوچہا کہ تمنی باوجود تاکید کی ابتک سپاہ کی تنخواہ
کیون نہین تقسیم کی چنانچہ اوسیوقت تنخواہ فوج
دیگر قندہار جانیکی واسطی اونہین حکم دیا اور دو پلٹنین
شیر علی خان سے جو کہ ترنک مین پڑی ہوئی
ہین وہان سے قلعہ قاضی کو روانہ ہوئین اور پلٹنین
جو قندہار جاتی ہین اونکی واسطی خچر و دیگر سامان
باربرداری موجود کرنیکی واسطی احکام جاری ہوئے
۱۳ اپریل کو سردار محمد شریف خان کی عرضی
گرشک سی آئی اوسمین اونہون نے امیر صاحب
کو لکہا تہا کہ سردار جمعہ خان جو میری جگہ ہوتی ہین
اور ایک قلعہ کی جو ہزارہ زمینی مین واقع ہی حاکم ہین
اونکی خط سی معلوم ہوا کہ سلطان احمد خان نی چار
مرتبہ متواتر اوس قلعہ پر یورش کی لیکن چونکہ وہ قلعہ
ایسا نہین ہے کہ یکایک تسخیر ہو جاوی اس سبب
سے وہ لاچار ہوکر بہاگ گیا بلکہ جمعہ خان کو کئی
درم بہی دئی لیکن محض بیفائدہ تہی صرف اوس ضلع مین

یہی ایک قلعہ سے اگر وقت پر کمک وہان پہنچ جاویگی
تو ہم آخر وقت تک اوسکو اپنی ہاتھہ سی بچاوینگی
اور سردار جمعہ خان نے سلطان احمد خان کا اصل
خط بہی بہیجدیا ہی جسمین اوسکی [illegible]
دینی کا اقرار کیا تہا امیر صاحب یہ حال سنکر بہت خوش
ہوئی اور سردار محمد امین خان کی نام ایک خط
اس مضمون سی لکہوایا کہ سردار جمعہ خان اپنی بیجا
پاس بمقام ہرات دو یا تین سپاہی خبر لیکی بہیجدے اور
ہم بہی عنقریب قندہار کو انیوالی ہین ہر روز تیاریان
ہوتی جاتی ہین لیکن یہ تحقیق معلوم نہین ہوتا کہ کونسی
روز امیر صاحب سوار ہونگی فقط از اخبار رفاہ عالم

روانگی فوج

سنا گیا کہ ۲۳ تاریخ کو ۳ رجمنٹ سواران بنگال
نے اگرہ سی جانب انبالہ کوچ کیا کہتی ہین کہ یہ رجمنٹ
۲۷ اور ۲۸ تاریخ ماہ اپریل کو علیگدہ مین اور
۵ و ۶ تاریخ مئی کو دہلی مین اور ۱۳ و ۱۴ کو کرنال
مین داخل ہوکر ۱۸ مئی کو اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاینگی
اور جان فورسٹ صاحب بہادر جو برنسپل انسپکٹر
جنرل سررشتہ ڈاکٹری کی تہی اونکی سات ہزار روپیہ
سالانہ کی پنشن مقرر ہوئی اور وہ اوسکی فنی اپریل

مین لیوراری جہاز دخانی روانہ ہو گئی فقط ایضاً

پیشاور

پیشاور کی مراسلات سی واضح ہوا کہ اس مقام پر
[illegible]
لوگ گرجا مین نماز پڑہ رہی تہی ایک زلزلہ واقع ہوا اگرچہ
اس آفت ناگہانی کو دیکہ کر سب حیران ہوئی اور
گہبراکر گرجا سی باہر نکل آئی فقط ایضاً

کابل

کابل کی چہٹی کہ جسمین حالات ۱۳ ماہ اپریل تک کی
مرقوم ہین اوسکی منکشف ہوا کہ امیر صاحب کی تیاریان
واسطی جانی ہرات قندہار کی ہو رہی ہین مگر
یہ بڑی رنج کی بات ہی کہ آتش فساد جو درانیوں کی
گہر مین افروختہ ہو رہی ہی وہ ہرگز منطفی نہین ہوتی
ظاہرا نتیجہ اوسکا برا معلوم ہوتا ہی فقط قولہ

جہان سمت وہان سمپت نانا
جہان کمت تہان بپت ندانا

اور ایرانیون نے جو ایک چہوٹی قلعہ پر یورش کرکی
اوسکی تسخیر کرنیکا ارادہ کیا ہی سو وہ بسبب کسی عارضہ و
سد راہ کی اوسپر قابض و متصرف ہونی نہ پایی اور
آج کل ایرانیون کی پیش قدمی کی خبر سنکر سسنہ مین

تہلکہ اور گہبراہٹ ہو رہا ہے اور دریافت ہوا کہ بنارس کنارے
دہلی بہی یہ خبرین سنکر طرح طرح کے جوڑ جہوڑ رہی ہین بالفعل

رشوت دینی کی سزا

تہوری دن ہوی کہ بنگالہ کی نواب ناظم صاحب
شہر کلکتہ مین رونق افروز ہوی تہی اور
اونکی تعظیم کیواسطی اونیس توپ سلامی کی سر
ہوئی اب سناجاتا ہی کہ نواب موصوف اپنا
درجہ اور انگریزی سرکار کی شان وشوکت
کو بہول کر اسبات کی خواہان ہوئی کہ بڑی بڑی
انگریزی عہدہ دارون کو رشوت دیکر اونکی دیانت
مین رخنہ خیانت پیدا کرین نواب موصوف علم
انگریزی سی بہی کچہہ بہرہ رکہتی ہین اور صاحبان انگریز
کے صحبت سی بہی مستفیض ہوئی ہین پس اونکی
لیاقت پر خیال کرنے سی عقل یہہ نہین تقاضا
کرتی کہ وہ ایسی کم لیاقتی کیطرف رجوع ہون
یعنی ایسی نادانی کی کام کرین مگر جاننا چاہیے
کہ بری صحبت بہت بری ہوتی ہے اور مطلب وہ
چیز ہے کہ جسکی آگی کچہہ برا بہلا نہین سوجہتا تو
نوابصاحب ونہوی مطلب کی پنجہ مین آ اور بد
آموزون کی صلاح پر کاربند ہوکر اس فعل مکروہ کے
مرتکب ہوی مشتہر ہی کہ نواب صاحب موصوف
نے سال گذشتہ مین تخمیناً ۵ ہزار روپیہ کلکتہ مین
انگریزی عہدہ دارون کی پاس اس مراد سے
بہیجا تہا کہ اون کی ریاست کی اجنٹ کی تبدیلی
ہوجاوی اور ماہ فروری سنہ الہ مین ایک
چٹہی اون کی بیٹی کی طرف سی گورنمنٹ بنگالہ
کے سکرٹر صاحب کی خدمت مین پہنچی جسمین یہ
لکہا تہا کہ وہ روپیہ آپ کی پاس پہنچا یا نہین مگر
جناب لارڈ کیننگ صاحب گورنر جنرل سابق
نے اسبات کی کچہہ تحقیق نہ کی اور فرمایا کہ اس
چٹہی سی یہ نہین ثابت ہوتا کہ وہ رشوت یہان
پہنچی اور اس سبب سی گورنر جنرل موصوف نے
نواب ممدوح سی ملاقات نکرنا مناسب نجانا یہ رنگ
ڈہنگ دیکہہ کر نواب صاحب نی سمجہا کہ رشوت
دینا انگریزون کی نزدیک شاید کچہہ گناہ نہین ہے
اس خیال سی ایک بہت بیش بہا انگشتری بطور
رشوت کی برہانپور کی جج صاحب کی خدمت مین
پیشکش کی تہی اور صاحب موصوف نی اس کے
بنگال گورنمنٹ کو رپورٹ کے مگر کچہہ تدارک
قرار واقعی نہوا یہ ماجرا دیکہہ کر نواب صاحب کو

وہ جرأت پیدا ہوئی کہ بارہ ہزار روپیہ اور ایک
ہیری کی ہانہی بطور رشوت کی جناب ٹامسن صاحب
اجنٹ بہادر کی خدمت مین بہیجی یہ کیفیت دیکہہ کے
صاحب ممدوح کی دلمین شعلہ غضب بہڑک گیا اور
نہایت جوش وخروش کے ساتہہ اسکی رپورٹ
جناب معلی القاب لارڈ ایلجن صاحب بہادر کے
خدمت مین روانہ کی اور جناب ممدوح نے
حکم صادر فرمایا کہ نواب موصوف ہماری دربار
خاص یا عام مین کبہی نہ آنی پاوین فقط
دہتسم فرینڈ اف انڈیا فرماتی ہین کہ اگر یہ
ماجرا صحیح ہے تو بڑی حیف کی بات ہی کہ سرکار
ایسی کم لیاقت آدمیون کے ایسی تعظیم کری کہ
انکی آنی پر اونیس توپ سلامی کی سر ہوتی
ایسی تعظیم کا جاری رہنا سراسر بیجا معلوم ہوتا ہے
فقط از اخبار فیض عام

لاہور

وہانکی ایک چٹہی مورخہ ۱۰ اپریل مین لکہا ہی
کہ جمعرات گذشتہ کی صبح کو بابت تقسیم انعام
امتحان سالانہ مدرسہ طبی کی صاحبان عالیشان
اور شریفان ہندوستانی جمع ہوئی مستر
فورسٹہ صاحب بہادر کمشنر قسمت لاہور نی
کئی انعام اپنی دست مبارک سی طلبا لائق کو عطا
کئی اور مدرسہ کی پرنسپل صاحب نی رپورٹ
سالانہ کہ جس مین حالات مدرسہ درج تہی پڑہی
اور یہ گفتگو کی کہ یہ جو ہندوستانیون کو علم سب
اسسٹنٹ سرجن اور نیٹو ڈاکٹر کا سکہایا جاتا ہے
بہت مفید ہی کیونکہ وہ لوگ تہوڑی سے عرصہ مین
اس علم سی بخوبی واقف ہو کر اپنی محنت کا فائدہ
اٹہاوینگی اور یقین ہے کہ جتنی روز بروز ان لوگون
کے تقرر کی ترقی ہوگی اتنی ہی شائستگی اور
تہذیب ہندوستان مین بڑہتی جاویگی اور اس
ملک کے واسطی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہے
رخصت ہونی کے وقت جناب فورسٹہ صاحب
بہادر کہڑی ہوئی اور اونہون کوشش اور [illegible] سے
پرنسپل صاحب بہادر کی بہ نسبت سال گذشتہ کے
زیادہ تر آفرین وتحسین کی اور پہر کپتان ہالرائڈ صاحب
بہادر ڈپٹی کمشنر بہادر سی فرمایا کہ رپورٹ کا
ترجمہ کر کی دیسی زبان مین حاضرین جلسہ کو
سنا دو اور ساتوین تاریخ ماہ حال سی جو بڑا
مدرسہ اس مقام پر جاری ہوا ہے اوس مین ابہی

بارہ تیرہ لڑکی آتی ہین اس سی درحقیقت
خاص شکنی اہالیان کمیٹی کی ہے کیونکہ اُنہون نے
بہت کچھ صرف کرکی اور محنت اوٹہاکی اس
مدرسہ کیواسطی مدرس کلکتہ سی بلائی ہین بڑے
تعجب کے بات ہی کہ جس حالت مین ایسی نعمت
عظمی ہندوستانیون کو میسر ہی تو پہر وہ کیون
اپنی لڑکون کی پڑہائی لکہائی مین دریغ کرتے ہین
اور چند روز گذری کہ جناب لفٹنٹ گورنر
پنجاب نی بہی اس مدرسہ کی واسطی ایک ہزار
رُوپیہ مرحمت کیا تہا — اور مستر مکلوڈ صاحب
بہادر دورہ سی کل کی روز تشریف لائی اور
پوسٹ ماستر جنرل اس جگہ کے ممالک مغربی
اور شمالی کو تشریف لیگئی ہین فقط از لوردہ دہلی گزٹ

الہ آباد

الہ آباد گزٹ سی منقول ہے کہ اِن دنون وہان پہر
افواہ ہو رہی ہے کہ گورنمنٹ اگرہ کو جاویگی اور جو
سابق ازین تین لاکہ رُوپیہ کا تخمینا واسطی تیاری
مکانات سرکاری کے قرار پایا تہا لہذا اب جناب
مستطاب معلی القاب لارڈ ایلجن صاحب بہادر
گورنر جنرل کشور ہند نی بذریعہ تاربرقی اس بابت کے
رپورٹ طلب کی ہی کہ اگر لفٹنٹ گورنری وجملہ
کچہریات صدر الہ آباد سی اگرہ کو منتقل کردیجائین
توکتنا خرچ پڑیگا اور اگرہ کی مکانات سرکاری
کے مرمت کا کسقدر تخمینہ ہوگا پس اس صورت
مین ظاہر ہی کہ اگر الہ آباد کی خرچ اور تخمینہ سے
اگرہ کے خرچ کا تخمینہ کم ہوا تو غالب ہی کہ پہر
لفٹنٹ گورنری اور دیگر کچہریات صدر ضرور
اگرہ مین آجاڈینگی اور سب صاحب لوگ اور ہندوستانیون کو
اوسکی تبدیل ہوجانیکی خوشی ہوگی صاحب ایڈیٹر
اخبار مذکورہ بالا لکہتی ہین کہ واقع مین ہم نی بہی
یہ خبر سنی ہی مگر ہنوز اوسکو تحقیق نہین سمجہتی ہین
جیسا کچہ کہ ہمکو سی دریافت ہوگا حوالہ
قلم سوانح رقم کیا جاویگا فقط النقا

پونا

وبائی ہیضہ وہان کثرت سی ہے کوئی دن ایسا
نہین گذرتا کہ دس بارہ آدمی رہگرای ملک بقا
نہوتی ہون — اور وہین کی ایک چٹہی مکتوبہ
۱۳ اپریل سی معلوم ہوا کہ مہاراجہ صاحب والا
مناصب مہاراج سیندیہ والی گوالیار کا جو
بیت المنصوبہ واسطی تشریف بری بمبئی کی ہتین تہا

خاطر تھا وہ بالفعل ملتوی رہا اور سنا جاتا ہی
کہ جھالراپٹن کے راجہ صاحب ورنیولا ولایت
انگلستان کے طرف منازل آرا ہین ان صاحب کے
تشریف بری کا سبب لوگ یہ بیان کرتی ہین
کہ وہ اپنی جاگیر کی بابت مقدمہ بحضور ہوم گورنمنٹ
یعنی اہالیان ولایت دایر کرینگی خدا کری کہ بخیریت
تمام اپنی منزل مقصود کو پہونچین اور مطالب دلی
سی کامیاب ہون فقط الغا

ابکاری اودہ کی بدانتظامی

صاحب شعلہ طور مضمون افلاطون مشحون ایک
خط کا درج فرماتی ہین جو نالہ خالی از فایدہ نہ تھا
لہذا بجنسہ نقل ہوتا ہی فقط
صاحب خط لکھتی ہین کہ بندہ سیاح دیار وامصار واقف
احکام ومعاملات سرکار اضلاع دہلی آگرہ مین گوبر
فرخ آباد کانپور وغیرہ کی سیر کرتا ہوا ملک اودہ
مین پہونچا ہر جگہہ کی رعایا کو سرکار کا شاکر ہم آمین
انتظام سی خوب پایا مگر ممالک مغرب وشمال مین
پولیس کا انتظام جدید اور ملک اودہ مین ابکاری کا
انتظام اچھا نہ کیا ان انتظامون مین اہل عملہ اور حکام
اعلی کو پریشان رعایا کو شاکی اور سرکار کا سراسر
نقصان پایا بالفعل ہم اودہ کی ابکاری کا
حال لکھتی ہین اگرچہ قلم نگاران عہد کی توجہ سی
حکام کی کان تک پہونچا اور اسکا نتیجہ بندوبست
ہوا تو شیدہ پولیس کی نسبت بھی لکھین نا گئے ملک
اودہ کی ہر ضلع اور تحصیل مین شراب کشی کا
ایک ایک گودام ہی صدر کی گودام مین ایک
داروغہ [illegible] کی تنخواہ کا اور چپراسی صدر
کے تنخواہ کی کل [illegible] سالانہ اور ہر تحصیل
مین ایک ایک دفعدار [illegible] کا اور چپراسی
[illegible] کی سالانہ [illegible] کی مقرر ہین ضلع
بھی [illegible] کا تصرف اور پھر مقابلہ تحصیل
جب ابکاری کا ٹھیکہ تھا اہالی عملہ تال کو بخشش
نہ تھی اور بلا خرچ سرکار خاطر خواہ روپیہ داخل ہوتا تھا
جس ضلع کی تحصیل مین پچاس ہزار روپیہ بلا خرچ
بیٹھتا تھا اب وہان سی ہزار خرابیون کے ساتھ
تیس ہزار روپیہ برآمد ہوتا ہی اور اوسمین ہزار
تک ملازم وساہر خرچ وغیرہ کا مجری دیکھی کل
ستائیس ہزار روپیہ باقی رہتا ہی اس نقصان
کے ساتہ کہ پچاس ہزار کی جگہہ ستائیس ہزار
رہ گی لطف یہ ہے کہ صاحبان اضلاع اور تحصیلدارون
کو روز کی کاوش کہ اپنی اصلی کام سے خبر نہین
لی [illegible] دکان دکان گودام گودام ماری مارے

پہرتی ہین تحصیلدارون کا تو یہ حال ہے کہ
حکام اعلی کے احکام سخت اور زجر و توبیخ سے
ہر روز رومال ناک پر رکہی ہوی دوکانون کا
پہیرا کرتی ہین اور ٹہیکہ لی ابکارون مع دوردون
شراب کشون کی خاطرداری اور خوشامد کیا کرتی
ہین اگر بہت مستعدی و خیرخواہی کی نظر سے
دو چار گہڑے بیٹہی تو شرابیون کی دو چار کتابین
بہی بس لین دیکہنے وے سمجہتی ہین کہ یہ کوئی ابکاری
کے دار وغہ یا ٹہیکہ دار ہین یا کسی بڑی بہٹی
غیرت دار ابکار ہین عام کا یہ کلام ہے کوئی اتہی
زبان سی کہتا ہی کہ صاحب انہون نے شیر ابیچا ہے
نعص نشہ بازکہتی ہین اجی یہ جیبی رسم مین اس مقطع
صورت پہنچا یا یہ بہی ہماری ہی ہمدم ہین جو لوگ جانتی
ہین کہ یہ صاحب تحصیلدار ہین اونکی نظرون مین زیادہ
ذلیل و خوار ہین سب دار تعلقہ دار دوست احباب
اس اوقات پر قہقہہ لگاتی ہین بعضی ظریف تحصیلدارون سے
منہ پر شراب کے ضلع کی نسبت یہی تعریفین فرماتی
ہین جیسا یہ عہدہ معزز تہا ابکاری نے ویسا ہی گندہ
کر دیا اگر تحصیلدار سے تحصیل ابکاری مقصود ہے تو اب
ابکار لوگون کو تحصیلداری دینا مناسب ہے اگر تہوری

دنون یہی حال رہا تو ہم دیکہین گے کہ ابکارون کے سوا تحصیلدار
کا کون طالب ہے یہان تحصیلدار تو یہ تخمینین کرتی ہین لوگون
کی اوازی توازی اوٹہاتی ہین وہان صاحب ضلع
کے پاس سے دار وغہ ابکاری نشہ حکومت کی ترنگ
مین اور یہی دہمکاتی ہین کہ اگر دکانون سے کچہ بہی
غفلت کی تو ہم فوراً رپورٹ کرین گی واقعی سلک
حضور یہ از برادر دور دار وغہ صاحب تو صاحب
ضلع کے پاس سے جوتے بہی نہین کہاتی اور تحصیلدار
بیچاری نو برس چہہ مہنی مین ملاقات کو اتی ہین یہ بہی
خدا کی قدرت ہی کہ ناکارہ عہدہ دار کرسی نشین ہین کو
ضد کا نوکر دہمکاتی متوالون کے طرح ایسی معزز حاکمون
پر منہ اتی سرکار کی نقصان کی کیفیت اور سرکاری
عہدہ داران معزز کو ایسی سخت اور یہ ذلت اس سی نظر حکام
ضرور ہے کہ اصلی دستور کی موافق ابکاری کا ٹہیکہ دی دین
کہ سرکار بلند اقتدار کا کچہ نقصان نہو اور عہدہ دار سرکاری
بہی ان کا ٹہون سی محفوظ رہین جس ضلع مین پچاس ہزار کا
ٹہیکہ تہا وہان ساٹہہ ہزار پر ٹہیکہ لینی کو لوگ اب بہی موجود ہین
حاکمان وقت ناحق نقصان سرکار اوٹہاتی ہین ناظرین کو تردد
ہوگا کہ امانی مین سرکار کو اسقدر نقصان کیون ہوا راقم
سی اوسکی وجہین سنی یہلی یہ کہ ضلع سلطانپور

رونام رای بریلی ہردوی لکھیم پور کی سرحدات پر اضلاع
قدیم مین ٹکا بوتل بکتی ہی اور ملک اودہ مین فی بوتل دو آنہ
تین آنہ سی کم بکنی کا حکم نہین دوسری خاص شہر لکھنو کا بندوبست
بسیر ونجات مین بہی کیا گیا اور بسیر ونجات مین غربا لوگ
چمار کاچہی کوری بہنگی وغیرہ بنی والی ہین لکھنو کی سی
مالدار یہان کہان جو گران قیمت شراب خرید کرین تیسری سیندہی
یعنی کہجور کا رس اور تاڑی کا گھڑا ملی ہین ملتا ہی شراب کی ایک بوتل
ایک آدمی لی اسمین ساری کنبہ کا کام نکلتا ہی جو تی اس گرانی
سی بہتیری لالہ بہائی بہگت بن گئی کیا کرین عصمت لی لی
ازلی چادری پانچوین اٹہ اٹہ دس دس گانون مین ایک ایک
گدی شراب کی ہی بچاری کسان مزدور دن بہر محنت کر کی
شام کو گہر آتی ہین تہوری حظ کی لی اتنی دور شراب لینی کب
جاتی ہین جتنین اب نقد بچی کا علم ہی پہلی قرض وام سی خریدتی
تہی اور کبہی سیر آدہ سیر اناج دیکر لی لیتی تہی ساتوین سرکاری
بندوبست سی دہقانیون کو گمان ہی کہ انگریزی گودام کی شراب ایسی
اسی ہی یعنی حمقا نہین خریدتی ہین انہون جیسی تجارت ہی فروخت
کرنیکا اقبال نہین کرتا کہ جسنی قبول کیا وہ گویا قید فرنگ مین پڑا
او سپر تاکید ہوتی ہی کہ جو تہی پانچوین دن گودام سی شراب لیجایا
اور دن بہر بیٹہکی بیچنا جو بچارا قبول کری اوسی ہفتہ مین دو چار
دس کوس آنا شراب کا مٹکا سر پر رکھکی لیجانا دن بہر بیٹہا
رہنا شام کو مایوس اوٹہ جانا اگر ہفتہ بہر کی شراب اٹہا لیجا

تو اس بکری پر اتنی دام نقد کہان سی لائی اکثر حکام چاہتی ہین
کہ ابکار اپنی شراب گودام سی کہنچ لیجایا کرین لیکن یہ بہی نہین
ہوسکتا پہلی اپنی گہرون مین باغات سی مہوہ مین کی تعداد دو چار
شیرہ لیکی جنگل سی رو مسا او لہاڑ کی شراب کہینچتی تہی اور مین
دو چار پیسہ بن رہتی تہی اب وہ بیچارہ پندرہ کوس پر مشکل سی مہوہ
شیرہ مہوہ لکڑی کنڈی سر پر لاد کی کیونکر لاوین جو یہان سی شراب
کہنچ لی جاوین اگر حکام اودہ ان وجوہات پر توجہ کر کی ٹہیکہ دیوین تو
نقصان او زر نست سی محفوظ رہین اور اگر ٹہیکہ دینا منظور ہو تو ضرور ہے
کہ سیندہی اور تاڑی کا ٹہیکہ موقوف کر دین اسلیئی کہ بالفعل
تاڑی کا گہڑا ملی کو ملتا ہی کوئی دو آنہ کی بوتل نہین لیتا جب اوسکا
ٹہیکہ نہ ہی گا تو پینی والی خواہ نخواہ شراب لین گی لیکن اسمین اوتنا
فائدہ متصور نہین جو شراب کی ٹہیکہ دینی مین متیقن ہے فقط

مظہر العجائب
ترکی تمام شد

مدت سی اخبارات فارسی اور انگریزی مین دیکہا جاتا ہے
کہ آج ایرانی فوج نی فرح لی لیا کل کو ارادہ قندہار کی لینی کا
رکہتی ہین روز بروز ہرات سی خبری چلی آتی ہین لیکن ہنوز ہملوگان
اخبارات کی نسبت شک تہا کس واسطی سنہ ۱۸۵۷ع مین جو دربار ایران
اور شاہ انگلستان کی درمیان یہ عہد و پیمان ہو لیا تہا کہ جو
محمد سلطان احمد خان والی ہرات کی حدود ہرات سی قدم باہر رکہینگی
تو اچہا نہین ہوگا اپنی ملک مین فوج ظفر موج انگلستان کو

پہونچا جاتی اتنی شرطی تیرا شک ڈال رکہا تہا اور قیاس مین
نہین آتا تہا کہ والی ایران اور سلطان احمد جان [illegible] ات اور
دلیری کری کہ ملک افغانستان کو بی وجہ دبانا چاہا لیکن اب
ہمکو یقین ہوا کہ جو اخبارات مین ذکر جنگ و جدل درمیان شاہ ایران
اور امیر دوست محمد خان درج ہوتا تہا فی الجملہ بابہ صداقت رکہتا ہی لیکن اب
ایرانیون کے ترکی تمام ہوتی نظر آتی ہی معلوم ہوا کہ مقام کلکتہ سی
پانچ پلٹن دو ہندوستانی سکہ اور تین پلٹن گورہ ایران کو روانہ
ہوئین مفصل حال اسکا پرچہ آئندہ مین درج ہوگا سچہ ہی

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ساعد سیمین خود را رنجہ کرد فقط

نند پور

یہ گانو نکوڑ ضلع سہارنپور مین واقع ہی وہان کا ذکر ہی
کہ ۲ ری سنہ حال بوقت اول بڑی زور و شور سی آندہی آئی
بعد مین بڑی بارش ہوئی اور بادل بڑی زور شور سی گرجنی
تڑکنی لگا موضع ٹیکو مین ایک کسان اپنی خرمن مین جہان انبار
غلہ پڑا تہا بیٹہا تہا اور ایک کتہ کا بچہ اوسکی بغل مین تہا ناگاہ
خرمن پر بجلی گری اور وہ زمیندار مرگیا اوسی تاریخ کو اکثر دیہات
ضلع سہارنپور مین اولہ کثرت سی پڑی کہتی ہین کہ بعضی گانون مین
اولہ قریب آدہ آدہ سیر کا پڑا اس بارش اور ژالہ زدگی سے
بہار انبہ و زراعت فالیز اور تماکو بالکل برباد اور خراب ہوگئے

انبالہ

ایک صاحب کارسپانڈنٹ مظہر العجائب تحریر فرماتی ہین
کہ ضلع انبالہ مین بارش بکثرت ہوئی اور اولہ بہت بڑی انگور کے
۹ آنہ مسافر صدمہ اولہ سی مرگئی اور بہت سی مسافرون کی
صدمہ اولونسی ہاتہہ پیر ٹوٹ گئی چہاونی مین ایک بنگلہ
پر بجلی گری ایک سقہ اور خیاط صدمہ صاعقہ سی مرگیا
اور صاحب مالک بنگلہ بہی زخمی ہوا لیکن زندگی باقی تہی کہ
ایسی بلاء ناگہانی آسمانی سی بچ گیا اور کیون نہ بچتا مثل
مشہور ہی کہ بجلی کالی چیز پر گرتی ہی فقط

ہیضہ

کچہہ عجب خدا کی قدرت اور حکمت ہی کہ کوئی سال وبای ہیضہ سے
خالی نہین جاتا ہر سال وبای ہیضہ اور تپ لرزہ کی ہوتی ہے
اور ہزارہا بندگان خدا کو جان سی کہوتی ہی چنانچہ اب پہر ہیضہ
شروع ہوا دیرہ مین ہیضہ سی چار پانچ آدمی مرگئی مظفر نگر مین
بہی اسکا چرچا ہی میرٹہ اگرہ مین بہی اسکی نمود ہی اور بیماری
تپ لرزہ کی تو مفصلی ہی ہر ایک جگہہ تہوڑی بہت پہیل رہی ہے
لیکن الحمد للہ رڑکی ان سب بلاؤن سی محفوظ ہی فقط

رامپور

یہ قصبہ ضلع سہارنپور مین نامی ہی اور شہر لوگون کے

بستی سے ۱۸ اپریل سنہ حال کا ذکر ہی کہ ایک مقدمہ سرزنی
کا وہان وقوع مین آیا سنتی ہین کہ کوئی مہاجن اودہ کی شہر سی
رامپور مین آتا تہا سر راہ رہزنون نی اکر بہلی کو گہیر لیا اور
اوسکی بی بی کی پاس جسقدر زیور نقد اسباب تہا لوٹ
لیا ہنوز مال مجرم کا پتہ کا کچھہ پتہ نہین ملا فقط

لندن

اخبار اوور لانڈ لندن سی معلوم ہوا کہ ۲۰ مارچ سی اسوقت تک
لندن سی بمبئی اور کلکتہ کو ۶۶ جہاز روانہ ہوئی فقط

حکم محکم ملکہ معظمہ

اوسی اخبار سی معلوم ہوا کہ دربار فیض آثار جناب ملکہ معظمہ
دام اقبالہا سی یہ حکم جاری ہوا ہے کہ ایکسال تک
جو کوئی شخص ہماری دربار مین حاضر ہو تو سیاہ پارچہ پہنکر
دربار مین اوی بغیر پارچہ سیاہ نہ پہنکر حاضر نہو فقط

جالندہر

ہماری کارسپانڈنٹ تحریر فرماتی ہین کہ یہان بہی مثل شہر بندوبست
محال ابکاری ملک اودہ کی گودام ابکاری تیار
ہوتا ہے جو شخص ٹہیکہ وار ٹہیکہ ابکاری کا ہوگا وہ بعد
دینی محصول دیگ بہبکہ وغیرہ کی اپنا سامان مثل قند سیاہ
شیرہ وغیرہ گودام مین لیجاکر شراب کشید کیا کریگا
اور اپنی دوکان پر لاکر فروخت کر لگا دیکہیں اس بندوبست
مین سرکار کو نسبت بندوبست سابق کچہہ فائدہ
ہو یا نقصان مرزیولا نرخ بہ تفصیل ذیل ہے

گندم	نخود	جو	مسور
۳۷ سیر	۳۱ سیر	۳۵ سیر	۲۷
مونگ	روغن زرد	روغن سیاہ	
۲۴ سیر	۱ سیر	۵ سیر	

روڑکی

اس ہفتہ مین بہی چند بار زور شور سی آندہی آئی اور کچھہ
بارش ہوئی اور اولہ پڑی امسال موسم گرما مین بہت
ہو گئی اونکو بغیر دوڑائی مین نہین ہے تمام روڑکی کو منصوری
حضور کہنا چاہیی فقط ہمکو علحدگی شیخ نبی بخش صاحب انسپکٹر
روڑکی کا رنج ہی وہ تبدیل ہو کر قصبہ رامپور تشریف لیگئی
اور بجای اونکی حافظ نبی بخش خان صاحب رامپور سی
تشریف لائی پہلی یہ ضلع بلند شہر مین انسپکٹر تہی
ہمکو ملاقات نہین ہوئی مگر سنتی ہین کہ یہ انسپکٹر بہی صاحب
اخلاق ہین جیسا کہ شیخ نبی بخش صاحب کے علحدگی
کا رنج ہی ویسا ہی انسپکٹر صاحب حال سی خوشی ہے فقط
اور مسٹر جیفنی صاحب کہ جنکا ذکر کسی پرچہ اخبار گذشتہ مین
درج ہوا تہا واسطے ملاحظہ کام تعمیرات سرکاری وغیرہ کی اس جگہ پر
تشریف لائی ہین اور ہر کام کا ملاحظہ فرماتی ہین اور تار برقی
اسجگہ نصب ہو گیا اور ذریعہ اوسکی طالبان خبر کو ہر جگہ
کی خبر ملنی لگی اور خبر ہی منصوری تک تار برقی بہت جلد نصب ہو جاویگا فقط

حکام گورنمنٹ مطبوعہ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۶۲ء

حاکمان عدالت دیوانی ممالک مغربی مکتوب الیہم

۲۳ اپریل سنہ ۱۸۶۲ء عبوے

جونکہ حکام صدر دیوانی عدالت ممالک مغربی کو منکشف ہوا کہ بعض اوقات
اہل مقدمہ سے بابتہ نقول اون تجویزات او ڈگریات کی جو عدالت ہای ضلع
یا دیگر عدالت ہای ماتحت سے ایسی مقدمات نمبری مین صادر ہوئین کہ جنمین
مالیت دعوی مبلغ پچاس سے متجاوز نہ تھی کاغذ اشٹامپ دیا گیا ہے
لہذا احکام موصوفین کا یہ ایماری کہ حاکمان دیوانی دفعہ ضمیمہ (ب)
ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۶۰ء کی نسبت متوجہ ہون کہ اوسکی بموجب
نقول کل تجویزات و ڈگریات متعلقہ مقدمات نمبری جو سی
عدالت ماتحت عدالت دیوانی صدر سے صدور پاوے اہل مقدما
کو درحالت کم ہونے مالیت دعوی کی ۵۰ سے کاغذ سادہ پر اور
درحالت زاید از ۵۰ ہونے مقدار اوسکی اشٹامپ قیمتی ایک روپیہ
پر ملنی چاہئین —

سرکلر نمبر ۱

حاکمان عدالت ہای دیوانی ممالک مغربی مکتوب الیہم ۲۴ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء
جونکہ بمادہ اندراج بعض رقوم سیاہہ جات امانت منصفان و صدور
نمبری ۷ و ۲۳ و ۲۴ محکومہ احکام سرکلر نمبری ۲۲ مورخہ ۲۳ اگست
سنہ ۱۸۶۱ء و نمبر ۴ مرقومہ ۶ جنوری سنہ ۱۸۶۲ء مین بعض عہدہ داروں نے
انبار اشتباہ ظاہر کیا ہی لہذا احکام صدر بعد مشورت ڈپٹی اڈیٹر
اور اکونٹنٹ جنرل ممالک [illegible] قواعد مرقومہ ذیل معین
فرماتی ہین تا کہ بالعموم مطابق اوسکی عمل ہوا کری فقط

دفعہ ۲ جو روپیہ کہ کسی عدالت ماتحت مین بابت اشتہار کے
رقوم طلبانہ جمع خواہ وہان سے خرچ ہو ہمیشہ بہ تاریخ جمع یا خرچ
بہی امانت مین داخل ہونا چاہئے

دفعہ ۳ درمیان اون رقوم کی جو عدالت مین جمع ہو کر فوراً
خرچ نہین ہو جاتین اور اونکی جو جلد خرچ ہو جاتے ہین مثل صرف
گواہان اور زر خوراک قیدیان فرق ملحوظ رکھنا چاہئی

دفعہ ۴ درباب رقوم اول قسم کے یعنی اونکی جو عدالت مین
جمع ہو کر فوراً خرچ نہین ہو جاتی تعمیل احکام دفعات ۱۲ و ۱۳ و ۱۴
سرکلر اکونٹنٹ نمبر ۱۹۶ مورخہ ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۸۴۵ء کی بہت ضرور ہے
اور صاحب جج کو چاہی کہ اپنی تحریرات موسومہ حاکمان دیوانی ماتحت مین
رقوم مذکورہ و وضع نمبر لکھا کرین جو حاکمان مذکور نے وقت دینی اطلاع
ہر قسم کی اوس رقم پر قائم کیا ہو

دفعہ ۵ بسبب رقوم قسم دویم یعنی صرف گواہان اور زر
خوراک قیدیان کے یہ ضرور نہوگا کہ ایسی ہر قسم کی مفصل
حال سے صاحب جج کو اطلاع دیجائی بلکہ اسیقدر کافی ہوگا کہ
مہینی مین ایک ہی مرتبہ ایک قطعہ یادداشت یا گوشوارہ جس سے یہ دریافت
ہو سکی کہ کل مہینی مین جملہ اسقدر روپیہ بابتہ ہر ایک رقم قسم مذکورہ بالا
کے جمع و خرچ ہوا محکمہ صاحب جج مین مرسل ہوا کری

دفعہ ۶ صاحبان جج کو چاہی کہ ساتھ تمام ہر دو [illegible] ملاحظہ سیاہہ جات کے گوشوارہ
ماہواری محکومہ بالا کا مقابلہ ساتھ تفصیل مندرجہ سیاہہ جات امانت عدالت ہای
ماتحت کی کر لیا کرین فقط — جمس سمتھ رجسٹر

نمبر ۱۲ | ۱۲ مئی ۱۸۶۲ء مطابق ۱۲ ذیقعد ۱۲۷۸ ہجری روز چہارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار ہر روز چہارشنبہ
مطبع ہذا سے طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی
معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایک روپیہ
اور پیشگی معہ محصول ڈاک لعہ روپیہ سال ہی اور مدت
ادای پیشگی کی تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینہ تک ہی
اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کی حساب سی قیمت لیجاویگی
جس صاحب کو خرید اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط
طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو
اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی
اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاوی گی
اور جو مضمون کہ واسطی فائدہ عام کی چھپوایا جاوی گا
اوسکی اجرت نہ لی جاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی
فارسی ناگری چھپتا ہی جو صاحب چھپوانا کسی کتاب
فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ
تحریر اطلاع بخشین فقط

کابل

صاحب ہستم دہلی گزٹ سے ایک کارسپانڈنٹ کابل سی تحریر کرتی ہین کہ ۱۳ اپریل کو سردار محمد اعظم خان نے حاضر ہوکر آمیر صاحب کی خدمت مین گذارش کیا کہ سردار ولی محمد خان کا قصور معاف فرمائی یہی اونکی واسطی کافی ہی کہ سب کی روبروی اونکی تضحیک ہوئی ہے آمیر صاحب نی فرمایا کہ ولی محمد خان کو مین قندہار نہ لیجاؤن گا تمکو اختیار ہی کہ اوسکو اپنی ساتھہ ترکستان کو لیجاؤ اوسپر محمد اعظم خان نی کہا کہ ولی محمد خان نے ایسا کیا قصور کیا ہے کہ اوسکو پھر اختیار فوج کا نہین ملتا یون تو حضور کو اپنی طبیعت کا اختیار ہی لیکن کریا نہو کہ ہم بھی کسیطرح سے ندامت اوٹھانی پڑی کیونکہ حضور خود اپنے فرزندون مین نزاع ڈلواتی ہین علاوہ اسکی یہ نہوگا کہ ہم حکم شیر علیخان کا مانین کیونکہ شیر علیخان ہماری بھائی ہین ہم اونکو بہت عزیز جانتی ہین لیکن یہ بات غیرممکن ہے کہ ہم اونکو اپنی سی برتر سمجھین وہ تو کیا اگر مثل اونکی سو شیر علیخان آوین تو بھی ہم اونکی فرمان برداری نکرین گے آمیر صاحب نے فرمایا کہ تم جاہو جتنا شیر علیخان کو حقیر سمجھو لیکن میری فرزندون مین جو کوئی اوسکا لحاظ نکریگا مین اوسسی بہت ناراض ہونگا اسپر محمد اعظم خان نے کہا کہ جب اونکو ہمارا کچھ لحاظ نہین تو ہم کیونکر اونکا ادب کرین کیا آپ نہین جانتی کہ صرف شیر علی خان کے سبب سے حضور کی بھائی بھتیجون مین نا اتفاقی ہو رہی ہی اور ہمیشہ جھگڑا ہوتا رہتا ہی اور آپ کو انجام مین نادم ہونا پڑیگا اگر آپ اونکی کہنی پر عمل کرین گی غرض بہت عرصہ تک اسطرح کی گفتگو مابین اعظم خان اور امیر صاحب کے رہی بعد اوسکی سردار مذکور اپنی گھر چلی گئی فقط

۱۴ کو ترکستان سی یہ خبر آئی کہ ملا خان قوقان کی بادشاہ نے رحلت کی اور وہان کی سردارون نے شاہ بخارا کے پاس اپنی درخواست بدین مضمون ارسال کی تھی کہ خدا یار خان شاہ مجروح کو تخت نشین ہونی کی لئی روانہ فرمائی چنانچہ اسکی جواب مین شاہ بخارا نی لکھا کہ ہم عنقریب معہ خدا یار خان کے رونق افروز ہوکر خان مذکور کو قوقان گدی پر بٹھاوینگی اور اسی سبب سی شاہ بخارا نی حکم طیاری سامان کوچ کا دیدیا آمیر صاحب یہ خبر سنکر بہت مشوش اور رنجیدہ خاطر ہوئی اور فرمایا کہ شاہ مرحوم بڑا نیک اور ہر دل عزیز تھا دیکھا چاہئی اب اوسکی وفات کے بعد قوقان کا کیا حال ہوتا ہی اور اوسی تاریخ حافظ جی اور غلام محمد خان مختار آمیر صاحب کی دربار مین حاضر ہوئی اور التماس کی کہ تمام کابل مین یہ افواہ ہو رہی ہے کہ افواج انگریزی پشاور مین جمع ہوتی ہے اور بڑی بڑی توپین جنکو ہاتھی کھینچتی ہین وہ بھی پشاور مین آگئی ہین

اور آپ اوس سبب فوج کا ارادہ واسطے روانگی کابل کے مصمم ہے پس اس صورت مین بعض سردار کہ جو امیر صاحب کے ساتھ جانیکو بطرف قندہار مستعد تہی وہ صاف انکار کرتی ہین اور کہتی ہین کہ جس حالت مین انگریزی فوج کابل مین داخل ہوئی تو ہم ہرگز اپنی عیال واطفال کو یہان نہین چھوڑینگے امیر صاحب یہ سنکر ہنسی اور زبان مبارک سی ارشاد کیا کہ یہ بات محض لغو اور دروغ ہی شاید کسی شعبدہ باز نے یہ نو ایجاد دکھانی بنائی ہی کیونکہ یہ بات ممکن نہین کہ افواج انگریزی بلاحصول میری اجازت کی کابل مین قدم رکھی اور حافظ جی یہ آپکی مریدین کو جو ایسی ایسی واہیات باتین بناکر شہر مین اوڑا دیتی ہین مبادا فوج انگریزی کے کابل مین انیکا قصد بہی ہو تو مین حکام انگریزی کو فہمایش کر کے اونکا منصوبہ بدل سکتا ہون تم لوگ کسی طرح کا اندیشہ نکرو فقط

۱۵ اپریل کو سردار محمد امین خان اور سردار محمد شریف خان کے عرضی ائی اوس مین ایک خط سردار سلطان احمد خان کا بنام امیر صاحب ملفوف تہا ہر دو سرداران کے عرضی کا یہہ مضمون تہا کہ ہم دونون دریای گرشک کے کنارہ پر مقیم ہین کیونکہ بسبب بارش کی دریا کی طغیانے استقدر ہوگئی ہی کہ بالفعل عبور کرنا اوسکا جیلی مشکل ہے اور سردار سلطان احمد خان کے خط مین یہ لکہا تہا کہ در نہولا

ایسا سنا جاتا ہی کہ آپ بمراد حملہ آوری فوج کے قندہار کی جانب کوچ کرنی کا قصد پیش نہاد خاطر رکہتی ہین سو میری دانست مین آپ کو اس عمر ضعیفی اور ناتوانی مین بہت مشکل اور دشوار ہوگا آپ کو لازم ہے کہ آپ اتنی خجالت نکرین علاوہ اسکی کیا مین آپ کی ایک غلامون اور فرزندون مین سی نہین ہون اور جو مین نی فوج کو تسخیر کیا ہی سو اوسکی وجہ یہ تہی کہ آپ کی برادر زادہ ہمیشہ مجکو واسطی فتح کرنی فوج کے تنگ اور دق کیا کرتی تہی اور کہتی تہی کہ ہمکو فوج محمد شریف خان سی دلا دو اور میرا حال یہ ہے کہ جسدن سے مین کابل سی نکلا ہون آپ نے کبہی مجہسے سلوک نیک نہین کیا بہرحال شکر خدا کا ہی کہ شاہ ایران نی مجکو ہرات کے حکومت عطا کی اور وہ میری اوقات بسری کے واسطی کافی ہے میری دل مین ہرگز یہ ہوس نہین کہ مین کسی اور ملک کو اپنی تحت وتصرف مین لاون اور آپکو بخوبی معلوم ہے کہ جسوقت میر افضل خان اور غلام محی الدینخان سردار شیر علیخان کر ساتھ سے یہان آ کر کابل سی بہاگی تہی اوس وقت وہ ہرات مین ائی اور مجسی ملتجی ہوئی کہ ہماری واسطی فوج کو فتح کرو پس اسی سبب سے مین نے واسطی اسکولی کارکے اپنی لی لی کو جو اپکی لڑکی ہے اوسکو اوسکی بہائی محمد شریف خان کی پاس بہیجا

اور یہ پیغام دیا کہ ہرات مینی میر افضل خان اور غلام محی الدین
خان کو حوالہ کرو اسپر سردار محمد شریف خان نے ظاہر
اپنی ہمشیرہ کی درخواست کو قبول کیا مگر خفیہ اپنے
فوج ہرات کو بسجلہ عبد الغفور خان کو وہان سے نکال دیا
فرمائی کہ کتنی بڑی بات بے انصافی اور بدعہدی کی ہے
اور یہ صاف ظاہر کہ ملک ہرات مین سے مین کوئی حصہ
میر افضل خان کو نہین دلسکتا تہا اس صورت مین ضرور
ہوا کہ اونکی لیئے شہر فرح کو فتح کرون بس آپ کو بہی
اوسپر حملہ کرنی سے درگذر کرنا چاہیے اور اگر آپ کی
یہی مرضی ہے کہ آپ فرح پر حملہ آور ہون تو بسم اللہ
توقف نکیجے اور اپنا سامان جنگ وجدل لیکر جلد
ملیار کر تشریف لائیے کیونکہ تساہل کرنے مین کہین ایسا
نہو کہ قندہار بہی آپکی ہاتہہ سے جاتا رہے اس پر اسکو
پڑہکر امیر صاحب بہت غضب اور غصہ مین ہوئی اور کہا کہ
سلطان احمد جان لاف زنی کی باتین کرتا ہے ہمارا تو
قول یہی کہ یا ہم ہرات کو فتح کرتی ہین یا قندہار سے ہاتہہ دہو بیٹہین
۱۶ اپریل کو محمد اعظم خان اور سردار محمد علی خان
دربار مین حاضر ہوئی اور عرض کی کہ مہربانی فرماکر سردار محمد جان
کو اوسکی عہدہ پر بحال فرمائی اسکی جواب مین امیر صاحب نے
کہا کہ ہم اسکو ہرگز قندہار مین نہین لیجائینگی البتہ ہمارے ساتھ
تمہاری ہم اوسکو سرداری پلٹن پیادون وسوارون کے

عطا کرینگی مگر توپخانہ اوسکی سپرد نکیا جائیگا اگر تمہاری
مرضی ہو تو اوسکو ترکستان لیجاؤ اوسی تاریخ کو امیر صاحب
نے کابل کی بڑی بڑی سوداگرون اور تاجرون کو
طلب کیا اور اونسے کچہہ روپیہ مانگا بجواب اسکی انہون نے
بیان کیا کہ ہماری پاس بالکل روپیہ نہین تب امیر صاحب نے
سردار محمد اعظم خان کو طلب کرکی اون سے اس مقدمہ
مین مشورہ کیا یہ بات دیکہکر سردار شیر علیخان بہت
رنجیدہ ہوئی اور ناخوش ہوکر کہنی لگے کہ امیر صاحب خفیہ
معاملات مین بہی اعظم خان سے مشورہ لیتی ہین غرض کہ
ایسی چند باتون سے درمیان اُن دونون سردارون کے
صورت تنازعہ کی عین دربار مین پیدا ہوئی اور قریب
تہا کہ دونون سردارون کی باہم وہین لڑائی ہوتی
لیکن امیر صاحب اور غلام محمد مختار نے درمیان مین
پڑکر دونون سردارون مین صلح کرا دی فقط
۱۷ اپریل کو دوپہر کیوقت امیر صاحب نے مع محمد اعظم خان
و دیگر سردارون کے سمت قندہار کوچ کیا اور مقام غزنک
ڈیرا ہوا امیر صاحب کی ساتہہ ایک لشکر جرار جاتا ہے
اور اونکی دو محل بہی ہمراہ ہین کابل کی حکومت سردار
محمد علی خان ولد شیر علی خان کو مرحمت ہوئی اور غزنک
کے مقام محمد امین خان کی عرضی قندہار سے آئی اوس
مین مندرج تہا کہ سردار سلطان احمد جان نے غلام محی الدین خان

کو حاکم فوج کا مقرر کیا اور اپنی ہمراہ فوج لیکر دو منزل جانب
دریای کرشک آگی کوبڑہی لازم ہی کہ آپ حتی المقدور
جلد قندہار مین تشریف لائی کیونکہ ہر روز اٹھہ دس نفر
سپاہی فوج سی بہاگتی چلی جاتی ہین فقط

۱۸ اپریل کو امیر صاحب کا لشکر قلعہ قاضی کی طرف روانہ
ہوا مگر امیر صاحب غزنک مین رونق افروز رہے
سبب اسکا یہ ہوا کہ وہ دن جمعہ کا تہا اور اسی سبب
سی امیر صاحب نی چاہا کہ قبل کوچ کرنی کی نماز جمعہ
ادا کرلین اور اوسی روز چار سوار قندہار کی جانب
روانہ کی کہ وہ بہونچکر سامان رسد مہیا اور موجود کرین
اور مستوفی نے تمام اہلکارون کی نام حکم جاری کیا کہ کابل
سی قندہار تک ہر ایک اہلکار اپنی اپنی علاقہ
مین جملہ سامان رسد امیر صاحب کی لشکر کیواسطی فراہم
اور جمع کر رکہین فقط از اردو دہلی گزٹ

تقرری

معلوم ہوا کہ جناب آنریبل ہرلنگٹن صاحب بہادر
کہ جو میمبر کونسل ہند کی تہی وہ سر بارٹل فریر صاحب
بہادر کی جگہہ میمبر ہوم کونسل کی تقرر ہوئی اسیطرح
ہز ہائینس راجہ صاحب والی کپورتہلہ گورنر جنرل کی کونسل
اور مہاراجہ صاحب والی پٹیالہ میمبر مقرر ہوئی
مین تاریخ فقط ایضاً

ہندوستانی آمدنی جیلخانہ

لاہور کرانیکل سی دریافت ہوا کہ سنہ [illegible] عیسوی
مین جو اخراجات وغیرہ ساخت قیدیان جیلخانہ فرد درست
ہوئین اون کی آمد بعد وضع خرچ کی زیادہ پچاس ہزار
روپیہ سی بہی انسپکٹر جنرل جیلخانہ کی کہتی ہین کہ
جب تک اس سی دو چند آمدنی جیلخانہ کی نہوگی
ہم ہرگز راضی نہونگی فقط ایضاً

دہلی

وہان کی ایک چٹہی مخبرہ دوسری مئی مرقومہ سے
کہ جامع مسجد کی مرمت ہوتی ہی اور یہ بہی سنا گیا کہ
عنقریب مسجد مذکور مسلمانون کی حوالہ کردیجاویگی
نہو ریہ خبر صداقت طلب ہے فقط ایضاً

جمع وخرچ ہند

گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی نمبر ۱۸
مورخہ ۶ مئی مین جو گفتگو آنریبل لینگ صاحب ممبر
کونسل قانونی متعلقہ امورات مالی ملک ہند اجلاس
کونسل مین بتاریخ ۱۹ اپریل روز چار شنبہ اور
۲۶ اپریل روز چار شنبہ درباب جمع و خرچ
ملک ہند کی ہوئی بسبب قلت صفحہ اخبار کی بہت
مختصر کرکی لکہی جاتی ہے — عرصہ دس برس کا گذرا
کہ آمدنی ملک ہند کی ۲۹ کروڑ ۴۱ لاکہہ روپیہ سالانہ
تہی اب ۴۲ کروڑ ۰۰ لاکہہ روپیہ سال ہے اوس زمانہ
سال مین ۱۲ کروڑ ۵۰ لاکہہ روپیہ سال زیادہ ہوا اس

فوج مسلح ہر قسم کے قریب بہ تعداد ایک لاکھ پچیس ہزار
کے ہو جائیگی سنہ ۱۸۱۱ع مین بحساب اوسط اللعت
اور وہ سپاہی ہندوستان مین زاید از تعداد ... مین
کہ جس کا کل خرچ فی لغر اماعت سی کم نہین ہو سکتا ہے
اور سنہ ۱۸۶۱ — ۲ع مین انگلستان مین فوج کا خرچ
دنیا بڑا تہا اور وہ قریب قریب برابر سنہ ۱۸۶۰ —
۶۱ع کی تہا — خرچ سررشتہ جہازات اور افواج
بحری کا کم ہو کر بقدر ... لاکھ ... ہزار کی رہ گیا ہے
یعنی بہ نسبت سال گذشتہ اسمین تخفیف ... لاکھ
روپیہ کے اور بہ نسبت سنہ ۱۸۶۰ — ۶۱ع ... لاکھ
... ہزار کی ہوئی ہے — دیگر اخراجات قریب ... ہما وا
ہین سررشتہ پولیس مین ... لاکھ ... ہزار سے
کفایت ہوئی اور بمقابلہ اوسکی اخراجات بہی
بازدیاد عدالتون اور انتظام معدلت کی بقدر
... لاکھ کی زیادہ ہوئی — مختصر یہ ہے کہ بہ نسبت
سنہ ۱۸۶۱ — ۶۲ع ایک کروڑ ... لاکھ ... سات
لماعت کی بچت نظر آئی ہی اور جس طور پر کہ سال
مذکور کے حسابات مصححہ سی رقم ... لاکھ ...
ہزار ... کی فاضل نکلتی تہی اوسی نہج پر قطع النظر
اون تبدیلات کی جو کہ زیر تجویز ہین سنہ ۱۸۶۳ — ۶۴ع
مین ایک کروڑ ... لاکھ ... ہزار ... حسابات
فاضل ہوتی ہین — فقط از اخبار عالم

طوفان عظیم

اخبار ... کی خبر وحشت اثر کی بابت کچہہ احوال مختصر لکہا ہے
اب خبر کی صحت کلی ہوئی تفصیل وار خبر لوہنچی بلا مبالغہ
تحریر کرتی ہین کہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع کو ضلع راج شاہی کے
علاقہ تہانہ گوداگری مین ایک ایسا طوفان آیا کہ
معہ جبہ موضع پر بیبارہ سہار پور گوہل بار بے چلا ہار
کیتب پور وغیرہ کو تہ و بالا کر دیا کہ بالکل نیست خراب ہو گئی
یعنی دیہات مذکور ضلع مذکور کی جانب مغرب ۳ میل کے
فاصلے پر کنار دریای شرقی مہانند کی واقع ہین دریا کے
مذکور ان دہات سی دو میل نیچے ہٹ کر دریای گنگ
مین چلا ملا ہے اور سمت مشرق مجمع البحرین دریا بر و ایک
وسیع ریت کا میدان ہے اس حادثہ سی پہلے ۳ بجے
دن کی وقت دیر تک ہوا کا حبس رہا بعد اوسکی
جنوب و مغرب مجمع البحرین کے مغرب سمت ایک گہنگور
بادل کا ٹکڑا بہ شکل منقلب مخروطی یا مثل خرطوم فیل وہان
اوترتا ہوا نظر آیا بعد اوسکی ایک طوفان عظیم تند باد کا
اس تندی سی آیا کہ ہیبت اوسکی تعبیر و کیفیت ہو نہی وہم و گمان
کے ذہن نشین نہین ہو سکتی اور غبار کوہ تمثیل ابر
غلیظ کے ساتہ ایسا گہر گیا کہ گویا تمام کرہ خاک و آب
کرہ ہوا پر محیط ہو گیا دن کی رات ہو گئے عالم مین اندہیرا
چہایا اور ہر ایک کو منتشر کر کی ہیولای اولی یعنی
حالت اصلی خاک تک پہنچایا ایک ایسی صدا آتی تہی مہیب

سنے تعداد ضایع ہوئی کیشب پور مین دو شیر ہوا کے
تہپیڑے سے ہلاک ہوئے تہے — ظاہر ہی کہ
دریا کے محاذات مین جو جزیرہ ریت کی ہین وہان سے
یہ طوفان عظیم ڈہائی تین بجے کے وقت ہوا اوس
مقام کے بہت گرم ہو کر فرط لطافت سے کرہ ہوا سے
تجاوز کر گئی اور ایک صورت خلا کے زمین پر
پائی گئی اس حالت مین مصیبت زدہ لوگون نے مشاہدہ
کیا کہ ایک بڑا گونہ ہلکی ہو کر بالائی طبقہ ہوا پر ظاہر ہوا اور
جب نیچی اوترا خلا کی وجہ سے صدای ہولناک
سنائی دی ظاہر ہو کہ سنہ ۱۸۳۲ اور سنہ ۱۸۴۲ اور سنہ ۱۸
مین بنگال اطراف مین ایسی سانحی ہوئی ہر چند یہ حوادث
کہ ہر سال دہم اوس مقام مین گذرتی ہین اونکی حقیقت سے
اطلاع نہین پہر بہی یہ حادثہ سنہ ۶۲ عیسوی کا نادر الوجود
ظہور مین آیا گویا قوم عاد اور قوم نوح کی عذاب سابقہ سے
ملک پر نازل ہوئے فقط

۱۴ اپریل کو تین بجی دن کی شہر مذکور مین آگ لگی
تخمیناً ہزار جہونپڑے جلکر خاک سیاہ ہوگئی جسقدر
نقصان شامت اعمال سے شہر مین فساد اور تاراج
نیل کے باعث ہوتا تہے اوس سیلاب اور آندہی اور آتش
زدگی سے زیادہ تر ہوا فقط از اخبار انجمن ہند صوبہ
اودہ

برہما

رنگون کی کاغذات سے ثابت ہوا کہ برہما مین اس
قسم کی کوئین کہودی گئی ہین کہ اونمین سے اکثر کنوؤن
کا عمق ایکسو چہانوی فٹ کا شمار مین آیا تعجب یہ ہے
کہ اونکی اندر سبز رنگ کا تیل زیتون کی مانند دیکہائی
دیتا ہی پانی تو نیچی ہی اور پانی کی اوپر تیل جیا رہتا ہی
اور پانی آئینہ کی صورت چمکتا ہی اوس تیل کی نکالنے
کو دو نفر مقرر کئی جاتی ہین ایک آدمی تو گہڑون کی
منہ مین رسی باندہتا کہولتا ہی اور دوسرا اوس چرخی
کو پہراتا ہی جب پہر وہی رسی لپٹ جاتی ہی اور گہڑا ابدلا
جاتا ہی جب پہر پہر کر اوپر آجاتا ہی گاڑیون مین
بہینسون سے چڑہی بچہا کر وہی تیل گہڑون سمیت لوگ
سوداگری کو لیجاتی ہین عرصہ سے وہی تیل کلکتہ اور
مدراس مین فروخت کو جاتا ہی اوس سے بخوبی روشنی
ہوتی ہی اگر رنگون مین اوسی تیل سے بتیان بنائی
جائین تو بہت نفیس اور کاشی پور کے بتیون پر چربی
ہوان فقط از اخبار اودہ اخبار [illegible]

کٹک

یہان کی صاحب کمشنر نی باغیان سنبل پور کی سردارون
سے سند عاری کی ہی کہ بغاوت و شرارت فتنہ و فساد
سے باز آئین اور منتشل اور باغیون سے سرکار کے بلند اقتدار

سے گے اطاعت اختیار کرین یہ باغی بہت دنون سے
اوس نواح مین خاک بیزی کر رہی ہین یقین ہے
کہ اس استدعاء مصلحت امیز سی اپنی اعمال پر نادم
ہو کر سرکار مین حاضر ہون فقط الیضاً

اطلاع

۱۴ اپریل کو اس شہر کی روسا و شرفا کا ایک
جلسہ اس غرض سی منعقد ہوا کہ افسران ٹرک
اپنی سی یہ درخواست کیجاوی کہ ہندوستانی عورات
پردہ نشین کی لئی ایک دو گاڑی منجملہ قطار گاڑیون
کے علحدہ مقرر ہو جاوین جن مین صرف عورتین
بیٹہین کوئی مرد نہ بیٹہنی پاوی اس جلسہ مین بہت سی
معزز شخص مجتمع ہوئی اور سو آدمیون سی زیادہ کے
دستخط اوس درخواست پر اوسیوقت ثبت ہو گئے
ہمین امید ہے کہ افسران ریلوی اس درخواست کو
منظور کرینگی فقط الیضاً

اور تحریر صاحب شعلہ طور سی واضح ہوا کہ کچہہ
دن ہوئی کہ جسوقت بجہیان سی مسافرون کی ریل گاڑی
اسٹیشن بہرتیان کے متصل پہونچی اوسوقت بیچہ اوتہانی
والی جمراسی کی غفلت سی راہ راست کو چہوڑ کر دوسری
راہ پر چڑہ گئی آگی کچہہ گاڑیان مال کی کہڑی تہین اون
سے ضرب کہائی اوس ضرب سی دو ہوائی کشتیان کے
کلین شکستہ ہو گئین اور مال گاڑیون کو بہی نقصان
پہونچا آخر کار افسران ریلوی نی جمراسی مذکور کو
سزا یابی کی واسطی صاحب مجسٹریٹ بہادر کے
سپرد کیا صاحب موصوف نی جمراسی مذکور کو چہہ
مہینی کی قید کی سزا دی لیکن اوسکی تحقیقات
مین یہ بہی ثابت ہوا کہ فقط جمراسی کا قصور تہا بلکہ
بابو اسٹیشن ماسٹر بہی اس غفلت مین اوسکا شریک
نکلا کہ اوسنی ریل کی آنی سی پیشتر حسب دستور نیٹہ کو
نہ دیکہہ لیا اسواسطی اسٹیشن ماسٹر اپنی ہوشیاری
اور تندہی سی انجام دیتی ہین اور سمجہہ ہے کہ ریل کی
کام مین بڑی ہوشیاری چاہئی ورنہ ایک آدمی کے
غفلت سی صدہا جانون کا خوف رہتا ہی فقط

سر راہ زمین دوز

سبکو معلوم ہی کہ دریای سی عبور کرنی کیواسطی
اوپر پل بنای جاتی ہین لیکن دانایان فرنگ کے
ایجاد ہی کہ زمین کے اندر راہ کاٹ کر دریا کی نیچے سے
گذرگاہ ایسی بناتی ہین کہ دریا اوپر بہتا ہی اور نیچی
اوسکی زمین کی اندر راہ چلتی ہے چنانچہ اس صنعت عجیب
کا نمونہ دریای اٹک آر پار بنتا ہی اخبارات سی
مستنبط ہے کہ ایسی راہ دونون طرف سی اس دریا کے
کہودی جاتی ہی چنانچہ یہ خبر پیشتر بہی درج اخبار ہو چکی ہے
اب دریافت ہوتا ہی کہ جانب شرق سی ۵۰۰ فٹ
راہ کہد چکی اور غرب کی طرف سی ۴۰۴ فٹ اور نیز

۶۶۰ فٹ واسطی آر پار ہوجانے کے اور باقی ہے
مگر اس حصہ مین پانی کی ہوتون کیطرف سی کچھہ دشوار ہے
نہین ہے مگر پتھر کی چٹانی کاٹنی ہین اور یہ کام محنت کا ہے
چندان تجویز اور منصوبہ سی علاقہ نہین رکہتا ہے
فقط از مظہر الاخبار

امریکا

ڈنلسن نامی قلعہ پر جو کمبرلانڈ نامی ندی کی کناری ہی
جنرل گرانٹ نی بڑی فتح حاصل کی ہی اور اوسکی
تسخیر سے ملکی امورات کی بہی بڑی بہبودی ہوئی ہے
اہلیان دولت شمالی امریکہ نے اس فتحیابی کا
بڑا جشن کیا ہی اور اوسکو ایک فتح عظیم قرار دیا ہے
کہتی ہین کہ قلعہ مذکور کی تسخیر کرنی سی دوسری مقامون
کے رستہ جو مسدود تہی کشادہ ہو گئی وہان تک
جنگ کی باب مین ائی ہوئی مراسلات سی واضح ہوا کہ
قلعہ مذکور مین بوقت جنگ بیس ہزار سپاہ مقیم تھے
اونمین ۱۵ ہزار سپاہ جنرل فلائیڈ کی زیر حکومت ایک
دن آگی ہی بوقت شب رو بفرار ہوئی شمالی امریکہ کا
لشکر ۴۰ ہزار کا تھا اور اوسکی تائید پر اتواب کے
کشتیون کے جمعیت ندی مین کہری تہی قلعہ مذکور پر تین دن
تک سخت لڑائی ہوئی باغیون نے جو وہان بڑی بڑی
مورچی اور دمدمی تعمیر کی تہی اونہین پر پہلے پہل
شمالی امریکہ کا لشکر نی قبضہ کر لیا غنیم کی آتش بہت
تیز و تند تہی اس لئی جنگی کشتیون سے تاب
مقاومت نہ لا سکین اس جنگ مین کم اور مقتول و
مجروح ہوئے ہو لوگون کا تعداد ایک ہزار کا ہے
مگر غنیم کی سیکڑون سپاہ تین سپہ سالار بہت سا
جنگی اسباب شمالی امریکہ والون کے ہاتہ لگی فقط از آگرہ

کوائف چین

کگا سے ابریل کی بندرہوین کو بذریعہ تار برقی خبر ائی
کہ بہار نامی اسبوٹ نی پہلی تاریخ ہانگانگ سی نکلکر
اٹھوین اور دسوین کو سنگپور و ہانگانگ پر سی ہوتا
ہوا آیا ذیل مین مندرج ہین ہو کیفیتین لائین یعنے
ابتک چین مین باغیون کا دہوم دہام ہے
شنگہائی سے ۳۰ میل کے اندر ہین ہو افواج باغی سے
جنگ کرنی مین انگریزی اور فرنچ امیر البحر مشغول ہین
بالفعل شنگہائی مین ۸ ہزار آدمی پناہ گزین ہین لیکن
اونکی سربراہی نہین ہو سکتی ہی جاپان یا کین
سے کوئی ضروری خبر نہین ائی نانکن مین شاہی
افواج ندی کی کناری خیمہ زن ہین اور جنگ کرنی کی
دربی تجویز نینگپو سی آئی ہو کوائف سی واضح ہوا کہ

[illegible] ۱۵ ہزار سپاہ

کہ یہو سان پہ لشکر کشی کرنی کی لئی باغیان نے جنگی
جہازات تیار کر رکھی ہین فقط ایضا

فرنگستان مجرمون کی کثرت

تحقیقا دریافت ہوا کہ ۲۹ ر مارچ کے اجلاس مین حاکم
بزرگ عدالت عالیہ سوپریم کورٹ کلکتہ نی اہل جوری
سی مخاطب ہوکر متاسفانہ ارشاد کیا کہ اس قرینہ کے
فہرست جرایم دیکھنی سی ظاہر ہوا کہ ملکی ادمیون کے
نسبت فرنگستانی لوگ بہت زیادہ مرتکب جرایم ہوئی
اور ہندوستانیون کی جرایم باوجود قلت کی خفیف
اور فرنگستانیون کی کثرت کی ساتھ سنگین پائے
ہمین نہایت تاسف ہوا کہ فرنگستانی لوگ قتل عمد
وزردی خیانت وجعلسازی وفعل شنیعہ وغیرہ مین
ہندوستانیون سے زیادہ تر گرفتار ہوئی فقط از اخبار [illegible]

حیدرآباد دکھن

صاحب انگلشمین کو حیدرآباد دکھن سی ایک خط ملا ہے
نامہ نگار اوسکا ظاہر کرتا ہے کہ رام راو مفسد نے
یہان بلوہ کرنیکا جو منصوبہ کیا تہا اسکا حال ہمنی اول
تمکو لکھہ بھیجا تہا کہ ایک نفر سائین جو بیشتر گرفتار ہو
تہا راستہ ناگہ جمعدار کے پاس مقید ہوا تہا اسکی بعد وہ
بہاگ گیا تہا اسکی داہنی ہاتہہ مین دو انگوٹھے ہونیکے
باعث بہت جلدی گرفتار ہونیکی علامت ہی آخر ناراینا
گھر اگانون مین اسکی پناہ گزین ہونیکا سراغ ملا تہا اتنے
جلسہ مین اول روہیلون نے بہی اسیر ایکر اتہا یہ حال مدد یافت
ہونی سی حبیب خان اپنی سپاہیون کو لیکر مقام مذکور پر
جلدی جا پہنچا اور اوسکو گرفتار کر لیا مگر لاتی وقت رستہ
سے وہ بہاگ گیا لیکن فورا پکڑ آلیا تب اوسنی رستی
مین اپنی پاس سی خنجر نکالا اور گلا کاٹ کر مرگیا اسکی زندہ
نہ لانی سی سرکار حیدرآباد بہت ناخوش ہوئی کیونکہ وہ شخص
رام راو بلوائی کا بڑا دوست اور معتمد رفیق تہا اگر وہ زندہ آتا تو بلوا
مذکور کی جای سکونت کا حال دریافت ہوجاتا فقط از کشف الاخبار

امرتسر

کار ریلوی یوما فیوما ترقی پر ہے کہتی ہین مقام قدیم
مسمار ہوگا اور کوتوالی کی لئی عین چوک مین محاذی
تالاب کے مکان جدید بہت وسیع اور دولت تعمیر کیا
جائیگا مرمت سڑکون کے جاری ہے اور واسطی مصارف
تعمیرات مفید عام وخاص کے پیشگاہ گورنمنٹ پنجاب سے
پچیس ہزار روپیہ کی منظوری ہوگئی ہی مگر یہان آجکل
روپیہ کے وہ قلت ہی کہ اگر کوئی شخص بمبی یا کلکتہ وغیرہ
اس شہر مین ہنڈوی کروانی چاہے تو تین چار روپیہ
کی شرح سی حاصل کرسکتا ہی اب گورنمنٹ نی امرتسر مین دو لاکہہ روپیہ بھیجنے
کا ارادہ کیا ہی اگر یہی تو یہان روپیہ کا اور زیادہ توڑا ہو جائیگا
بلکہ شاید کہ اور شہر وغیرہ مین بہی ہنڈیون کم ہو جاوے فقط از اخبار مجمع البحرین

خط

جناب جلیسہ صاحب مظہر لطف و کرم مہربان دوستان
مہتمم مطبع احباب صاحب زاد کرمہ بعد
سلام نیاز خلاصہ مرام آنکہ بملاحظہ صحیفہ مظہر العجائب مطبوعہ
۷ مئی نمبری ۱۹ معلوم ہوا کہ جو سابق میں نسبت منشی
صاحب مہتمم اودہ اخبار کے آپ نے صحیفہ مظہر العجائب
میں ارقام فرمایا تھا کہ الصاحب اودہ اخبار آپ کو بہت
اچھی ثقہ اخبار نویس ہیں انکو نسبت رئیسان والا مکان
ہندوستان کی ایسا مزاح نہ چاہی اس تحریر کو صاحب
اودہ اخبار نے نا پسند فرما کر اسکی تردید میں طبع آزمائی
فرمائی اور ناظرین اخبار کو مقتضاء طینت اور جودت طبیعت
اپنی دکھائی اور جواب الجواب آپنے واقعی نہ جواب مسئلہ
میں جواب لکھا الا معلوم کہ ارقام جواب میں کس حکمت سے
کوتہ قلمی ہوئی اس معاملہ میں زیادہ گفتگو کی مصلحت نہ سمجھی

راقم اثم بھی اگرچہ بتوجہ احباب مطبع بزمرہ احباب
داخل ہی اور احباب مطبع اور آپ سے نیاز حاصل رکھتا ہے
اسواسطے اپنا ارادہ تھا اس معاملہ میں پھر دوبارہ کچھ گفتگو کرتا
اور ناظرین صحیفہ مظہر العجائب کو قند مکرر کا ذائقہ دیتا
اور صاحب اودہ اخبار کی جوہر خیر خواہی ناظرین اخبار پر بوجہ
احسن معلوم ہو جاتا لیکن زیادہ بہتر جانا خلاف وضع ہے
اسواسطے سب باتوں کو قلم انداز کر کے اصل مطلب
عرض کرتا ہوں کہ زیب صحیفہ اخبار گوہر بار اپنی فرماکر ممنون
فرمائیے مگر اس بات میں مجکو شک ہی صاحب اودہ اخبار
پرچہ مطبوعہ ۹ اپریل میں سطر خیر خواہی تحریر فرمائی ہیں
اور اس تحریر کی نظیر اور تقریر دلپذیر سے بہبودی ہندوستان
خصوصاً طبقہ اعلی روسا رجاتی ہی کہ اسکو خیمہ کہنا نہیں چاہئے
ایک جدا ہے اسپر اوسکی تلی آباد ہو گا اسی جھوٹا رامپور
کہنا چاہئے کیونکہ بقول عوام بعد حضرت جناب شاہ اودہ کے
نواب صاحب والی رامپور جہان پناہ خدیو کیہان میں ماشاء اللہ
اب ہم دریافت کرتی ہیں کہ الصاحب اودہ اخبار اس جملہ
خیر خواہانہ اور فقرہ ہندوستانہ کی کیا معنی ہیں اور ان دونوں
فقروں سے کیا خیر خواہی اور فلاح جوئی مراد رکھی ہے
یا آنکہ بمقتضای معنی الشعر فی بطن الشاعر اس کلام کے
معنی بجز متکلم کوئی سامع نہ سمجھہ سکتا ہے فقط

راقم سایل طالب جواب

تائید حق

چونکہ گذارش حق مطبوع طبع ہر حق پسندی اور بیان راست
مقبول خاطر ہر خردمند بدینوجہ حق گزین دانش آئین جامع
صلاح و سداد مظہر فلاح و رشاد صاحب مہتمم اخبار عالم جہان نما
گذارش خاکسار کو پسند فرماکر اپنی اخبار گہر بار میں کیجگہ دینی میں عنایت

در اوده اخبار مطبوعه نهم اپریل سنه ۱۸۶۳ عیسوی مرقوم است که بندگان جناب معلی القاب نواب صاحب بهادر والی رامپور دام اقباله و زید الله ملکه خیمه جهان بزرگ عظیم الشان طیار کنانیده آند که در زمین چهار ده بیگه ایستاده می شود چنانچه برای دیدنش صاحبان یورپین مراد آباد و دیگر نیز هم بهار رامپور تشریف برده صاحب مهتمم اوده اخبار استعجابا و تعجبا می فرمایند که چنین خیمه را خیمه نباید گفت رام پوری دیگر که زیرش آباد خواهد شد و سامس رامپور خود گفتن باید چرا که بقول عوام بعد حضرت جناب شاه اوده نواب صاحب والی رامپور جهان پناه و خدیو کیهان هستند ماشاء الله فقط

درین گفتگو مزاج قلم راقم جام جهان نما خواست که چیزی بنویسد همدرین فکر نظر بر صفحه اخبار مظهر العجائب افتاد دیدکه مهتمم وقایع موصوف بر اعتراض حق آند لهذا از جودت طبع خامه وقایعه نگاری را باز داشته اعتراض سنیدیده صاحب انساب مذکور درین مقام ثبت می نماید ملاحظه فرمودنی است صاحب مظهر العجائب معترض آند که ای مهتمم صاحب اوده اخبار حضور در جماعت وقایعه نگاران درین زمان نیکو ترین و ثقه اخبار نویس مشهور آند جناب الشان را نسبت رئیسان و الامکان هندوستان فراح در مزاج نباید اگر

در واقعی سرکار ابد پایدار نواب صاحب بهادر والی رامپور خیمه عظیم الشان طیار شده است عجب و حیرت میست در اکثر سرکار هندوستان عمده ترین خیام می باشند چنانچه به سرکار دولت مدار جناب مهاراجه صاحب بهادر والی دهولپور خیمه چند منزل موجود است و انهم گویا شهری است لیکن در سرکار جناب مستطاب معلی القاب نواب صاحب بهادر سوای دیگر اشیاء عجائبات روزگار را یک پیاله نقری تحفه و عجیب قابل دید چنانست که شاید در دیگر کسی سرکار با وقار هندوستان چنین پیاله باشد ذکرش البته لایق درج اخبار است فقط

حالش باید شنید که بجناب نواب صاحب ممدوح صاحبان بلند مکان انگلستان گلستان نشان پیاله نقری ساخته ولایت دوستانه داده آند دران صنعت و ندرت این است که هرگاه آب درو پر می سازند فوراً جانوری بر آب نمودار می شود و می شناورد هم چون جانور جاندار به چهچهه می گراید آواز می دهد و مانند طایر الحان خوان کر بر می کند اگر به دران حالت چهچهگی کسی از انسان نزدیک پیاله مذکور می رود ان چهچهه سرای در آب غوطه می زند چون آن آدمی ازان جا متفاوت می شود تا باز آن طایر بالای آب بر می آید و بدستور بلیه حرکات می کرد گردن میگیرد و هرکسی که او را از دور باشارت انگشت دست خوف می نماید تا چون جانوران شور و غوغا می کند و علاوه این صنعت

وندرت بچشم ظاہران پیالہ این قدر خوش قطع وخوبصورت
وصاف است کہ تعلق بدیدن دارد حال شفافی وصفائی
آن اینست کہ درشب تاریک مثل ماہ درخشان می درخشد
زیادہ وصفش چہ برگوید فقط از اخبار جام جہان نما

چوتیا شہید

موضع بابری پرگنہ شاملی ضلع مظفر نگر مین ایک عجیب
واردات واقع ہوئی کہ مسمی رحیم بخش گماشتہ نواب
احمد علی خان صاحب کی مکان کی قریب ایک شخص باپینا افغان
رہتا ہی اور ایک بیٹی خوبصورت نوجوان رکھتا ہی اور شوہر
اوسکی بیٹی کا گوالیار مین نوکر ہی چنانچہ اس عورت سے
رحیم بخش مذکور سی آشنائی ہو گئی اور بہت روز اسی حالت
پر گذرے جب شوہر عورت مذکور کا بحصول رخصت گوالیار سے
آیا اوسکو شک ہوا کہ رحیم بخش کو عورت میری سے آشنائی ہے
اور چند روز درپے تحقیق اس امر کی رہا اور جب اوسکو
امتحان سے خوب دریافت ہو گیا اور شک مبدل بہ یقین
ہوا اوسوقت آگ غصہ وغیظ نے اوسکی دل مین جوش مارا
اور قوت غضبی نے اس امر پر آمادہ کیا کہ جسطرح ہو سکی
رحیم بخش کو قتل کرنا چاہئی چنانچہ ایکروز اوسنے لونڈی
کو رحیم بخش کے پاس بھیجا اور اوسکو سکھلا دیا کہ رحیم بخش
کو اس بہانہ سے کہ تجکو میری بی بی بلاتی ہین میری پاس
بلا لا وہ کم بخت اجل گرفتہ لونڈی کے فریب مین آکر
ہمراہ لونڈی کی ہولیا اور جسوقت اندر مکان کے
گیا تو خاوند عورت کا کہ پہلے ہی قتل اوس شخص کے
بیٹھا تھا اوسکی آنی سی مطلع ہو حالت غیظ وغضب مین تلوار
لیکر اوس شخص پر حملہ آور ہوا اور سر اوسکا کاٹ
کر نعش اوسکی کو زیر درخت کہ اوسکی مکان مین تھا دفن
داب دیا اور آپ بعد قتل کرنی اوسکی گوالیار کو چلا گیا
جب وارثان رحیم بخش نے اوسکو نہ دیکھا دو تین روز تک
ہر جگہہ تلاش کرتی رہی آخر کار جب کہین اوسکا پتا نملا
اوسوقت کوتوالی مین اس مقدمہ کی اطلاع کی اور اہلکار
پولیس درپے تفتیش اس مقدمہ کی ہوئی ایک چوکیدار
موضع کردوی کا کہ وہ آشنائی اِن دونون کی سی واقف تھا
اوسنے اہلکاران کی پاس جاکر بیان کیا کہ تم مکان فلان پٹھان کا
جاکر دیکہو کہ شاید اوس جگہہ اوسکا پتہ ملی چنانچہ اہلکاران پولیس
نے بہ نشاندہی چوکیدار اوسکی مکان مین جاکر تلاش کیا اور
نعش مدفونہ اوسکی کو زیر درخت سی برآمد کر مقدمہ کو
چالان عدالت کیا اور اب عدالت مین تحقیقات اس مقدمہ
کے ہو رہے ہی اور حال اپندہ جیسا دریافت ہوگا درج اخبار کر دیگی

ملکہ معظمہ

مدایح واوصاف جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی شرح و
بیان سے افزون ہین اور حیطہ تحریر وتقریر سی بیرون قلم
کو کہان طاقت کہ اونکی رعایا پروری اور بندہ نوازی

کا ذکر لکہہ سکی اور زبان کو بیان قوت کہ اونکی رعایت فرمائی اور غلہ گستری کا بیان کرسکی اگر کوئی شخص تمام عمر مدحت و ثنا جناب ممدوحہ مین سخن آرا ہو اور صدہا دفتر تحریر توصیف مین سیاہ کری تو بہی اونکی بیشمار حسنی عہدہ برا نہین ہوسکتا ہی عنایت شاہانہ نسبت ہر کہتر و مہتر یکسان ہے اور مرحمت مربیانہ نسبت ہر خویش و بیگانہ و زیادہ و نقصان تمام رعایای ممنون احسان بندہ بر قرار جناب ممدوحہ بقول ما شکرناک حق شکرک گویا ہی اور تمام برایا مرہون احسانات جناب موصوفہ بکلام ما وصفناک حق وصفک اعتراف نما اور مصداق اوسکی یہ ہے کہ اور لا ند اخبار سی معلوم ہوا کہ شہر اسٹبورن مین ایک بیمار الہ بیمار ہوئی شاہزادی بذات خود با اینہمہ عظمت و شان واسطی حال پرسی اوس مریضہ کی گہر تشریف لیگئین اور رونق افروز ہوکر حال مریضہ پوچہتی رہین اوسوقت وہ مریضہ بہت مضطر تہی جسطرح کہ حالت نزع مین بیمارون کا حال ہوتا ہے سیطرح بیکدن و اضطراب تہا جناب ملکہ معظمہ نے اوسکو اوسوقت بکمال تسلی و تشفی دی اور کمبل یعنی انجیل مقدس لیکر اوس مین نکال کر اوس عورت کو دیا کہ اسکو پڑہا چاہی اسکی پڑہنی سی بہت تسکین اور تقویہ حاصل ہوگا چنانچہ اوسیوقت ایک پادری صاحب بہی آئی اونہون نی جناب ملکہ معظمہ کو نہ پہچانا اور آداب اونکا جیسا کہ چاہی ادا نکیا جناب موصوفہ نی روبرو پادری صاحب کی فرمایا کہ یہ انا مقام نئی بائیل کا واسطی بہتری اس مریضہ کو دیا ہی اسکا پڑہوانا چاہئی اور یہ کہکر دولت سرای کو تشریف فرما ہوئین اور بعد مین پادری صاحب کو دریافت ہوا کہ جناب ملکہ معظمہ واسطی حال پرسی اس بیمار کی تشریف لائین تہین اور مجہہ سی آداب اور احترام شاہزادی ادا نہوا دیکہئی مرا کیا حال ہوگا بہت لرزان و ترسان رہا مگر جناب ملکہ معظمہ راحم حال رعایا کو کب منظور تہا کہ کسی پر تنبیہ اور توبیخ کرتین فقط

مراد آباد

ہماری ایک معزز نامہ نگار تحریر فرماتی ہین کہ در نیولا شہر مراد آباد مین بیماری تپ لرزہ کی کثرت ہی اور بیشتر آدمی اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین اور یہ بہی لکہتی ہین کہ تبدیلی جناب فیضماب مولوی سید احمد خان صاحب صدر اعلی کی مراد آباد سی غازی پور کو ہوگی چنانچہ جناب موصوف یکم مئی کو تشریف فرما مقام مذکور ہوئی اور علحدگی مولویصاحب کیسی بکمال رنج و ملال عاید حال مردمان شہر مراد آباد ہوا الحق احسان اور انسان جناب موصوف ایسی نہین ہین کہ کوئی اونکا رہون منت مشکور نہو کریم الخلق عمیم الاوفاق اور ستنای افاق ہین ہر علوم مین تکمیل حاصل کیا اور بہت کتاب ہر فن مین تصنیف کین کہ اون کتابون

در مطبع احباب بمقام رورکی باہتمام حکیم سید امراو علی اخبار ند اطبع شد

نمبر ۲۲ — ۲۸ مئی سنہ ۱۸۶۲ع مطابق ۲۸ ذیقعد سنہ ۱۲۷۸ ہجری روز چہارشنبہ — جلد ۱

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ بمطبع ہذا طبع ہوتا ہے اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک لعہ روپیہ سال ہی اور مدت ادای پیشگی کے تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہے اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہواری حساب سی قیمت لیجاویگی پس جس صاحب کو خرید اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا اطلاع کسی مضمون کا ضرور ہو تو [illegible] بخشیں اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاویگی اور جو مضمون کے واسطی فائدہ عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چھپتا ہے جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کار مزدوری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

کابل

۱۹ اپریل کو قزلک کے مقام پر خوانین کوہستانی امیر صاحب

کے حضور مین حاضر ہوئی اور عرض کئے جب سے یہ خبر مشہور ہوئی
ہے کہ خوانین کوہستانی امیر صاحب کے ساتھہ قندہار
کو جاتی ہین کوہستانی قومین اور خاص کر بخشیری
اور نجرادی نی سرکشی کرنیکا آرادہ کیا ہی اور موقع تاک
رہی ہین لہذا اب ہمین ساتھہ لیجانی سی معذور رکہین
لیکن ہم چار ہزار تفنگچی آپکی خدمت مین قندہار جانی کے
واسطی بہیجینگی یہ سنکر محمد عثمان خان نے گذارش کی کہ
یقیناً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلطان احمد جان والی ہرات نی اپنی
کوشش سے ایسا کیا ہی کہ وہ کوہستان مین کچھہ فساد برپا کری اور اوسکے
کہنی سے اقوام مذکورہ بالا جادہ اطاعت سی منحرف ہوگئی
ہین بعد مشورہ کرنی کی امیر صاحب نی عرض انکی اس شرط پر قبول
کی کہ وہ چار ہزار تفنگچی مع اپنی فرزندون کی روانہ کرین
۲۰ تاریخ کو قندہار سی خبر ائی کہ احمد خان حاکم لشیحون اور
اور علی خان سردار سیستانی نے سردار سلطان احمد جان
کے لکہنی پڑہنی سی ہر دو مقام مذکورہ بالا سپرد سردار نور
کر دئی اور سردار محمد امین خان اپنی عرضی مین لکہتی ہین کہ بعد
فتح کرنی فرح کی سردار سلطان احمد جان نی شاہ ایران کو
لکہا تہا کہ مینی حضور کی اقبال سی فرح کو فتح کر لیا اور اب میرا ارادہ
قندہار پر حملہ کرنیکا ہے الا جو کہ امیر دوست محمد خان خود قندہار
کو تشریف لاتی ہین لہذا امید وار ہون کہ حضور سی مجہکو کچھہ اور فوج
مرحمت ہو اسکی جواب مین شاہ ایران نی ایک فرمان بدین
مضمون اوسکی نام پر صادر فرمایا کہ اتنی جلدی جو تمنی کی
مناسب نہ تہی کیونکہ تم بسبب کم فوج ہرات مین چہوڑ فرح کو چلی
گئے اور اب جو ارادہ قندہار کی فتح کرنی کا رکہتی ہو صورت
اوسکی یہ ہی کہ ہماری پاس اتنی فوج طہران مین نہین ہی کہ ہم
اوسمین سی کچھہ فوج تمکو دی سکین ہان روضہ کی طرف سی
البتہ مدد دی سکتی ہین لیکن تم ہرات کی طرف سی بہت ہوشیار
اور خبردار رہنا اور اچہی طرح حفاظت اوسکی کرنا اوسکی بعد
تمہین اختیار ہی جو جی مین ائی سو کرو کہتی ہین کہ سلطان احمد جان
یہ فرمان پڑہ کر بہت رنجیدہ خاطر ہوئی ۲۱ تاریخ کو سردار
محمد شریف خان کے عرضی ائی تو دریافت ہوا کہ سردار
جمعہ خان جو تیمنی کی متصل ایک قلعہ کا حاکم تہا اوسنی گریز اختیار کر
روضہ لیکر قلعہ کو خالی کر دیا یہ بات سنکر امیر صاحب بہت
خفا ہوئی اور حکم دیا کہ اسیوقت ہمارا لشکر ہتر تک سی قلعہ
قاضی کی سمت کوچ کری فقط ۲۲ تاریخ کو بارش
شدت ہوئی اور اس سبب سی امیر صاحب وہین مقام کرنیکا
ارادہ کرتی تہی کہ اتنی مین ایک عرضی قندہار سی ائی اوسکو
دیکہکر امیر صاحب بہت گہبرائی اور سب خوانین اور
سردارون کو سوای مستوفی اور حافظ جی رخصت
کیا اور یہہ حکم دیا کہ لشکر کا کوچ ارغندہ کو ہو اوس عرضی
کا مضمون کسی پر ظاہر نہین ہوا مگر قاصد کی زبانی معلوم ہوا
کہ ایک مقام پر جو درمیان گرشک اور صحرای بکوا کے

واقع ہی سلطان احمد جان اور محمد شریف خان سے فوج مین لڑائی
ہوئی اور طرفین کی بہت آدمی مجروح اور مقتول ہوئی اور
محمد شریف خان کو شکست ہوئی القصہ امیر صاحب قندہار پہونچنے
کیواسطے حتی المقدور جلدی کر رہی ہین اور اسی مقام سے
امیر صاحب نی ایک فرمان بنام سردار محمد افضل خان بدین مضمون
ترکستان کو بھیجا ہے کہ ہم کابل سے جانب قندہار روانہ ہوئے
اور اب تم اپنی بہائی احمد خان کو جو ترکستان سے روانہ ہوا ہے
میمانا کا حاکم مقرر کرکی فوج اپنی براہ جمشیدی ہرات کو پہنچا
لیکن ہرات نو مین ٹہرنا نہین سیدہی ہرات خاص کو چلی جانا
ان شاء اللہ تعالی ہم بہی جلد ہرات کی جانب کوچ کرینگی فقط
۲۴ تاریخکو حسب الحکم امیر صاحب کی سردار شیر علی خان اور
سردار محمد اعظم خان نے گولی بارود وغیرہ سامان مسکرین
کا بندوبست کرکی ٹمپن سو اونٹ لادی اور امیر صاحب کی لشکر کی
واسطی روانہ کی فقط
۲۵ تاریخ کو سردار محمد افضل خان کا ایک خط بنام سردار محمد اعظم خان
آیا اوسکا مضمون یہ ہی کہ سابق ازین مینی جو ایک مراسلہ بابت
وفات شاہ قوقان کی امیر صاحب کیخدمت مین ارسال کیا تہا اوسکا
جواب ابتک نہین آیا اور والی بدخشان نے بہی کچہہ فوج طلب کی
تہی تاکہ وہ اوسکی مدد سی چند مقامات متعلقہ ریاست قوقان
جو اوسکی علاقہ کی متصل واقع ہین اپنی تحت و تصرف مین لا دیے
لاجو کہ اس مقدمہ مین کچہہ حکم امیر صاحب کا میری نام صادر
نہین ہوا لہذا مین نی اوسی کچہہ اقرار نہین کیا اور سنتی
ہین کہ شاہ بخارا قوقان کی جانب کوچ کرنیکا ارادہ کر رہے
ہین اور اسی مراسلہ مین بخارا کی یہہ خبرین لکہی تہین کہ وکیل
روس مقیم بخارا کی ایک چٹہی ملازمان شاہ بخارا نی پکڑ کر شاہ کے
حضور پیش کی اوسکا مضمون یہ تہا کہ والی قوقان نی اپنی
دار ناپائدار سی کوچ کیا لازم ہی کہ جلدی کر کی بارکندی
قوقان مین فوج بہیجی اور اوسطرف اپنا قبضہ کر لیجی شاہ بخارا
نے بر طبق اوسکی وکیل کو طلب کیا اور پوچہا کہ یہ کیا
بات ہی کہ تم برخلاف عہدنامہ کی اس مضمون کی خط روانہ
کرتی ہو اوسکی جواب مین اوسنی عرض کیا کہ جب تک شاہ
قوقان زندہ رہا ہمکو کچہہ اوس ملک سی سروکار نہ تہا مگر جو کہ
اوسنی اب رحلت کی مجہکو ضرورتا لازم ہوا کہ مین اطلاع اوسکی
اپنی مالک کو کر دون یہ سنکر شاہ بہت غصہ ہوا اور اوس خط کو
سپہ سالار روس کی پاس بمقام اغاسجد بہیجدیا فقط
سردار محمد افضل خان نی اپنی مراسلہ مین امیر صاحب کو
لکہا ہی کہ اب بتعجیل تمام قندہار مین داخل ہو جئی کیونکہ غنیم کا
لشکر اس جانب کوچ کر رہا ہی ایرانیون کی فوج مشہد مین
مقیم ہی اور میمانا مین یہ افواہ ہو رہی ہی کہ ایرانیون کا لشکر
قندہار کیطرف کوچ کر رہا ہی اس مراسلہ کو پڑہکر سردار محمد اعظم خان
نے بجنسہ اوسکو امیر صاحب کیخدمت مین روانہ کیا ——
۲۶ تاریخکو مستوفی نے حسب الارشاد سردار

شیر علیخان کے کوہستانی سرداروں کو لکہا کہ اپنی پلٹنوں کو معہ لشکر کی غزنی مین جلد بہجو اور جسوقت محمد اعظم خان زرمت کو روانہ ہونگی اوسوقت سردار شیر علی خان کابل سی امیر صاحب کی لمبو کی جانب کوچ کرینگی اور اونکی جانیکی بعد فقط ایک پلٹن اور دو توپین کابل مین رہ جاینگی فقط ——

قندھار

سندہ مین اخبار کی ایک کارسپانڈنٹ نسکار پور سے لکہتی ہین کہ چند قافلہ سوداگرون کی اور تجارون کے جو بارہ دن کی عرصہ مین قندہار سی آتی ہین اونکا یہ بیان ہے کہ سردار محمد آمین خان اور سردار محمد شریف خان گرشک مین اپنی فوج کے ساتہہ مقیم ہین اور اونکا ارادہ بالفعل فرح پر یورش کرنیکا نہین ہی کیونکہ امیر صاحب نی اونکو لکہہ بہیجا ہی کہ تم ہرگز قندہار اور گرشک کو چہوڑکر فرح پر مت جانا بلکہ جسطرح ممکن ہو قندہار اور گرشک کے حفاظت میری پہونچنی تک رکہو اور امیر صاحب نے اول سردار محمد افضل خان کو لکہہ بہیجا ہی کہ اپنی علاقہ مین رعایا کی سب طرح پر حفاظت اور دلجوئی کرکی تم معہ اپنی فوج کے ہرات کو روانہ ہونا اور سنا جاتا ہی کہ سردار محمد علی خان اور سردار شیر علی خان بہی ہرات کو روانہ ہونگی اور امیر صاحب ابہی داخل ہونی پر قندہار مین محمد آمین خان اور محمد شریف خان کو ایک لشکر جرار اور آزمودہ کار کا سپہ سالار مقرر کرکے ہرات کو روانہ کرینگی اور سنا گیا کہ فرح کی فتح کرنی کی وقت کچہہ لڑائی نہین ہوئی تہا جو قندہاری سپاہی تہی اونکو سردار سلطان احمد جان نی گہر جانی کی اجازت دی اور کابلی سپاہیون کو بی عزت اور بکمال ننگ کیا اور پہر اونکو قوم ترکمان اور ازبک کی ہاتہہ بیچ ڈالا سلطان احمد جان کی پاس بالفعل دس ہزار سپاہ معہ بارہ ضرب توپ کی ہی کہ منجملہ اوسکی سات ہزار سوار اور تین ہزار پیادہ ہین اور سردار محمد افضل خان اور سردار غلام محی الدین خان سنبر داری مین سردار سلطان احمد جان کے ہمراہ بڑی ہوئی ہین فقط از اخبار اردو گزٹ دہلی

مرض عجیب

صاحب اخبار عالم صحیفہ اخبار مطبوعہ یکم ستمبر ۱۸۶۲ء مین ترتیب صفحہ فرماتی ہین کہ درین ولا ایک طوائف صدر بازار میرٹہ کو ایک مرض جدید لاحق ہوا ہی کہ اجتبک اس قسم کا مرض کہین نہین سنا یعنی اوسکی ہاتہہ کی انگہوٹی مین سی علی الاتصال بخار یعنی دہوان نکلتا ہی جسطرح سی کہ بجہ گل ہوجانی شمع کے دہوان نکلتا ہی زیادہ یہہ حیرت ہی کہ اوس عورت کو اس حالت مین کچہہ تکلیف اور صعوبت نہین معلوم ہوتی اور ظاہر اکوی دوسرا مرض بہی اوسکو نہین ہے فقط فہیم مظہر العجائب خدمت مین صاحب مہتمم اخبار عالم کی عرض کرتا ہے اگر آپ نی مریضہ کو براد العین ملاحظہ فرمایا ہو تو شرح حال اس مرض جدید کا بنظر فائدہ عام افرماوی اور یہہ بہی کہ جس حکیم

کچھہ صورت زخم یا ورم کے بہی ہے یا نہین فقط

علاج بچھو کا

حیدر آباد گزٹ سی گذری کہ حیدرآباد مین ایک چہوٹی بچھو نے
جو عام قسم سی تہی ایک میم صاحبہ کی ڈنک مارا
مگر اوسکی زہر نی اسقدر اثر کیا کہ تہوڑی دیر مین چہرہ متغیر
ہوگیا اور تمام بدن سیاہ پڑ گیا غش پر غش چلا آتا
تہا اور سوزش کی ماری دوہری ہوی جاتی تہین غرضکہ
اسقدر برا حال ہوا کہ اونکی زیست کی توقع جاتی رہی
مگر ازان بعد کچھہ کچھہ آرام ہوتا گیا اور اب کسیطرح کا
خطرہ نہین ہی صاحب خبر لکہتی ہین کہ ہمکو ایک سریع التاثیر
دوا بچھو کی ڈنک مارنی کی معلوم ہے سو ہم واسطی
آگہی خاص و عام کی تحریر کرتی ہین جاننا چاہئی کہ جسوقت
کوئی بچھو کسی کی ڈنک ماری تو لازم ہے کہ دہکتا
کوئلہ چمٹی وغیرہ سی پکڑکر اوس جگہہ کے پاس جہان ڈنک
لگا ہو رکہے اوسوقت اوس آگ کی حدت سی وہ
زہر باہر نکل اویگا پہر اوسکو کپڑی سی پونچھہ ڈالے پہر کچھہ
اثر باقی نرہیگا فقط از اردو دہلی گزٹ

حکم محکم سرکار

مطابق اخبار ہفتہ وار آگرہ معلوم ہوا کہ گورنمنٹ
سی یہہ حکم صادر ہوا ہی کہ جو کوئی شخص فعل
قبیحہ مثل کثرت مئی کا پینا اور چرس پینی اور افیون
کہانی و دیگر منہیات کے استعمال سی بیمار اور
ناتوان ہو جاویگا یا فعل بد زناکاری کی سبب مرض
آتشک و سوزاک وغیرہ سی ایسا مریض اور ناتوان
ہو جاوے کہ قابل نوکری سرکار نرہی تو ایسی شخصون کو
پنشن سرکار سی عطا نہوا کریگی فقط

شاہجہانپور

صاحب اخبار اول الذکر تحریر فرماتی ہین کہ
رسالہ ہندوستانی نمبر ۵ سیتاپور کو جاتا تہا اثنای راہ
مین بمقام شاہجہانپور بہیڑیون نی ایک لڑکون کو کاٹا
کہ کاٹنی سے دو لڑکی مرگئے فقط

بندوبست جدید فوج سرکار

اوسی اخبار سی معلوم ہوا کہ دربارہ گورنمنٹ سی نئی بندوبست
بندوبست گورہ یہہ حکم محکم نافذ ہوا ہی کہ چہپن پلٹن
ہندوستان مین رہین اور ۸۳ پلٹن دیگر ٹاپون مین بطور
ریزرو پلٹن خاص ولایت مین متعین رہینگی اور اس بندوبست
جدید مین ایک نیا حکم یہہ بہی ہی کہ آدمی جو دس برس
ولایت سی باہر رہی ملک ہندوستان مین رہیگا وہ
پانچ برس ولایت مین بہی رہیگا فقط

انتظام مجسٹریٹ

ناظرین اخبار کو معلوم ہی کہ سرکار کی ہر ایک صیغہ
یعنی فوجداری اور دیوانی وغیرہ کا بندوبست بخوبی
ہوگیا ہی لیکن بنسبت مدکسرٹ کی ہنوز والیان
ملک کی توجہہ کامل نہین ہوئی تہی اب اوسی اخبار
سی یہ بہی معلوم ہوا کہ واسطی انتظام مدکسرٹ
کے صاحب لانڈر نجیف نی صدر کو رپوٹ کی ہی
اب یقین ہی کہ بہت جلد انتظام اسکا بہی عمل مین اوے

علی نقی خان

صاحب اخبار محب رعایا انگلشمین سی ناقل ہین کہ
نواب علی نقی خان وزیر شاہ اودہ کو حکم ہوگیا ہی کہ جہان
چاہین وہان رہین گارد سرکاری جو اونپر مقرر تہا اوٹہہ
گیا فقط از اخبار انجمن ہند

بمبئی

صاحب دوربین اپنی پرچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ پہلی اپریل
کو شہر بمبئی مین ایک طوفان عظیم اوٹہا اور کہولی
اندہیون نے وہ ہوا باندہی کہ بڑی بڑی درخت جڑ سی
اوکہڑ گئی ہزار ہا مخلوق کا نقصان ہوا سیکڑون آدمیون کی
دم فنا ہو گئی لاکہون جانور نیست نابود ہو گئی کچہہ رنگ
بید نسبت ہی اکثر جگہہ یہہ آفتین سنتی ہین خدا خیر کری اور
دوسری اخبار سی معلوم ہوا کہ یہان ایک شخص
شیخ احمد ابراہیم نی ایک کسبی مسماۃ شریفا اور اوسکی ما
مسماۃ ممولا کو بضرب چاقو ہلاک کیا سبب اسکا یہہ
بیان کرتی ہین کہ شیخ مذکور مدت سی اسکی عشق مین مبتلا تہا
اور اوسنی بہت کچہہ روپیہ اپنا برباد کیا اب کچہہ دنون سی
اس عورت نی ایک صورت کج ادائی اور بیوفائی کی
اختیار کرنی چاہتی تہین پیدا کی تہین اسپر اس جوان کو
کمال رشک آیا اور سوای قتل کرنی کی اوسکو اور کوئی
تدبیر نہ سوجہی وقت گرفتاری کی اس شخص نے سرگذشت
اپنی بیدہڑک روبروی حکام پولیس بیان کی عمر اوسکی
قریب چالیس برس کی ہوگی اور چہرہ پر ہیولا پن برستا تہا
اور اون دونون کے قتل کرتی وقت موہن لعل اور
مسماۃ ہنو طوائف نی اوسی دیکہا تہا فقط

تہانیسر

ایک خط آمد تہانیسر سی واضح ہوا کہ یکم مئی سنہ حال
سی ضلع تہانیسر علاقہ ملک پنجاب شکست ہو کر ضلع
کرنال مین شامل ہوگیا صاحب ڈپٹی کمشنر یہان کی ضلع
رہتک کو روانہ ہوئی اور ۹ مئی سی کل عملہ برخاست
ہوگیا تحصیل پیپلی ماہ اسوج مین شاہ آباد کو جاوئگی پندرہ
موضع تحصیل پیپلی کی تحصیل گوہلہ مین شامل ہوئی
مگر یہہ سنی خبر ہی کہ شاید تحصیل گوہلہ بہی شکست

ہو جاوی دیہات سدہوال وغیرہ ضلع انبالہ مین شامل ہو جاوین اور پرگنہ چبکہ کا تبادلہ راجہ پٹیالہ سی ہو جاوی فقط از اخبار عالم مطبوعہ ۲۲ مئی ۱۸۶۲ علیگڈہ

اندور

گرانی غلہ کا وہی حال ہی نرخ مین کچھ بھی تنزل نہین ہوا خوف ہی کہ شاید چند روز مین عشق اللہ بھی موقوف ہو جاوی حکام انگریزی بہت متردد ہین اور خارجاً سنا گیا کہ نقالان چہاونی اندور پر تاکید سخت ہے کہ وہ چھ مہینی کا غلہ بہر لین ورنہ پہر سرکار اپنا انتظام کری گی اور اوسوقت کوئی عذر مسموع نہ ہوگا چہاونی مین تو بالفعل غلہ آگیا اور وہان فی الجملہ شکایت کم ہوئی ہم سنتی ہین کہ علاقہ بہوپال مین مالک ریاست نے حکم سخت دیا ہی کہ غلہ سرحد بہوپال کی باہر جانے پائے اگر یہ فی الواقع درست ہی تو اچھا نہین اسمین بجای فایدہ کے رعایا بہوپال کا نقصان سراسر ہوگا اگر ناظرین اخبار ذرہ بہی توجہ کرین کی تو اس تحریر کی متانت اونکی ذہن نشین ہو جائیگی ہماری دوستون مین سے چند کی رای یہ ہی کہ ریاست بہوپال سی حکم مناسب جاری ہوا ہے اور اسی مین اوس ملک کا فایدہ ہوگا مگر ہم کہتی ہین کہ اس مین ہرگز ملک کا فایدہ نہین بلکہ بالعکس نقصان ہی قواعد مدن سی بلدہ اور حسن و قبح معلوم ہو جاویگا فقط از مالوہ اخبار

کالکا

کوہ شملہ مین آثار ایک بہت بڑی کان کوئلہ کا نمودار ہوا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اوسمین سی بہت اچھا کوئلہ قابل کار نکلیگا اور خلقت کو جو لکڑی کے گرانی کا خیال ہے جاتا رہیگا فقط از مفید خلایق

جینشیا و کوسیا

انگلشمین اخبار سی دریافت ہوا کہ جینشیا و کوسیا کے مفسدون کو افواج سرکاری نی زیر کر کی بہت سی مضبوط مقام اونکی مسمار اور ویران کر ڈالے اور بعض مواضعات کی باشندون نی اطاعت سرکار قبول کی مگر جب تک اچھی طرح سرکوبی اونکی عمل مین نہ اویگی وہ ہرگز باز نہ اوینگی اور عجب نہین ہے کہ پھر جمع ہو کر سر بشورش اوٹھاوین اور اسی سبب سی یہ صلاح ٹھہری ہی کہ کسیقدر فوج واسطی تنبیہ و تادیب اون سرکشان ناعاقبت اندیش کی پہاڑون پر مقرر اور متعین کری جاوی اوسکی بعد ایک اور چٹھی مورخہ ۲ اپریل جنرل سوزر صاحب بہادر کی لکہی ہوئی جو مقام شلانگ مین مقیم ہین آئی ہے اوسمین لکہا تہا کہ فوج سرکاری

باغیون کے تعاقب مین سرگرم ہی لیکن وہ پہاڑون
پر جمع ہو جاتی ہین مگر جب فوج سرکاری اونکا پیچھا کرتی ہے
تب وہ بہاگ جاتی ہین اور افسر اور سپاہی لوگون
کو اس خراب ملک مین ضروری اجناس خوراک بہی بہم
نہین پہونچتی بارش شروع ہو گئی ہے اب موسم مین
بگڑتا جاتا ہی صاحب مکاتبہ لکہتی ہین کہ اگر ان پہاڑیون مین
سی کسی قدر بر حکام نظر با لطف اور مہربانی فرما کر انہا
دست نبادین تو بہت مناسب ہے تا کہ اونکی کوشش اور
سعی سے سب مفسد بہاگ بیٹہین اور صورت امن وامان
ہو جاوے فقط

پیشاور

ناظرین کو یاد ہو گا کہ سابق اسی کسی پرچہ مین حال
آنی زلزلہ کا بمقام پیشاور تحریر ہو چکا ہی اب ایک
اور چہٹی آئی اوس جگہہ سی مفہوم ہوا کہ وہان ایک روز
زلزلہ آیا اور یہ زلزلہ بہ نسبت پہلی کی کسیقدر زیادہ سخت
تہا اور پہر چہاونی مین اون بنگلونکی دیوارین شق ہو گئین
اور ایک مکان کو شہر مین اوسی آسیب پہونچا اور
خبر ہی کہ جناب سلونی کوٹین صاحب بہادر عنقریب وہان
تشریف لاوینگی موسم کی اچہی ہونی سی بیماری کی کچہہ
شکایت نہین ہے فقط از اخبار آفتاب عالمتاب

کرانچی

ایک کرانچی کی چہٹی مین مرقوم ہے کہ یہ شہر گویا دروازہ
فارس ہے اور وہان کی خبرین جو براہ شکارپور آتی ہین وہ
معتبر ہین منجملہ اونکی ایک خبر یہ سنی گئی کہ سلطان احمد جان
والی ہرات معہ ایک لشکر جرار وارد ہو وہ کار قندہار پر
یورش کرنیکا ارادہ مصمم بنہین نہاد خاطر کیا ہی اور اگرچہ
امیر دوست محمد خان والی کابل نی بہی ایک جماعت کثیر
فوج کی اوس جانب روانہ کی ہی اور خود بہی تشریف لئے
جاتی ہین لیکن ظاہرا یہ توقع نہین پڑتی ہی کہ غنیم کی ہاتہہ
سی بچ جاوے اور اگر قندہار غنیم کی قبضہ مین آگیا تو بڑا
عجب ہے کہ وہ کابل کے جانب سی بچ لڑین ایک گروہ
نو اسی آدمیون کا کہ جنکی سکونت کا زمانہ منقضی ہو گیا
۴ تاریخ کو ملتان سی یہان داخل ہوا اور سپاہیان گورہ
جو ولایت کو جانیوالی ہین وہ ۹ تاریخ کو بمبی کے
طرف روانہ ہونگی فقط ایضاً

جیپور

صاحب ہمسم دہلی گزٹ کی ایک رسپانڈنٹ جیپور
سی تحریر کرتی ہین کہ صاحب پولٹیکل اجنٹ بہادر نی دو یاغیان
[illegible] کو گرفتار کیا ہی جو قوم کی سید ہین اور مفسدہ گذشتہ
مین انگریزون کے قتل مین شریک تہی ٹہاکر کچہن سنگہ جو [illegible]

اور دیوان اس ریاست کی تہی اونہون نے اندنون
اس دار ناپایدار سی رحلت کی ہزارون آدمی اونکا
افسوس کرتی ہین کیونکہ بہت نیک اور فیاض آدمی
تہی اب پنڈت شودین بجای اونکی مقرر ہوئی ہین
یہان کی عدالت ہای فوجداری کا کچھہ حال لکہنی کی قابل
نہین دیوان صاحب یہان کی حکامان فوجداری مجسٹریٹ
ڈپٹی وغیرہ سی بہت ناراض ہین اوسکا سبب یہہ ہے
کہ اونہون نے اہلکار سرکاری کو جو نصیر آباد سی جیپور کو کسی
سرکاری کام کو جاتا تہا پکڑ کی خوب مارا اور قید کر لیا
بلکہ یہ بیچارہ تمام عمر اسی قید کی حالت مین رہتا لیکن صاحب
ایجنٹ بہادر نی اوس مقدمہ مین تمام [illegible] مطلع ہوکر اوس
ناکردہ گناہ کو رہا کیا الاآن یقین ہے کہ نئی دیوان صاحب
تمام عہدہ داران فوجداری کو موقوف کر کی بجای اونکی
اون اشخاص کو جو ایسی کامونکی لایق ہونگی مقرر کرینگی کیونکہ
انکا ارادہ اول سی اسکی انتظام کی واسطی ہی سنا گیا
کہ [illegible] کی ٹہاکر یہان کے ذی اختیار مجسٹریٹ ہوئی اور
اب بسبب محنت اور جانفشانی نئی ڈاکتر صاحب کے
بہ نسبت سال گذشتہ کی یہان آدمی بیماری مین ضایع نہین
ہوئی حقیقت مین ان ڈاکتر صاحب کی تشریف لانی سی یہان
کے باشندون کو بہت آسایش اور آرام ہو گیا فقط
از اقتباس عالمتاب مطبوعہ ۲۱ مئی سنہ ۶۲ [illegible]

امریکا

درینولا امریکا سی جو بذریعہ تاربرقی خبر آئی اور مطالعہ
اخبارات انگریزی اور فارسی سی ہمکو معلوم ہوا اوسکے واسطے
ملاحظہ ناظرین کے درج اخبار کرتی ہین واضح ہو کہ چٹہی مورخہ
۱۴ اپریل آمدہ امریکا سی یہہ خبر تازہ معلوم ہوئی کہ بمقام
گورنتہہ مین نہایت سخت معرکہ جنگ جدل کا فیمابین افواج
شمالی اور جنوبی واقع ہوا لکہتی ہین کہ فوج شمالی مین سی
تخمیناً بیس ہزار سپاہی کام آئی اور افواج جنوبی
مین سی تیس ہزار میدان جنگ مین ماری گئی ایکدفعہ
شمالی والی فوج مخالف پر غالب ہو گئی تہی مگر بعد
افواج جنوبی کی پاس قرار واقعی کمک آگئی تو اونہون نے
مخالف کو شکست فاش دیکر پسپا کر دیا یہہ بہی
معلوم ہوا کہ درینولا شمالی افواج کی تعداد قریب ایک
لاکہہ کے ہے اور پانسو توپ ہر وقت موجود رکہتی ہین
آیندہ جو کچھہ حال مفصل اخبارات سی معلوم ہوگا واسطے
سیر ناظرین کی درج اخبار کرینگے فقط

آگرہ

۱۵ تاریخ روز پنجشنبہ کو مہاراجہ عالیجاہ سیندہیہ بہادر والی
گوالیار نے بمقام تاجگنج ایک جلسہ رقص و سرود و ناؤنوش
حکامان درجہ اعلی قرار دیا اور کچھہ رات [illegible] ہوئی لیکن وہ
جلسہ خاص تہا ہندوستانی لوگ اوسمین جانی نہ پاتی تہی بلکہ خود شہر کی باشندونکو [illegible]

سے اکثر تماشا دیکھنی گی بعدہ ۱۲ بجی دن کی بدشام دہے
اہالیان پولیس نے روضہ سی نکالدیا کہتی ہین مہاراجہ صاحب ممدوح
جس میم صاحبہ کو جان سی عزیز جانتی ہین اور بطرز توابل
انگلستان اپنی پاس رکہتی ہین بموجب خواہش اونکی یہ جلسہ
مقرر ہوا تہا ۸ بجی سی رقص فرنگیون کا شروع ہوا اور باجا
بہی انگریزی بجتا تہا انگریزین ہاتہہ ملا ملا ایسی ناچتی تہین
کہ ہر ایک واہ واہ کرتی تہی مہاراجہ صاحب والی بہرت پور
کو کہ وہ بہی اس جلسہ تشریف رکہتی تہی طلب فرمایا تہا الا
وی اس جلسہ مین تشریف نہ لائی شاید اونہون نے جلسہ
فضول سمجہا یا تصور کیا کہ میم صاحبہ محبوبہ مہاراجہ صاحب
بہی رقص کرینگی ہم اپنی ہمعصر کی ہمخواب کا رقص کیا دیکہین
کہ یہ بات بہت معیوب ہے یا کچہہ اور سبب ہوا ہوگا مجہی
جو سنین گے درج پرچہ کرینگی الا شہر مین مشہور ہے
کہ جیسی روشنی مہاراجہ صاحب والی بہرت پور نے
سابق مین کی تہی اوسکا چہارم حصہ بہی چراغ روشن نہ تہی
اسلئی راجہ صاحب بہرت پور تماشا دیکہنی نہ گئے
جمعہ کو ہر دو مہاراجہ صاحبان اپنی اپنی ملک کو تشریف لیگئے

فقط ازاخبار آفتاب عالمتاب

سونیکی کہان

واضح رای بیضا ضیائی ناظرین اخبار ہو کو الیت زرریز
انشکار ہو صاحب ٹائمس اف انڈیا کو خبر تحقیق ملی ہے
کہ سرحد بلگام کی طرف سونیکی کان نکلی ہے اسکی کہودنے
کیواسطی مستر لیف جو گیا تہا اوسنی پتہر کا کچہہ چورا
زیر آمدہ سی بہرا ہوا ملاحظہ سرکار کی واسطی ڈاکٹر ہنیس کے
پاس ڈاک پر بہیجا تہا ڈاکٹر مذکور نی جو اس کام مین بڑا واقف
کار ہی اس مین سی سونا نکال کر ظاہر کیا کہ ایک تن چورہ مین
دو اونس سونا نکلیگا اس حساب سی ایک تن پتہر کے ساتہ
سخت کرنی مین اتنی روپیہ ہاتہہ آئیگا سخت ... بہی مفت
جائیگی البتہ زیادہ تحقیقات کرنی سی یہ کان قابل فائدہ حاصل
ہونیکی نکلی گی یا نہین اسکا حال دریافت ہو جائیگا فقط از
کشف الاخبار مطبوعہ ۱۵ مئی ۱۸۶۲ عبمبئی

مضمون مفید عام

صاحب اخبار فیض عام اس مضمون مفید انام کو بحوالہ
اخبار محب رعایا اسطرح تحریر فرماتی ہین کہ ہندوستان
مین بہت سی رواج مروج ہین کہ جو اکثر صاحبان انگریز کو واہیات
یعنی نہایت عقل کی برخلاف معلوم ہوتی ہین اور ہم کہتی ہین
کہ ہان فی الحقیقت یہان بہت رواج ہین کہ جو عقل کی برخلاف
ہین لیکن ایسا کونسا ملک ہی کہ جسکی سب رواج عقل کی قاعدون
سی عین مطابق ہون بلکہ اصل یہ ہے کہ اکثر ملکون مین عقل کو رواج
مین دخل ہی نہین ہوتا بعض انگریز یہ جانتی ہین کہ یہ رواج
ہندوستان سی اگر بالکل اوٹہہ جاوین تو اچہا ہے اور اسے

سبب سی بعض اوقات نہایت پاک نیت اور پاک دل انگریز ہندوستانیون پر ظلم کر دیتی ہین مگر حقیقت یہ ہے کہ جب علم و عقل کا نور پہیلتا ہے تو بری رواج خود بخود غائب ہو جاتے ہین

ہندوستانی عورتونکا پردہ

یہان ہم کچہہ تنقیح اسبات کی نہین کرتی ہین کہ عورتون کو پردہ مین رکہنا اچہا ہی یا برا اور نہ ہمارا مقصد پردہ دارئیکی تعریف اور بے پردگی کے مذمت سی اس مقام پر ہے لیکن ماہ گذشتہ کی ۱۳ تاریخ کو اس شہر اٹاوہ کی ہندوستانی رئیسون اور شرافون نی ایک جلسہ کر کی یہ تجویز کی تہی کہ جو فائدہ ریلوی سی اس ملک کی رعایا کو ہوا ہے اوس سے یہان کے عورتین محروم رہے جاتی ہین کیونکہ ملک کی طریقہ قدیم کے مطابق ذی عزت اور معزز خاندان کے عورتین بغیر پردہ کے گاڑیون پر سوار نہین ہو سکتین اسواسطی ریلوی کے حاکمون سی درخواست کیجاوی کہ اگر مناسب سمجہین تو کچہہ بندوبست ایسا کر دین جس سی ریلوی کمپنی کا کچہہ نقصان نہو اور اس ملک کی عورتین پردہ سے ریل گاڑی پر سوار ہو سکین — اس تجویز مین ظاہرا کوی نقص نہ تہا اور یقین ہے کہ اگر اسکو ریلوی کی حاکمون نے منظور کر لیا تو صدہا عورتین ریل پر سوار ہوا کرینگی اس سی رعایا کو آرام اور ریلوی کی مالکون کو فائدہ پہنچیگا لیکن حسد انسان کی عقل پر پردہ ڈالدیتا ہی اسواسطی ایک بڑی نامی فہیم انگریزی اخبار نے اس درخواست کو واہیات قرار دیا اور ہدایت کی کہ جسکو پردہ رکہنا منظور ہو وہ یا تو ریل کے ایک پوری گاڑی کا کرایہ دیدی یا ریل کے ٹرین خاص اپنی واسطی کر لے ہمعصر موصوف نی کچہہ خیال اسبات کا نہ کیا کہ کیا برائی اس درخواست مین ہی جسکی واسطی مین ایسی نادانی کی بات لکہتا ہون سوای اسکی ہم دیکہتی ہین کہ وہی فہیم موصوف بڑی کوشش اسبات کی کرہا ہی کہ الہ آباد اور آگرہ کی درمیان ملکی مسافرون کی ریل رات کیوقت چلا کری جس سی انگریز لوگونکو تکلیف دہوپ عاید نہو اور ریل والون نے ہنوز اسبات کو اسواسطی قبول نہین کیا ہی کہ وقت شب کے ریل چلنی سی بہتیری ہندوستانی مسافر تکلیف پاکر ریل کا بیٹہنا چہوڑ دینگی — آفرین اوس ہمعصر اخبار کے فہم اور فراست پر جی کہ دس پانچ انگریزون کی آرام کیواسطے سیکڑون ہزارون ہندوستانیون کو تکلیف دینا اور ریلوی کے مالکون کا نقصان کرانا گوارا کرتا ہے اگر ایسا ہی حوصلہ ہے تو انگریزون کے واسطی دوسری ریل کیون نہین جاری کراتے جسمین کوئی ہندوستانی نہ بیٹہنے پاوے اور کیا اوسکو یہ بات معلوم نہین ہے کہ جیسی پردہ والی عورتون کو مل سکتی ہی ویسے ہی انگریزون کو بہی خاص ٹرین مل سکتی ہی چاہیے ہر روز لین چاہے جب کبہی اور چاہے دن مین لین چاہے رات مین ہماری اس تقریر سی کوئی ایسا خیال نہ کری کہ رات کیوقت ریل کا چلنا ہماری نزدیک ناقص ہے

یا یہ کہ وقت شب ریل چلنے کے واسطے مہتمم موصوف
کیطرف سے تحریک ہونا بیجا ہے بلکہ ہم جانتے ہین کہ ایسی
کار مفید عام مین کوشش کرنا مہتمم موصوف کی تعریف ہے
مگر ہم مذمت اسبات کی کرتے ہین کہ اونکو اس ملک کے
عورتوں پر کیون رحم نہین آیا اور اونکی کیون ایسی درخواست
کو جسمین صدہا صورتوں کا فائدہ تہا واہیات کہا۔ بہرکیف
مہتمم موصوف کیطرف سے ایسی کلمات کا نکل جانا اس معروف
مقولہ کو ثابت کرتا ہے کہ اگرچہ اپنی ملک کی راہ و رسم سب
کو اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن انگریزون مین یہ زیادہ ہے کہ دوسرون
کے راہ و رسم کی ہجو کرتے ہین کچہ تامل خواہ لحاظ نہین
کرتے ہین چنانچہ یقین ہے اگر اونکی ملک مین عورتوں کا پردہ ہوتا
اور ہندوستان مین نہوتا تو ضرور وہ ہندوستانیون کو حیوان
بتلاتے۔ قصہ کوتاہ اگر یہہ بات بہی قبول کیجاوے کہ رسم
پردہ ناقص ہے تو بہی یہ طریق اس ملک مین ایسا ہی کہ
اسکی رفع کرنیکی واسطے ریلوی کافی نہین ہے اور نہ سو
پچاس برس تک کوئی دوسری طمع کافی ہی ہان جب انگریزون
کے صحبت کا اثر ہوگا اور اوس طریقہ مین کوئی برائی
بہی دکہلائی دیگی تب رفتہ رفتہ از خود یہہ رسم اپنی راہ لیگی

بعد تحریر مضمون بالا کے ہمنے ۹ ماہ اپریل کا
دہلی گزٹ دیکہا اوسمین مہتمم صاحب نے تحریر کیا ہے کہ اگر ریلوے
کے حاکم شب کو ریل چلانے مین راضی نہین ہوتے ہین
تو انگریزی مسافرون کے حفاظت کے واسطے سرکار کو چاہیے
کہ زبردستی شب کو ریل چلوائے ہم امید رکہتے ہین کہ اگر سرکار
گورنمنٹ ہمیشہ انگریز لوگون کے آسائش کے
واسطے شب کو زبردستی ریل چلوا سکتی ہے تو ضرور
سرکار صدہا عورتوں کی آسائش کے واسطے بہی زنانی
گاڑیان علحدہ رکہوا سکیگی اور جو لوگ ہندوستانی
راہ و رسم سی اچہی طرح واقف ہین اونکو معلوم ہوگا کہ
جیسے سرد ملک کے لوگ یہان دہوپ اور لو سے مر سکتے
ہین ویسے ہے یہان کے عزت دار و خاندانی عورتین بہی
بے پردہ ہونے سے جان دیسکتی ہین فقط از اخبار فیض عام

التحویل قمر الی الحق و تم علی اللسان المخالف والموافق

صحیفہ اودہ اخبار نمبری ۲۰ مورخہ ۱۴ مئی سنہ ۶۲ع مین یہہ
عبارت ریختہ کلک مصنفیر اودہ اخبار نظر آئی وقایع نگار کو
مطالعہ اوسکی سی کمال بشاشت خاطر حاصل ہوئی فی الواقع
بتاویل مالاکلام حال راستی آشکار کیا و بتکلف تمام مضمون
صداقت کو اظہار فرمایا اور چونکہ تحریر ہوا تہا کہ سرکار
ذوی الاقتدار مین ایسی چیزون کا ہونا موجب استعجاب نہین
بلکہ بیان شی عجیب بمقام ذکر عجیب مثل [illegible] حال اونکا
تحریر ہوا خیلی بجا ہے سو صاحب خط موصوف اپنی تجربہ خیالی
اعتبار عجائب کو نظر انداز فرماکر فرماتے ہین [illegible]

سجل پر بہی بالا یعنی ہے چڑہا ہین اسقدر عظمت کہان کہ ذکر اوسکا بازار
خیمہ موزون ہو مگر ہم اس اعتراض سی اعتراض کرکی مضمون صداقت
مشحون خط کو درج اخبار کرتی ہین تاکہ ناظرین مشاہدہ لیں
شاہد رعنا بحلل راستی آراستہ سی محظوظ اور خورسند ہوجاوین

خط

مکرم خاکسار صاحب اودہ اخبار سلامت

آپکے اخبار بہار ہین ہندی سے نے خبر طیاری ایک خیمہ
عالی سے کے جو نوابصاحب رامپور نی طیار کیا ہی آور یہ کہ
بعد شاہ اودہ کے نوابصاحب کا دم غنیمت ہی دیکہی
اور دوسری اخبار مین تردید تحریر صاحب اخبار مظہر العجائب
کے جو آپکی تحریر اوّل کو محمول بہ مزاح اپنی سخیفہ خیالی
سے سمجہی میری نظر سی گذری اس مین تین بات سے
بحث ہے ایک طیاری خیمہ عالی مرتبہ نوابصاحب والی
رامپور بعد شاہ اودہ مغتنم ہونا وجود مسعود نوابصاحب
بہادر کا استعجاب چڑہانے جو ولایت سی اونکو
تحفہ آئی ہے آپ مین نسبت ان ہر سہ شق کی حق بجانب
بغرض طمانیت ناظرین کی عارض حال ہوں فقط

شق اوّل ـ طیاری خیمہ کیا مال ہے نوابصاحب ۱۲ لاکھ کے
ملک کے مالک ہین آج چاہین تو سونی کی لنکا بنا کر کہڑی
کرین خیمہ وخرگاہ تو اونکی چاکران چاکر بہی جیسا چاہین
بنا سکتی ہین ہمکو عجب یہ ہے کہ اونہون نے خیمہ بنوایا
کیون چشم بد دور خیر سے اونکی سرکاری توشہ خانہ
و بیت المال مین خیمہ وخرگاہ کیا وہ وہ نایاب مال
اس افزونا و کثرت سی ہے کہ شمار سی باہر کیا حضرات نے
یہ سنا ہوگا کہ نواب احمد علی خان صاحب مرحوم
نواب رامپور نے شیرون کے چرم سی جو اونہون نے
مدت العمر مین اپنی شکار سی شکار کئے اسقدر خیمہ وخرگاہ
عمدہ سی عمدہ بنائی تہی کہ اگر دو منزل تک نصب کیجاوین
تو ختم نہون یہ کیا اور وہ وہ سامان ہے کہ میسر کس کو ہوتا ہے
اور کیون نہو سو برس سی یہ ریاست مستقل ہے اور کبہی
انقلاب آیا نہین ہے علی الخصوص نواب یوسف علی خانصاحب
بہادر تو ایسی جہاندیدہ گرم سرد چشیدہ ہین کہ صل علی
دہلی رہی لکہنو دیکہا طبیعت مین ماشاء اللہ جوہر جلا علم
فضل صحبت قابلیت سب ایسی اونکی ذات بہ صفات
مین جمع ہین کہ اور امرا ہمعصرین کم ہونگی اور کبہی
دولت خداداد میسر اور پہر سرکار انگریزی کی حمایت
اور وفاداری کے سبب عنایت سرکار سے وہ ایسی فارغ البال
ہین کہ دن عید رات شب برات بس ایسی وقت مین ہر تن
توجہ طبیعت مائل بہ تکلف و خوش سامانی نہو تو اور کب ہوگی

کیا بعید ہے اگر ایک خیمہ عالی طیار کرا لیا ہو اسپر
کیا حصر ہے وہ وہ تکلفات نواب صاحب نے ایجاد
اور جمع کی ہین کہ لکھنو بہی گرد ہوا ہر ملک و دیار سے
تحفہ اور اشیاء عمدہ عمدہ منگائی ہین کہ قابل دید ہین
بنارس مین اونکی فرمائش سے وہ وہ تہان کلبدن و
کمخواب وغیرہ نئی طرز اور تکلف کی دیکہی کہ بیان سے
باہر جو واسطے بیگمات مصاحبہ وغیرہ آمد لکہنو کے یا اپنی
ذات کی طیار ہوئی ہین اور سامان بہی علی ہذا فقط
مختصر ہونا نواب صاحب بہادر کا بعد شاہ اودہ سے
اگر بقول ان صاحب فی الواقع ہی ایسا ہے تو حق بجانب ہے
اس واسطے کہ اوّل تو وہ بادشاہ ہین تو آپ نواب صاحب
مالک و دولت ہین دوسری یہ ریاست رامپور بہی تو
شعبہ اسی ملک اودہ کا ہی چنانچہ نواب وزیر کے
تسلط مین ابتدا سی وہ ملک رہا بلکہ نواب آصف الدولہ
نے نواب احمد علی خان کو مسند نشین کیا آخر الامر
تکلف لکہنو اس ریاست مین ہونا بجا ہے بیجا نہین یہی وجہ ہے
کہ بگڑی اور آفت زدہ بیگمات اور ارباب نشاط اودہ
بعض اہل کمال اہل لکہنو کو بعد خرابی لکہنو یعنی چلی جانے شاہ اودہ کے
نواب صاحب نے کس عزت اور خاطرداری سے اکثرون کو بلایا
اور نسبت گذارہ معقول سب کا مقرر کر کر کامیاب مدعا فرمایا ہے اگر نواب صاحب کا

دم ایسا فیاض اور جوہر شناس نہوتا تو وہ بہی مثل دیگر خانہ خراب
کے خانہ بخانہ پہرتے اگر ایسی دو چار امیر ہوتے تو لکہنو
بگڑا ہوا بہی بنا رہتا مگر قسمت ہان یہ جو بعض عوام نے مشہور
کر رکہا ہے کہ مثل شاہ اودہ قیصر باغ اور پریان اور اندر سبہا بنایا ہے
ہماری نزدیک غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ بخش سامان عشرت
از بام نحوست مین بدنام ہے جیسی لکہنو کی خاک اوڑائی ہے
اگر ہو بہی تب بہی اوس سی احتراز بہتر ہے اور نواب صاحب کا
سن شریف خیر سی اب پچاس اور ساٹھ کے درمیان ہے
ہماری نزدیک اونکو کسی ایسی عیش و تکلف سی بقول
غلط العام شوق نہوگا آگی خدا کی خدا جانے والغیب عند اللہ
بعد شاہ اودہ کے نواب صاحب کا دم فیاضی مین
البتہ غنیمت ہی مگر خدانخواستہ اور عادت شاہی مین
جو زبان زد خاص و عام ہین نواب صاحب ہرگز خیر ہی نہونگی
اونکی اوقات عزیز بہت معقول ہین نہ کہ فضول اور جمعیت بہت
سنجیدہ ہے یون امیرون کی یہان سب قسم کی سامان
اور لوگ ہوتی ہین اس کا کچہہ عیب اور مضائقہ نہین ہے فقط
ذکر عجیب چڑیا آمد ولایت کا — واقعی وہ چڑیا تو ایسی ہو گی
صناع ولایت بڑی صانع ہین اور عنایت ملکہ معظمہ بہی نسبت
نواب صاحب بسبب اونکی خیر اندیشی کے از بس مگر ہان صاحب
مظہر الغنی نے بمقابلہ خیمہ کے جو بات کہ ایک رفعت اور ذکر امارت نواب صاحب

پر محمول تہی دیگر ایک چڑیا کا کیا یہ عجب ہے کسی بڑی خبر کا ذکر کرتی جس سی نواب صاحب کی شان و شوکت پای جاتی کلکتہ مین بقول صاحب اوده اخبار کے عجائب خانہ سرکار کے سوا ایک ایک سوداگر کے یہان رہ وہ بتلہ اور چڑیا اور چڑیا مع باجہ و چڑیا مع گہڑی اور گہڑیان باجہ اور چڑیا اور تماشا والے ایسی ایسی عجیب دیکہین کہ عقل حیران ہے صاحب اوده اخبار صاحب مظہر العجائب پر معترض ہوئے ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ۔ صاحب مظہر العجائب نی اگر کلکتہ یا شملہ بہی دیکہا ہوتا تو چڑیا کا ذکر نکرتی ۔ صاحب اوده اخبار اس بحث سی باز رہین فقط

راقم مصنف اوده اخبار

تہنیت از طرف احباب مطبع

مطالعہ اخبار فرحت آثار سی ہمال طلوع نیر خجستہ دولت و اقبال پر سپہر مدعا و ظہور نیر سعادت و اجلال بفلک تمنا یعنی تولد فرزند سعادت پیوند منشی کو والا سرمایہ محبت و والا سرچشمہ صدق و صفا جمیل الشیم کریم الشان منظر الطاف و احسان جامعیت شعار خصوصیت دثار غبار بی منشی نول کشور صاحب مہتمم اوده اخبار دریا دوستان صمیمی ہوکر موجب سرور موفور و مسرت نامحصور ہوا چنانکہ اس فردہ جان فزا اور بشارت روان اسا سی اسقدر مایہ شادی و شادمانی حاصل ہوئی اور کامیابی کا مرزنی ہمنوا حاصل ہوا کہ بیان

اوسکا تکلف اور تصنع ہی احباب کی یہ دعا ہے کہ اللہ تعالی اس مولود مسعود کو مبارک اور ہمایون کری اور دیده و دل دولت خواہون کو سرسبزی و شادابی اس نونہال گلشن دولت و اقبال کی سی منور و منضر رکہی فقط امین رب العالمین

شکریہ

بتاریخ ۸ ماہ حال شعشعہ صدور اخبار جلوه ظہور نی مطبع احباب کو پر نور کیا اور بحال احباب مطبع کو ماتا منجر طور مطالعہ اوسکی سی آنکہون کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوا فی الواقع ہر لفظ اوسکا واسطی طبع ناظرین کے زعفران زار ہے اور ہر حرف اوسکا واسطہ اہتزاز و ابسام دلہای شائقین کے نسیم بہار عبارت مسجع دل کش اور ہر فقرہ مرصع خوش گلشن گلہای معانی رنگین ہے اور جس ریاحین مضامین دل نشین ہے بکمال خوشی خاطر لکہتی ہین کہ الہی اس گلستان ہمیشہ بہار کو ترقی روز بہ سرسبز و شاداب رکہے اور اس بستان دوام گلزار کو سرسبزی روز افزون تازه و سیراب اور واسطہ ملاحظہ ناظرین کے عبارت اشتہار کی درج اخبار ہوتی ہی

اشتہار

پنجشنبہ کی دن یہ اخبار صدا قت آثار چہپتا ہے صدہا خوبیوں کے ساتھ طبع ہوتا ہے جن صاحبون کو خریدنا منظور ہو اور لینا اور دیکہنا مرکوز خاطر ہو تو مطبع جلوه طور بلند شہر مین منشی گنیشی لعل مہتمم مطبع کی نام درخواست بہیجوائین اخبار منگوائین اس مطبع مین فارسی ہندی انگریزی سب کام چہپ سکتا ہی جو صاحب کچہ چہپوانا چاہین تو ہوائین اشتہار مفید عام مفت چہاپ دیتے ہین

اطلاع

۲۵ ری سنہ حال کو درخواست جمیع مہتممان اخبار کی جانب سے
درینباب کہ بنگاہ گورنمنٹ ہند سے حکم روانگی اخبار بصیغہ
بیرنگ منسوخ ہو جاوے تو سرکار اور مہتممان اخبار اور
خریداران کو مفید ہے مرسلہ محمد وجاہت علی خان صاحب
مہتمم اخبار عالم کے پاس مہتمم مظہر العجائب پہونچی
اور یہان سے ۲۹ تاریخ ماہ حال کو بمقام بریلی پاس صاحب
مہتمم روہیلکھنڈ اخبار کے روانہ ہوئی امید کہ صاحب موصوف
بمقام لکھنؤ خدمت جناب بابو کہنا [illegible] مہتمم انجمن اخبار بعرض
ثبت دستخط روانہ کرین وعلی ہذا القیاس [illegible]
مہتمم اخبار بمقامات مندرجہ کیفیت محمد وجاہت علی [illegible]
ارسال فرماوین فقط

مظہر العجائب

ہوشیارپور

وہان کے تحریرات سے مدرک ہوا کہ ہوشیارپور میں پانچویں تاریخ
آندہی اور بارش کا بڑا طوفان رہا اور اولے بھی بکثرت پڑے اس
طوفان آندہی اور بارش سے بہار انبہ کا بڑا نقصان ہوا اور ایک
روز اسی حالت آندہی و بارش مین زلزلہ بھی آیا لوگون کو آثار قیامت
دکھایا باری الحمد اللہ کہ زلزلہ سے کسی طرح کا نقصان نہین ہوا اتنا
قائم مین یہ بلا دفع ہوگی فقط

جالندہر

کارسپانڈنٹ صاحب مظہر العجائب نوازشنامہ مورخہ ۱۲ مئی
سنہ حال مین تحریر فرماتے ہین کہ یہان ۳ تاریخ کو علی الصباح سے
شام تک اسقدر زور شور آندہی کا رہا کہ ذکی رات ہوگئی بیسیون
درخت جڑ سے اوکھڑ کر گر پڑے ایک عورت قوم چماری جسکی عمر ۶۰
برس کی ہوگی واسطے رفع حاجت کے باہر کو گئی تھی خبر نہین کہ
آندہی اوسکو کہان اوڑا لیگئی دو روز تک اوسکے وارث تلاش
کرتے رہے آخر کار جب کہین پتہ نکلا لاچار مایوس ہوکر بیٹھ رہے اور اوس
تاریخ اولے بھی وزن مین اسقدر زرد دو تین تین تولہ کے پڑے تمام ملک
پنجاب یعنی جالندہر کے آسپاس [illegible] اور واقعی پنجاب مین سوا
جالندہر اور ہوشیارپور کی اور کہین انبہ نہین ہوتے افسوس ہے
کہ امسال مالکان باغ انبہ کا بڑا نقصان ہوا اور بعد لکہنے حال مندرجہ بالا
کے دوسری خط مورخہ ۲۳ مئی سے یہ تازہ مضمون دریافت ہوا
کہ مسمی بالارام باغی جو بعلاقہ جمون گرفتار ہوا تھا اور پہلے کسی پرچہ مین
حال گرفتاری اوسکا لکہا گیا تھا مقید ہوکر بحفاظت ایک گارد
سپاہیان پیدل اور صاحب انگریز کے بسواری بگہی ٹمٹم ۱۹ مئی
کو واسطے روانگی کانپور کے جالندہر مین آیا ہاتھون مین ہتکڑی اور پیرون مین
بیڑیان پہنی تہا بدریافت اس حال کے جناب راجہ صاحب بہادر
سپرنٹنڈنٹ پولیس واسطے ملاحظہ جولان ہتکڑیان کے تشریف لیگئے
اور بعد ملاحظہ جولان ہتکڑیان روانگی کا کیا بوقت چلنے گاڑی کے

در مطبع جناب فیض محمد باہتمام حکیم سید امیر علی طبع شد

نمبر ۲۳ | ۴ جون ۱۸۶۲ء مطابق ۵ ذالحجہ ۱۲۷۸ ہجری روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ بمطبع ہذا طبع ہوتا ہے اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک لعہ سال ہے اور مدت ادائے پیشگی کے تاریخ پہونچنے اخبار سے ایک مہینے تک ہے اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کی حساب سے قیمت لیجاوی گی پس جس صاحب کو خرید اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اُجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوے گے اور چار سطر سے کم کوئی عبارت نہ چہاپے جاوی گے اور جو مضمون کہ واسطے فائدہ عام چہپوایا جاویگا اوسکی اُجرت نہ لی جاوی گے اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ونالگری چہپتا ہی جو صاحب چہپوانا کسی کتاب فارسی ونالگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ کے ایک کار پرداز منشی مقیم کابل ملک افغانستان زیب رقم فرماتے ہیں کہ ۲۷ اپریل سنہ ۶۲ء کو ایک خط امیر صاحب کا جسمین ایک عرضی سردار محمد شریف خان کے اور ایک خط بنام سردار محمد افضل خان ملفوف تہا مرسلہ سردار شیر علی خان مقام میدان سے جو قندہار کے راستہ پر واقع ہے کابل مین آیا امیر صاحب نے اپنے مراسلہ مین شیر علی خان کو لکہا تہا کہ اپنے بہائی محمد شریف خان کے عرضی کو پڑہو اور دیکہو کہ محمد امین خان نے کسطرح بدسلوکی اوسکی کی ہے اور بعد معاینہ کی اصل خط کو معہ میری فرمان کی سردار محمد افضل خان کے پاس ترکستان کو بہیجدو اور محمد شریف خان کی عرضی کا یہ مضمون تہا کہ مینے بارہا محمد امین خان کو واسطے شامل ہونے کے معہ فوج بمقام گرشک لکہا تہا کہ مین سالو خان حاکم ہرات پر حملہ آور ہون لیکن اونہون نے میری بات نہ مانی بلکہ بجائے امداد کے اونہون نے یہ بہی لکہا کہ ہم گرشک سے تا وقتیکہ امیر صاحب قندہار مین نہ آجاوین روانہ نہونگی اور تم بہی تا اصدار حکم امیر صاحب اپنا جانا ملتوی رکہو اور سردار محمد شریف خان نے اپنی عرضی مین یہ بہی لکہا تہا کہ اگر محمد امین خان وقت ضرورت کی جب کہ مینے اونسے درخواست کی تہی فوج بہیجتے تو کاہکو فرح ہاتہہ سے جاتا سردار شیر علی خان اس عرضی کو سنکر بہت رنجیدہ خاطر ہوئے اور جب امیر صاحب کا مراسلہ جو سردار محمد افضل خان کے نام تہا معاینہ کیا تو اور بہی خفا ہوئے اس مراسلہ کا مضمون کسی اور کو معلوم نہین ہوا فقط

۲۹ اپریل کو سردار محمد اعظم خان کے ملازم نے امیر صاحب کا حکم جو واسطے تیس ہزار روپیہ کے تہا سردار شیر علی خان کو دکہلایا اونہون نے اس حکم کو دیکہکر صفدر علی خان افسر خزانہ سے کہا کہ روپیہ مندرجہ کاغذ سردار محمد اعظم خان کے مکان پر بہیجوا دو مرزا احمد خان ملازم معتمد سردار محمد افضل خان نے انکر سردار شیر علی خان سے کہا کہ آپ نے جو خطوط کل مجکو دی تہی وہ مینے ترکستان کو اپنے آقا کی پاس بہیجدئے اور یہ بہی پوچہا کہ اگر اون کا جواب میری پاس آوے تو مین اوسکو براہ راست امیر صاحب کے پاس بہیجدون یا نہین جواب دیا کہ مجہہ سے ایسی امر کا دریافت کرنا کچہہ ضرورت نہین کیونکہ جب امیر صاحب نے افضل خان کو لکہا ہے کہ معہ فوج سیدہے ہرات کو چلے آؤ تو کیا معلوم کہ اونکا کیا تہہ ہے اور ایسی ایسی باتین اونہون نے افضل خان کو لکہی ہین کہ جنسے ہر ایک کو شک عاید ہوتا تحقیق معلوم ہوا کہ امیر صاحب نے سردار محمد افضل خان کو لکہا ہے کہ تم معہ تمام فوج اور جمشیدی اور ہزارا کی

آدمیون کے سیدہی ہرات کو چلی جاؤ انشاءاللہ
مین بہی وہان پہنچکر افضل خان اور اوسکی فوج کو
دیکہہ لونگا — ایک مراسلہ میر محبت علی حاکم بکاولنک
سے معلوم ہوا کہ میر ناصر بیگ اور حسن سردار کے
فرزند معہ بارہ سو سوار و نیز گلی ہزارہ کی احمد جان سے
ہرات مین شامل ہوگئی سردار شیر علی خان نے
یہ سنکر بہت تعجب کیا اور حکم دیا کہ یہ اصل خط امیر صاحب کے
ملاحظہ کیو اسطی بہیجا جاوے فقط
۲۹ اپریل کو سردار شیر علی خان کا یہ عزم تہا کہ کابل سے
امیر صاحب کی کمپو کیطرف روانہ ہون لیکن اوس روز یکایک
ایسی طبیعت بدمزہ ہوگئی کہ اوٹہنا بیٹہنا بہی مشکل ہوگیا
آخر کار محل مین چلی گئی مگر حکیمون کی معالجہ سی کسیقدر
مزاج اعتدال پر ہوگیا سردار محمد اعظم خان اور ولی محمد خان
و دیگر خانصاحبان سردار موصوف کی دیکہنی کو محل مین گئے
اور اونکی طبیعت کو اصلاح پر دیکہہ کر سردار محمد عثمان خان نے
کابل سی جانب قندہار کوچ کیا سردار محمد علی خان نے
دربار برخاست کیا اور واسطی استفسار خیریت مزاج
اپنی والد سردار شیر علی خان کی کئی کسیقدر غلہ و روغن
اور زر نقد محتاجون کو بطور خیرات تقسیم ہوا اور چالیس ہزار
روپیہ امیر صاحب کے کمپو مین بہیجی گئی افواہا کابل مین یہ خبر
مشہور ہو رہی ہی کہ تیس ہزار ایرانی ہرات مین
آگئی اور امیر صاحب نی سردار شیر علی خان کو لکہا ہے
کہ جسقدر جلد ممکن ہوسکی تم قندہار مین آجاؤ کیونکہ یہ خبر
بہت صحیح سننی مین ائی ہی کہ افواج ایرانی ہرات
تک آگئے ہے اور سلطان احمد جان جو دو تین دن کے
لئی فرح کو گیا ہی اوسکی لشکر مین جو گرشک کی سرک
پر ہے اوسکی انیکا انتظار ہو رہا ہی فقط
۳۰ اپریل کو امیر صاحب کا مراسلہ جسمین ایک عرضی
عالیجاہ محمد رفیق خان کی ملفوف تہی سردار شیر علیخان
کے پاس آیا اوس عرضی مین اونہون نے امیر صاحب کو
لکہا تہا کہ حسب الایماء آپ کی مین قندہار سی واسطی شمول
محمد شریف خان کی جانب گرشک روانہ ہوا اور جسوقت
مین گرشک مین پہنچا تو سردار محمد امین خان نے مجھسی کہا
کہ تا تشریف آوری امیر صاحب بمقام قندہار تم گرشک کو
مت جاؤ اور اگر تم جاتی ہو تو نوبت ہوشیار ہو کیونکہ
سلطان احمد جان کو ابہی ہماری انیکی اطلاع نہین ہے
جسوقت وہ سنی گا کہ یہ گرشک مین آئی ہین تو وہ بہی گرشک
وہان یورش کریگا اور تب تم اپنی اس حرکت سی بہت پشیمان
ہوگی مجھکو اونکی یہ بات سنکر بہت تعجب ہوا لیکن مینی
اونکی حلم کی تعمیل نہ کی اور سیدہا گرشک کو چلا آیا
جسوقت مین اس مقام پر پہنچا تو محمد شریف خان مجھکو دیکہہ کر
بہت خوش ہوئی اور گرشک کی تمام لشکر کی حکومت مجھکو
دیدی ہے سردار شیر علی خان اس عرضی کو ملاحظہ کرکے
بولے کہ خوب ہوا کہ محمد رفیق خان بہی گرشک مین پہنچ گئے

اب وہ اور شریف خان دونون اوسجگہہ کا انتظام
بخوبی کرلین گے اور سردار موصوف نے مستوفی کیطرف
متوجہہ ہوکر کہا کہ میرا بہی عزم جانب قندہار ہے مستوفی نے
جواب دیا کہ ابہی آپ کی طبیعت بالکل اصلاح پر نہین آئی ہے
دو تین روز اور توقف کیجی سردار موصوف نی فرمایا
کہ کابل سی تو فرنگ یا قلعہ قاضی مین دو تین روز قیام
کرنا بہتر ہی چنانچہ اوسی تاریخ سردار شیر علی خان
معہ اپنی سوارون کی سواری جہان قندہار کی سمت
روانہ ہوئی اور فرنگ مین آنکر مقام کیا فقط

یکم می کو سردار شیر علی خان نے اون سوداگرون کو جو
براہ قندہار ہرات سی آئی تہی طلب کیا اور اون سی ہرات
کا حال استفسار کیا از انجملہ ایک سوداگر نی عرض کیا کہ
ہمکو ہرات سی چلی ہوئی ایک مہینی سی زیادہ ہوا جس روز
کہ ہم وہان سی روانہ ہوئی تہی وہان یہ خبر تہی کہ پچاس ہزار
افواج ایرانی دو تین دن مین آنیوالی ہی اور فرح مین
میر افضل خان حاکم تہی اور وہ واسطی فراہمی سامان رسد
کے غلہ فروشون کو روپیہ دیتی تہی سلطان احمد جان نے
فرح سی دو منزل اسطرف مقام تہی متصل فرح اور صحرا
ہمکو معہ لشکر کے پڑی ہوئی ہین اور محمد اکرم خان
پسر عبد اللہ خان اچکزئی بہی اوسی صحرا مین

معہ پندرہ سو سوار کی موجود تہے اور سردار محمد شریف خان
بمقام گرشک اور محمد امین خان لشکر مین مخیم ہین چنانچہ
ہم لوگون نے ان جملہ حالات کی اطلاع بحضور امیر صاحب
بمقام قلعہ کردی ہے اور شیر محمد غلام محی الدین خان
واسطی فراہم کرنی فوج پیادگان کی سیستان کو گئے
ہین لیکن جس روز ہم سلطان احمد جان کے کمپو مین گئی تو
اونکی لشکر مین کوئی ایرانی نظر نہین آیا
البتہ ہرات مین افواج ایرانی
کے آنیکا ہر روز انتظار تہا اوسی روز سردار شیر علی خان
نے یہ بہی سنا کہ افواج کوہستانی واسطی قندہار کے
جانب نعمان اور لشکر روانہ ہو گئی ہی سردار محمد اعظم خان
بہی قندہار جانیکی واسطی طیاریان کر رہی ہین فقط

۲ می کو نسبت سرور خان لوہانی کی جسکی ذمہ اٹہتر ہزار
روپئی بابت محصول غزنین واجب الطلب تہا حکم ہوا کہ تا
ادائی زر حوالات مین رہین لیکن ناظر نعیم خان اور مستوفی نے
اتہائیس ہزار روپیہ کے ضمانت داخل کرکی اونکو رہا
کروادیا اور اقرار کرلیا ہے کہ ہم چالیس ہزار روپیہ
لوہانی سردار سے کل ادا کروادینگے کابل مین بہت کثرت
سے بارش ہو رہی ہے اور اسی وجہ سی دریا بہی بہت
طغیانی پر ہو رہا ہے فقط

۳ مئی کو سردار محمد علی خان معہ اپنی چوبداروں کے دریا پر گئی لیکن وہان بسبب طغیانی دریا کی سب دکانین بند تہین بلکہ کئی مکان بہی بہ گئے تہی تب سردار موصوف نے مراد خانی بالا حصاریون و رساکنان قلعہ محمد خان کو حکم دیا کہ پتہر وغیرہ جمع کرکی ایک بند قلعہ ہزار اخیدول سے قلعہ محمد خان تک طیار کرادو بلکہ دو بجی تک سردار مذکور خود وہان موجود رہے سابق ازین کسی پرچہ ماضیہ مین لکہا گیا تہا کہ عالیجاہ محمد جان خان پسر محمد جعفر خان مراد خانی کو سلطان احمد جان نے گرفتار کر لیا ہی اب ایک مراسلہ امیر صاحب موسومہ سردار شیر علی خان سی یہ معلوم ہوا کہ سلطان احمد جان نی اوس سردار قزلباش کیواسطی ایک بہت معقول اور معزز عہدہ تجویز کیا تہا سو اونہون نے اوسکو نامنظور کیا اور سلطان احمد جان سے کہا کہ آپ کی ہرات کی عیش و آرام سے مین امیر صاحب کے نان خشک کو بہتر سمجہتا ہون جب سلطان احمد جان نے یہ سنا کہ محمد جان خان سی کہا کہ حقیقت مین تمام قوم افغان مین سی قزلباش بہت نمک حلال اور وفادار ہوتی ہین اور ایک خلعت فاخرہ اوسکو دیکر کہا کہ جہان تمہاری مرضی ہو چلے جاؤ چنانچہ محمد جان خان نی گرشک مین آکر یہ سب حالات امیر صاحب کے روبرو مفصل بیان کیے امیر صاحب یہ سنکر بہت خوش ہوئی اور ایک خلعت فاخرہ معہ ایک قیمتی گہوڑی کی اوسکو عطا کیا اور اب امیر صاحب سرداران قزلباش کا بہت لحاظ کرتی ہین فقط

۴ مئی کو میر اتیق اللہ خان ولد حافظجی دربار سردار محمد علی خان مین حاضر ہوئی اور اونسی کہا کہ سردار محمد اعظم خان نے اپنی پلٹن اور دوسو سوارون کا کمانیر سردار ولیمحمد خان کو مقرر کیا اور اونسی اقرار کیا ہی کہ مین تمکو حکومت کنذز علاقہ ترکستان کے اوس حالت مین کہ جب امیر ... تمکو تمہاری عہدہ پر بحال رکہینگی دونگا اور سردار محمد اعظم خان کا ارادہ ہے کہ سردار اسلم خان کو اپنی دوسری پلٹن کا کمانیر مقرر کرین یہ سنکر محمد علی خان نے تمام حالات اپنے والد شیر علی خان کو لکہہ کر بہیجی ہین اور سردار محمد اعظم خان نی امیر صاحب کو لکہا ہی کہ مینی ولیمحمد خان کو کمانیر اپنی پلٹن کا مقرر کیا اور اگر آپ کو سردار مذکور کی خدمت کی قندہار مین ضرورت ہو تو لکہہ بہیجئی محمد اعظم خان نے امیر صاحب کو لکہا ہی کہ اگر قندہار جانی سی مجہی معذور رکہئی تو بہت بہتر ہے فقط از اخبار افتاب عالمتاب

کلکتہ

ان دنون ہفتہ گذشتہ مین درمیان شہر کلکتہ کے ہر خاص و عام نے دیکہا کہ آسمان پر بوقت نصف النہار ایک ہالہ کلان افتاب کی گرد حلقہ باندہی ہوئی تہا دیکہنی والے کہتی ہین کہ اس خوبی اور زیبائش سی کسینی اجتک ایسے

ایسا ہالہ گرد آفتاب کے نہین دیکہا اور اس ہالہ مین مثل
قوس قزح کی رنگ نظر آتی تہی منجملہ ایسی وقوع ماجرا اور
مشاہدہ ہالہ کسی بر اہ شمار مظہر ہین کہ امسال جناب
رب العزت تبارك وتعالى خلایق پر رحم فرمائی اور
اپنی بندون سیے حفظ اور آمان رکہی کہ ظہور اس ہالہ کا آثار
بد ہین اور علامت آتشبازی کی ہی فقط از انجمن اخبار

علیگدہ

اخبار عالم سے ایک کارسپانڈنٹ مقام علیگدہ سی
اپنی گرامی نامہ مرقومہ ۱۵ مئی مین رقم فرماتی ہین کہ اس
ضلع مین مرض بخار وغیرہ سے اشد درجہ کثرت ہی تین چار روز
کے عرصہ مین مریض مرجاتا ہی تمام ضلع مین اس سے
ایک بڑی آفت برپا ہو رہی ہے اور ایک تازہ
حال یہ ہی کہ درمیان رام گہاٹ اور اوترولی ضلع
علیگدہ کی گانون کے زمینداروں نے قریب انبار غلہ
کے ایک سپاہی گورہ کو معہ آگ کی دیکہا اور قرینہ سے
ایسا معلوم ہوا کہ ارادہ آتش زنی خرمن کا رکہتا تہا اس عزم
فاسد سے زمینداروں نے اوسکو حراست مین کرکے
تہانہ اترولی مین لاکر سپرد کیا کارنٹ ہنکا صاحب
انسپکٹر ڈویزن اترولی سے نے زمینداران مذکور سے
دریافت کیا کہ تمنی اس گورہ کو مارا تو نہین زمینداروں نے
کہا کہ ہمسی یہ فعل ہرگز صادر نہین ہوا لیکن گورہ سے نے
براہ شرارت انسپکٹر مذکور کو اپنا ہم رنگ پاکر انگریزی
مین بہت کچہ اپنی نسبت مارنی پیٹنی زمینداروں کا حال اظہار
کیا انسپکٹر نے یہ سنکر بیچارہ زمینداروں ناکردہ گناہ
کو حوالات مین کر دیا اور گورہ کو اپنی پاس سی کہانا اور
پارچہ پوشیدنی عنایت کی دوسری روز گورہ کو معہ ایک
ہیڈ کنسٹبل اور دو نفر کنسٹبل کی علیگدہ کو روانہ کیا اور
زمینداروں کو ضمانت پر رہا کیا جب وہ گورہ قریب علیگدہ
جہان سی شہر کا فاصلہ ایک کوس کا تہا پہنچا سپاہیون سے
احتیاج پایخانہ کی بیان کی اونہون نی کہیت مین بیٹہنی
کے اجازت دی تہوڑی دیر کی بعد وہ گورہ دوسری
طرف کو دوڑا سپاہیون نے جانا کہ شاید کسی جانور
وغیرہ کی مارنی کو دوڑا ہوگا جب سپاہیون کو اوس کا
بہاگنا ثابت ہوا تو وہ اوسکی پیچہی دوڑے لیکن وہ
گورہ اپنین اور ڈیلی مارتا ہوا ای کوس تک چلا گیا آخر الامر
سپاہیون نے گانون کی زمینداروں مین سی دو سوار
کو اوسکی تعاقب مین دوڑایا اونہون نے بمشکل تمام اوسی
گرفتار کیا جب یہ گورہ فوجداری علیگدہ مین پہنچا حاکم سے نے
ہرچند اوسی دریافت کیا کہ تو کون ہے اور کہان سی آیا ہے
اوسنی صرف یہی جواب دیا کہ مین زمین پر سی آیا ہون
اس گورہ کی پاس کوئی وردی وغیرہ علامت کسی پلٹن کے
موجود نہین ہے حاکم عدالت سے نے بحراست اوسکو آگرہ کو روانہ
کر دیا ہی قیاسا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ گورہ مراد آباد وغیرہ
کے پلٹن کا ہے اور کوئی واردات کرکی بہاگا ہے زمینداران گورہ بلا

بہر حوالات مین ہوئی اور ایک ہیڈ دو کنسٹبل جو ہمراہ
گورہ کے تہی اونکو بعلت شکین باندہنی کی یہ سزا ہوئے
ہیڈ کنسٹبل بعد جرمانہ تنخواہ ایکماہ تنزل عہدہ ہوکر کنسٹبل
ہوا اور دونون کنسٹبل پر جرمانہ ایک ایک ماہ کا ہوا مطلع اخبار عالم

بنارس

صاحب ہمدم جام جہان نما بحوالہ انگلشمین لکہتی ہین کہ جناب
مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہم والی بنارس نے درخواست
بمراد حصول اجازت واسطی رکہنی آدمیون سلاح بندکی حضور
ارباب گورنمنٹ گذرانی ہی اور صاحب کمشنر بہادر علاقہ
مذکور کی ساعی اور معین درخواست مہاراجہ صاحب ممدوح کے ہین
مگر جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممالک ہند اپنی رای
انور مین اس خیال سی اس اجازت کو پسند نہین فرماتے
کہ اگرچہ یہ سلاح بندی واسطی مخالفت سرکار دولتمدار کے
نہین ہے لیکن اگر یکبارگی حکم معافی کا دیا جاوی تو پہر ممانعت
مشکل ہوگی اور جو واسطی رکہنی توپون کی اجازت دیجاوے
تو ضرور ہے کہ واسطی تعلیم توپچیان کے بہی اجازت جائی اور رای
جہان آرای جناب نواب گورنر جنرل بہادر برخلاف رای
جناب لفٹنٹ گورنر صاحب معلوم ہوتے ہے کسواسطی کہ تاہ گذشتہ
نواب جناب لارڈ کننگ صاحب بہادر رونق افزور شہر
بنارس ہوئی تہی مرضی مبارک جناب ممتشم الیہم کے بہی تہے
کہ مہاراجہ صاحب کو اجازت واسطی رکہنی نوکران سلاح بند
کے دی جاوے کیونکہ سرکار مین بباعث خیر خواہی

اور جان نثاری مہاراجہ صاحب ممدوح کے بہت عزت
اور حرمت ہی مگر مہاراجہ صاحب دو ہزار آدمی سلاح بند
رکہنا چاہتی ہین یہہ مناسب نہین اگر انہین چار سو آدمی کو
جو فی الحال رامپور مین مقرر ہین ہتیار باندہنی کی اجازت
ہووے تو بہتر ہے اور واسطی اٹہہ ضرب توپ خورد کے
کہ محض برای بجا آوری سلامی و امورات دینی ضرور ہین
اجازت ملنی مناسب ہی فقط

حیدرآباد

بذریعہ تار برقی حیدرآباد دکہن سے یہ خبر لکہی ہوئی
۱۶ مئی سنہ ۱۸۶۲ کی ای کہ آتش زدگی کی صدمہ سی موضع
جینور مین پندرہوین تاریخ ماہ مذکور کو سات سو گہر
جلکر خاکستر ہوگئی مگر بفضل خدا کچہری اور دفتر بچ گیا فقط
از اردو گزٹ

جی پور

وہان کی ایک چٹہی مین مرقوم ہے کہ دو مشہور باغی جو ایام
مفسدہ گذشتہ مین بمقام بریلی صاحبان انگریز کے
قتل مین شریک تہی وہ اب جیپور مین گرفتار ہوئی اور
واسطی رفع کی انتظامی عہدہ داران فوجداری کی نئیے
دیوالقصاحب کا یہ ارادہ ہے کہ ٹہاکران دادو کو مجسٹریٹ
ذی اختیار مقرر کرین فقط انتہی

الہ آباد

پہلی اس سی بحوالہ ایک چٹہی آمد الہ آباد مندرج صفحہ اخبار
ہوا تہا کہ بعض قراین سے دریافت ہوا کہ لفٹنٹ گورنر

الہ آباد سی اگرہ کو واپس جائیگی مگر اب تحقیقاً دریافت
ہوا کہ یہ افواہ محض بی اصل اور بی بنیاد تہی کسیطرح سی
یہ امید نہین کہ لفٹنٹ گورنری بہر اگرہ مین آوی اور بقیہ گذشتہ
سے اس مقام پر ہوا چلتی ہی کبہی دوپہر کیوقت بھوا
چلنی لگتی ہی مگر صبح شام کو وہی حال رہتا ہی اور حدت
گرمی اور تمازت آفتاب کے سبب سی ہر جگہہ آگ برستی
معلوم ہوتی ہی اور اس سبب سی بیماری شروع ہوگئی ہی اور
احتمال ہی کہ اگر یہی حال رہا تو بیماری کی اور بہی زیادہ تر
ترقی ہوگی فقط از اردو دہلی گزٹ

لکہنو

تحریرات آمد لکہنؤ سی مدرک ہوا کہ مستر تیلر صاحب
بہادر کے مکان مین ایک دفینہ سیم و زر کا بقدر دو لاکہہ
روپیہ کی برآمد ہوا سنتی ہین کہ ایام مفسدہ گذشتہ
سنہ ۱۸۵۷ء مین یہ مکان قرق ہوا تہا مگر اوسکی مالکون
پر کسیطرح کی شکایت بغاوت کی نہین ہوئی تہی اور نیز
کسی قدر چاندی ڈاکخانہ سرکاری کی دوسری دروازہ
مین سی گڑی ہوئی نکلی ہے فقط الضیا

دتیا

انگلشمین اخبار مین جو لکہا تہا کہ دتیا مین بہر فساد برپا
ہوا سو یہ محض بات غلط ہی تحقیقات کرنی سی دریافت
ہوا کہ اس جگہہ سب طرح خیریت اور چین چان و امن امان

ہو رہا ہی راو صاحب کے گرفتار ہونی سی سازش اور
آمیزش کا نام بہی نرہا اور جو مفسدہ گذشتہ مین سرغنہ
اور بانی فساد تہی اونمین سی بہتیری جیلخانہ گئے
اور بہتون کی بابت تحقیقات ہو رہی ہی خبر ہی کہ راجہ سنگہ
بنارس کو بہیجا جائیگا تاکہ وہ بخوف و خطر وہان سی
اور علم تحصیل کری فقط الضیا

جمون

عزم گلگشت کشمیر سری مہاراجہ صاحب نیدر ہوین
جٹہہ تک سنا جاتا ہی محاصل بہت مین جو کچہہ کہ
جناب ممدوح نے ازراہ رعایا پروری و بنظر ترقی بیوپار
در نیولا تخفیف کی ہی کیفیت اوسکی اوپر لکہی گئی ہے
اب ایک اور مژدہ مبارک تحریر کیا جاتا ہی کہ ۲۵ ماہ بیساکہہ
کو جناب مستر لینک صاحب بہادر مشنری معہ
چند صاحبان عالیشان چہاونی سیالکوٹ و رسالہ ملتانی
چہاونی میانمیر و رسالہ کلکٹری سیالکوٹ وہ تحفہ جات
اعلی و نفایس عمدہ منتخب جہان مرسلہ جناب فلک
رکاب ثریا جاہ کیوان بارگاہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا
و سلطنتہا واسطی دینی سری مہاراجہ صاحب ممدوح کے
بتوزک و احتشام تمام جمون مین پہونچی جنکی ولایت سی
چلنی کا ذکر ہوا عرصہ گذرا درج اخبارات ہند و انگلینڈ
ہوا تہا صاحب خبر لکہتی ہین کہ یہ تحفہ جات اُنکی تفصیل یہ ہی

دوربین کلان یکصد کروہی ——— یک

نمونہ ریل گاڑی لبسیار تحفہ ——— یک

نمونہ اگنبوٹ قسم اعلی ولبس عمدہ ——— یک

پستول لبسیار تحفہ ——— دو عدد

صندوق طلا کار نہایت عمدہ ——— دو عدد

شمشیر ولایتی مرصع کار ——— یک

تمغا عنایت شاہی ——— یک

کتاب ہای تصاویر ونقشہ جات از ہر شہر چند عدد

وبلاد آبادان انگلستان وغیرہ ———

دیگر چند تحفہ جات عمدہ متفرق ———

لب توی تک پیشوائی واستقبال صاحبان ممدوح تحفہ جات
موصوف کی لئی جناب میانصاحب بہادر ولیعہد ریاست
معہ دیوان کرپارام صاحب مشیر مالی باشان وشوکت
نمایان وتوزک وتجمل شایان تشریف لیگئی اور کمرست دروازہ
تک ویسی ہی شان وشوکت سی خود سری مہاراجہ صاحب
بہادر دام اقبالہ استقبال کو تشریف لیگئی جب سواری
مسعلی قریب منڈی پہونچی شلک سلامی التواب توپخانہ
مہاراجہ صاحب سی سرہوئی اور صاحبان عالیشان تو
معہ جناب میانصاحب ودیوان کرپارام صاحب کوٹھی مین
واسطی آرام فرمانی کی تشریف لیگئی اور سری مہاراجہ صاحب
ایوان راج کو رخصت ہوئی جبکہ صاحبان عالیشان
کوٹھی مین پہونچ گئی اور میانصاحب ودیوان صاحب
بہی مراجعت فرمائی ایوان ریاست ہوئی وشرائط
معمولی توظیم وتواضع وتکریم عمل مین آئین اگلی دن
ششم ماہ مئی کو صبح سری مہاراجہ صاحب بہادر نی
بڑی تجمل سی دربار آراستہ کیا سب ارکین دولت
وعہدہ داران جنگی حاضر آئی اور جب سب دربار خاص و
عام سی بہر گیا اور اپنی اپنی مدارج اور مناسب پر
آ جمی جناب مسٹر لیک صاحب بہادر کمشنر وجملہ
صاحبان عالیشان لبسواری فیلان کوہ پیکر وجلو
سواران معہ تحفہ جات موصوف تشریف لائی جنکے
لینی کیواسطی دیوانصاحب گئی تہی اور دربار عامین
بغرض وفیروزی سری مہاراجہ صاحب کو سپرد کئی
جنکی شکریہ مین جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر تا بہ بدیر رطب اللسان
احسان واکرام جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا
ودیگر تذکار ومکالمات فرحت وانبساط رہی
بعد اوسکی دربار برخاست ہوگیا اور اگلی دن
صبح کی وقت پہر اوسیطرح دربار ہوکر
سب صاحب لوگ بعد بخشش ہونی خلاع فاخرہ
ونقد وجواہرات وغیرہ تحفہ جات رخصت
ہوکر نہضت فرمای سیالکوٹ ہوگئی فقط

فقط ———

خبر چین

چین مین باغیون کی گروہ سے نے اوس صوبہ پر جسمین کہ شہر شانگھی واقع ہے اپنا تسلط کر لیا اور وہان سے وہ لوگ ہٹا نہین چاہتی ہین شانگھی تجارت گاہ صاحبان انگریز بہادر کے ہے اسواسطے اونکا مقابلہ فوج انگریزی سے ان پڑا ہے بلکہ کئی بار نوبت جھونک بہی ہوئی اہل فرانسس بہی معاون صاحبان انگریز کی ہین ایک حملہ ان دونون اقوام زبردست کے افواج بحری اور بری کا باغیون کی لشکرگاہ پر ہوا اگرچہ مخالفون نے مقابلہ کیا لیکن بہت سی اونکی فوج بچکی سے نکل گئی سپاہ انگریزی کے افسر کلان امیر البحر سرجان ہوپ صاحب کی ساق پر گولی کی ضرب سے زخم لگا فقط از اخبار جدید

ریل گاڑی لاہور

بملاحظہ نقشہ آمدنی ریل گاڑی معلوم ہوا کہ بماہ اپریل اٹھارہ روز کی عرصہ مین امرتسر سے لاہور تک اور لاہور سے امرتسر کو مبلغ ہزار چار سو اٹھارہ آدمیون کے آمد و رفت سے اور نو ہزار روپیہ کا فائدہ کرایہ سے ریلوی کمپنی کو حاصل ہوا فقط

اندھی کا طوفان

پہلی اسی حال اندھی اور بارش کا چند پرچہ اخبار مین گذر چکا ہے اس سبب سے جو ہمکو اور تازہ حال معلوم ہوا واسطے سیر ناظرین درج پرچہ کرتی ہین معلوم ہوا کہ واقعہ اٹھارہ ماہ اپریل سنہ حال بمقام سیابل شوار پہاڑ کی شام کو وقت بڑا طوفان اندھی اور بارش کا آیا بعد مین اولے بھی کثرت سے پڑے اور ایک آبادی مین چہہ روز برابر یہی طوفان رہا جسکی صدمہ سی صدہا گھر اور بہت سی باغ و درخت برباد ہو گئی کثرت ژالہ زدگی کا یہ حال ہوا کہ گلی کوچون مین دو دو تین تین فیٹ اولہ جمع تھی دروازہ گھر و گلی بند کی نسبت اوس کی کھلنی سے کھلی رہ گئے پانچوین مئی کو بمقام دہرم سالہ پہاڑ پر نہایت زور شور سی اندھی آئی کہ جسکی رات ہوئی اور اوسی حال مین بارش ہونی لگی اور ایک مقام پر بجلی گری اوسکی صدمہ سی ایک آدمی مر گیا اور تین شخص زخمی ہوئی اور اسی تاریخ کو غازی پور مین نہایت سبب اندھی آئی جسکو سبب تاریکی ضرورت روشنی کی پڑی اور دیر تک یہ حال رہا بعد مین بارش شروع ہوئی اور دو روز تک خوب بارش ہوئی واقعہ ۷ مئی بمقام چہاونی مرار اندھی کا طوفان آیا جسکی صدمہ سی سیکڑون چھپر اوڑ گئی اور درخت جڑ سی اوکھڑ گئی بعد مین بارش ہوئی اور اولہ بکثرت پڑے میدان مین مولیشی وغیرہ جانور بہت ہلاک ہو گئے بارہ تاریخ مئی کو لاہور مین بھی بڑا خوفناک طوفان آندھی کا آیا اور بہت دیر تک رہا بعد مین دو گھنٹہ برابر پانی برسا اور اوسی حالت مین زلزلہ

آیا لیکن زلزلہ سے کسیکو کچھہ نقصان نہین پہونچا —
تیرہوین تاریخ مقام سیالکوٹ دوپہر کے وقت ایسی
سخت اندہی آئی کہ بسبب تاریکی راہ آمد و رفت بند ہوگئی
اور دن مین لوگون نے چراغ اور شمع روشن کیے
پھر اوسی زور شور آندہی مین بجلی چمکنی لگی اور بادل
گرجنی لگا اور بعد مین بارش ہوئی اور اولے بھی پڑی
یہان اس صدمہ سے درخت ہا میوہ دار کا بڑا نقصان
ہوا آگرہ مین بھی اوسی روز آندہی کا زور شور رہا لا
حسب دران نقصان نہین ہوا چودہ تاریخ مئی کو بریلی
مین ایسا سخت طوفان آندہی کا آیا کہ صدہا درخت جڑ سے
اوکھڑ گئے بیشون چھپر مثل کاغذ بادی کی ہوا مین اوڑ گئی
اور کئی مکان صدمہ ہوا سے گر پڑی سنا گیا کہ شہر
مین ایک شخص مع اپنی بی بی اور بچہ کی مکان کی تلی دب کر
مرگیا ایک سنتری پلٹن رسالہ کا جو اپنی پہرہ پر کھڑا تھا
صدمہ ہوا سے اوڑ کر تخمیناً پچاس گز کی فاصلہ پر جا پڑا
زندگی تھی کہ بچ گیا رسیدہ بود بلائی ولی بخیر گذشت

لندن

بذریعہ تار برقی لندن سے خبر آئی جسنی اہل ہند کو یہ
خوشخبری سنائی کہ واقعہ ۹ ماہ اپریل ۶۲ سنہ جناب
لارڈ کیننگ صاحب بہادر ربورٹ گورنر جنرل سابق

کشور ہند بعہ الخیر رونق افروز لندن ہوئی اور
واقعہ یکم مئی سنہ حال تحفہ خانہ لندن کہ سابق مین جس کا
اشتہار چند بار گورنمنٹ گزٹ الہ آباد مین طبع ہوا تھا
کہولا گیا لارڈ صاحب ممدوح بھی واسطہ ملاحظہ اور بنظر
سیر و تماشا اوسکی تشریف لیگئی مگر افسوس صد افسوس
کہ جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا بسبب رنج و غم انفعال شوہر
خود رونق افروز نہوئین اوسدن بسبب عدم تشریف
آوری جناب ممدوحہ کی بڑا رنج رہا اور ابتدائی طیاری اس
مظہر صنایع کی جسطرح شاہزادہ مرحوم کی روبرو ہر ایک
ادنی و اعلی کو ہر ایک طرح کا سامان خوشی و خورمی حاصل تھا
افسوس کہ ویسا لطف کسیکو حاصل نہوا کہتی ہین کہ ۵ ہزار
آدمی امیر و امرا رئیس ادنی و اعلی اکثر شہر قرب و بعید کا
اوس روز وہان پر ہجوم تھا اور دو شاہزادہ بھی ایک
شاہزادہ ملک پروشیا اور دوسرا ملک سویڈن
واسطی سیر و تماشا اس مظہر صنایع کی لندن مین رونق افروز
ہوئی اور تماشا اس مظہر صنایع کی فرحت اندوز وہ کمرہ جہان
یہ سب چیزین تحفہ اور کاریگری کی سجائی گئی ہین ایسا وسیع تھا
کہ ۳۵ ہزار آدمی اوسی ایک کمرہ مین جمع تھی حسن انتظام
ایسا اچھا عمدہ رہا کہ کسیکا ذرا سا نقصان نہوا کیا دخل کہ
ایک کا پیر دوسری کی پیر پر پڑ جاوی یا کسیکا کندہی سے

کسندہ ہی جیل جاوی مفصل حال اسکا انشرطا دریافت کسی پرچہ ائندہ مین
درج وقائعیہ ہوگا فقط

مظہر العجائب

اپیل

وہ مقدمہ تغلب تخمیناً بارہ ہزار نوسو روپیہ کا روڑکی مین
گودام سرکاری کا ہوا تہا اور منشی علیم الدین امان خان سید
وصیت علی وغیرہ ٹہیکہ داران مدعاعلیہم کو بہ نگاہ صاحب سشن جج
بہادر سے سزا قید کی ہوئی تہی چنانچہ یہ حال سابق مین درج وقائعیہ
ہو چکا ہی بعد سزا پانے کی ورثا مدعاعلیہم نی نبارامی حکم
صاحب سشن اپیل اسمقدمہ کا بمراد حق یابی بحضور حاکمان نظامت
عدالت آگرہ دایر کیا تہا چنانچہ دریں ولا جو اکثر خطوط مقام آگرہ سی
رڑکی اور سہارنپور مین آئی تو معلوم ہوا کہ جملہ مدعاعلیہم نے
بحکم حاکمان نظامت عدالت پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت
سے جیلخانہ سی رہائی پائی تا دوران مقدمہ یہ مدعاعلیہم جیلخانہ
باہر رہینگی چنانچہ منشی سید وصیت علی امان خان و علیم الدین وغیرہ
پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت دیکر چہوٹ گئی سابق مین جبکہ یہ مقدمہ
عدالت فوجداری روڑکی اور سشن مین دایر تہا تو مدعاعلیہم سے
دو دو اور چار چار اور پانچ پانچ ہزار روپیہ کے ضمانت
لیگئی تہی خلاف اوسکی اب صرف پانچ پانچ سو روپیہ کے
ضمانت کا جو نسبت مدعاعلیہم حکم حاکمان نظامت عدالت نافذ
ہوا تو شاید رائے معدلت پیرائے حاکمان ممدوحین
مین یہ مقدمہ خفیف معلوم ہوا دیکہا چاہئے انجام اسکا
کیا ہو انشرطا دریافت ائندہ درج پرچہ کیا جاویگا فقط

روڑکی

موسم بدستور اعتدال پر ہے نہ تو چندان گرمی اور
لون کی شکایت ہی اور نہ راتکو چندان سردی کے
حکایت بیماری کا بالکل ذکر نہین خصوصاً بخار سرفہ وغیرہ
عوارض فصلی کا روڑکی مین اثر نہین سابق مین جو کچہ
پرچہ مین حال بدریافتی اور تغلب مسٹر ابلیدرڈو صاحب
سپرنٹنڈنٹ سرک سہارنپور کا درج ہوا تہا اور مدعاعلیہ
بدستور حوالات مین تہا اب وہ روڑکی مین ایا ہوا ہے
اور یہان بہی بدستور حوالات مین ہے سنا گیا کہ صاحب مجسٹریٹ
بہادر ضلع سہارنپور نی بروئے تحقیقات نسبت مدعاعلیہ
بخوبی قصور ثابت کرلیا ہی اب کلکتہ جاتا ہی اور محکمہ
کمشنر سپریم کورٹ مین یہ مقدمہ فیصل ہوگا کہتی ہین
کہ صاحب مدعاعلیہ بالکل بن گیا ہی سب حرکات و سکنات
مثل مجنونوں اور مخبوط الحواسوں کے سی کرتا ہی بعضی
کہتی ہین کہ واقعی اسکی دماغ مین خلل ہو گیا ہی اور بعض کا
یہ قول ہی کہ کچہہ خلل نہین عمداً اپنی بریت کیواسطی کہ حکام
والا مقام بالکل قصور کرکی چہوڑ دین ایسی حرکات کرتا ہے

تعجب عند اللہ اسوقت تو یہ نہایت تکلیف اور
اذیت مین ہے اوس کا حال سننی سی جی ٹہر آتا ہے
خصوصاً وقایع نگار کو کہ ہمارا پہلا ملنی والا تہا رنج اور
افسوس آتا ہی خدا کی شان ہی یہ شخص اپنی کام مین
یکتا اور ستنی تہا خصوصاً کار نقشہ نویسی اور واقفیت
کار چہاپہ خانہ لیتہو گراف اور ٹیپ مین مثل نہین رکہتا تہا
جس زمانہ مین طامسن کالج روڑکے اور دفتر
جنرل سپرنٹنڈنٹ انہار غربی و شمالی مین نوکر تہا
ہر ایک حاکم ادنی و اعلی بہت توقیر اور عزت کرتا تہا
یا افسوس دیر لگتی نہین تقدیر کو بلٹی کہاتی آج اسکو یہ
دن نصیب ہوا کہ خدا دشمن کو بہی نصیب نکری ع
طمع را سہ حرف است ہر سہ تہی ازان نیست مر طمع را بہی
مستر ایلڈرڈ کو طمع نے خراب کیا اگر یہ احتیاط کرتا
اور ممنوعات سرکاری سی محترز رہتا تو ہرگز یہ دن
نہ دیکہتا خدا ہماری ہر ایک دوست آشنا کو ہر بلا سے
محفوظ رکہی اور بری کام سی بچاوی فقط ایکروز
رات کو بازار مین ایک گورہ سپاہی رجمنٹ لہ ۵ نے
رنڈی کے گہر مین گہس کر دنگہ کیا جب یہ خبر صاحب
جنٹ مجسٹریٹ بہادر کو پہونچی فوراً بر سر موقع
سارجنٹ بازار کو لیکر تشریف لائی اور گورہ مذکور کو
گرفتار کیا وہ گورا ایسا بیباک اور شوخ چشم چالاک
تہا کہ کچہہ بہی خوف نکیا صاحب ممدوح کی روبروی ہی دو ایک
کنسٹبلوں کی دو چار گہونسی چلہا دی آخر کار ایک کا علاج
درد سر تو یہی ہوا کہ کنسٹبلون اور سارجنٹ بازار نے خوب مضبوط
پکڑ لیا اور کوتوالی گارد مین پہونچا دیا مجرم ہوتی سنا گیا کہ گورہ
مذکور کو حسب آئین ملٹری کورٹ سی سزا قید کمیاہ کی دی گئی
اوسی رات کی دوسری یہ خبر ہے ایک کنسٹبل کی نسبت جو سپاہی
اور مستعدی کا نوکری کہ تا کہ پہلوان بود ہر اوسکا پہرہ تہا
جبکہ صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر آگی کو تشریف لیگئی اور موقع پہرہ
پر کنسٹبل کو نہ پایا ہمراہیان صاحب ممدوح نے کنسٹبل کو آواز دی
کچہہ جواب بجز نیست کا نہ دیا آخر کار تلاش ہوئی تو اوسکو ایک
چارپائی پر سوتا پایا ہر چند کنسٹبلان وغیرہ نے اوسکو جگایا
پر وہ نہ جاگا وہ تو مردون سی شرط باندہ کر سویا تہا اوسکو مطلقاً
کچہہ اثر بہی نہوا لاچار اوسکی چارپائی اولٹ وا دی گئی جب تو
آنکہہ ماں کہلی اور سر پر حاکم کو دیکہہ کر نیند اوچٹ گئی موت یاد آئی بعدہ
صاحب ممدوح نے اوسکو پہرہ مین کر دیا اور حضور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس
رپوٹ ہوئی چنانچہ کنسٹبل مذکور بپاداش قصور نوکری سے موقوف
ہوا اور ایک ماہ کی تنخواہ ضبط ۲۹ مئی کا ذکر ہی کہ تین لڑکیان
ہمعمر بارہ بارہ برس کی عمر تالاب مین غسل کرنی گئین اور ڈوبی مرہ
مین نہانی اور کلیل کرنی لگین رفتہ رفتہ کہین گہری پانی مین پہونچ[illegible]

در مطبع اخبار قاسم الاخبار باهتمام سید [illegible] امیر علی طبع شد

نمبر ۲۴ ۔ ۱۱ جون سنہ ۱۸۶۲ء مطابق ۱۲ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۸ ہجری روز چارشنبہ ۔ جلد ۱

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ مطبع ہذا
طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک
فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی
معہ محصول ڈاک لعہ روپیہ سال سے اور مدت
ادای پیشگی کے تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک
مہینی تک ہی اور بعد اوسکی سال تمام
یا ماہوار کی حساب سی قیمت لیجاوی گے
پس جس صاحب کو خرید اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ
خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا ضرور
ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ
فی سطر ہوگے اور چار سطر سی کم کوئی عبارت
نہ چھاپی جاوی گے اور جو مضمون کہ واسطے فائدہ
عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی
اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری
چھپتا ہی جو صاحب چھپوانا کسی کتاب
فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا
چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ کے ایک کارسپانڈنٹ مقیمہ
کابل ملک افغانستان سے تحریر فرماتے ہین کہ ۹ مئی
سنہ ۶۳ء کو سردار شیر علی خان کا خط معہ ایک
عرضی سردار محمد امین خان موسومہ امیر صاحب سردار
محمد علی خان کے پاس آئی اونہون نے اوسیوقت واسطے
[illegible]لات ان خطوط کے سردار محمد اعظم خان
ولی محمد خان اور محمد اسلم خان کو طلب کیا محمد امین خان نے
اپنی عرضی مین امیر صاحب کو لکہا تہا کہ ہر چند مینے سردار
محمد شریف خان کو سمجہایا کہ تاتشریف آوری امیر صاحب
بمقام قندہار لشکر مین قیام کرو لیکن اونہون نے
میری کہنی [illegible] عمل نکیا اور معہ ایک پلٹن اور دو سو سوار
کے سلطان احمد جان پر بمقام خاش حملہ کیا چنانچہ
محمد اکرم خان پسر عبد اللہ خان اچکزئی اور لالو خان
حاکم خاش نے اوسکا مقابلہ کرکے اوسکو شکست دے
کر اوسکے قریب دو سو سپاہی مجروح اور مقتول ہوئے
اور ایک سو قندہاری سوار اوسکے لشکر مین سے
بہاگ کر سلطان احمد جان کیطرف جا ملے قاصد کے
زبانی جو اس خط کو لایا تہا معلوم ہوا کہ اوسنے
امیر صاحب کا مراسلہ سردار شیر علی خان
کو بمقام غزنین دیدیا تہا اس مقام پر سردار موصوف
کے فوج آگئی ہے اور باقی سپاہی بہی اوسطرف
چلی جاتی ہین سردار شیر علی خان نے امیر صاحب کے
مراسلہ کے معاینہ کرتے ہی حکم روانگی کا دیا اور محمد اعظم خان
نے امیر صاحب کا خط دیکہکر جسمین تاکید امیر صاحب
نے اونکو لکہا تہا کہ قندہار کو چلے آؤ لکہا کہ مین دو چار
روز مین جانب قندہار کے کوچ کرونگا اوسی تاریخ
سردار محمد علی خان نے پینتیس ہزار روپیہ مع خچرون بار
بار کرکے سردار شیر علی خان کے لشکر مین روانہ کئے
۶ مئی کو جسوقت جماعہ خالصاحبان اور سردار دربار مین حاضر
ہوئے سردار محمد علی خان نے اپنے چچا سردار محمد اسلم خان
کو اپنے پاس بلاکر اونسے کہا کہ آپکے بہائی سردار
شیر علی خان نے مجہکو تمہاری نسبت لکہا ہے کہ اونکو
پوشیدہ بلاکر یہ بات کہدو کہ کسیطرح کا حیلہ نکرین
کیونکہ سردار محمد اعظم خان بہی معہ اپنی فوج بہت جلد
جانب قندہار جانیوالے ہین محمد اسلم خان نے
جواب دیا کہ دو تین روز مین میرا بہی ارادہ ہے اتنک
صرف اس باعث سے توقف تہا کہ میری پلٹن کے دو سپاہی
ابہی تک آئے نہین ہین سوا اونکے آگئے ہے میرا تہیہ

قندھار کا ایک شخص نے سردار محمد علی خان سے
آنکر بیان کیا کہ سردار محمد اعظم خان جو قندھار جانی مین حیلہ
و حجت کرتی ہین اوسکا اصل سبب یہ ہی کہ سردار محمد افضل خان
اونکی بہائی نی ترکستان سی اونکی پاس خط بہیجا ہی کہ تم
ہرگز قندھار کو نجانا اور اوسمین تین وجہ جو مانع قندھار
جانیکی ہین وہ اونہون نے یون لکہی ہین اول یہ کہ تمہاری سبب
سی سردار ولی محمد خان سی امیر صاحب نی توپخانہ
کے سرداری چہین لے اور سب کی روبرو سر دربار
اونکو لعنت و ملامت کی اور اونسی کہا کہ مین جانتا ہون
کہ تم اکثر اعظم خان کی ساتہ رہتی ہو اور جاتی ہو
کہ تمہین بہی اعظم خان اور افضل خان کے برابر سمجہا جاون
دوسری اونہون نے یہ لکہا تہا کہ ہمکو ترکستان مین بڑی
بڑی لڑائیان اور معرکہ واقع ہوئی لیکن شیر علیخان نے
ہماری کبہی مدد نہ کی تیسری یہ کہ ہم سب اسمین بہائی ہین
بس یہ چاہئی کہ ہم سب کا رتبہ برابر سمجہا جاوے اور
افضل خان نے محمد اعظم خان کو یہ بہی اوس خط مین تحریر کیا ہے
کہ مینی چند باتین امیر صاحب کو لکہی ہین اگر وہ میری درخواست
کو منظور کرینگے تو مین اپنی فوج ہرات کو بہیجدونگا ورنہ
میرا ارادہ یہین رہنی کا ہے علاوہ اسکے
اگر امیر صاحب تمہاری اور سردار محمد عثمان خان کے
سفارش کو جو تمنی بہیجی ولی محمد خان کی ہی نہین سنینگے
تو مین اپنی فوج ہرات کو نہ بہیجونگا چنانچہ ولی محمد خان نے
یہ سنکر اپنی والد سردار شیر علی خان کو ان سب
حالات کی اطلاع کی ہے اور لکہا ہی کہ اگر آپ کی پاس
کوئی خط سردار افضل خان کا ترکستان سی آیا ہو
تو مجہکو اطلاع کیجئی ــ ۷ رمی کو سردار شیر علیخان کا
خط قندھار سی آیا اوسمین اونہون نے لکہا تہا کہ مین
صلح انکو راضی ہون لیکن میری قلمرو کے حد
دریای خاش کی کنارہ تک ہی اور انروی دریای
معہ گرشک وغیرہ تم اپنی عملداری مین رکہو اوسکی
جواب مین سردار محمد شریف خان نے تحریر کیا ہے
کہ مجہکو اوسکی قبول کرنی مین کسیطرح کا عذر نہین الا
تا صدور منظوری امیر صاحب کی مین وعدہ نہین کرسکتا
سردار محمد علی خان نے قاصد سی دریافت کیا کہ
کس مقام پر تمنی محمد شریف خان کی عرضی امیر صاحب
کو دی تہی اور اونہون نے اوسکی کسطرح تعمیل کری
قاصد نی جواب دیا کہ بمقام منغل وہ عرضی مینی امیر صاحب
کو دی تہی اور وہ اوسکو ملاحظہ کرکی بہت نارض

ورر نجیدہ خاطر ہوئی اور کہنی لگی کہ سردار محمد شریف خان نے
کس واسطی میری [illegible] جسکی سلطان احمد خان سے
صلح کی درخواست کی مین نے تمہارا اوسکی شرط کو منظور
نکرونگا سردار محمد علی خان نی پہر قاصد سی پوچہا
اگر تم کو کوئی آثار صلح کا مابین محمد شریف خان اور سردار
سلطان احمد خان معلوم ہوتا ہی اوسنی کہا کہ اول
تو محمد شریف خان کا ارادہ صلح کا تہا لیکن جب سی اونکی
پاس ایک خط وزیر اکبر خان مغفور کی والدہ کا آگیا ہے
تب سی اونکی نیت صلح کیطرف معلوم ہوتی ہی کیونکہ
وزیر مرحوم کی والدہ نی اپنی خط مین اونکو لکہا ہے کہ
اگر تم فرزند ہو تو تا تشریف آوری امیر صاحب بمقام
قندہار سلطان احمد خان سی موافقت کرلو اور اگر
تم میری کہنی کی تعمیل نکروگے تو مین تمکو اپنا فرزند نہ
سمجہونگی ہمری کو سردار محمد افضل خان
کا ہمراہ تہا کہ سردار محمد اعظم خان ترکستان سی
آیا اوسمین اونہون نی لکہا تہا کہ شاہ بخارا مع پچاس
ہزار فوج اور بیس ضرب توپ کے خدایار خان کو ساتہ
لیکر بخارا سی جانب کوکان خدایار خان کو تخت نشین
کرنیکی واسطی روانہ ہوئی اور شاہ مذکور نی دس ہزار
سوار بمقام خوراکشی اس حیثیت سی متعین کئی ہین کہ

افغان لوگ دریائی عبور نکرین اوسی تاریخ شاہ مردان خان
حاکم جلال آباد کی عرضی حاکم کابل کی پاس آئی اوسمین
اوسنی لکہا تہا کہ نوروز خان پسر سعادت خان مہمند
معہ ایک فرنگی کی ایک سو سوار اور تین سو آدمی اپنی
ساتہ لیکر جلال آباد مین آیا اور کابل مین جانیکا اوسکا
ارادہ تہا جسوقت مجہکو اس امر کی اطلاع ہوئی تو مینی
نوروز خان سی کہا کہ بلا استجازت امیر صاحب فرنگی
کو اپنی ساتہ نلیجاؤ وہ مجہسی بہت ہر چند ہوا بلکہ شمشیر
برہنہ کرکی مجہکو دہمکایا تب مجبورًا مینی اوسکو راستہ
دیدیا لیکن تا صدور حکم ثانی فرنگی کو خفیہ حکیم خان کوتوال
کے سپرد کردیا ہے اور تین روپیہ روزینہ اوسکی خرچ
کے واسطی مقرر ہوگیا ہی اور شاہ مردخان نی یہ بہی
لکہا ہی کہ دریافت کرنی سی یہ معلوم ہوا کہ وہ ہندوستان
سے فرار ہوا ہے اور اب وہان جانا نہین چاہتا بلکہ بیان
کرتا ہی کہ مین انگریزون کا مجرم ہون وہان سی بہاگ کر
اس آسرا پر امیر صاحب کی پناہ مین آیا ہون کہ امیر صاحب
مجہکو نوکر رکہہ لینگے چنانچہ برطبق ملاحظہ عرضی کے
حکم ہوا کہ شاہ مردخان کو اس نہج سی خط لکہا جاوی
کہ وہ اوس فرنگی کو سمجہاوی کہ یہان سی ہندوستان کا
چلا جانا اوسکی حق مین بہتر ہی ورنہ ہماری یہان سے کچہ

دستگیری کی امید نہیں اور اصل عرضی امیر صاحب کے
خدمت مین روانہ کر دی گئی فقط

۹ اپریل کو سردار محمد علی خان کے پاس قندہار سے
خبر آئی کہ سلطان احمد جان بسبب لاحق ہونے کسی کام
کے معہ اپنی فرزندوں کے ہرات کو چلا گیا ہے اور وہان
کا انتظام اسطرح پر اونسے کیا ہے کہ میر افضل خان اور
غلام محی الدین خان سردار محمد عمر خان اپنی بھائی اور اکبر خان
سردار النیری کو معہ دو ہزار پیادہ اور پانسو سوار
فرح مین چھوڑا ہے اور اکبر خان کو معہ پندرہ سو سواروں کے
صحرای بکوا مین اور سالو خان کو معہ کسیقدر فوج کے
خاش مین مقرر کیا ہے منجملہ اور خبرون کے یہ بھی لکھا تھا
کہ محمد امین خان نے اپنا اسباب بارود گولی وغیرہ
قندہار سی منگایا تھا سو وہ سب سامان راستہ مین دریا مین
بہ گیا اوسی تاریخ کو امیر صاحب کا نامہ عتاب آمود سردار
محمد اسلم خان اور محمد اعظم خان کی پاس آیا اوسمین لکھا تھا
کہ بسبب تمہاری قندہار نہ آنیکی جسقدر مین ناراض اور
رنجیدہ تم سی ہون کابل مین آنکر بیان کرونگا اور سردار
محمد علی خان نے بھی سردار محمد اعظم خان سی لکھا کہ امیر صاحب
کو کسطرح سی ناراض نکرو اور جسقدر جلد ممکن ہو سکی
قندہار رہنے کے جانیکا عزم کرو اوسپر سردار موصوف

بولے کہ میری جانیکا کیا فایدہ جبکہ پاس سلطان احمد خان
اور امیر صاحب کی صلح ہونیوالی ہے فقط

۱۰ اپریل کو سردار ولی محمد خان دربار مین موجود تھے
کہ سردار شیر علی خان کا خط کریزی سی آیا اوسکی
پڑھنی سے سردار محمد علی خان کا چہرہ ملول معلوم ہوا
یہ دیکھکر عالیجاہ میر اتیق اللہ خان نے اسکا سبب
پوچھا سردار محمد علی خان نے جواب دیا کہ سردار محمد شریف خان
اسقدر بیمار ہین کہ اونکی زیست کا بھروسا نہین اور
تین چار روز سی تو اونکا حال بہت ہی ابتر ہے اور
دربار برخاست کر کی محمد شریف خان کی رشتہ دارون
کے پاس جو شہر مین سلطان احمد جان کے قرابتدارون
کے ساتھ رہتی تھی گئے اور اونکو معہ اونکی مال و اسباب
کے بالاحصار کو لیگئی کابل مین خبر گرم ہے کہ
محمد شریف خان نے اس عالم فانی سی رحلت کی لیکن
یہ خبر صداقت طلب ہی جو کچھ کہ حال تحقیق سی دریافت
ہوگا پرچہ اینده مین حوالہ قلم سوانح رقم کیا جائیگا
از آفتاب عالمتاب فقط

فیروز شاہ

ناظرین صحیفہ ہذا کو یاد ہوگا کہ سابق اسی ایک
عرصہ گذرا ہمنی بحوالہ تحریرات انگریزی وارد

در حال سکونت پذیر ہوئی فیروز شاہ کا اطراف دکھن
مین درج پرچہ کیا تہا پہر اوسکی کوئی خبر نہ آئی ہر چند
اہالیان گورنمنٹ اوسکی تلاش و تجسس مین ہمہ تن مصروف
رہے مگر کچھہ پتا نہ لگا اب دہلی گزٹ مین لکہا ہوا دیکھا
کہ افواہاً سنا جاتا ہی فیروز شاہ ہندوستان سے نکلے
بہاگ کر افغانستان کو چلا گیا اور سلطان احمد جان کے
کمپو مین الحال موجود ہے مگر چونکہ یہ خبر قابل قیاس و تسلیم العقل
نہین لہذا ہم اسکو لغو اور دروغ سمجھتے ہین کیونکہ اوسکے
گرفتاری کیواسطے تدبیرات شائستہ عمل مین آئی تہین
پہر یہ کہان ممکن تہا کہ ایسا نامی شاہزادہ بلا مزاحمت
حدودات ہندوستان سے کہلی کہلی نکل جاتا اس
خبر کی بنانیوالی نے اچھی گہڑت کی ہی کیونکہ اکثر مقامات
ہندوستان مین یہ ایام مفسدہ گذشتہ جہان جہان لڑائیان
اور فساد ہوئی وہان ہونا اسکا دروغ کو بیان کرتی رہے
پہر اب یہ کیونکر ہو سکتا تہا کہ وہ افغانستان کے
لڑائی سے اوسی معذور رکہتی فقط ایضاً

پیشاور

دہلی گزٹ کے مہتمم لکہتی ہین کہ ۲۹ تاریخ مئی کی صبح
کو ہماری پاس ایک فارسی مراسلہ پیشاور سے
آیا مگر اوسمین وہ سب حالات مندرج ہین جو سابق

ہم لکہہ چکی ہین فقط تازہ خبر یہ ہی کہ گرشک پر سلطان
احمد جان کا تسلط ہو گیا اور یہ خبر وہ ہے کہ جو بنبازار
مین کئی دن سے مشہور ہو رہی تھے اور جنگ اوس
لڑائی کا حال کہ جو باہم سپاہیان قندہاری توابع امیر صاحب
و سلطان احمد جان ہوئی تہی لکہا تہا اب خبر نویس لکہتا ہے
کہ گرشک کو سلطان احمد جان نے تسخیر کیا حقیقت
مین یہ وہی معرکہ ہی کہ جسکو بازاری لوگون نے کچھہ
حاشیہ چڑہا کر مبالغہ سے بیان کیا اور کہا کہ امیر دوست
محمد خان کو سردار سلطان احمد جان نے قندہار سے
بہگا دیا اور سلطان احمد جان کے پاس خراسانی جمعیت ہے
فقط ایضاً

جزیرہ زنجبار

جزیرہ زنجبار کے عرب مین اس وجہ سے کہ سرکار انگریزی ایسے
نے غلامون کی تجارت بند کرنیکا قصد کیا ہی اہالیان
انگریزی سے برسر عداوت ہین اور چاہتی ہین کہ سرکار
انگریزی کے سفیر کو قتل کر ڈالین مگر اب تک اونکا ارادہ
پیش نہین گیا ہی اور سرکار انگریزی نے تاکیداً
سلطان زنجبار کو لکہا ہی کہ اگر سفیر مذکور کو کسی نوع کا گزند
کے ہاتھہ سے زیان پہنچا تو تم اپنی ریاست کو نیست و نابود
سمجھہ لینا فقط ایضاً

ملک برہما

ملک برہما مین آوا کا راجہ سرکار انگریزی سے
باب تجارت مین عہدنامہ نہین کیا چاہتا جوکہ اپنی ملک
مین خاص اپنی ہی تجارت رکہتا ہی اسواسطے اوسکو
یہ منظور نہین ہے کہ کوئی اور شریک اوسکا ہو اہالیان
سرکار کا منصوبہ ہی کہ اپنی حد پر محصول اجناس کے
آمدرفت کا بالکل موقوف کردین یا گہٹا دین فقط
مفصلات اخبار میرٹہ سے مستنبط ہی کہ جتنی توپخانہ
کے صاحبان انگریز کوہ شملہ یا منصوری وغیرہ پر ہین سب کو
حکم ہوا ہے کہ اپنی اپنی توپخانہ مین آکر حاضر ہون فقط الصا

اکبرآباد

آجکل وصول انکم ٹکس کا جابجا جرچا ہی اور سب پر بموجب
تجویز پنچان ٹکس لگایا گیا ہی بموجب قانون و نقشہ معطیہ
سرکار جو حلف سے ہوا ہی ٹکس نہین لگا اس باعث سے اکثر
لوگ شکایتی ہین کہ ہمکو سرکار نے بے ایمان تصور کیا اور بعضی
اشخاص پر جو ٹکس بڑہایا گیا ہی اور اوسکی اطلاع بعد تاریخ
مقرری عذر دیگئی اور جو اونسے اطلاعنامہ بسبب گذرجانے
میعاد کی نہ لیا تو تحصیل کی متصدی نے زبردستی دیگئی اور جنے
اونکا عذر سماعت نہین ہوا اس سبب سے شاکی ہین مگر ہم نہین خو

قسمت اون لوگونکی اور کیا کہین کیونکہ یہان کی صاحب
کلکٹر بہادر بہت عادل اور منصف مین مثل اور ضلاع کے
نہین جو کوئی عذر کرتا ہی اوسکو جزئی سے سنتے ہین چنانچہ
ایک شخص بستی رام نامی [illegible]
ٹکس لگای گئی ہی اوسنے اپنا عذر [illegible]
وثبوت ہونی کاروبار کا منسوخ کیا اوسکو ٹکس معاف فرمایا
عیان راچہ بیان فقط ایضا

آہنی جہاز

ہستم گزٹ آف انڈیا کو لندن کی کسی نے تحریر کیا ہے
کہ آجکل اس ملک مین سب جگہ یہی تذکرہ ہے کہ امریکا
مین مانیٹر اور میری میک نامی جہازون نے یہہ ثابت
کردیا کہ جس جہاز مین تختہ چوبی ریل کی لوہی سے ملبوس
ہون اور لوہی کا منقار ہی ہو وہ ایکدم مین چوبی جہاز کو
ٹکر مارکر پارہ پارہ کرسکتا ہی جیسا کہ میری میک نے
مانیٹر کو کر ڈالا ابہی کاریگران جہاز جزئی اس بات کو نہین
قبول کرتی ہین کہ اگر قبول کرین تو اونکا روزگار اوٹھہ
جائی اور جن سلطنتون مین خزانہ خالی ہی وہ بہی نہین قبول کرتے
کیونکہ اگر قبول کرین تو نئی جہازون کے لیے روپیہ کہان سے آئے گی
لیکن اور سب لوگ کہتی ہین کہ یہ بات صحیح ہی اور اب جو نئے

جہازون کو بیکار سمجھنا چاہئے پھر وہی راقم
لکہتا ہے کہ چہوٹی چہوٹی جہاز جیسی ہندوستان کی ہین بمقابلہ
جہازات آہنی محض بے فائدہ ہین اس لئے ہندوستان مین
ہر بسنا رہی رکہنی چاہیئے ورنہ کیا تعجب ہے کہ امریکا سی ایک جہاز
لوہی کا آکر بمبئی کے سب جہازون کو پارہ پارہ کر دے
لیکن یہ تحریر اوسی استہزا کی طور پر ہے
کیونکہ امریکا اور انگلستان مین ہر طرح پر اتفاق ہے
از شعلہ طور مطبوعہ ۳ جون ۱۸۶۴ء

تعمیر قلعجات

ولایت کی خبرون سے واضح ہوا کہ اب تک سرکار انگریز
مین سمندر کی بندرون پر تعمیر قلعجات کی ضرورت نہ
سمجھی جاتی تہی لیکن جب سی کہ نئی طرح کی توپین تیار
ہونی لگی ہین اور امریکا والون نے اس کام مین کمال
مشق بہم پونہچائی ہی انگلستان مین بہی قلعجات
کے تعمیر کے فکر پیدا ہوئی ہے فقط ایضا

عدالت عالیہ

بمبئی کی ٹیمس نامی اخبار سے منکشف ہوا کہ ماہ ستمبر آیندہ تک
ضرور ہے عدالت صدر اور سوپریم کورٹ مخلوط ہو کر عدالت عالیہ
نامزد ہو گی الا ابھی یہ فیصلہ نہیں ہوا ہے کہ عدالت صدر کے
ہندوستانی وکیل بھی عدالت عالیہ مین وکالت کرنے

پامینگی یا نہین البتہ یہ بات قرار پا چکی ہی کہ سرکار کے
مدرسون کے طالب علم جو قانون مین اچھا امتحان دینگے
وکیلون مین تعینات کئی جاینگی فقط ایضا

سہسرام

انگلشمین مین مندرج ہی کہ سہسرام کے دپٹی مجسٹریٹ
مسٹر فرل صاحب کی ذمہ یہ قصور لگایا گیا ہی کہ سرکاری
نوکر تجارت بہی کرتی ہین اور اور کام ایسی ایسی کرتی ہین
جو اونکی عہدہ پر نا زیبا ہین اس مقدمہ کے تحقیقات کو ایک
پنچایت مقرر ہوئی ہی جسکی پنچ مجسٹریٹ اور جج پٹنہ
اور مجسٹریٹ شاہ آباد کی ہونگے فقط ایضا

ریلوی گاڑی

دہلی گزٹ کو ایک شخص نے مقام الہ آباد می لکھا ہے
کہ ہفتہ مین تین روز ہمراہ ریل مال گاڑیون کے کچہ گاڑیان
مسافرون کی بہی لگائی جایا کرین گی اسلئی کہ وہ مسافر
بوقت شب آرام سی جا سکین لیکن یہ گاڑیان فی گھنٹہ
۱۴ میل کی حساب سی چلینگی اور ۲۴ گہنٹہ مین الہ آباد سی آگرہ
اور آگرہ سی الہ آباد کو پہنچا کرین گی سوا سات بجی شام
کو الہ آباد سی روانہ ہو کر صبح کی ساڑہی پانچ بجی کانپور مین
اور بعد دوپہر کی ۳ بجی شکوہ آباد مین اور ۶ بجی آگرہ مین
پہونچیگی اسمین مسافرون کو آرام ملیگا کہ اگر چاہین شب کے

ایک عہ اور دوسرا عہ کے مشاہرے کا اور
چار چپراسی پانچ پانچ روپے ماہواری کی اور چھوٹے
صدر ہٹی مقام تحصیلی مین صرف ایک محرر عہ کا اور تین
چپراسی تجویز کی گی ہین اور ایک افسر ابکاری یعنی داروغہ
عہ ماہوار کا مامور ہوگا داروغہ کو دو چپراسی ملین گے
اور اوسی ہٹیون اور حساب و رجسٹر کی نگرانی اور دکانات
کا دورہ اور شیدنا جائز کی تحقیقات متعلق ہوگی ممالک
مغرب و شمال مین یکم اکتوبر سنہ ۱۸۶۳ع سے عملدرآمد اسکا
ہوگا فقط صاحب خیر لکہتی ہین تحصیل خام مین سرکار اور عملہ
سرکار کو سوائی دردسر کی فائدہ نہوگا تہیکہ کی حسابون تحصیل
خام مین بہت نقصان رہیگا فقط ایضًا

بجنور

بجنور سے ایک کوس کے فاصلہ پر موضع بجارا مین ایک شخص
وفاتی نام کی ہرن کی شکار پر اوقات تہی ہرن کی گوشت
کو بیچتا اور اوسکو کہاتا اتنی عمر اسی طرح کٹی وہی بارہ دن کا
عرصہ ہوا کہ موافق عادت کی ایک ہرن مار لایا کچہ گوشت
بیچکی باقی آپ کہایا اور لڑکون کو کہلایا اتفاقًا اوسی روز
سی اوسکی گہر مین بیماری پہیلی کسیکو دست جاری
ہوئی کسیکو تپ ائی تیسری دن دوپہر کو ایک اوسکا
بیٹا شکار ہیضہ قضا ہوا اوسی دن شام کو دوسرا بیٹا
بہی مر گیا اوسکی بہو کو جہہ مہینی کا حمل تہا وہ بہی گر گیا
۲۳ مئی کو خود وفاتی بہی وفات کر گیا عبرت کا مقام ہے
کہ مرتی وقت ہر ایک کی زبان نکل ائی اور ہر شخص لہو تہوک
تہوک مرا اب اوسکی تین بیٹی ہین وہ بہی علیل بیماری سی ہین آج
کل ہو رہے ہین معلوم نہین اسمین کیا اسرار تہا بعضی لوگون کے
گمان مین یہ سبب وبال شکار تہا فقط ایضًا

جبل پور

اس کلجگ مین پاپیون کو دہرم ادہرم کا لحاظ نہ رہا اپنی
ساتہ اورون کا دہرم بہرشٹ کرنا اختیار کیا یہان ایک
دیوتا برہمن سپرنٹنڈنٹ ماراسٹ کا نوکر تہا اوسکی جوانی
مین دو نفس نے اوسکو جورو کر لی کی لی اور بہار اجبل پور
مین کوئی عورت نہ ملی باندی کی علاقہ مین بہوبچلی ایک جستر انے
سی انکہہ لگائی ملی کسطرح گود پر گرا نتیجہ مرگان سی اوسکی
دروازی پر جا کر ولی کر کے بدنامی کا ٹوکرا سر پر رکہا تہوڑی
دنون مین اوسی ایسا گانٹہا کہ پیر لگا کی جبل پور اوڑا لایا یہان
بہوبچلی بدستور مہاراج دکہنی کے نوکری مین حاضر ہوا اور ظاہر
کیا کہ مین ضلع باندا سی بہرانی بیاہ لایا اوسکی سکہانی سی
عورت نی بہی لوگون سی یہی کہا غرض سپرنٹ صاحب کی گہر وہ

عورت مدت سی پانی بہرتی تہی ایکدن رستہ مین باندی کے دو چار مہتر لگی حال دریافت کرکی اوسکی قریب سی حیران ہوی لوگون سی کہا کہ یہ قوم سے مہتر انی ہے برہمن نے جہوٹ ظاہر کیا کہ مصر انی ہے آخر مہاراج کشن سنگہ کے کان تک یہ بات پہونچی اونہون نے زیادہ تر تحقیقات کی جب خوب تحقیق ہوا کہ مہترانی ہی اور اوسنی دہرم بہرشٹ کیا برہمن مذکور کو بہت برا بہلا کہا گوہ مین نہلایا اور ناک دور کرنیکو حکم دیا تہہ جی سہجا اور خود مہاراج کشن سنگہ نے اپنی سر کی بال اور داڑہی موچہہ مونڈوالی جیتنی جی آپ ہی اپنی کریا کرم سے سنا جاتا ہی کہ یہ مہاراج بہت درشت مزاج سخت گو تہی بدزبانی سی خلایق کو آزار پہنچاتی تہی ظاہرا اوسی درشتی کی یہ تلافی ہوی بیٹہی بیٹہای بانی کی بدولت آبرو خاک مین مل گئے فقط

ہماری راقم خبر کو اس واقعہ سی بڑا التعجب گذرا اور مہاراج کشن سنگہ کی داڑہی موچہہ مونڈوانی سی اور عجب پیدا ہوا لیکن ہماری نزدیک کچہہ تعجب کا مقام نہین کہ درشتی کا ایسا ہی عوض ہوجاتا ہے گویہ دنیا دار انتقام نہین بہتیری دولت کی گدی برہمنون کو دیکہا ہی کہ جہان اوکلے باپ دادا بیٹہے ہوی تاگی تانگی کی مسند بچہاکی منہ پہیلا کے اوسپر بیٹہے اور ایک آدہ نوکر چاکر جو اونہین ملگیا اوسکو شور و غل مچا کی نیلی پیلی انکہین دکہانی لگی اور اوس آواز کریہ کو کہ مثنیق حمار سی ہی مکروہ تر سے اور نیلی پیلی آنکہین دکہانیکو امارت سمجہتی رہی آخر کار چرخ نیلی نے اوس ترش روئی کے عوض ایسا کہٹای مین ڈالا کہ اوس دولت کا کہایا پیا کچہہ یاد نرہا کہین باوجود دولت کی لٹہہ سوٹی کہاتی ہین اوس درشتی کا مزا اوٹہاتے ہین یہان مہاراج کشن سنگہ نی اور طرح سی اوسکا لطف اوٹہایا کہتی ہین خدا کی لاٹہی مین آواز نہین اس لی درشتی بدخوی کا عوض ہر جگہہ نئی طرح سی مقرر ہوا ہم عنقریب ایک مقدمہ اسی طرحکا درج اخبار کرین گی اوس سی ہمارا راقم خبر کو ایسی امور مین کچہہ تردد نرہی گا فقط ایضا

ریاست ہندوستانی

چونکہ اکثر اشخاص آمدنی محاصل والیان ملک ہندوستانی سی ناواقف ہین لہذا تہوڑا کچہہ قسم اخبار عالم مفصل اور مشرح حال آمدنی اور ریاست اونکی کا درج اخبار کرتی ہین بجنسہ جدا جدا علی ملاحظہ ناظرین لکہا جاتا ہے فقط

نام ریاست	وسعت میل مربع	آمدنی سالانہ
اودی پور	۱۱۶۰۰	۱۲۵۰۰۰۰۰
الور	۳۵۰۰	۱۸۰۰۰۰۰۰
انبالہ کی اضلاع	۴۳۰۰	۰

ہوگلی

ہرکارہ اخبار سے دریافت ہوا کہ بمقام ہوگلی ایک ہندو
اپنی مذہب کے بہت پیروی کرنی لگا اور یہان تک مذہب
کا متعصب ہوا کہ اصلا اوسکو عقل اور شعور سے بہرہ نرہا
اور تعصب مذہبی نے اوسکو آمادہ ارتکاب ممنوعات
سرکاری کیا کہ بیان اوسکا یہ ہے کہ اسنی منڈل کالی دیوی
کا نبایا اور رزور شب پرستش مین مشغول ہوا اور ظاہر ہے
کہ دیبی کی پوجنی والی دیبی پر بل دان کیا کرتی ہین یعنی
حیوانون کو ذبح کرکی سر اوسکا کاٹ کی دیبی پر چڑہاتی ہین
چنانچہ ایکروز اس ہندو خرد دشمن ظلم دوست نی ایک
لڑکی کو پکڑ ذبح کر ڈالا اور سر اوسکا علیحدہ کرکی دیبی
پر چڑہا دیا کمال رنج اور افسوس کی بات ہی کہ اس سنگدل
ناخداترس کو اصلا لڑکی کی سر کاٹنی مین رحم نہ آیا اور
ممنوعات سرکاری کا ہی کچہہ خوف نہوا جب یہ اطلاع ملازمان
پولیس کو ہوئی د واسطہ تحقیقات کی محل واردات پر آئی
چنانچہ بعد تلاش لاش اوسکی دستیاب ہوئی اور سر بہی
آدہا جلا ہوا ملا اور اب یہ مقدمہ سشن کورٹ مین دائر ہے
اور اہل جوری کہ سات آدمی قوم ہندو سے ہین از روی پیروی
اپنی مذہب کی مجرم مذکور کو بے قصور ٹہراتی ہین یہ کمال جانب داری
مذہب کی ہی کہ باوجود ارتکاب ایسی جرم سنگین کے
مجرم کو مجرم نہین جانتی غرضکہ پیروی مذہب نی پردہ
ظلمت ظلم کا اونکی آنکھون پر ڈالدیا ہے اور صاحب سشن اس
مقدمہ مین بہت متعجب ہین مگر صاحب خبر لکہتی ہین کہ صاحب
سشن جج کو چاہئی کہ اس مقدمہ مین طرفداری مذہب
ہندون کی نکرکی خلاف انصاف نکرین فقط از دہلی گزٹ

جہالراپاٹن

راجہ صاحب والی جہالراپاٹن کا واسطی جانی انگلستان کی
ارادہ مصمم ہی اور بالفعل لوبامین رونق افروز ہین فقط الفا

کلکتہ

انگلشمین سی معلوم ہوا کہ راجہ صاحب کوچ بہار نی جس شخص کو
باشتباہ نانا صاحب گرفتار کرکی سرکار مین بہیجا تہا
بوقت تحقیقات ثابت ہوا کہ یہ نانا راؤ نہین ہی لیکن اوس شخص
کو راجہ صاحب [illegible] دیا گیا تہا [illegible]
ہمکو اسی کچہہ مواخذہ نہین فقط ایضا

متہرا

تحریر ایک عنایت فرما کیسی واضح ہوا کہ ضلع متہرا اور دیگر
اضلاع قرب جوار مین بعض مفسدان شعبدہ بازی ایجاد سی
ایسا مروج ہوا ہے کہ بہن اپنی بہائی کی گہر گیہون ٹہنا کر اور گڑ

مثلاً اگر کوئی اس طرف کی آدمی اسکو اپنی محاورہ مین گردہا
کہتی ہین لیجاوی اور بہائی اوسکو کہاوی اور بہن کو رخصت
کری اور جو بہن بیاہ نکری تو اندہی ہوجاوی گی اور جو
بہائی اوس گردانی کو نہ کہاویگا تو لنگڑا ہوجاویگا اور جس طرح کہ
[illegible] قبل از ایام غدر رسم [illegible]
بنایا تہا اوسی طرح یہ رسم بہی رایج ہوئی اور بر عقل اور رسم ہی
ایسی ایسی سادہ لوح کی خیال تاسف آتا ہی کہ ایسی باتون
پر یقین لاکر رسمیات بیہودہ کی مرتکب ہوتی ہین اور تہوڑی
روز گذری کہ مشہور ہوا تہا کہ کوئی آدمی جوتیون مین نعل نہ
لگانی پاوی اور جو کوئی جوتیون مین نعل لگاویگا وہ
سزایاب ہوگا اس خوف سی بیشتر آدمیون نی خرد سی نی
جوتیون مین سی نعل نکال لی ہی اور جب سی حاکمان پولیس
ضلع متہرا کو اس رسم بیہودہ کی رایج ہونی کی اطلاع ہوئی
ہی در پی تجسس و تلاش اشخاص موجد اس رواج کی ہین اور اکثر
اشخاص کو طلب کرکی فہمایش کرتی ہین کہ جو کوئی شخص اس
رسم کو رواج دیگا یا خود کریگا وہ زمرہ باغیان تصور ہوکر
سزایاب ہوگا اور اہلکاران پولیس تلاش شخص موجد
رواج مذکور ساعی اور سرگرم ہین مگر ایسی اشخاص کی کب
تحقیقات ہوسکتی ہی اور کہتی ہین کہ مردمان جاہل ایسی رواجون
کو من قبیل سحر جانکر بعرض حصول مقصد جاری کرتی ہین چنانچہ
عرصہ ہوا کہ زمانہ سابق مین بہی ایک بار ایسا رواج ہوا تہا کہ بہن
اپنی بہائی کی گہر ستو لیجاوی اور بہائی اوسکو کہاوی
ورنہ ان دونون کی حق مین اچہا نہ ہوگا فقط

مراد آباد

ایک عنایت فرمائی مہتمم مظہر العجایب اپنی خط مین ارقام
فرماتی ہین کہ مراد آباد مین ایک شخص بد معاش نی عجب فریب کیا کہ تاریخ
۱۶ مئی سنہ حال کو ایک آدمی اچہا لباس پہنی ہوئی پہلی ادمیون کے
صورت شیخ غلام اولیا صاحب باشندہ محلہ نواب پورہ کی پاس آیا
اور سلام علیک کرکی کہنی لگا کہ مین نے آپ کو جانا اور آپ نی مجکو
نہین پہچانا شیخ غلام اولیا صاحب نی متعجب ہوکر کہا کہ
فی الواقع مینی تمکو نہین پہچانا پہر اوس شخص نے کہا کہ آپ فلان
ملک مین مجکو ملی تہی اور وہان آپ نوکر تہی اور مین بہی آپ کے
پاس آیا کرتا تہا مگر آپ بہول گئی غرض یہ باتین کرتی ہوئی دروازہ
مکان شیخ صاحب تک پہونچی شیخ صاحب کا لڑکا کہ تہوڑی عمر کا
تہا گہر مین سی باہر نکل آیا اوسوقت اوس ملک صورت دیکہ بہت
نی ایک روپیہ نکال کر لڑکی کو دیا شیخ صاحب بہت شرمندہ ہوئی
اور اوس شیطان کی فریب مین آکر شام کیوقت اوسکی دعوت کی
اور جبتک وہ [illegible] اوسکی دعوت کرتی رہی بعد دعوت کہانی کی

اوس شخص نے کہا کہ مین نے ایکی فائدہ کی ایک
تدبیر سوچی ہے شیخصاحب نی کہا کہ بتلاو کیا تدبیر ہی اونے
کہا ایک منشی مالدار دکہن سے آتا تہا کہ راہ مین مرگیا اور
تمام اسباب اپنی غلام کو دی گیا اگر اوس اسباب مین سے
آپ کچہہ خرید کرین تو بہت فائدہ سے دلوادونگا شیخصاحب
نی کہا کیا مضایقہ ہی تب وہ جا کر مالاے طلائی قیمت ہزار
روپیہ کے لی آیا اور ڈیڈہ سو روپیہ قیمت ظاہر کی شیخصاحب نے
اوس مالائی طلای کو بازار مین لیجا کر دکہلایا اور اگلہ مین
تب وایا تو بہت خالص سونا تہا شیخصاحب نے بطمع نفسانی
اوس مالا کو بعوض ڈیڈہ سو روپیہ کی خرید لیا اور وہ
ابلیس بہ تلبیس ڈیڈہ سو روپیا لیکر چلا گیا بعدہ اوس مالا کو
شیخصاحب نے جو بازار مین دکہلایا پیتل کی تہی شیخصاحب سر دہنتی
رہ گی اور وہ عیار اپنا کام کرکی چلا گیا اور وہی صاحب
تحریر فرماتی ہین کہ اسی مقام مین دوسرا فریب یہ ہوا
کہ دو شخص کسی جگہہ سی آئی اور اونہون نے دیوان کانجی مل کے
حویلی مین سے کہ مراد آباد مین واقع ہی ایک مکان کرایہ کو لیا
اور ظاہر کیا کہ ایک منشی صاحب فرخ آباد سی آتی ہین ہم اونکی
زنانون کو لیکر پہلی چلی آئی ہین اوسکی واسطی یہ مکان لیتی ہین
دو دور وز کی بعد شام کیوقت انمین سی ایک آدمی بہت اچہا
لباس پہنکر اور دوسری کو اپنی ساتہہ لیکر بازار کو گیا اور تعدادے
ڈیڈہ سو روپیہ کا زیور مہاجنان مراد آباد سی یہ بہانہ کر
منشی صاحب کی زنانون کیواسطی خرید کرتی ہین خرید ا اور کہا
کہ بعد پسند آنی کی سب لیا جاویگا [illegible] اوسکی آدمی کہ
جہان فروکش ہین وہ بچاو گی مہاجنون نے زیور لوائی اپنی آدمیون کے
[illegible] بدمعاش کی ساتہہ [illegible] متصل
پہونچی اوسوقت اونسی زیور آدمیون نے ہاتہہ سی لیکر کہا کہ
زنانون مین ہم دکہلا دین اور آدمی مہاجنون کی زیور کو حوالہ
کرکی منتظر بیٹہی ہی اور وہ زیور لیکر اندر حویلی کی گئی اور دوسری
دروازہ کی طرف سے نکل کر چلی گئی آدمی مہاجنون کی شام تک
بیٹہی رہی آخر کار تنگ ہوکر مہاجنون کو اطلاع دی مہاجنون نے
اونکو بہت تلاش کیا کچہہ پتا نہ پایا مجبور مغبون ہو بیٹہہ رہی فقط

خبر سیالکوٹ

ملا ایک کرم فرما ہی مقام سیالکوٹ سی تحریر فرماتی ہین کہ تاریخ
۲۷ مئی سنہ [illegible] کو بوقت شام بعد ۷ بجی کی ایک گرجہ
کا پہرہ گہڑیال تہا چنانچہ اس عرصہ مین ہوا تند چلکر تاریکی ہو گئے
بعد تہوڑی دیر کی جب پہرہ والی نی ۸ بجانی کو ضرب اوٹہایا
تو لٹہہ سا پایا کہ ہر ایک یہ کیا گہڑی مین گہڑیال ہو گیا اور بعد اطلاع
یہ تجویز صاحبان واسطہ تحقیقات کی کمیٹی ہوئی ایک شخص
[illegible] نی نام ساکن بازار لعل کورتی نی کہ اونسی ہمیشہ
الیسی باجی بجای ہی تہی اگر مخبری کری اور کچہہ مہلت لیکر

اقرار برآمد کرانی گھنٹہ کا کیا ہر چند مخبر نی سر بہت سا مگر گھنٹہ کا کہین
کچھہ پتا نہ لگا مجبور رہ مقدمہ بجلاس صاحب مجسٹریٹ بہادر بلندشہر روانہ ہوا
جہاں ونیات لکھی اجنٹی کنب مین آیا اور اوسکی تحقیقات
بخوبی ہوئی اور حقیقت شناس دقیقہ یاب سرزفتر اولوالالباب
بیدار مغز عدیم المثال منشی ایہن لعل سررشتہ دار نی بایۂ ثبوت
کو پہونچایا کہ مخبر نی فقط بنظر خیرخواہی ایک جہوٹی بات بنا کر چاہا تہا
کہ جن لوگون سی اوسکو ایذا پہنچتی نفاق تہا اونکی ذمہ اتہام
لگا کر گرفتار کرادی مگر اوسکی تقریر سی عمل میں کچہہ نتیجہ نہ نکلا مخبر
نہ کور کو بجرم خلاف مخبری اور ایک راز دار اوسکی کو چہہ چہہ
مہینی کی قید ہوئی مگر گہریال کا پتا نہ لگا معلوم ہوتا ہی کہ
عداوتاً کسی شخص نے گہنٹہ کو لیکر اخفا کر دیا ہی ورنہ گہنٹہ ایسی
چیز نہین کہ کوئی اوسکو چرا کر کسی جگہہ فروخت کری فقط

رسید زر

جیمس صاحب بلندشہر گورہ	۱۱؍
لالہ سنکر لعل صاحب تیواری لیبرٹری	[illegible]
از محکمہ اجنسی کنب روڑکی	[illegible]
معرفت منشی [illegible] الدین از محکمہ صاحب سپرنٹنڈنٹ مہر گ	[illegible]
محکمہ مارکین صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر سہارنپور	[illegible]
اوستاد شیخ بیجا صاحب	[illegible]
محکمہ جیمس فین صاحب سپرنٹنڈنٹ جبلات	[illegible]
منشی رسول بخش صاحب	[illegible]

منشی محبوب علی صاحب منشی ڈاک	[illegible]
لالہ گوبند سہای صاحب	[illegible]
از سرکار نواب صاحب والی رامپور دام اقبالہم	[illegible]
سید جمعیت علی صاحب سررشتہ دار	[illegible]
از سرکار راجہ شکم سنگہ صاحب بہادر دام اقبالہم	[illegible]
مرزا حاجی بیگ صاحب	[illegible]
لالہ جواہر لعل و کنج لعل صاحب	[illegible]
جناب راجہ پرتہی سنگہ صاحب بہادر دام اقبالہم	[illegible]
مولوی سید ابراہیم علی صاحب	[illegible]
لالہ ہیرا لعل صاحب	[illegible]
مسٹر ڈگلس صاحب بہادر	[illegible]
جناب راجہ لعل سنگہ صاحب بہادر دام اقبالہم	[illegible]

ہردوار اس ہفتہ مین بتقریب میلہ جلٹہ مقام ہردوار مین بسبب ہجوم اسنان کا
ہوا جس انتظامی پولیس کسی شخص کو کچہہ نقصان نہ پہونچا سنا گیا کہ مسٹر ٹوپس فیلڈ
جوالاپور کے دربار اخفاء الکیمقدمہ کے بحضور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس شکایت ہوئی وہ مقدمہ یہ کہ چند روز
گذری کہ وہان درمیان ہمسایان کی باہم تکرار و مارپیٹ ہوئی تہی او نمین سی ایک نی اوس وقت رپٹ لکہانی کی تہانہ مین آیا
انسپکٹر نی ایک اوز خفیف سا قصور کی ناسزا سمجہی رپٹ درج روزنامچہ کری چند روز کی بعد شخص
رپٹ کنندہ تہانہ مین آیا تہا مر گیا جبکہ یہ خبر تہانہ مین پہونچی انسپکٹر اور خفیف کنسٹبل نی نعش متوفی کو طلب کیا نہ ہونی کی
تہانہ مین نہین آئی تہی کہ خود وہ نوا مسرد سطح مالا نعش سوار ہو کی اسنا راہ مین وارثان نعش متوفی سی
ملاقی ہوئی اور بعد معائنہ نعش بلا تحقیقات دیگر اور معاینہ ڈاکٹر نعش کو بھیجوا دیا اور کچہہ
خیال پیش و منتشر نکیا یہ تو ہم نہین کہہ سکتی کہ انسپکٹر نواب علی احمد خان ہوالانکی

در مطبع جناب [illegible] طبع شد

جلوۂ طور بلند شہر

نمبر ٦ | مطبوعہ بار ١٢ دین جون سنہ ١٨٦٢ عیسوی روز پنجشنبہ | جلد ١

اشتہار

پنجشنبہ کے دن یہ اخبار صداقت نا طبع ہو کر ہنگام
صدہا نونیون کے ساتھ چھپا کریگا جن صاحبون کو خریدنا
منظور اپنا اور دیکھنا اسکا مرکوز خاطر ہو یا مقاطر
ہو مطبع جلوۂ طور بلند شہر بدین منشی گنیشی لعل مہتمم
مطبع کے نام درخواست بھیجکر بھجوائین اخبار
منگوائین اس مطبع مین ہندی فارسی انگریزی سب
کام چھپ سکتا ہے جس صاحب کو جو کچھ
چھپوانا منظور ہو چھپوائین اشتہار مفید عام مفت
چھاپ دینگے مطلب خاص طبع ہونی کی اجرت
فی سطر ایک آنہ لینگے اور آٹھ آنہ سے کم کوئی اشتہار نہ چھاپا جائیگا

پرچہ اخبار تا ممانعت خریدار بحال تو دیکھتا رہیگا
تاریخ اجرا سے ایک مہینے کے اندر تک قیمت
کا آجانا پیشگی مین شمار ہوگا سہ ماہی یا ماہوار کی حساب
سے قیمت لینگے جب اخبار دینگے اور ایک اخبار کی
قیمت چھ آنہ سے کم نہین لینگے قیمت کی تفصیل ذیل
مندرج ہے قیمت اخبار ایک ماہواری

٦/	عدم
پیشگی سال معہ محصول ڈاک	٥ سے

التماس

بخدمت ناظرین و شائقین اخبار رائے فیض ارائے
ناظرین با تمکین اخبار کو ہر بار جلوۂ طور سے مناسب

دی قیاس جو ترشناسی و قدردانی کمترین نیاز آگین
مہتمم جلوہ طور گذارش کرتا ہی کہ فضل و کرم خداء وجل
سی ابتدائی گالدستہ مہینا جون کا شروع ہوتا جن
اصحاب نی اب تک زر قیمت اخبار ہذا کی عنایت
نہین فرمایا وہ صاحب بکشادہ پیشانی و قدردانی
زر قیمت اخبار بذریعہ ہنڈوی یا ٹکٹ مرحمت
فرماوین یا ہوا رعنایت ہوا کری اسواسطی خدمت
ناظرین مین گذارش کیا جاتا ہی کہ اس مہتمم کو دوبارہ
لکھنی کی ضرورت پھر ہوی چند ناظرین صاحبان
عالی ہمت نے قیمت اخبار بیشگی بھیجکر راقم جلوہ طور
کو ممنون فرمایا اور بعض صاحبون نے کہ قیمت اخبار
مرحمت نہین فرمائی ہی جہان تک کہ جلد ممکن ہو
ارسال فرماوین فقط

آدمی کا بلدان

دہلی گزٹ مورخہ ۳ جون مین مرقوم ہی کہ ہوگلی
مین ایک مجنون سی ہندو نے اپنے گہر کالی جی
کی ایک مورت استہاپنا کی اور بلدان کے
واسطے ایک آدمی کی ناحق جان لی یعنی اتہارہ
برس کے لڑکے کا سر کاٹ کے اوسپر
چڑہایا اور آخر کو سرکار مین گرفتار ہوا صاحب
جج بہادر ضلع ہوگلی نے تو ہندوؤن کو اوسکے
مقدمے مین پنچ ٹہرایا اور تین پانچ پنچون نے
جنونکی سبب سے اوسکو بیقصور کردیا دیکہئی صاحب
جج بہادر اور حکام صدر کی رای نصفت اقتضا کس
بات کو مقتضی ہوتی ہے *

عدالت عالیہ

بمبئی کے ٹیمس نامی اخبار سے منکشف ہوا کہ ماہ ستمبر
آیندہ تک ضرور عدالت صدر اور سوپریم کورٹ
مخلوط ہو کر عدالت عالیہ نامزد ہو گیا الا ابہی یہہ فیصلہ
نہین ہوا ہی کہ عدالت صدر کے ہندوستانی وکیل بہی
عدالت عالیہ مین وکالت کرنی پاوینگے یا نہین البتہ
یہ بات قرار پا چکی ہی کہ سرکاری مدرسون کے طالب علم
جو قانون مین اچہا امتحان دینگے وکیلون مین
تعینات کئے جائینگی *

الہ اباد

سنا جاتا ہی کہ صدر الہ اباد سی اگرہ مین آباد ہوگا اس
کے پوشیدہ رکہنی سے کیا فائدہ ہی اگر سرکار
اس بات مین اپنا ارادہ صاف کہول دیوی تو اچہی
بات ہے *

دہلی اخبار سی واضح ہوا کہ ایک رسالہ سوارونکی نواب جان فشان خان
جو سرکار انگریزی کا بہت خیرخواہ ہی کابل و ایران وغیرہ
مین خدمتگذاری کی لئی تیار کر نیلو ہی اور اس رجمنٹ
مین اکثر افغان بہرتی ہونگی صاحبان اخبارات کلکتہ
اسبات مین اکثر متفق الرای ہین کہ کئی انگریز اور ہندوستانی

...بتو نکو نوکری پر جانیکی اطلاع دی گئی ہی بلکہ اونکو کوچ کے
...ستی ہی بتلا دی گئی ہین اور نیز یہہ بہی خبر ہی کہ دوست
محمد خان نے سرکار انگریزی سی پچیس ہزار آدمیونکی
...طلب کی ہی *

کمسریٹ

ناظرین اخبار کو یاد ہوگا کہ سررشتہ کمسریٹ کا انتظام
...بحضور حکام وقت کی زیر بحث ہی چنانچہ ایک
کمیٹی جو اوسکی انتظام کو بمقام کلکتہ مقرر ہوئی ہی تحقیقات
و تجویز صاحبان کمیٹی کی اوپر تشریف آوری کرنیل
...صاحب متعلق رجمنٹ ۴۲ گورہ کی ملتوی
تہی اب اخبار انگلش مین مورخہ ۲۹ مئی سی معلوم
ہوا کہ صاحب موصوف کلکتہ مین پہونچ گئی اور اجلاس
صاحبان کمیٹی کا شروع ہوگیا اور یہہ تجویز ہی کہ محکمہ
کمسریٹ زیر حکم جناب کمانڈر انچیف صاحب کے
نزد یا جاوے جو نتایج کہ تحقیقات صاحبان
موصوف سی ظاہر ہونگی درج اخبار کئی جاوینگی ×

پتیالہ

صاحب فرینڈ آف انڈیا اخبار انگلش مین سے
نقل کرتی ہین کہ جب مہاراجہ پتیالہ کلکتہ سی اپنی
دار السلطنت کو واپس تشریف لیگئی تو دربار عام
مین یہہ فرمانے لگی کہ کونسل گورنر جنرل صرف برای نام
ہی اونکی کارگذاری محض کمیشنون پر مشتمل ہی
اور مقصد اعظم اوسکا یہہ ہی کہ ہندوستانیون
کو فریب دیکر کل دولت ہند کی انگلستان بہیجا دو
ہمکو یقین نہین ہی کہ مہاراجہ صاحب ایسی گفتگو
کی ہوگی مگر سرکار کو لازم ہی کہ اسکی تحقیقات فرماوین

الہ اباد

الہ اباد کے اخبار مورخہ ... مین لکہا ہی
کہ ... شام کو کرانچی ... الہ باد سی جاتی تہین
تو ... پولس ہمراہ ... قریب
... سے دیکہا کہ یہہ آدمی ... دہ تو
کرانچیونکی طرف جاتی ہین ... جو اونکی
تو اون لوگون نے جواب ندیا ... نے
اونپر بندوقین چہوڑین ...
اپنی ... کو چلی گئی مگر ... ہندوستانی
اور یہہ تعجب معلوم ہوتا ہی ... اور
دو شخص دیگر گہوڑون پر سوار تہی تاہم چورونکی
گرفتاری مین کوشش نکی گئی جسسی کم ہمتی افسر
اوس جماعت کے کی ظاہر ہوتی ہی افسر مذکور
یہہ دلیل کرسکتا ہی کہ کام حفاظت خزانہ
کا تہا مگر جبکہ دو آدمی سوار اور اوسکی ساتہ تو
سوارونکو اونکی تعاقب مین بہیجنا دشوار نہ
تہا ایسی صورت مین بندوقونکا چہوڑنا بارود
کا ضایع کرنا ہوا ـــــ اوسی اخبار مین یہہ

بہی لکہا ہی کہ کچہہ فوج واسطی گرفتاری سنگرام سنگہ کے بہولپور کیطرف جہان اوسکے آنی کی خبر پہنچی گئی ہی اور یقین ہے کہ جماعت مذکور سنگرام سنگہ کو گرفتار کرکی مستحق موعودہ ہوگی یہہ مشہور ڈکیت پہلی پرگنہ چہیل واقع اس ضلع مین زمیندار تہا اور غدر سی قرب جوار جونپور و بنارس وغیرہ مین مسافرونکو بہت تکلیف دیتا رہا ہے *

نیپال

پہلی دنونمین جو کچہہ غلطیان واقع ہوئین ہین اونکی [illegible] دکو نواب گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا ہی کہ کوی افسر انگریز اوس جنگل مین جو فی الحال مہاراجہ نیپالکو دیا گیا ہی شکار کہیلنی نجاوی *

دہلی گزٹ لکہتی ہین کہ پہلی ہمنی جو افواہ لکہی تہی کہ فیروزشاہ سلطان احمد خان کے لشکر مین شامل ہوگیا ہی زیادہ تر مستحکم ہوتی جاتی ہی اور ہندوستانی اسمین کچہہ شبہہ نہین کیا کرتے افسوس ہے کہ سرکار بہمرسانی اخبار مین ایسے لوگون کی نسبت سی کم توجہہ ہی چنانچہ نانا راو کا اب تک تحقیق حال نہین معلوم ہوتا کہ مرگیا یا زندہ ہی اور ایک شخص ایسی نام نہاد سی بمقام کرانچی گرفتار ہوا ہی وہ نانا راو ہی یا نہین اسکی وفات کے شہادت صرف بیان دو صوبہ دارون کا تہا جنہون نے دیکہا اوسکی خاک کا بعد جلائی جانے اوسکی نعش کا بیان کیا *

اطلاع

پیشتر مہتمم صاحب اخبار عالم نے ایک درخواست جملہ مہتممان مطابع ہند کی جانب سی بہ مضمون کہ اخبار وغیرہ بوسیدہ نہ روانہ ہوا کرے بدستور سابق بہیجا جایا کرین لکہکر خدمت مین جمیع مہتمم صاحبان اس غرض سی بہیجی تہی کہ سب صاحب اپنی اپنے دستخط اوسپر مزین فرماکر سررشتہ ڈاک کے افسر پاس بہیجدین مگر ہنوز کچہہ حال اوسکا نہ کہلا کہ کہان گئی آیا تعمیل تحریر مہتمم صاحب اخبار عالم ہوئی یا کیا تجویز ٹہری لہذا جملہ مطابع ہند کے مہتممون کی خدمت مین گذارش ہے کہ حال اوسکا مفصل لکہین کہ کسی مطبع مین وہ درخواست ابہی زیب بخش صندوق ہے یا جہان جانی چاہئی تہی پہونچ گئی اور جو ابہی نہین پہونچی تو اوسکے التوا کی کیا وجہہ ہوئی جب بندہائے مطبوع نکی مہتممون نے دستخط کردئے تو جن صاحب نے روانہ نہین کیے اونکو کیا عذر ہو عرض تفصیل للہ [illegible]

دہول پور

ایک دست کی تحریر سی معلوم ہوا کہ جناب رانا صاحب والی دہول پور نے انتظام ملک اپنی پر متوجہ فرمائی بلکہ سنا جاتا ہی کہ منشی کانہ کنوار صاحب بعہدہ تحصیلداری آگرہ جناب رانا صاحب بہادر کے کام کرتے ہین اور کئی شخص اسم نامعلوم ذی لیاقت تجویز ہوئے ہین اور بہی چند شخص واقف کار تجویز ہونے والی ہین اگر وہ شخص ہونگی کہ جنکی پاس اسناد کارگذاری سرکار انگریزی کی موجود ہونگی ہماری نزدیک جناب رانا صاحب بہادر نے انتظام ملک پر متوجہ فرمائی ہی بہت مناسب کیا فقط

جلوہ طور

۱۱ تاریخ اس مہینہ کی آدہی رات کے وقت ایک ہیرا سمی گلزاری کتہیک کے گہر جو بلا پونیکار پوش رکہتا ہی گہس آیا مگر پوسی تو بولا مگر ایک لڑکی نوجوان گلزاری مذکور کی بہتیجی جو صحن مین سوتی ہی اسکو آدبایا مونہہ اٹہایا تہا اوسکو اوٹہانا چاہتا تہا کہ لڑکی نے بیدار ہوکر شور مچا سارے گہر کو جگا یا رنجیت سنگہ کانسٹیبل جو اوسکی مکان کے متصل تہا ادہر آ رہا تہا یہہ شور سنکر پہونچا ہیرے نے لوہگا یا اوس لڑکیکو قضا کی پنجہ سی چہوڑا یا صرف جو تڑ پر دو چار دانت لگ گئی جان بچ گئی فقط

میلہ گنگا

یہہ دسہرہ کی نہان کا میلہ اس ضلع مین مقامات گڑہ مکتیسر و رام گہات و الوپ شہر مین ہر سال ہوا کرتا ہی اب کے گذشتہ سالونکی نسبت اچہا ہوا و ہانکی جانی آنے والی لوگ بہت بہتر بہار بتاتی ہین مگر ہماری منشی صاحب مترجم انگریزی اس مطبع کی جو گنگا اسنان کے واسطی گئی تہے وہان کا حال اونسی خوب مفصل یہہ معلوم ہوا کہ قریب بارہ یا تیرہ ہزار آدمیکی میلہ مین جمع ہونگی مگر گنوار بہت مثل جاٹ وغیرہ اور سفید پوش نہایت تہوڑی نہ کہین رتہہ نہ بہلی نہ گہوڑا نہ بگہی بالکل گنوار دل خود پیادہ عورتین اونکی چہکڑون پر سوار اور اسکی آندہیونکی کثرت سی خاک اسقدر اوڑتی تہی کہ جانور کی کچہہ آرام نہ پایا فقط ایک گنگا اشنان کا لابہہ پایا باقی بجز مصیبت راہ اور کچہہ لطف ہاتہہ نہ آیا اور علاوہ اون اشیاء کے جنکو گنوار کہاتی پیتے ہین اور لیتی دیتی ہین کچہہ نہ بکتا تہا نہ کچہہ بساطی وغیرہ سوداگر آئی تہی اور جو آئی تہی وہ کچہہ عمدہ اسباب نہ لائی تہی انتظام پولیس چہار ہا کسیکا کچہہ نقصان نہوا مگر ایک بات نہایت نامناسب دیکہی کہ مستورات تین بلا ستر بدن گنگا مین نہاتی

نہیں بلکہ بدمعاش اور بدکار لوگونکو اپنا بد
دکھا دکھا ہتنا فی نہیں اگر اس نے پردہ گی
کا کچھ انتظام انیدہ کو ہو جاوی تو بہت مناسب ہے

انتخاب پنجاب گزٹ ۲۹ و ۳۱ مئی ۱۸۶۲ء

اختیارات

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے سردار جوہر سنگھ و دیا رام صاحب کو شہر گوجرانوالہ و دیہات متعلقہ بین تا ۱۰ میل آنریری مجسٹریٹ مقرر فرماکر اختیارات مجسٹریٹ ماتحت درجہ دوم عطا فرمائی *

اور نواب عبدالمجید خانصاحب کو شہر لاہور مین آنریری مجسٹریٹ مقرر فرماکر اختیارات درجہ اول عطا کئی اور افسران مندرجہ ذیل کو عنایت فرمائے

۱ - کپتان ہال صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر لاہور
۲ - کپتان ایچ ار سمتھ صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ
۳ - میجر جی ایم کرکس صاحب ڈپٹی کمشنر فیروزپور
۴ - کپتان ایف آر پالک صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر امرتسر
۵ - کپتان ایلفنسٹن گراہم صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپورہ
۶ - مسٹر جی ڈبلیو میکناب صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ
۷ - کپتان جی ای اکرافٹ صاحب ڈپٹی کمشنر راولپنڈی
۸ - میجر جی ڈبلیو برسٹو صاحب ڈپٹی کمشنر جہلم
۹ - کپتان ای ایچ پاسک صاحب ڈپٹی کمشنر گوجرات
۱۰ - کپتان ایچ جی ایچ ٹالیس صاحب ڈپٹی کمشنر شاہ پور
۱۱ - جنرل ایچ ورن کوٹ ملبند صاحب سی بی ڈپٹی کمشنر ملتان
۱۲ - مسٹر ڈبلیو بی جونس صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر جھنگ
۱۳ - کپتان بی ہیکسول صاحب ڈپٹی کمشنر گوگرہ
۱۴ - کپتان جی الیس ٹائی صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر مظفرگڈھ
۱۵ - کپتان ایف ار اوٹی نکولس صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر ڈیرہ اسمعیل خان
۱۶ - کپتان سی بیچر صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخان
۱۷ - کپتان جی بی سمتھ صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر بنون
۱۸ - کپتان ایچ ڈبلیو ایچ کوکس صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور
۱۹ - میجر آر آر آڈمس صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارہ
۲۰ - کپتان ای ای منرو صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر کوہاٹ
۲۱ - کپتان ایل لیسک صاحب ڈپٹی کمشنر انبالہ
۲۲ - میجر ڈبلیو میکنیل صاحب ڈپٹی کمشنر لودہیانہ
۲۳ - میجر آر سی لارنس صاحب سی بی ڈپٹی کمشنر شملہ
۲۴ - کپتان این ڈبلیو ایلفنسٹن صاحب ڈپٹی کمشنر جالندہر
۲۵ - کپتان آر ینگ صاحب ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور
۲۶ - مسٹر بی ایچ اجرٹن صاحب ڈپٹی کمشنر کانگڑہ
۲۷ - مسٹر الف ایچ کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی
۲۸ - مسٹر ڈبلیو فورڈ صاحب ڈپٹی کمشنر گوڑگانوہ
۲۹ - میجر ڈبلیو آر الیٹ صاحب ڈپٹی کمشنر کرنال

معاش سبکی ہو کم اور عیال ہو بسیار | زمانہ رنج مین کٹتا ہی صبح سی تا شام
تری جناب سی امید مجھی یہ ہی | کہ میری عقدہ کشائی کرائی تو کوئی کام
ندی کلام کو طول اب زیادہ سعید | دعا یہ کر دی قصیدہ کو تو شتاب تمام
دعا یہ ہی کہ مری صبح و شام کی ہر دم | ہمیشہ تو سن اقبال کو کری تو لجام
فلک شمس و قمر جب تلک رہین تابان | کری زمانہ مین تو عشرت و نشاط مدام
تیرا ہو ہولہ مخالف بہر طرح نابود | رہی ہمیشہ خلایق کا مرجع و دشنام

کانپور

شہر کانپور کی ایسی واردات جرم قتل بہت ہوتی ہین افسوس عملہ پولس کچھ بھی کوشش نہین کرتی تا کہ وہ بدمعاش اپنی حرکات سی باز آئین رعایا امن و امان مین رہے اب تازہ خبرین واسطی ناظرین کے درج اخبار کرتی ہین، رجون کو مسمی گلاب کہار اپنی جورو کے جرم قتل عمد مین پہانسی دیا گیا *

اوسی تاریخ منیرن طوایف کی ناک وسکی آشنا نی دانت سی کاٹ کی کہالی جب مقدمہ روبکار ہوا رنڈی کو الیسا دم دیا کہ اوسنی آشنا کو بری کر کے اظہار مین لکہوایا کہ مین ایک بوتل سے ٹکرے پر گر پڑی تہی اوس سبب سے ناک کٹ گئی *

مضافاتی قاتل بو طوالیف ثبوت جرم کے بعد سپرد دورہ ہوا سنا جاتا ہی کہ اب مضافاتی مذکور اپنی جرم سی انکار کرتا ہی *

باندور نگت دنا ہہا باغی کا بہتیجا جون سی گرفتار ہو یہان عنقریب آتا ہی جناب صاحب کلکٹر بہادر راوس جرم کی تحقیقات فرما رہی ہین بعضی شہر کے لوگ اوس سی گہبرا رہی ہین دیکہتی ہو پہنچنے کے بعد کیا انجام ہو

کلکتہ

اندنون ہفتہ گذشتہ مین در یہان شہر کلکتہ کے ہر خاص و عام نے دیکہا کہ آسمان پر وقت نصف النہار بڑا کلان آفتاب کی گرد حلقہ باندہی ہوی نمود تہا دیکہنی وا کہتی ہین کہ اس خوبی اور زیبائش سی کسی نی اجتک کبہی ایسا ہالہ گرد آفتاب کے نہین دیکہا اور اس ہالہ مین مثل قوس قزح کی رنگ نظر آتی تہی ہمین ایسی وقوع ماجرا مشاہدہ ہالہ سی براہ شمار معلوم ہین کہ امسال جناب رب العزت تبارک و تعالی خالق برحم اور اپنی بندونکی حفظ اور امان رکہی کہ ظہور اس ہالہ کا ا بد ہین اور علامت آتشبازی کی ہی فقط از انجمن اخبار

اطلاع

مہتمم صاحبان مطبع اخبار عالم میرٹہہ و نسیم جونپور کی خدمت مین اطلاع کیجاتی ہی کہ ہماری مطبع مین آپ کا اخبار اکثر بہت دیر کر کے یعنی ایک ہفتہ کا اخبار دوسرے ہفتہ آتا ہی اور بعض مرتبہ کسی ہفتہ کا نہین آتا سبب اسکا نہین معلوم ہوتا کہ کاربرداران مطبع کی بدنظمی ہی یا مہتمم صاحب کو کفایت محصول بہیجنا منظور نہین ہوتا کیونکہ اخبار عالم یہان اور دوسری جگہہ ... کا چہپا ہوا جمعہ کو پہنچ جاتا ہے

اور ہماری مطبع مین نہین آتا سوای کفایت محصول کیا لتصور کیا تصور کیا جاوی اب برای مہربانی مہتمم صاحب ہفتہ وار اخبار بہجا کرین فقط

اشتہار

اکثر ناظرین صاحب ایسا کرتی ہین کہ ایک دو اخبار رکہکر پہر واپس کر دیتی ہین اب ہم اون صاحبان کو واضح کرے دیتی ہین جو ناظرین صاحب اخبار واپس فرماوین تو قیمت اخبار سابقہ اخبار واپسی کے ساتہہ بہیجدیا کرین تا اونکی قیمت سابقہ سے اخبار سابق دستور اونکی نام جاری رہیگا اور کل قیمت اونسی لیجاویگے

جمیع ناظرین صاحب کی خدمت مین اطلاع دیجاتی ہی جس صاحب کو رکہنا اخبار منظور ہو اخبار اول رکہین پہر پس روز تک رکہنا پڑیگا اور قیمت اوسکی پیشگی مع محصول ڈاک عـــہ روپیہ دینی پڑیگی ورنہ پہلی اخبار واپس فرمایا کرین جمیع ناظرین صاحب کو یاد رہی بہول نہ جاوین

اب چند ناظرین صاحب نے جو قیمت اخبار پیشگی عنایت نہین فرمائی ہی وہ صاحب یہی کہ عالی ہمت پر باندکر قیمت اخبار روانہ فرماوین عین نوازش ہوگی فقط

کانپور

ناظرین صاحب کو یاد ہوگا کہ ہمنی پیشتر نسبت مستر ریٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع کانپور درج اخبار کیا تہا اب مفصل حال ہمکو اونکا معلوم ہوا تحریر کرتی ہین وہ صاحب ضلع ہمیرپور سی بعلت تغلب زر سرکاری کہ با خود ہو کر آئی تہی اس ہفتہ مین اونکی ذمہ بابت حساب کے سات سو پچیس روپیہ دو آنی سات پائی کا تغلب ثابت ہوا اور حساب باقی ٹرک کا حساب نہین ہو دیکہئی صاحب موصوف کے واسطے کیا تجویز ہو ہمکو یقین ہی اور روپیہ سرکاری اونکی ذمہ نکلیگا اگر ہندوستانی کے ذمہ اسقدر روپیہ نکلتا تو ضرور رسی چینچا نہین جاتا باوجود کہ ان صاحب کے ذمہ کرنا تغلب کا ثابت ہی اور چند مقدمہ انکی ذمہ ہو چکی ہین باقی حال آیندہ کو درج اخبار کرینگی فقط

نرخ غلہ وغیرہ بلند شہر

گندم سفید . . . . فی روپیہ ۱۴ سیر ثار

گندم سرخ . فی روپیہ . . . . ۳۶ ثار

جو فی روپیہ . . . . یک من اثار

نخود فی روپیہ . . . . ۳۲ ثار

روغن تلخ فی روپیہ . . . . ۶ ثار

روغن زرد فی روپیہ . . . . اثار ۱ چہٹانک

شکر سرخ فی روپیہ . . . . ۱۹ اثار

شکر سرخ قسم دوم فی روپیہ . . . . ۱۰ اثار

گورنر اضلاع شمال مغربی کے مقرر ہو گئے صاحب
اخبار دہلی گزٹ فرماتے ہیں کہ جب تک
میور صاحب ان اضلاع میں موجود ہیں کرنیل
صاحب موصوف مقرر ہوتے نظر نہیں آتی

اصلاح نیک درباب پیش کرنے عرایض کے

ہمنے سنا ہی کہ ہندوستانیوں
نے بہت سی عرایض سکتر گنسور
ہندکو گذرانے ہیں بعض نے اپنی
نمک حلالی اور خیر خواہی کے کاموں کے
لئے انعام اور جاگیر مانگی بعض نے
املاک ضبطہ کی واگذاشت کی اور بعض نے
اپنی پنشنوں کی بحالی کے واسطے درخواست
کی ہی اب ہم ہندوستانی دوستوں کو خبردار
کئے دیتے ہیں کہ سب سی بڑی محکمہ میں پہلے
پہل بار دفعتاً نالش کرنا بڑی غلطی ہی اول تو
سایل کو اوسمیں یہہ اندیشہ ہی کہ اوس مقام کے
حکام سے اوس کو اپنے مقدمہ کے
سماعت بالانصاف کی بہت ہی کم توقع
رہتی ہی دوسرے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ ناواقف
ہے ایک ایسی بڑی انقلاب سے
کہ پہلی ہندوستان میں سرکار کمپنی بہادر
کی عملداری تھی اور اب ملکہ معظمہ انگلستان کے
ہی سوم عرایض ایسی بھیجی جاتی ہیں کہ اونمیں
اصل مطلب فوت ہوتا ہی اور بجز اپنی تعریف
اور خود ستائی کے اور کچھہ نہیں ہوتا
اور اسی سبب سے بیچارے گمراہ سائلوں کی
کاربرآری نہیں ہوتی بلکہ نقصان ہوتا ہی ہم خصوصاً
یہہ ذکر نسبت گورنمنٹ پنجاب کے جو اس اخبار
کے حامی اور مربی ہی کرتے ہیں اور مکرر لکھتے
ہیں کہ کوئی راست دعوی کسی قسم کا کسی ضلع میں
جو روزمرہ کے مقدمات کی نسبت جنکا
عدالتوں میں فیصلہ ہوتا ہی زیادہ غور طلب ہی صاحب
ضلع کے ہاں پیش ہونا چاہئی جو سب لوگونکی
بہبودی چاہتا ہی اور جسکی ذہن میں یہہ سمائی
ہوئی ہی کہ میں سرکار کی خدمت اور انگلستان کے
فایدہ کے واسطی کام کرتا ہوں جب میں ہندوستانیوں
کے باہمی دعوی کا فیصلہ کرتا ہوں اور ہمیں
انصاف ہوتا ہی جب اس قبیل کے دعوی
درستی اور ادب کے ساتھہ پیش
ہوتے ہیں تو اونکو صاحب عدالت
متحمل کے ساتھہ سماعت فرماتے
ہیں اور اون مقدمات میں اکثر سچی
سائیلوں کے ڈگری ہوتی ہے ۔

ڈاک خانہ

اکثر ڈاک خانونکی بدانتظامی پائی جاتی ہی کسواسطی کہ چند ڈاک خانو مین اخبار مدت تک پڑی رہتی ہین اور بہہ لوگ کہولکر دیکہتی ہین اور اپنی دوستونکو دیکہلاتے ہین مطبع والونکا اسمین سراسر نقصان ہی اور جو دلمین آتا ہی سو کرتی ہین ہم افسوس کرتی ہین کہ سرکار گورنمنٹ ہند اور جرنیل پوسٹ ماسٹر کچہہ بندوبست ان لوگونکی نسبت نہین کرتی راقم کے نزدیک ہوجانا اس بندوبست کا اچہا ہی کہ بہہ لوگ کسی کے نام کا اخبار یا چٹہی کہولکر نہ دیکہا کرین وقت پہنچنے کے روانہ کردیا کرین اسکو ہم غنیمت سمجہتی ہین کہ بابو گوبند پرشاد بلند شہر کے ڈاک خانہ سی اوسی روز مقامات مختلف کے ڈاک خانونسی اخبار آتی ہین اوسیوقت مطبونمین بہجدیتی ہین جو اخبار اس مطبع کے ڈاک خانونمین ڈالی جاتی ہین وقت روانگی ڈاک روانہ کردیتی ہین مگر ہم حیران ہین کہ اکثر دفعہ پرچہ اخبار عالم ایکی ہفتہ بین نہین پہنچا نہ معلوم کہ کونسی ڈاک خانہ کی بدانتظامی ہی معط......

خبر دتیا

جناب رسکنلی صاحب ریذیڈنٹ ملک دتیا آج کل بغرض دورہ طرف چہترپور پنا وغیرہ کے تشریف لیگئے بعد دورہ کے بطرف دتیا روانہ ہونگے ×

متہرا

تحریر ایک عنایت فرماکیسی واضح ہوا کہ ضلع متہرا اور نیز دیگر اضلاع قرب جوار مین بعض مفسدان شعبدہ بازنکی ایجاد سی ایسا رواج ہوا ہی کہ بہن اپنی بہائی کی گہہ گیہون بہنا کر اور گڑ ملا کر اوس طرف کی آدمی اسکو اپنی محاورہ مین گڑدہانی کہتی ہین لیجاوی اور بہائی اوسکو کہاوی اور بہن کو رخصت کری اور جو بہن ایسا نکری تو اندہی ہوجاوی گی اور جو بہائی اوس گڑدہانی کو نہ کہاویگا کوڑہی ہوجاویگا اور جسطرح کہ سابق مین قبل از ایام غدر رسم تقسیم ہوئی پوریون نی رواج پایا تہا اوسطرح یہ رسم بہی رایج ہوئی اور بہ عقل اور بافہم ایسی ابلہان سادہ لوح کے کمال تاسف آتا ہے کہ ایسی باتون پوچ پر یقین لاکر رسمیات بیہودہ کے مرتکب ہوتے ہین ۔

مطبع گنیشی لعل واقع بلند شہر مکان جناب ٹانکی صاحب بہادر مین پرداز امطبع کے اہتمام سی چہپا معط

علاوہ اسکی خیریت ہی فقط

ضرور بلند شہر بمطابق موسم برسات ... [illegible] ... پانی کی ضرورت ... [illegible]

نمبر ۲۵ ۱۸ جون ۱۸۶۲ء مطابق ۱۹ ذی الحجہ ۱۲۷۸ ہجری روز چارشنبہ جلد ۱

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ مطبع ہذا
سے طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ
اور فی ماہ ایک روپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک دس روپیہ
سال ہی اور مدت ادای پیشگی کی تاریخ پہونچنی اخبار سی
ایک مہینی تک ہے اور بعد اوسکی سال تمام یا ماہواری
حساب سی قیمت لیجاویگی پس جس صاحب کو خریداری اخبار
ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا المطابع سی
مضمون کا ضرور اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ
فی سطر ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت
نہ چھاپی جاویگی اور جو مضمون کہ واسطی فائدہ عام کے
چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم
کا کام انگریزی فارسی ناگری چھپتا ہی جو صاحب
چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کار
ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع
بخشین فقط

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ کے ایک کارسپانڈنٹ
متعینہ کابل منمضافات ملک افغانستان تحریر
فرماتے ہین کہ ۱۱ رمی ۱۸۶۲ء کو امیر صاحب کا ایک
مراسلہ خلات غلزئی سے سردار محمد علی خان کے
پاس آیا اوسمین امیر صاحب لکہتے ہین کہ مین بخیر و عافیت
تمام یہان تک پہنچا تم بالاحصار سے بہت ہوشیار
ہوکر خان لوگون پر نگران رہو اور رعایا سے بہت نرمی
اور آشتی سے پیش آؤ اور اپنی پلٹن کا گارد جو کہ شہر
مین ہی واسطے امداد اسمعیل خان کی گارد کے بالاحصار
مین بہیجدو اور بہت ہوشیاری کے ساتہہ نقارخانہ
سے عرب لوگون کا پہرہ اوٹہاکر بازار عرب مین
اسمعیل خان کی سپاہ تعینات کردو اور انتظام شہر کا
کوتوال کے سپرد کردو سردار محمد علی خان نے اوس خط
کو پڑہکر دربار برخاست کیا اور اسمعیل خان غلزئی
سردار کو طلب کرکے اوس مراسلہ کے مضمون سے
اوسکو مطلع کیا اسمعیل خان نے کہ دروازہ نقارخانہ
پر متعین تہے اس تبدیلی کو پسند نکیا لیکن چونکہ تعمیل حکم
امیر صاحب کی واجب اور لازم تہی اس سبب سے ناگزیر
وہ کچہہ عذر نکرسکے اور رنجیدہ خاطر ہوکر نقارخانہ کو گئے
اور وہان جاکر اپنے سپاہیون کو اوس جگہہ سے بازار
عرب مین بہیجدیا پہر سردار محمد علی خان نے فوراً اپنی
سپاہ نقارخانہ دروازہ اور بالاحصار پر مقرر کردی
اور شہر کا اختیار کوتوال کو دیدیا فقط

۱۲ رمی کو میراخور محمد علی حاکم لغمان کا ایک خط سردار
محمد علی خان کے پاس آیا اوسکا مضمون یہ ہے کہ عطا محمد خان
ساکن تخیل نے چار ہزار آدمی جمع کرلئے ہین اور اوسکا
ارادہ تخیل پر حملہ کرنیکا ہے وہان کے رہنے والے بھی آمادہ
فساد ہورہے ہین سردار موصوف نے یہ خبر سنکر
میراخور کے نام ایک خط بدین مضمون لکہوایا کہ تم تخیلون کے
طرف سے بہت خبردار رہو اور غلام محمد خان حاکم تخیل سے
کہلا بہیجو کہ وہ اونکی طرف سے خوف نکرے جسوقت
تخیلون کا ارادہ فساد کرنیکا سنے اوسیوقت
شاہ مرد خان حاکم جلال آباد کو لکہہ بہیجے کہ وہ اپنی
فوج واسطے سرکوبی مفسدون کے روانہ کریگا اور سردار موصوف
نے اصل عرضی میراخور کی امیر صاحب کے پاس بہیجدی
اوسی تاریخ قاصد کی زبانی جو امیر صاحب کا مراسلہ
لایا تہا قندہار کا یہ حال معلوم ہوا کہ امیر صاحب کے لشکر
مین یہ خبر مشہور تہی کہ قندہار مین تین ایرانی پانچ چہار
گہوڑے لیکر آئے اور اپنے تئین سوداگر مشہور کرتے

سرای مین فروکش ہوئی پہر پانچ چہہ روز سرای مین
رہکر توپخانہ مین جاکر مقیم ہوئی اور وہان اونہون نے
لوگون کو ترغیب و تحریک دینا شروع کیا کہ تم فرح کو
چلی جاؤ جو قندہاری کہ پیشتر یہان سی فرح مین گئی
تہی اونکی ایرانیون نی بہت خاطرداری کی ہی اور اب
وی لوگ وہان عیش کرتی ہین سردار فتح محمد خان حاکم
قندہار نی اون لوگون کی آنیکا حال سنکر اونکی
گرفتاری کیواسطی حکم دیا لیکن وی لوگ وہان سی کافور
ہوگئے اور باوجود تفحص و تجسس دستیاب نہوئی اونکی
خدمتگار اور اسباب وغیرہ جو وہان موجود تہی اونکو حاکم
موصوف نی طلب کیا اور اونمین ایک آدمی گرشک
کا تہا اوس سی اصل حال اون ایرانیون کے وہان آنیکا استفسار
کیا اوسنی بیان کیا کہ عرصہ دو مہینی کا ہوا جب سی وی
لوگ محمد شریف خان کی کمبو مین بمقام گرشک موجود تھے
جس روز اونہون نی غزنین مین امیر صاحب کی لشکر
کے آنیکی خبر سنی وی وہان سی جلدی او قندہار
مین آنکر سوداگرون کے نام سی رہنی لگی پہر سردار
موصوف نی اوس سی پوچہا کہ تجہی اور بہی اونکی حال سے
کچہہ واقفیت ہی اوسنی جواب دیا کہ مجہی اور کچہہ نہین معلوم
مگر اتنا جانتا ہون کہ وی ہر روز یہان کے حالات
لکہہ کر خان لوگون کی پاس بہیجا کرتی تہی فتح محمد خان
نے یہ حال سنکر اوس آدمی کو رہا کیا اور اون ایرانیون
کے سب گہوڑی اور اسباب ضبط کر لیا صاحب خبر
لکہتی ہین کہ اسی سبب سی امیر صاحب نی سردار
محمد علی خان کو لکہا ہی کہ عربیون کا گارد بالا حصار سے
اوٹہا دو اور سب طرح سی بہت ہوشیار اور نگران رہو
۱۲ مئی کو کچہہ سپاہی سردار محمد اسلم خان
کے واسطی خرید اناج کے منڈی مین گئی لیکن
دوکانون پر کسیطرح کا غلہ موجود تہا اوسکا سبب
یہ ہی کہ جب سی سردار محمد علیخان نے خود غلہ کا
نرخ مقرر کر دیا ہی تب سی دوکاندارون کو سامان
فروخت کرنی مین تامل ہی سپاہیون نے اون دوکاندارون
کو بہت دہمکایا کہ جو سامان ہم مانگتی ہین ہمکو دو پہر
اونہون نے مارنا شروع کیا رفتہ رفتہ یہان تک جہگڑی
نے طول پکڑا کہ چہہ منڈی والے اور دو سپاہی مجروح ہو
پہر منڈی والی سردار محمد علی خان کے پاس جاکر سپاہیون
کے نالشی ہوئی محمد اسلم خان نے یہ حال سنکر بیس
اور سپاہی منڈی مین بہیجی تاکہ اون سپاہیون کو یہان
لے آوین اور سردار محمد علی خان نے مقدمہ کے
تحقیقات کرکی پچاس سپاہی بہیجکر منڈی کے

دو دکانداروں کو گرفتار کروا منگوایا اور حکم دیا
کہ اول انپر خوب مار پڑی اور تا وقتیکہ یہ لوگ
نرخ معینہ پر غلہ فروخت کرنیکو راضی نہوں حوالات مین
رہین آخرکار یہ بات قرار پائی کہ آرد گندم چھہ نانک
لم تین سیر اور روغن زرد ڈیڑہ چھٹانک فی روپیہ کا
فروخت کرین اوسی تاریخ ایک اور خط امیر صاحب
کا آیا اوسمین محمد اعظم خان اور اسلم خان کو لکھا تھا
کہ اس امر کی کیفیت لکھو کہ تم کسواسطے ابھی تک وہان
سی جانب قندہار روانہ نہین ہوئی فقط

۱۴ مئی کو قندہار سی یہ خبر آئی کہ سلطان احمد جان معہ
اپنی فرزند کی ہرات کو جاتا تھا بلکہ دو منزل فرح سی
آگی بھی بڑہ گیا تھا راستہ مین اوسکی پاس ایک فرمان
شاہ نصیر الدین بادشاہ ایران کا آیا اوسکی پڑہتی ہی
وہ وہان سی فرح مین واپس آیا اور اوس فرمان کو میر
افضل خان اور غلام محی الدین خان کو دکہلا کر اونسی
صلاح پوچھی اوس فرمان مین شاہ ایران نے سلطان احمد جان
کو لکھا تھا کہ اب تک مین تمکو بہت وفادار اور نیک
سمجھتا تھا بلکہ کئی مرتبہ تمہاری شکایت بہی ہوئی لیکن
اوسپر لحاظ نکیا کیونکہ تمنی کسیطرح سی مجھکو ناخوش نہین
کیا لیکن مین اب تمہاری پچھلی کامون اور اطواروں
سے بہت ناخوش ہون بلکہ مجھکو تمہاری طرف سی

شک ہوتا ہی تمکو لازم نہ تھا کہ ہرات کو خالی چھوڑکر
ایک شخص سی جو تمہارا رشتہ دار ہی لڑنی جاتی
خیر اسپر بہی گذر کیا جاتا اگر فرح پر قابض ہوکر امیر دوست
محمد خان کے فرزند کو اسیر کرکی رہا نہ کرتی اسی سبب
سے زیادہ تر گمان ہوتا ہی کہ تمنی اپنی رشتہ داروں
کو گرفتار کرکی بلا شرط اونکو چھوڑ دیا معلوم ہوتا ہے
کہ تم بہی مثل اور افغانون کی اونسی ملی ہوئی ہو اب
مناسب ہی کہ اپنی بیٹی کو طہران مین بہیجدو تاکہ وہ یہان
حاضر ہوکر امورات بالا کا جواب دیوی شاہ نی یہ بہی
لکہا تہا کہ کسیقدر روپیہ جو تمہاری پاس معرفت حاکم
مشہد بہیجا گیا ہے اوسکی رسید سی اطلاع دو
سلطان احمد جان نے میر افضل خان اور غلام محی الدین خان
سی اس امر مین مشورہ کرکی ایک عرضی شاہ ایران کو
اس مضمون سی لکہی ہی کہ مین بہت جلد اپنی بیٹی کو طہران
مین بہیجتا ہون بلکہ مجھکو تمام اپنی آل و اطفال کے بہیجنی
مین بہی کچھہ عذر نہین ہی سنا گیا کہ سلطان احمد جان
اب ہرات کو نجاویگا اور اوسکا ارادہ صبح اپکو آنیکا
ہے ۱۵ مئی کو سردار محمد علی خان کے ایک
سپاہی نے کسی یہودی کی مکان پر جاکر خوب شراب
پیے اور بحالت مخموری بازار مین لوگون کو گالیان
دینی لگا لوگ اوسکو حاکم کی پاس گرفتار کرکی لیگئی اونہون نی

اول اوسکو خوب پٹوایا اور پھر حکم دیا کہ اسکی
ناک میں سوراخ کرکی ایک ڈورا اوسمیں ڈالکے تمام
شہر میں اوسکو تشہیر کرو اور ایک شخص
آگے اوسکی منادی کرتا جاوی کہ آئندہ جو کوئی ایسی
حرکت ناشائستہ کریگا یہی سزا پاویگا اوسی تاریخ محمد
عثمان [illegible] سردار محمد اسلم خان کے دایہ کا لڑکا
چوک میں [illegible] علی کی دوکان پر بیٹھا ہوا تھا اوسوقت
کچھ لوگ [illegible] جو اوسکی دشمن ہیں وہان آگئی
اور [illegible] سے مار دیا لوگ اوسکی نعش کو سردار
محمد اسلم خان کے پاس لیگئی اونہون نے اپنی سپاہ
بھیجکر قاتلون کو گرفتار کروا منگوایا فقط

۱۰ تاریخ کو آودخی قوم کا ایک افغان بحالت دیوانگی
پیغمبر کو گالیان دینی لگا اور بہت کچھ برا بھلا کہا
جسوقت سردار محمد علی خان کے پاس گرفتار ہوکر گیا
اونہون نے اوسکو سمجھایا کہ ایسا کلمہ سے اونکی
حضرت پیغمبر کی نسبت مت کہو اوس سودائی آدمی نے
بجای اسکی کہ اونکی نصیحت پر عمل کرتا اونسے کہا کہ میں
تمہارا پیغمبر ہون یہ سنکی سردار موصوف نے قاضیون
کو طلب کیا اور اونسے اوس شخص کیواسطی فتوی
مانگا قاضیون نے [illegible] مشورہ کرکی از روی
شرع کی اوسکی نسبت قصاص کا حکم دیا چنانچہ اوسکو قتل

اوسکو سزا ہوگی اوسی روز سردار محمد علی خان
کے پاس قندہار سے ایک خط آیا اوسمین لکھا تھا کہ
سردار محمد امین خان خبر تشریف آوری امیر صاحب کی
سنکر گرشک سے قندہار کو گئی ہین اور اپنی فرزند محمد [illegible]
کو لشکر سمیت کرگئی ہین [illegible] زبانی یہہ بھی دریافت
ہوا کہ [illegible] قندہار میں امیر صاحب کے
آنیکا انتظار تہا [illegible] مجبور اور کاندار و غلہ
حکم دیا ہی کہ [illegible] اوسی نرخ سی
غلہ فروخت کرین [illegible] خان اور محمد اسلم خان نے
چار مہینے کی تنخواہ اپنی فوج کو تقسیم کر دی ہی لیکن
قندہار سے روانگی کے واسطی کوئی دن مقرر
نہین ہوا فقط

۱۲ تاریخ کو امیر صاحب کا خط
گرشک سی محمد علی خان کے پاس آیا اوسمین لکھا تھا کہ
سردار سلطان احمد جان معہ دس ہزار سپاہ کے
صحرای [illegible] میں داخل ہوگیا اور میر افضل خان نی تین ہزار
خچر محمولہ اسباب رسد فوج میں جمع کی ہین پچاس
ہزار سکہ مدد کی اور دو گھوڑے قیمتی معہ ساز و سامان زرین
اور اٹھہ سو تفنگ [illegible] حسب الحکم
[illegible] کے سلطان احمد جان کے پاس بھیجی
[illegible] سردار مذکور نے سبکو [illegible] میر افضل خان
کے حوالہ لیا اور امیر صاحب نے سردار افضل خان

کو لکہا ہی کہ جتنا جلد ممکن ہو روانہ ہو محمد حسین
رسالدار سردار محمد محسن خان کا جسنی ایک
سپاہی پلٹن محمد علی خان کو مارا تہا اوسکی
نسبت بعد تحقیقات حکم ہوا کہ خوب مارا جاوے
چنانچہ حسب الحکم وہ اسقدر پیٹا گیا کہ بیدم
ہو گیا بہر اوسکو محمد اسلم خان کی پاس لیگئی وہ اوسکی
دیکہکر بہت خفا ہوی مگر کچہہ کہا نہین پہلی جو خبر
افواہا محمد شریف خان کے مرنی کی اوڑی تہی وہ
جہوٹہہ نکلی مگر اسمین شک نہین کہ چند روز وہ بہت
بیمار رہے تہے فقط از اخبار آفتاب عالمتاب

ولایت

ولایت کی خبرین دسوین می تک کے آئین اونسی معلوم
ہوا کہ امریکہ کی شمالی اور جنوبی حصہ والون مین جو باہم
آتش فساد مشتعل ہو رہی تہی وہ ہنوز منطفی نہین ہوی
اور سوای اوس مجادلہ اور مقاتلہ کی جسکا ذکر پرچہ
گذشتہ مین لکہا گیا ہی اور کوئی میدان نہین ہوا
جیپان کا سفیر جو شہر لندن مین وارد اور صادر ہوا
وہ گاہ گاہ واسطی سیر عجایب خانہ و دیگر مقامات
نامی گرامی واقع شہر لندن جایا کرتا ہی اور جو
غلامون کے خرید فروخت کی تجارت امریکہ مین ہوا کرتی
ہی اوسکی رفع اور انسداد کی واسطی امریکہ نے
سرداروں نے ولایت انگلستان کے سرکار سے عہدنامہ
کیا ہی اور اوس عہدنامہ کے وسیلہ سے یہ حقوق حاصل
ہوی ہین کہ انگریزی جہازون پر غلام تلاش کی جاوین
فقط الیضا

نیپال

سابق ازین اکثر صاحبان عالیشان ممالک آودہ وغیرہ
کے واسطی کہیلنی شکار کے اون حدودات کو کہا
مین کہ جو چند روز ہوی ممالک محروسہ نیپال کے
شامل ہو گئی ہین جایا کرتی تہی چنانچہ اہالیان دربار
اوس ریاست نی اس امر کی بابت حضور نواب
مستطاب معلی القاب گورنر جنرل بہادر کشور ہند
سے کچہہ تحریک کی تہی اب بمعاینہ گورنمنٹ
گزٹ دریافت ہوا کہ جناب گورنر جنرل بہادر نی
حکم صادر فرمایا ہی کہ کوئی صاحب اہل سیف یا قلم تا
وقتیکہ وہ بمعرفت رزیدنٹ کے دربار نیپال سے
اجازت نہ لی لین ہرگز اوس ریاست کی حدودات
مین شکار کہیلنی نجایا کرین فقط الیضا

جبلپور

ایک چٹہی آمدہ جبلپور سے مدرک ہوا کہ ان دنون اوس راج کے
معاملات ملکی اور مالی مین بہت سا غل لغب ہو گیا ہی
نبدٹ شوودین صاحب مختار کل راج کا مفوضہ اپنی کو

بحسن انتظام انجام دیتی ہین اور اونکی یہ منشا ہی
کہ بازار رشوت ستانی اور خودغرضی کا جو پہلی دنون
وہان گرم ہو رہا تہا یک لخت و بلقلم موقوف ہوجاوی
فوجداری کا پہلا حاکم نالایقی کی سبب موقوف
ہوگیا اور وُو ڈُو کا ٹہاکر کہ جو مردم دیانت دار اور
شجاعت شعار تہا اوسکی جگہہ مقرر ہوا ناخواندہ
لوگ کہ جو اب تک بڑی بڑی عہدون پر معمور
اور مقرر تہی موقوف ہوتے جاتی ہین اور
اونکی جگہہ طالب علم مدرسہ کی کہ جو خاندان معزز
ٹہاکرون مین سی ہین بہرتے ہوتی ہین صاحب کاتب
لکہتی ہین کہ اگر چندی پنڈت شیو دین صاحب کا اہتمام
معاملات ملکی و مالی اس ریاست مین اسیطرح رہا
تو شک نہین کہ یہ ریاست حسن انتظامی اور نصفت
شعاری کی باب مین اور ہندوستان کے ریاستون سے
شرف اور سبقت لیجاویگی اور سنتی ہین کہ دو آدمی
بجرم ہلاکت پہانسی دی گئی اس عدل نے رعیت
و رعایت سی لوگون کے دلونمین ڈر بٹہہ گیا ہے
یقین ہے ایندہ کو ایسی وارداتین قتل ہلاکت کم
وقوع مین آوین — تین بار اندہی آئی اور بادل گرکر کا
پہر بارش ہوئی اور اولی بہی پڑی فقط ایضا

دہلی

ایک چہٹی آمد دہلی مورخہ ۲ر جون سنہ حال سی واضح
ہوا کہ سپاہیون کے باغ مین جو ایک جوان
کو باروت کی اوڑنی سی صدمہ پہونچا تہا وہ راہی
ملک بقا ہوا استفسار اور تحقیقات جب اس مقدمہ
کے ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ امر اتفاقی تہا — موسم
مین کچہہ تبدیلی ہوگئی ہے اور چہار طرف سی
ابر گہرا ہوا ہی مگر مینہ کے ہنوز ایک بوند نہین ٹپکی
پہلی جون کی شام کو اسقدر اسمان پر ابر جمع ہوگیا تہا
کہ سب کو احتمال اوسکی برسنی کا ہوا الا تہوری
دیر بعد مطلع اسمان بالکل صاف ہوگیا اور تاری نکل
ائی — دوسری چہٹی مکتوبہ یکم جون مین لکہا ہے
کہ ایک شخص ۱۳ر مئی سنہ رواں کو یہان گرفتار
ہوا ہے اوسپر ظن غالب ہے کہ یہ قندہار کا بہاگا ہے
ہے لیکن کچہہ اور حال مفصل اور شرح اس مقدمہ کا
دریافت نہین ہوا اور خبر روز گذری کہ یہان کے
علاقہ مین تین روسیون کی جاسوس گرفتار ہوے
اونکا بیان ہے کہ ہم لوگ سوداگر قوم کی یہودی
ہین مگر اونکی پاس کچہہ مال سوداگری کا نہین ہے اب
وہ واسطی تحقیقات کی انبالہ بہی گئے ہین فقط ایضا

جہانسی

ایک چہٹی آمد جہانسی مورخہ ۲۲ر مئی سنہ حال سے

مدرک ہوا کہ جناب میجر مینزل بالو صاحب انعام
بردہ نوئی افروز ہوئی اور واسطے عبور آمد رفت
دریای بیتوا کی اس جگہہ کہ جہان سی راستہ
ساگر کو گیا ہی بندوبست کر رہے ہین تاکہ
وہان ایک پل طیار ہوگا اور گورنمنٹ سی حکم
ہوا ہے کہ جب تک یہ پل طیار نہ ہو جای کوئی اور
تدبیر شایستہ عمل مین آوی کہ جس سی لوگون کو
دریای مذکور سی عبور کرنی مین آسانی حاصل ہو
فقط از اردو دہلی گزٹ

اٹاوہ

مراسلات آمدہ اٹاوہ سی واضح ہوا کہ وہان کے
باشندون نی جو درخواست اپنی مسٹر نگ
میجر صاحب بہادر کی حضور مین بدین مضمون ارسال
کی تہی کہ ہندوستانی عورتون کی لیئے بردہ دار
گاڑیان مرتب و تیار ہونی چاہی اسپر صاحب
ممدوح نے کمال التفات فرماکر یہ حکم دیا کہ بالفعل
یہ گاڑیان تیار نہین ہین اور اسی سبب سے
تعمیل اس درخواست کی نہین ہو سکتی الا
نئی گاڑیان تیار ہو رہی ہین انکی مرتب ہونے پر
مطابق درخواست ہذا کے حتی الامکان بندوبست
قرار واقعی کر دیا جائیگا اور بالفعل یہ ممکن ہے
کہ جب کسی پردہ دار عورت کے واسطے ریل کی سواری
درکار ہو تو درخواست کنندہ کو لازم ہی کہ از تاریخ
کنندہ بیشتر اطلاع اسکی صاحب موصوف کو
دے بر طبق اوسکی وہان سی حکم صادر ہو جاویگا
کہ نصف گاڑی علیحدہ دیجاوی مگر نصف گاڑی کا
کرایہ اسقدر ہوگا کہ ۲۵ آدمی کے مقدار ہے
اور اگر کوئی شخص پوری گاڑی لینی چاہی تو کرایہ
اوسکا دونا دینا پڑیگا فقط ایضاً

جون پور

وہان کے ایک مراسلہ مکتوبہ ۱۹ ماہ رواں سے
دریافت ہوا کہ دو ایک روز کا ذکر ہے کہ اس مقام
پر واردات غمگین واقع ہوئی تفصیل اوسکی یہ ہے
کہ کسی شخص نے پولیس کے سپرنٹنڈنٹ کو یہہ
اطلاع دی کہ منشی شمشیر سنگہ مشہور مفسد معہ اور
ڈاکوؤن کی گنتی مین جو قریب بائیس میل جانب جنوب
واقع ہی اقامت رکہتا ہی ایام گذشتہ کے
بیچ حکام سول ضلع نی کئی بار تجویزین اسکی
گرفتاری کی کین تہین مگر چونکہ یہ شخص گہر کا آسودہ
اور طاقت دار ہی ہاتہہ نہ آیا مدت سی اسنے پیشہ
پیشہ اختیار کر رکہا ہی کہ ڈکیتی کر کی اپنی اوقات
بسری کرتا ہی اس مرتبہ کپتان گارسین صاحب بہادر

بے بندرہ سپاہیان پولیس اپنی ساتھہ لیکر
اسکی گرفتاری کا آرادہ کیا اور جسوقت صاحب
ممدوح موقع پر پہونچی تو معلوم ہوا کہ مفسد مذکور معہ
اپنی آٹھہ ہمراہیون مسلح کی ایک تالاب پر موجود ہے
چنانچہ صاحب موصوف نی اوسکا محاصرہ کرلیا اور
خود اوسکی پکڑنی کو آگی بڑہی لیکن صاحب ممدوح
کے پاس کوئی ہتیار نہ تہا ڈاکون نے یہ دیکہہ کر
اوپر گولیان چلائین کہ جسکی صدمہ سی صاحب
زخمی ہوئی اور گر پڑی اور گہوڑا بہی مرگیا پہر وہ
بدمعاش بآرادہ قتل کرنی صاحب ممدوح کی دوڑے
اوسوقت ہرچند صاحب ممدوح نے بہاگنا چاہا مگر دو
چار قدم چلکر گر پڑی اور مفسد کی ہمراہیون نے
جہاڑی مین سی سپاہیون کو نکلتی دیکہہ کر آگے
بڑہنی کی ہمت نہ کی مگر تعجب اور شرم کی
بات ہی کہ سپاہیان پولیس نے ایک ہی گولے
نمبر سنگہ پر چلائی اور نہ گرفتار کیا ہرچند کہ وہ
بعد مجروح کرنے صاحب ممدوح کے بیہوش اور بدحواس
ہوگیا حقیقت مین ان بزدلون نے اس موقع پر بڑے
دغابازی کی اور سپاہی کے نام کو بٹہ لگایا
ظاہرا اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ انتظام جدید مین
اکثر اجلاف لوگ پولیس مین بہرتی ہوتی ہین اور
اسی سبب سی وہ کام کی وقت ہمت ہار دیتی ہین
ورنہ اس مفسد کی گرفتاری اسوقت مشکل نہ تہی
یقین ہے کہ گورنمنٹ اسبات کا تدارک اور انتظام
کرینگی بعد تحریر بالا کی اور ایک مراسلہ مورخہ
۲۲ مئی اسی مقام سی مفہوم ہوا کہ صاحب کو صحت
ہوتی جاتی ہے مگر ڈاکو ابتک اسیر و دستگیر
نہین ہوا فقط ایضا

محصول

محصول ولایتی کپڑی کا اب پانچ روپیہ سیکڑہ رہ گیا ہے
اس باعث سی بڑی بڑی تاجرون کو نقصان کا اندیشہ
ہی کیونکہ اونہون نے دس روپیہ سیکڑی کا محصول
دیکر کپڑا اپنی کوٹہون مین جمع کر رکہا ہی چنانچہ بمبئی
کے تاجرون نی سرکار مین درخواست گذرانی
ہی کہ جتنا کپڑا ہماری یہان کہلا نہین ہی اور جو بکا ڈ
بند رکہا ہی وہ بمنزلہ داخل کہ دام تصور کیا جاوی
اور اوسکا محصول پہیر دیا جاوی یا کوئی اور ایسی
رعایت کیجاوی جس سی ہمارا نقصان نہو مگر [illegible]
صاحب اہل کونسل پہلی اپنی تقریر مین بیان کرچکی ہین
کہ مدت سی یہ بات ظاہر تہی کہ محصول کپڑی کا کم ہو جاویگا

بس اون لوگون کی کوتہ اندیشی ہے کہ جو اتنا گہبرا جمع کر رکہا علاوہ اسکی جسوقت یہ محصول ٹہرایا گیا تہا اوسوقت بہی بہت سی تاجرون کی کوٹہیون مین جمع ہوگا اور اونکو محصول ٹہرنی سی خائف ہوا ہوگا اور کیا عجب ہے کہ انہین تاجرون مین سے بعض نے نفع اوٹہایا ہو بس اس صورت مین اون سب کے یہ درخواست بیجا ہے فقط از اخبار کوہ نور

قاعدہ جدید پنشن

سنتی ہین کہ دربارہ درستی قواعد پنشن جو درخواست ہندوستان سی غیر متعہد سرکاری نوکرون نے وزیر مملکت کے پاس بہیجی تہے وہ منظور ہوگئی اور قاعدہ جدید کی مطابق سرکاری نوکرون کو پچیس برس نوکری کر لینی پر نصف پنشن اور سترہ برس پر ثلث پنشن ملا کری گی اور یہ بہی مشہور ہے کہ یہ حکم گورنمنٹ ہند کی پاس پہونچ گیا مگر ابہی جاری نہین ہوا فقط از انجمن اخبار

دریا بکرم

راجہ دریا بکرم نی اپنی شہر سی مغربی گہاٹ کے اوپر ایکمقام تک جسکا نام چیپور ہے سڑک تیار کرائی اسکے واسطی پچاس ہزار روپیہ یعنی نصف خرچ دینا کیا ہی اوسطرف جسقدر [illegible] جہاڑی بہت ہی اور شیر اور چیتی اس کثرت سی ہین کہ ایک مہینی کے عرصہ مین قریب دو سو آدمیون کے اونکی چنگل مین گرفتار ہو کر طعمہ اجل ہوئے اس علاقہ مین روئی اچہی ہوتی ہے اور راجہ موصوف کے اس عالی ہمتی سی سرکار انگریزی بہت خوش ہوئی ہی فقط از مفید خلائق

اگرہ

ماہ گذشتہ مین اگرہ مین ایک کورٹ مارشل جمع ہوا اور لفٹنٹ گلوور صاحب کو تین مہینی کی قید بجرم مارنی میرخان خدمتگار کے تجویز کی گئی مگر حکام کورٹ مارشل نے جناب کماندر انچیف صاحب بہادر کو یہ لکہا کہ گلوور صاحب نے سہوا اور لڑکپن کے نادانی سی ایسی حرکت کی اور اسواسطی اگر صاحب موصوف کو براہ رحم دلی کی آپ معاف فرماوین تو مناسب ہوگا جناب کماندر انچیف صاحب بہادر نی اس بات کو منظور کیا مگر فرمایا کہ یہ بات اصل مین پسندیدہ نہین ہے یعنے گواہون کے گواہی سی خوب ثابت ہوتا ہے کہ گلوور صاحب نی اپنی خدمتگار کو دہمکا کر لحاف اوڑہا کی بٹہلایا اور اوسپر گولی چلائی فقط گلوور صاحب یہ بہانہ کرتی ہین کہ مٹی کی گولے اسواسطے چلائی تہی کہ دیکہین لحاف کی پار ہو یا نہین

مگر یہ ایسا بہانہ ہی کہ بالکل سننے کے لایق نہین
ہے یعنی اس ازمایش کی واسطی یہ ضرور نہ تہا
کہ کسی انسان کے جان خطرہ مین ڈالی جاوے کیونکہ
اسکی واسطی صرف لحاف ہی کافی ہوتا ایک
گولی اول لحاف کی بار ہوگئی تہی اور دوسری گولی
نے کہ جو پہر چلائی گئی امیر خان مذکور کی باون کو
ایسا زخمی کیا کہ وہ کچہہ عرصہ تک پڑا رہا اور خدانخواستہ
اگر گولی اوسکی آنکہہ یا کنپٹی مین لگتی تو شاید وہ
بیچارہ جان سے مارا جاتا خباب کماندر انچیف صاحب
بہادر کی خیال مین یہ بات بالکل نہین آتی ہے
کہ اس ظلم اور زیادتی کو کہ جو انسان پر دیدہ و دانستہ
کے گئے حکام کورٹ مارشل کس وجہ سے لڑکپن کے
نادانی تصور کرکی یہ لکہتی ہین کہ گلوور صاحب رحم و بے
سے معاف کر دئی جاوین - اور خباب کماندر انچیف
صاحب بہادر کو اسبات کا بالکل یقین نہین ہوتا
کہ حکام کورٹ مارشل اوس حالتمین بہی ایسی تجویز
کرتی کہ جب کوئی اون کے بہائی بندون یا رشتہ دارون
پر ایسی ظلم اور زیادتی کرتا کہ جیسی امیر خان
پر ہوئی سوائی اسکی کچہہ شہرہ رہا ہی عرصہ گذرا ہوگا کہ
جب گلوور صاحب نی ایک اہل لوبیستی پر گولی
چلایا تہا اس اسحالتمین گلوور صاحب کی ظلم اور
زیادتی کو لڑکپن کے نادانی تصور کرنا اور بہی
ناواجب ہے فقط از اخبار فیض عام

حساب ڈاکخانہ ہندستان

ہندستان کی جمیع پوسٹ افس کا شمار از روی رپوٹ
سرکار اسطرح ہماری دیکہنی مین آتا کہ ۱۸۶۰ اور
۱۸۶۱ مین ۳۷ نئی پوسٹ افس جاری ہوے
اور ۲۳ خطوط وغیرہ کاغذ ڈالنی کی صندوق طیار
ہوے اور ۹سو چودہ پوسٹ افس جمیع ہند کے
حکومت انگریزی مین موجود ہین احاطہ بنگال مین
دوسو ۷۲ اور احاطہ بمبئی مین دوسو ایک و احاطہ مدراس
ایکسو ۷۴ اور اوسط ہند کی تمام شہرون مین
۳سو ۸۰ راہ ٹپال یعنی برای آمد و رفت ہرکارہ
ڈاک کی ۴۱ ہزار پانسو ۴۰ میل راہ از روی حساب
گنی جاتی ہی جسمین بوساطت ریل گاڑی جو راہ طی
ہوتی ہے وہ یہ ہی بنگال دوسو ۸۴ میل مدراس
دوسو ۴۲ میل بمبئی ۴سو پونے ۸۴ میل اوسط ہند
ایکسو ۲۶ عرض جملہ ایکہزار ۶۴ میل ہند مین آتشی گاڑیان
جاری ہی اور واسطی پا پیادہ ہرکارہ ڈاک کے
فی میل جو روپیہ سرکار کی صرف ہوتا ہی اسکا

شمار اسطرح کرنی مین آتا ہی یعنی فی میل ایکروپیہ ۱۴ آنہ چھہ پائی اور فی میل پالکی اسپ ۵ اروپیہ ۱۱ آنہ ۴ پائی اور فی میل لسواری کشتی ۸ روپیہ نو آنی ۲ پائے مگر جبسی نیم آنی کا ٹکٹ خط پر لگانا مقرر ہوا ہی تب سی شرح خطوط وغیرہ کا شمار زیادہ تصور کرنی مین آتا ہی وگرنہ سنہ ۱۸۵۴ اور ۵۵ کی سال مین کہ اوسوقت ادہی آنی کا قانون نہین رواج پایا تہا آحاطہ بنگال مین ۶۸ لاکہہ خطوط اخبار وغیرہ پوسٹ آفس کے معرفت اتی جاتی تہی اور سنہ ۱۸۶۰ اور ۶۱ مین ۹۰ لاکہہ کاغذ کی آمد و رفت ہوئی اور مدراس مین ورسنہ مذکور ۳۹ لاکہہ تہی اور سنہ ۱۸۶۰ و ۶۱ ۹۰ لاکہہ اور احاطہ بمبئی مین ورسنہ مذکور چوتہہ ۳ لاکہہ تہی اسکی ایکسو ۳۴ لاکہہ ہوئی اور اوسط ہند مین جو ۴۰ لاکہہ تہی اسکی ایکسو ۹۶ لاکہہ الحاصل رپوٹ ہذا مین صاف ترقیم ہی کہ بدون ٹکٹ ماری ہوئی یعنی بیرنگ کاغذون کی بہیجنی کا رسم انگریز لسی لوگون مین زیادہ پایا جاتا ہی چونکہ انکو ڈاک کا اعتبار نہین اور حقیقت مین دیسیونکا یہ احتمال کچہہ جہوٹ ہی نہین بیرنگ خطون کی جلد پہنچنی کا یہ سبب ہی کہ کارکنان ڈاک کو بیرنگ کاغذون کی بہیہ کا حساب ہرکارہ ڈاک کو دینا ضرور

۲ اور فی [illegible] ۱۱۰۰ [illegible]

پڑتا ہی اسواسطی حتی الوسع حفاظت کر کر ہر ایک صاحب خط کی مکان کو تلاش کر کی پہنچاتی ہین اور بغیر ٹکٹ لگائی ہوئی خط کی کچہہ پروا نہین کہ اسکا حساب کون لینی والا ہی اگر صاحب خط کو خط پہنچا تو فہو المراد اور اگر نہین پہنچا تو بہی عین مراد کہ کسافت آمد و رفت خانہ تلاشی سی بچی چنانچہ جبسی یہ قانون نکلا کہ اخبارون کو بغیر ٹکٹ کی یعنی بیرنگ نہین پہنچایا تب سی آمد رفت اخبار کی تعداد بہت کم ہو گئی اور اس تخفیف کا دوسری جہت صاحب رپوٹ نی یہ بہی لکہی کہ اخبارات انگلند پر محصول زیادہ ہو گیا اور انگریزی لشکر بہی کم ہوا ازین جہت سنہ ۱۸۵۸ اور ۵۹ کی سال مین جو ۵ لاکہہ اخبار کی ہند مین آمد و شد تہی اس کی عوض سال گذشتہ مین ۳۰ تین لاکہہ ہوئی مگر سنہ ۱۸۵۴ اور ۵۵ سی البتہ زیادہ خیال کرنی مین آتا ہے کہ اسوقت جو سوا لاکہہ تہی سال گذشتہ ۳۰ لاکہہ ہوئی فقط از اخبار برق خاطف

آدم شماری

بنگال سرکار سی ارشاد ہی کہ ہر ہندستی مین کسقدر آدمی ہے وہ جسب تفصیل ذیل معلوم ہوگا بنگال ۴ کرور ۴۰ لاکہہ مدراس ۲۳ کرور ۴۰ لاکہہ بمبئی ۲ کرور پنجاب ایک کرور ۴۰ لاکہہ اوسط ہند ۱۳ کرور ۲۰ لاکہہ فقط ایضا

اوده

الہ آباد اخبار سی معلوم ہوا کہ ڈرنیو لامسٹری سانڈرس صاحب کانٹن کمشنر نی ایک رپورٹ ملک اوده کے حالات کی تالیف کی اور اوسمین ایک نقشہ سڑکون اور دریاؤن و آراضی افتاده نہر سروا وغیره کا لگایا ہے نہایت دلچسپ اور مفصل رپورٹ ہی صاحب ممدوح نے دریای گنگ سی حدود نیپال تک اور روہلکہنڈه سی دریای راپتی تک سفر فرمایا اور ہر روز دس دس میل پر مقام کرکی لوگون سی حال دریافت کیا اور نیز خود بہی اکثر مشاہده کیا اونہون نے لکہا ہی کہ سطح اوده کا ۲۵ ہزار مربع میل ہی یعنی ایک کرور ساٹہ لاکہہ ایکڑ بحساب ۶۴۰ ایکڑ فی میل یہہ قریب قریب اوس ملک کی برابر ہی جو درمیان جمنا و گنگا واقع ہے اور بنام دواب معروف - آبادی ۷۰ لاکہہ ہی یعنی بحساب اوسط ۴۸۰ آدمی فی میل زمین عموماً زرخیز اور قابل زراعت روی سن نیشکر وغیره ہے دریای گہاگره و جوکا کی متصل بڑی بڑی قطعات زمین واقع ہین جہان بباعث طغیانی آب موسم برسات مین زراعت روی غیر ممکن ہی لیکن اونہین قطعات مین موسم سرما مین تخم سن وغیره بافراط پیدا ہوتا ہی موسم بہ نسبت دواب زیاده مرطوب اور سرد ہی قحط سالی کم ہوتی ہی اور پانی کوؤن مین سطح کی بہت نزدیک ہی اوده مین دو بڑے دریا ساروا و گوریالی ہین ساروا کوه ہمالا سی بمقام برمدیو نکلتا ہی جو ملک کماؤن کو ملک نیپال سی جدا کرتا ہی و کماؤن و روہلکہنڈ کی جنگلون و قطعات آراضی جنگل اوده و بعضی اضلاع زرخیز قسمت خیرآباد مین بہتا ہی اور ملاپور مین گوریالی سی شامل ہوتا ہی دریای گوریالی پہاڑون نیپال سی نکلکر نیپال ترائی مین بہتا ہی اور شمالی حد قسمت خیرآباد و بہرایچ مین اوده مین داخل ہوتا ہی یہہ دریا ساروا سی ملاپور مین شامل ہوتا ہی اور دونون شامل ہوکر دریای گہاگره کہلاتا ہی سرکار مین یہ تجویز درپیش ہی کہ برمدیو سی جہان سی ساروا نکلتا ہی الہ آباد تک مثل نہر کلان گنگ نہر کہودی جاوی جس سی علاوه اور فائده کی آبپاشی سی علاقہ بریلی و شاہجہانپور و اوده ممکن ہی آراضی افتاده تخمیناً ۶ لاکہہ ایکڑ ہی بلکہ اس سی زیاده ہی جنگل سال وغیره لکڑی کا بافراط ہے اور اگر نہر مذکور بنای گی تو روئی اعلی قسم پیدا ہونی ممکن ہے فقط از اخبار کوه نور مطبوعہ ۱۴ جون سنہ ۱۸۶۲ عیسوی

مظہر العجائب

جواب باصواب

جناب تسنی صاحب. یہہ جو آپنی نسبت راقم پرچہ اودہ اخبار مطبوعہ ۲۹ مئی مین تحریر فرمایا کہ
سمند خامہ کو خوب گرم کیا اور راہ کی ہمواری
ندیکھی ناگزیر ٹہوکرین کہائین ہرچند جواب تسترکے
بہ تر کی ہو سکتا ہی ہم و نہین معلوم کہ آپنے
ہماری تحریر کو خلاف مقصود کس طرح سمجہا ہمنی تو
جواب مطابق سوال لکہا تہا مگر آپ نی بامعان نظر
ملاحظہ نفرمایا لہذا گذارش ہے کہ آپ پہر نعوذ ہماری
تحریر کو بالاستیعاب ملاحظہ فرماوین ہر فقرہ
ہماری عبارت کا خواہ بالمطابقت خواہ بالالتزام
دال بجواب باصواب ہوگا ذہن سلیم اور فکر رسا درکار ہے
اور یہہ جو ارقام کیا کہ اگر تحریر دوستانہ کرنی تہی خط
لکہہ بہیجا ہوتا اخبار مین چہاپنا کیا تہا فقط صحیح ہے
مگر ہمنی سمجہا کہ تحریر ہماری متجاوز عن الاعتدال نہین ہے
جناب کو اور دیگر ارباب ناظرین کو پسند ہوگے
بدین نظر درج اخبار ہوئی آپ گران خاطر ہوجئی ہمکو
نعوذ باللہ منہا یہہ کب منظور ہی کہ جو امر آپ کے
خلاف آداب ہو اوسکو تحریر کرین فقط
اور یہہ جو آپنی لکہا کہ پند و مواعظ خیر خواہی سی خالی
نہین ہم سم پند و مواعظ کی کب مانع ہین بلکہ
نتیجہ ہماری کلام کا یہہ ہے کہ نصائح نیکو و پند سود مند
بعبارت دل پسند درج اخبار ہوا کرین جس طرح سی کہ
کتب اخلاق مین درج ہین تاکہ ناظرین اونکی مطالعہ سے
فائدہ پاوین ہمارا اعتراض یہہ تہا کہ کلام معترض علیہا
کسی دلیل ہی نہ بالمطابقت نہ بالالتزام محمول النصائح
و پندہی بلکہ موضوع و منتج بہ طعن تعریض اور یہہ جو فرمایا
کہ سبحان اللہ معالجہ نفسانی کو علاج جسمانی پر قیاس
کرنا آپ کا ہی کام ہی آپ ہم کہہ سکتی ہین اولا کسی
علت کو دق قرار دینا اور دق کو عارضہ جسمانی
سی نہ جاننا آپ کا ہی کام ہی جب کہ آپ کسی علت کو
دق کہہ چکی اور دق عوارضات جسمانی ہی سے
تو علاج بہی بطور معالجت جسمانی گذارش کیا گیا ور
یہہ مثل ہی کہ آگہہ کا جلا آگہہ سی اچہا ہوتا ہی ہمنی
تسلیم کی کہ بعض دوا ذوالخاصیت ایسی ہین کہ اپنی
قوت خاصیت سی علاوہ کیفیات کی عمل کرتی ہین
اور یہہ علیماری تحریر کا ناقض نہین ہی کہ یہہ قوت
خاصیت ہی کہ جس سی مرض کو فایدہ پہونچا مقابل
مرض ہوگی ورنہ کب ذہن مین آسکتا ہی کہ شئی مماثل
مزیل مرض ہووی کسواسطی استرداد زایلہ قوت

مقابل سی ہو سکتا ہی نہ مماثل سی کہ مماثل تو اور
معنوی مرض سے فقط اور یہہ تحریر بھی آپ کی
صحیح نہین ہے کہ عوارض نفسانی کی علاج مین ضدیت
کا اعتبار نہین تمامی کتب اخلاق مملو اس مسئلہ سی ہین کہ
علاج عوارضات نفسانی بالضدی و بطور اسناد بقدر ضرورت
مقام عبارت کیمیا سعادت نقل ہوتی ہے فقط

عبارت کیمیا سعادت کہ شہوت بر مخالفت
نشکند و ہر چیزی را ضد آن بشکند چنانکہ علاج علتی کہ
از گرمی شود چیزی سرد خوردن است پس ہر علتی کہ از
خشم بود علاج آن تواضع کردن است و ہر چہ از بخل
خیزد علاج آن مال دادن است و ہمہ ہمچنین است
مطالعہ کتب اخلاق ضروری ہی کہ جس سی حال معالجت
عوارض نفسانی دریافت ہو بارے فقط

دوسری پرچہ اودہ اخبار مطبوعہ ۳ رجب مین صاحب
اودہ اخبار یہہ عبارت بطور کنایہ بھیجی تحریر فرماتی ہین کہ
مظہر العجایب مورخہ ۹ محرم الحرام مین ایک خط اور
کچہہ مضمون بعض اخبارات سی منقول ہوا ہی اور ہمارے
تحریر سابق کا تعرض کیا ہی بارے اب تو یار لوگ
کہار جمع کرنی لگی ہمارا کچہہ نہین بگڑتا مگر دیکھنی والے
نہین سکے کہ شاید وہ آپ تو عہدہ برا نہو سکی بہر کیف

سبکو اوٹھی ہو لیتی وہ ہم ایک ہی جواب دیا
لکھین گے جب آفتاب نکلا کب نشان ظلمت رہا
فیض باران سی کوڑا کرکٹ بہ جاتا ہی فقط

عہدہ مہتمم مظہر العجایب سبحان اللہ مہتمم
اس گیدڑ بھبکی سی شیرون کو ڈرانی مین ناطمین
اولی الالباب بہر حال ہماری عہدہ برا ہونیکا جواب
سی واضح ہی عیان راچہ بیان تحصیل حاصل کی ضرورت
نہین ہی اور یہہ فرمانا کہ اب تو یار لوگ کہار
جمع کرنی لگی البتہ انصاف سی دور ہی اور دعویٰ
دلیل استعانت لغو ہیہ جمع کرنا رسم مظہر العجایب
کے عادت نہین بلکہ یہہ عادت آپکی ہی کہ حمیت اعوان
و انصار و مصغیران اپنی کو ہر باب مین جمع کرتی ہین تہنیت
تائید حق مین کس سی استعانت چاہی مگر خود حق تعالیٰ
اپنی بندون حق شناس کو توفیق راست گوئی عطا کرتا ہی
اور بلا تحریک کلمات حق اونکی زبان سی نکلوا تا ہے
چنانچہ جناب حق پسند حقیقت آشنا مجمع دانش و ذکا
جناب صاحب مہتمم جام جہان نمائی تائیداً للحق ہماری
گفتگو کو پسند فرمایا اور تحریر صداقت تنویر کو
مستحسن سمجہکر درج اخبار کیا ہان یہہ فرمانا آپ کا
کہ ہمارا کچہہ نہین بگڑتا فی الواقع راست و درست ہے نعوذ باللہ منہا

رقم آپکا بدخواہ نہیں ہے اگر خدانخواستہ ایسی
تحریرسی آپکا بگڑتا تو ہرگز ہرگز راقم ایسی تحریر کو پسند
نکرتا بلکہ فی نفس الامر اس تحریرسی آپکی نام آوری اور شہرت سے
اور سمجھہ بوجھی تو مین صورت منفعت اور مفتی صاحب
از روی تصلف کی اپنی گفتگو کو مانا افتاب جان لینا
یا تاثیر باران پر حملہ کرنا بہت آسان ہی ہر شخص ہمعصر ایسے
رُبَّ صَلَفٍ تَحْتَ الرَّاعِدَةِ یہہ کہہ سکتا ہی
کہ مین مستثنی عصر ہون و علامہ زمان میری برابر کون
ہمسری کرسکتا ہی مگر امتحان اسکا بوقت تجربہ ہوتا ہے
افتاب اوسوقت اپنا نور چمکاتا ہی کہ تہوڑا ابر بہی مقابل
نہو ورنہ سه **افتاب** نے بدین بزرگی را ذرہ ابر ناپدید
کند اور باران خار و خس کو لیجاسکتا ہی نہ کوہ گران
سنگ کو فقط

جوالا پور

یہان پر ایک مقدمہ زہر خورانے کا ہوا نعش اوسکی
واسطی ملاحظہ ڈاکٹر صاحب کی روڑکی مین ائی اور ڈاکٹر
صاحب نے اوسکی شکم سی زہر نکالا اور سنا گیا کہ
ایک مقدمہ اسقاط حمل کا بہی ہوا ہنوز نتیجہ خبر نہین لیکن جوالا پور
مین یہ مقدمہ کچہہ تعجبات سی نہین وہان زنا و فحش نے بڑی
کثرت سنتی مین ایسا ہی سنا جاتا ہی کہ کوی مہینہ خالی نہین جاتا ہی
کہ دو چار حمل نہین گرای جاتے ہون خدا کری ان امور

قبیحہ کا انسداد ہو اور مجرمون کا انتقام فقط

سہارنپور

صاحب سشن جج بہادر بحصول رخصت تین ماہ کوہ شملہ کو تشریف
لیگئی ہین اور بجا ہر اونکی جناب ہنڈرسن صاحب بہادر
کہ جو سابق ضلع جالندہر مین کبہی اسسٹنٹ کمشنر تہی مامور ہو کر
تشریف لانی والی ہین فقط

روڑکی

کئی روز سی ابر رہتا ہی اور بارش بہی ہوتے ہے او غلہ بہی
ارزان ہے اور جو کچہہ گرمی چند روز سی نمود ہوئی تہی بباعث
بارش موقوف ہو گئی اور ورنیولا کارخانہ گودام روڑکی
مین ایک جدید مقدمہ واقع ہوا کہ کیفیت اوسکی یہ ہے
کہ کارخانہ گودام روڑکی مین بایام قحط یہہ قاعدہ مقرر ہوا
کہ ایک مقفل صندوق دروازہ آمد و رفت پر رکہا جاوی اور
جو شخص واسطی سیر گودام کے اتا جاتا ہی وہ بقدر استطاعت
اپنی کچہہ فلوس اوس صندوق مین داخل کری اور جب وہ صندوق
پیسون سی بہر جاوی اوسوقت وہ پیسہ محتاج او مساکین کو تقسیم کئے
جاوین چنانچہ یہ ہی قاعدہ تا ایام قحط جاری رہا اور بعد قحط بہی
دستور مرعی رکہا گیا ورنیولا بتقریب میلہ جبکہ گودام مین
تماشائیون کے بہت کثرت ہوئی چیف کمشنل اور دیگر نئی شملون
گودام نے سیر کرنیوالون گودام سی تو فلوس لیکئی اور صندوق
مین نہ ڈالے اور جب فلوس دس بارہ روپیہ کے ہو گئی اوسوقت

در مطبع احباب واقع روڑکی باہتمام حکیم سید امراو علی اخبار ہذا طبع شد

نمبر ۲۶ | مطبوعہ ۲۵ جون ۱۸۶۲ء مطابق ۲۶ ذوالحجہ ۱۲۷۸ ہجری روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ ہمیشہ طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایک روپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک لعہ روپیہ سال ہے اور مدت ادای پیشگی کی تاریخ بہوںچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہی اور بعد اوسکی سال تمام یا ماہواری حساب سی قیمت لیجاویگی جس صاحب کو خرید اخبار منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چہاپی جاویگی اور جو مضمون کہ فائدہ عام کے واسطی چہپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لی جاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چہپتا ہی جو صاحب چہپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

بمبئی

پہلی بمبئی لکھا ہے کہ پارسی لوگون کے مذہب مین سر برہنہ اور پا برہنہ رہنا بڑا گناہ ہی اسواسطے پارسیون نے دربار انگریزی مین برہنہ پا جانی مین عذر کیا تھا اب تحریر صاحب اردو گائڈ سی معلوم ہوا کہ جناب سر بارٹل فریر صاحب گورنر بمبئی نے یہہ حکم دیا کہ پارسی لوگ دربار گورنری مین جو آئین اون کو چاہئے یا تو جوتا یا موزا دونون پہنکر آئین یا اگر موزا نہ پہنین تو جوتا بھی دروازی کے باہر کھولکر رکھدیا کرین فقط از انجمن اخبار مورخہ ۱۳ جون ۶۲ سنہ ع

انتظام

وہان کی حکام بکمال اہتمام تفتیش کررہے ہین کہ وہ شخص جو شہر بشہر بہ شکل مسافر شکایت گورنمنٹ مین کتاب تقسیم کرتا پھرتا ہی گرفتار ہو مگر ہمنی یہ خبر کہین نہین سنی یہ بے سر و پا افواہ محض لغو ہے فقط ایضا

کرنیل بروس صاحب

بحوالہ فرینڈ رقمطراز ہین کہ کرنیل بروس صاحب ہندوستان کی پولیس کے انسپکٹر جنرل روانہ بمبئی ہوئے اور وہان سے بوجہ بعض امور سلطانی روانہ ملک ایران ہو گئے فقط ایضا

زنگبار

صاحب دہلی گزٹ سی یہ خبر مرقوم ہے کہ بیع بندہ موقوف کرنے بردہ فروشی زنگبار کی سرکار دولت مدار کوشش فرما رہی ہے مگر اس امر سی وہان کی تمام غریب ایسی آزردہ خاطر اور غضبناک ہوئی ہین کہ ایلچی کرنیل لوی ویلی صاحب کو اپنا جانا مشکل ہوگیا یقین کہ سرکار اسکا کچھ تدارک کری فقط ایضا

کھانا پکنی کی کل

شہر آیرلینڈ مین مسٹر کینی صاحب نام ایک انگریز اہل دانش نے ایک کل ایسی نو ایجاد طیار کی ہے کہ جسکی ذریعہ سی بدون آگ کی کھانا جس قسم کا چاہیے پکا پکایا طیار مل سکتا ہے فقط ایضا

دہلی

مجسٹریٹ صاحب دہلی نی بعض پادریون سی منع کیا تھا کہ کوتوالی کی سامنی انجیل کی منادی نکرین اسپر پادری ایمن صاحب نے پنجاب کی لفٹنٹ گورنر بہادر کی نام ایک چٹھی لکھی کہ اس جگہہ پر بھی منادی کرنیکی اونکو اجازت ملی فی الحال جناب گورنر بہادر کا جواب آیا اور اوسمین یہ حکم ہے کہ حکام لوگ پادریون کو منادی کی کام سی ہرگز نہ روکین اس جواب سی پادری صاحبون کے خاطر جمع ہوئے فقط ایضا

لکھنو

زبانی لالہ شیو غلام مختار راجہ کرشن دت بہادر معلوم ہوا
کہ چرس منڈی کی قریب راہ میں باجی والی کی طفل یکنیم
سالہ کو بہیڑیا اوٹہا کر لے بہاگا اور ماں باپ اوسکی
بوجہ غلبہ نوم آگاہ نہوئی قریب دو سو قدم کی بہیڑی نے
لڑکی کو زمین پر رکہکر چاہا کہ بیٹہ پر رکہلی اتفاقاً وہان
ایک آدمی سوتا تہا وہ لڑکا اوسپر جا پڑا بیچر اوسکی جا
برلی کی آدمی جاگا لڑکی کو گود میں لے لیا اور بہیڑیا
بہاگ کیا قدرت خدا سی کوی آسیب اوس لڑکی کو
نہیں پہونچا مثل مشہور ہے کہ جسکو خدا رکہی اوسی کون
چاہی ایسا قیاس چاہتا ہی کہ بہیڑی کو بہی وہ لڑکا پیارا
تہا کہ شاید حسب اقوال مشتہرہ اکثر آدمی زادے
بہیڑی کے بہٹہ میں نکلتی ہیں یہ بہی نکلتا فقط ایضاً

نانا راو

وہان جو شخص نانا راو کی اشتباہ سی گرفتار ہوا تہا
ہنوز اوسکی تحقیقات چلی جاتی ہے اور وہان حکام کی
نیت ہی کہ اوسکو شناخت کیواسطی کانپور میں بہیجدیں
اگرچہ یقین نہیں ہے کہ یہ شخص اصل نانا راو ہو
لیکن وہ جو شخص گرفتار ہوا ہے اسقدر قید سخت میں رکہا
گیا ہے کہ راقم خبر اوسکی حالت کو پہانسی بدتر
تصور کرتی ہیں جو ہندوستانی کہ نانا راو کو پہچانتی
ہیں اور کرانچی میں موجود ہیں وہ اوسکی اصلیت پر
معترض ہیں غالب ہی کہ وہ شخص بیچارہ نانا راو نہیں نکلی
اور مفت بیگناہ مشابہت ایسی مجرم نامی کی سبب سی
یہ تکلیف سہی فقط از اودہ اخبار

کمسریٹ

سررشتہ کمسریٹ کا انتظام سبی حضور حکام وقت
کے در پیش ہے چنانچہ ایک کمیٹی جو اوسکی انتظام
کو بمقام کلکتہ مقرر ہوئی ہی تحقیقات و تجویز صاحبان
کمیٹی کے اوپر تشریف آوری کرنیل برنسلی صاحب متعلق
رجمنٹ ۲۸ گورہ ملتوی تھے اب اخبار انگلش مین
مورخہ ۲۹ مئی سی معلوم ہوا کہ صاحب موصوف کلکتہ
میں پہونچ گئی اور اجلاس صاحبان کمیٹی کا شروع ہوگیا
اور یہ تجویز ہے کہ محکمہ کمسریٹ زیر حکم جناب
کماندر انچیف صاحب کی کر دیا جاوی جو نتایج کہ تحقیقات
صاحبان موصوف سی ظاہر ہونگی درج اخبار کئی جاوینگی
از اخبار جلوہ طور مطبوعہ ۱۲ جون سنہ ۱۸۶۲ عیسوی

پٹیالہ

صاحب فرینڈ آف انڈیا اخبار انگلش مین سے
نقل کرتی ہیں کہ جب مہاراجہ پٹیالہ کلکتہ سی اپنی

دار السلطنت کو واپس تشریف لیگئی تو دربار
عام مین یہ فرمائی گئی کہ کونسل گورنر جنرل صرف
برای نام ہے اونکی کارگذاری محض ہیلون ہیرپھیر مشتمل ہے
اور مقصد اعظم اوسکا یہ ہی کہ ہندوستانیون کو
فریب دیکر کل دولت ہند کی انگلستان لیجاوین ہمکو
یقین نہین ہے کہ مہاراجہ صاحب نے ایسی گفتگو کی ہوگی
مگر سرکار کو لازم ہے کہ اسکی تحقیقات فرماوین فقط انڈین

گوالیار

اخبار گوالیار خبر رسان ہے کہ مہاراجہ عالی جاہ
سندیہ بہادر اگرہ سی مراجعت فرماکر بمقام کوٹھی
زرد ینسی رونق افروز ہوئی ۲۹ می کو دربار
ہوا دیوان صاحب اور نایب دیوان ودیگر
سرداران باریاب مجرا ہوئی اور جناب میجر
گینلک صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ گوالیار دربار
مین تشریف لائی ایک گہنٹہ تک دربار رہا بعدہ تولفنٹ
عطر و پان صاحب بہادر ممدوح رخصت ہوکر تشریف
فرما چہاونی مرار ہوئی اس ہفتہ مین بمقام کوٹھی
زرد ینسی مہاراجہ صاحب نے کیفیت کام سول اور کیفیت کام ملٹری کا
خود ملاحظہ فرمائی ہے اور دیوان و نایب دیوان
کا بمقام مذکور اجلاس ہوتا رہا خبر گرم ہے کہ
دوسری جون کو مہاراجہ صاحب چہاونی زرد ینسی
سے زینت بخش گوالیار ہونگی تاریخ ۲۶ می ۱۸۶۲ء
لشکر گوالیار مین بمقام سرای ملاجی کی دیوان
سرکار جناب راجہ صاحب بہادر رئیس دیواس
کا ایسی اگر مقیم ہوئے دو سو نفر سپاہی اونکی
ہمراہ ہین فقط از مالوہ اخبار

مصر

کشف الاخبار بمبئی نمبرہ مورخہ ۲۹ می مین درج ہے
کہ صاحب ہیتم ٹایمس اف انڈیا کا ایک مکاتبہ نگار
اسکندریہ سی تحریر کرتا ہی کہ اس مقام سی جو اناٹ
ٹاپو تک جو سویز سے تین چار میل کی قریب فاصلہ
سی ہے سلسلہ تار برقی کا بند ہوگیا ہی اسکی تیار
کرنیکی تدبیر ہو رہی ہے فقط

ملک سیام

ملک سیام کا دار الریاست قدیم جو ویران ہوگیا ہی
اوسمین ایک معبد عالیشان بڑا وسیع بنا ہوا ہی چہت
اوسکی سنگ مرمر کی ستونون پر ایستادہ ہے
اور دیوارون پر سات گز کی اونچائی کی قریب تک
برابر سنہری طاق بندی ہے اور اون طاقون
مین ہزارون مورتین تانبی کی جنکی اوپر طلای پتر

جڑی ہین رکہی ہین دوسرا مندر اورچہے وہ باہر
سے ایسا نظر آتا ہی کہ گویا سونی اور جواہرات
کا بنا ہی اندر اوسکی سب مکان مین فرش چاندی کا
قریب ایک اونگل کے دل کا لگا ہوا ہے اور جہاڑ
اور فانوس اور ظروف اور بدہ کی مذہب کی مورتین
یہہ سب طلائی خالص کے بنی ہوئی ہین غرض اسجگہہ
سامان دولت کا ایسا نظر آتا ہی کہ ملک غیر کے
آدمی اسکو دیکہہ کر بہت متحیر ہوتی ہین بعید نہین کہ
اہل فرانس جنہون نے ابدر رفت وہان کے شروع کی
سے اوس سرزمین مین قدم اپنا جماوین فقط
از اخبار عالم مطبوعہ ۱۴ جون ۱۸۶۲ عیسوی

ولایت

صاحب مستم انگلشمین بحوالہ تحریر ایک اپنی کاریسپانڈنٹ
مقیم سرایا ریب صفحہ اخبار فرماتی ہین کہ جناب حشمت
ماب شاہزادہ البرٹ ایدورد پرنس آف ویلس فرزند
ارجمند جناب ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ صاحبہ دام ملکہا
وحشمتہا بخیریت تمام ملک کنعان سی بیرت مین داخل
ہوئی کل روز پیشتر پہونچنی شاہزادہ کی اوس شہر
کی رہنی والی اونکی دیکہنی کے بہت مشتاق تہی آر
روز جمعہ کو یہ افواہ اڑی کہ شاہزادہ آج اپنی قدوم
میمنت لزوم سے اس شہر کو زیب و زینت بخشینگے
چنانچہ پاشا اپنی گہوڑی پر سوار ہوا اور سپہ سالار معہ
پیادگان و سواران واسطی استقبال شاہزادہ کے
روانہ ہوا اونکی پیچہی ہزارہا آدمی ایک مقام پر کہ
جو بفاصلہ تین میل کے شہر سی دمشق کی سڑک پر واقع ہی
مجتمع و فراہم ہوئی اور وہان تین گہنٹی تک اونکی
تشریف لانی کا انتظار کیا لیکن آخر کو تحقیق ہوا کہ یہہ
خبر لغو تہی اور سب لوگ اپنی گہرون کو واپس آئی
ہفتی تاریخ کو وکیل انگریزی کا ایک نوشتہ بدین
مضمون آیا کہ شاہزادہ عالی تبار آج بعد دوپہر کی
داخل ہونگی یہہ سننی سے دوپہر ہوا نہی پہلے
تمام مرد اور عورت اور بچی خاص شہر بیرت کے
اور ہزارہا آدمی مقامات قرب و جوار لبنان کی اونکی
دیکہنی کیواسطی جمع ہوئی تمام دوکانین اور گودام
اور مدرسہ اور کچہریات وغیرہ سب بند ہوگی اور
قریب تین بجی کی یہ اژدہام ہوا کہ شہر مین کوئی آدمی
باقی نرہا دمشق کی سڑک پر تین میل تک برابر مرد ونکی
کہڑی اور بیٹہی تہی اور سڑک کی دو طرفہ چہتون اور
درختون اور بازارون پر ایک انبوہ کثیر عورتون اور
بچون کا تہا اور چونکہ عورتین چادرین سفید اوڑہی ہوئی تہین

تہا شائیون کو ایک عجیب لطف معلوم ہوتا تہا
کہتی ہین کہ اس روز کم سی کم ایک لاکہہ مرد و زن
کے اسجگہہ بہتر ہہا ڈے تہے اور کبہی اج تک اس شہر
مین ایسا ازدہام اور تکلف نہین ہوا غرضکہ شاہزادہ
عالی تبار نی آدہی گہنٹی بادشاہ کی خیمہ مین قیام فرمایا
اور پہر واسطی سیر و تماشای شہر کی تشریف لیگئی
اوسوقت اونکی ہمراہ رکاب سوار پیادہ ترکی تہی اور
شاہزادہ نی بہی یہان کی رسمین مطابق دستور
مشرقی ایسی دیکہین کہ جواج کی سوا کبہی پہلی خطہ
نکی تہین شہر مین داخل ہونی کیوقت سلامی شاہی
قلعہ کی توپخانہ اور بندرگاہ سی سر ہوئی لوگ کہتی ہین
کہ اس موقع پر اس شہر مین اتنا تکلف اور ازدہام ہوا کہ
زمانہ سابق مین کبہی نہین ہوا تہا فقط از اردو دہلی گزٹ

منظوری

الہ آباد گزٹ سی دریافت ہوا کہ ساڑہ تین لاکہہ روپیہ
کے منظور ہے واسطی تیاری مکان عالیشان گورنمنٹ
ہوس یعنی ایوان گورنری الہ آباد کے اس سال
کے دئے گئے ہی مگر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیشتر
شروع ہونی ۱۸۶۳ء کے بجز جمع کرنے مصالحے
تیاری اوسکی عمل مین نہین اویگی اور بباعث صلاح
حکام کلکتہ کے اور مکانات سرکاری کی بہی تعمیرات
ملتوی ہے سنتی ہین کہ تجویز جو کی گئی تہی اس سے
زیادہ روپیہ خرچ ہو گیا فقط ایضاً

کابل

اٹہارہوین تاریخ ماہ مئی کو حسب الحکم سردار
محمد علی خان کی تین پلٹنے کابل سی کوچ کیا
اور قندہار کی راستہ پر بمقام باغ بابر قیام کیا
اونیسوین تاریخ کو شاہ بخارا کا ایلچی اور اخوندزادہ
سراج الدین قلعہ قاضی مین داخل ہوئی اور اونکی
استقبال کی واسطی سرداران کابل نے مرزا احمد خان
کو بہیجا چنانچہ مرزا مذکور حسب الحکم اونکو کابل مین لوا
لایا ایلچی کا نام محمود خواجہ اوراق ہی اور سردار
محمد علی خان حاکم کابل نی اونکی آنی پر اونسے
بڑی عزت اور توقیر سے کے فقط
بیسوین کو سردار محمد افضل خان کے عرضی ترکستان سے
ائی اوسمین لکہا تہا کہ مین نے ایک عریضہ بابت امورات
ایلچی شاہ بخارا کی امیر صاحب کی پاس بہیجا ہی جو
امیر صاحب اوسکی جواب مین حکم صادر کرین اوس
سی مجکو اطلاع دی جاوے فقط
اکیسوین تاریخ کو حاکم کابل کی حضور مین ایک مقدمہ
پیش ہوا صورت اوسکی یہ ہی کہ عرصہ دو برس کا
گذرا ہوگا کہ ایک شخص کابل کا رہنی والا اپنی جورو کو

گھر مین چھوڑ کر واسطی تلاش معاش کی کسی جگہہ کو
روانہ ہوا تہا اس عورت نابکار نے اپنی خاوند کے
غیر حاضری مین دوسری شخص سی شادی کر لی تہوڑے
روز ہوی کہ اصل شوہر اوس عورت کا کابل مین واپس
آیا اور حاکم کی حضور دعوی پیش کر کے طالب
انصاف ہوا حاکم نی بعد تحقیقات و ثبوت دعوی کے
حکم صادر فرمایا کہ بموجب شرع محمدی کی اس عورت
کا سر مونڈ ڈالکر اور گدہی پر سوار کر کی شہر مین تشہیر
کیجائی اور اوسی تاریخ خریطہ کہ جو شاہ بخارا کا
ایلچی لایا تہا وہ بہی موافق رسم اور دستور کابل
کے امیر صاحب کی خدمت مین روانہ ہوا فقط۔
بائیسوین تاریخ کو امیر صاحب کے پاس سی ایک
فرمان بنام سردار محمد علی خان حاکم کابل آیا اوسکا
مضمون یہ تہا کہ ہمنی بخیر و عافیت تمام بمقام احمد شاہی
قندہار مین داخل ہوی ہم کو نہین معلوم ہوتا کہ تم کس
شغل مین مشغول ہو تم نی اب تک کابل سی فوج روانہ
نہین کی اور ہم نی اس مقدمہ مین تمکو کئی بار لکہا
اب اگر ایک ہفتہ مین فوج کو روانہ نکروگے تو ہم تمہاری
جاگیر کو ضبط کر لینگے اور تمہاری عہدہ پر اور کوئی
دوسرا شخص مقرر کر دیا جاویگا فقط
تیئسوین تاریخ کو ایک اور فرمان امیر صاحب کا
صادر ہوا اوسکی دیکہتی ہی سردار محمد علی خان
دربار مین سی اوٹہہ گئے اور سردار محمد اعظم خان
کے پاس جا کر وہ مراسلہ دکہایا اوس فرمان کا
مضمون یہ تہا کہ چار ہزار السہ زئی قوم کی لوگ
سردار محمد عمر خان کے زیر حکومت صحرائے
بلگرامین آپڑی ہین اور ایک پلٹن معہ سواروں کے
جو ہمنی قندہار سی گرشک کو روانہ کی تہی اوسمین
سے دریا عبور کرنی کی وقت تین سو سپاہی ڈوب
گئے اور دریا اس طغیانی پر ہو گیا ہے کہ بالکل
آمد رفت کا راستہ بند ہی اور بڑا مقام خوف اور
دہشت کا ہی کہ اگر اس طغیانی کی سبب چند روز
اور راستہ بند رہا تو گرشک ہاتہہ سی جاتا رہیگا
قاصد کہ جو یہ فرمان لایا تہا اوسکی زبانی معلوم
ہوا کہ امیر صاحب قندہار مین بمقام شکار پور دروازہ
خیمہ افگن ہین فقط
چوبیسوین تاریخ کو دریافت ہوا کہ ایلچی شاہ بخارا کا
جو اپنی شاہ کی طرف سی خریطہ بنام امیر صاحب
لایا تہا اوسکا یہ مضمون تہا کہ اگر امیر صاحب ہمارے
ساتہہ عہد و پیمان کرنا چاہتی ہین تو اون کو لازم ہے
کہ قران کی اول ورق پر عہدنامہ لکہہ کر اور مہر
و دستخط مرتب کر کر ہمارے پاس بہیجدین اور

اور اگر اونکو عہد نامہ کرنے سے انکار ہو تو جواب
صاف لکھ بھیجیں تاکہ ہم اور کسی ملک کے فرمانروا
سے سلسلہ موافقت اور اتحاد مستحکم کر کے
عہد نامہ کر لیں فقط

بھیسویں تاریخ کو شاہ بخارا کے ایلچی کا ایک نوکر
سردار محمد علی خان حاکم کابل کے حضور میں حاضر ہوا
اور عرض کی کہ شب گذشتہ کو کچھ چور ہمارے
آقا کے گھر میں آئے تھے اتفاقاً ہم لوگ جاگ
پڑے اور کچھ نقصان نہیں ہوا اور از انجا کہ ہم لوگ
دستور اور آئین کابل سے واقف نہیں ہیں لہذا
ہم آپ کو اطلاع کرے دیتے ہیں کہ اگر آیندہ کوئی
چور ہمارے مکان میں آویگا تو ہم اوسکو جان سے
مار ڈالینگے سردار موصوف نے اسپر اونکو جواب
دیا کہ میں نے تو پہلے سے ارادہ کیا تھا کہ اون کے
مکان پر پہرا مقرر کر دوں مگر بعدہ یہ خیال کر کے
کہ شاید ایلچی برا نہ مانے اور یہ سمجھے کہ ہمکو حاکم
کابل نے قید کیا ہے پہرہ مقرر کرنا موقوف رکھا اور
پھر اوسیوقت یہ حکم صادر فرمایا کہ دس سپاہی ایلچی
کے مکان پر چوکی پہرے کے واسطے متعین کر دیے
جاویں فقط

کلمات نصیحت آمیز

ناظرین صحیفہ ہذا کو یاد ہو گا کہ پہلے اس سے کسی پرچہ
میں ہمنے لکھا تھا کہ سلطان احمد خان والی ہرات کی
نسبت جو یہ خبریں سننے میں آئیں ہیں کہ اوس نے شاہ
ایران کے مدد سے سر شورش اوٹھا رکھا ہے سو غالبا
یہ خبر محض بے بنیاد اور بے سر و پا معلوم ہوتی ہے
آج ہمارے پاس ولایت سے خبریں ملک کی
آئیں اون سے معلوم ہوا کہ وہاں کی پارلیمنٹ یعنی
مجلس شاہی میں لارڈ پامرسٹن صاحب بہادر دیوان
اعظم ملکہ معظمہ نے بیان کیا کہ ایران کی ملک سے کوئی
خبر متضمن دست اندازی شاہ ایران کے بابت امور
ہرات کی نہیں آئی اس سبب سے یہ بات صاف ظاہر ہے
کہ اگر ایسا ہوتا تو بے شک و شبہ صاحب ممدوح کے پاس
ایران سے ضرور خبر آتی اور ہمارے پاس جو اور چھپیات
آئیں ہیں اونسے یہ بات متحقق ہے کہ فی الحقیقت سلطان احمد جان
کے ساتھ ایسے لوگ ہیں کہ جو غدر گذشتہ ۱۸۵۷ء میں
شریک تھے اور انہوں نے اوس وقت میں بہت خونریزی
کی تھی مگر بسبب ترحم سرکار دولتمدار انگلشیہ کے
وہ لوگ مثل تفضل حسین خان فرخ آبادی اور تلارام
وغیرہ کے سزا سے بچ گئے تھے اب وہ سب سلطان احمد جان

کی لہو مین شامل ہوکر اوسکی صلاح کار ہین اور یہ سے
مجرمان نا عاقبت اندیش واسطی خلل اندازی امن و آمان
مملکت ہندوستان کی جہوٹی جہوٹی باتین بنا کر اڑاتی ہین اور
اوسمین اونکی یہ غرض ہی کہ جاہل اور سادہ لوح اونکی
ورغلانی مین آکر بہر آتش فساد ہندوستان مین مشتعل کرین
چنانچہ درینولا اکثر بڑی بڑی شہرون مین جہان وہ جاری ہوئی ہین
اور گندہ ناتراش گنجیڑی اور بہنگیڑی خصوصًا بہنگ خانہ مین
اکہٹی ہوئی ہین تو وہ ایسمین ایسی باتون کا چرچا کرتی ہین
کہ جسکی سُننی سی عقلمندونکو ہنسی آوے اور باعث اسکا یہ ہے
کہ اونکو ذاتی عقل نہین کہ وہ سچ اور جہوٹ مین تمیز کرسکین پس
اس صورت مین جو باتین جہوٹی وہ سُنتی ہین اوسکو سچ سمجہتی ہین
اور یہ نہین جانتی کہ انجام اسکا کیا ہوگا لہذا ہم اونکی نصیحت
اور خاطر جمع کرنی کیواسطی چند باتین ذیل مین درج کرتی ہین
اوّل یہ کہ سرکاری عہدہ دار یعنی افسران گورنمنٹ انگلشیہ
کے اسباب کی سُننی سی آنکہہ اور کان کہلی ہین اور ہر چند
سرکار انگریزی کو سوای بہتری اور بہبودی ملک ہند اور
اوسکی باشندون کے اور کسی طرحکی غرض نہین لیکن یاد
رکہنا چاہئی کہ اگر مبادا کسی طرف سی کوئی بہی صورت مفسدہ کی
ہندوستان مین ہوئی کہ جس سی امن و آمان مین خلل آیا تو
ابکی بار مفسدون اور خلل اندازون کو وہ سزا ہوگی کہ جسکی

سُننی سی آدمیون کے ایمان کانپ جاوینگی
دوسری یہ کہ جو شخص لڑائی مین اپنی ملک یا مال
بادشاہ کے واسطی بہادری کرتا ہی اور شجاعت دکہاتا ہے
ہر چند لڑائی مین مارا جاوے پر اوسکی تعریف اور
توصیف اوسکی دوست اور دشمن کرتی ہین مگر برخلاف
اسکی لی کسون اور عورتون اور بچون کو قتل کرنا
کسی فریق کی مذہب اور ملت مین روا نہین ہے
بلکہ ایسی مجرمون ۔ پر چاہی وہ کسی مذہب اور ملت
کے ہون دونون جہان مین اون پر خدا کی لعنت
برتی ہی اب جاننا چاہئی کہ ایسی قسم کی لوگ سلطان
احمد جان کی ساتہہ ہوکر دہلی خلل اندازی ہوئی تہی
ہین اب جو کوئی ان مجرمون اور نمک حرامون کے
باتین سنکر اونپر یقین لاویگا وہ انجام کو اوسکا پہل
پاویگا قولہ از مکافات عمل غافل مشو گندم از
گندم بروید جو ز جو تیسری یہ کہ بالفعل ملک
ہندوستان مین اسّی ہزار سپاہ جرار و آزمودہ کار
گورہ کی موجود ہی اور ملکہ معظمہ کے فوج مین دو لاکہ
سپاہی اور ہین پس اس تحریر مذکورہ بالا سی ہمارے
یہ غرض ہی کہ جو لوگ عقلمند اور اصل خیر خواہ اس ملک
کی ہین وہ ان مضامینون کو عقل کی ترازو مین تولین

اور جب کسی شخص یا اشخاص کو بارادہ فتنہ انگیزی
و خلل اندازی بات چیت کرتی دیکھین یا سنین تو
فوراً اوسکو گرفتار کراوین یا اطلاع اوسکی بحضور حاکمان
وقت کرین ورنہ وہ بھی اوس زمرہ سی باہر نہین کیونکہ
بڑی افسوس کی بات ہوگی کہ بعض مکار اور خودغرض
فتنہ انگیز اور بدخواہ کی ورغلانی سی تمام رعایا اور
دولتمندون کا نقصان ہوگا اور اچھی اچھی شرفا
لوگ بمقتضای کج فہمی کے بگڑ جاوینگی اور ناحق امن
و امان ملک مین خلل پڑیگا عقلمندون کو یہ بات بخوبی
ثابت ہے کہ سرکار فیض آثار انگریزی صرف
امن و امان ہندوستان اور بہتری اور بہبودی
اوسکی باشندون کے چاہتی ہی سرکار کو ہرگز کسی
مذہب سی کچھ واسطہ اور سروکار نہین ہے ہر شخص
بدلجمعی تمام اپنی مذہب کے پیروی کری اور سرکار
کسی طرح کا جبر کسی پر نہین کرتی اونکی فائدہ اور آرام
کے واسطی مدرسی جابجا مقرر ہین جسکی خوشی
مین آوی وہ تعلیم پاوی اور سب خاص و عام کی
واسطی انصاف برابر ہے ہرگز کسی کے رعایت اور خاطر
داری نہین اور یہ بات سب کو یاد ہوگی کہ سنہ ۱۸۵۷
و سنہ ۱۸۵۸ مین انہین مفسدون کے ورغلانی سی کیا کیا
تباہیان اور خرابیان باعث برپا ہونی مفسدہ کے
واقع ہوئین تہین اس جگہہ شرح اوسکی کرنی فضول ہے
بلکہ ناگفتہ بہتر اور ایک مثل انگریزی مین جو مشہور
عام ہی اور اوسکا ترجمہ یہ ہے کہ جو کوئی شیطان بنگاویگا
وہی شخص اوسکا شور بابکہا ویگا یعنی برائی کرنیوالے
کو اوسکا برا ثمرہ ملیگا فقط ایضاً

معافی محصول

کلکتہ گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ ۲ ماہ حال سی دریافت
ہوا کہ بہت سی رئیس و جاگیردار علاقہ سند بلکھنڈ نے
اپنی اپنی علاقہ مین روئی کا محصول معاف کیا اس صورت
مین امید قوی ہے کہ روئی کے تجارت مین آیندہ
آسودگی اور بہتری حاصل ہو فقط ایضاً

خبر تازہ

اسی وقت ہماری پاس یہ خبر آئی ہی کہ سرکار انگریز
کو تحقیقاً یہ بات دریافت ہوئی کہ سردار سلطان احمد خان
والی ہرات کی شریک اور شامل اہل ایران نہین
ہین لہذا سرکار نے تجویز فرمائی کہ افغانستان کی
امورات سی بالکل باز رہے فقط ایضاً

تقسیم گوردہانی

حال تقسیم گوردہانی کا پرچہ ہفتہ گذشتہ مین درج
ہوچکا ہی اب جو کچھہ اور حال نسبت تقسیم گوردہانی
اردو دہلی گزٹ سی دریافت ہوا درج اخبار ہوتا ہے

کہ دریتوللا ایک رسم تقسیم گرڑ دہانی کے
اکثر اضلاع مین ہو رہے ہی اسکا حال تحقیقاً ہمکو یہ دریافت
ہوا کہ ایک ہندو عورت اپنی مان کی گہر سی رخصت
ہوکر اپنی سسرال کو جاتی تہی اوسوقت اوسنی
اپنی بہائی سی کچہہ طلب کیا مگر بہای نے اوسکی دینی
سی صاف انکار کیا لاچار اوس عورت نی
جانی کی واسطی قدم آگی بڑہایا اور جب پیچہی پہر کر دیکہا
تو اوسکا بہائی اور بہاوج دونو پتہر کی ستون بن گئے
اوسوقت وہ بہت گہبرائی اور وہین بیٹہکر رونے
لگے اتنے مین ایک فقیر وارد ہوا اور اوسنی حال
گریہ و زاری کا اوس سی پوچہا جو اصل حقیقت
تہی اوس سی اوسنی فقیر کو اطلاع دی یہ سنکر
فقیر نے کہا کہ ایک کٹورا پانی کا اور تہوڑی سی
گرڑ دہانی لا اور ان دونون کی پاس خاموش
بیٹہکر آنکہین بند کرے اس بیچاری عورت نی ایسا ہی
کیا تہوڑی دیر بعد جب آنکہہ کہولی تو دیکہا کہ اسکا
بہائی اور بہاوج دونون پہر اپنی حالت اصلی مین
آگئی ہین یہ دیکہکر اوسکو بہت خوشی ہوئی اب اس
وہم کی یہ شاخین ہوتے ہین کہ ہر ایک بہن اپنی بہائی
کے لئے سوموار یا جمعہ کے دن گرڑ دہانے
بہیجی اور اوسکی عوض بہائی اپنے بہن کو خواہ
کچہہ زر نقد یا کوئی زیور جیسا کہ اوسکو میسر
ہوتے ویسے پہلی اس رسم کا آغاز گنوارون
اور دیہاتون مین ہوا تہا کیونکہ یہ چیز اکثر وہی
لوگ بہت کہایا کرتی ہین مگر رفتہ رفتہ اب اسکا
عملدرآمد شہرون مین بہی ہونے لگا ہی لیکن
چہوٹی ذاتون مین اسکا استعمال تہا بعض یہ بہی
کہتی ہین واسطے رفع وبا کی ٹوٹکا کیا تہی فقط ایضاً

اگرہ

آج کل اگرہ مین چورونکا بہت زور ہی تہوری روز ہوی کہ
مسٹر پرونشیہ صاحب کی کہوڑی مالیت تخمیناً چار پانسو
روپیہ کی چوری گی آخرکار ایک چور معہ اسباب مادیہ گرفتار
ہوا اور دو چور بہاگ گئی یقین ہی کہ حسب نشان دہی مجرم
مقید وہ بہی گرفتار ہون اور بپاداش جرم سزا پاوین
اور چند روز ہوئی کہ تاج گنج کی راہ مین چند بدمعاشون نے
ایک بزاز کو لوٹ لیا تہا کہتی ہین کہ اس رہزنی مین مردمان
پولیس بہی شریک تہی بروقت تقسیم حصہ ایک سپاہی کو
حصہ کم ملا اوسنی اس رنج سی سب بدمعاشون کو گرفتار
کرا دیا فقط از دہلی گزٹ

مہتمم منظہر العجائب

سخت حیران ہے کہ جیسی بہ نیابت ولسبت پولیس کا ہوا ہے
اکثر اخبارون مین پولیس کے بداعمالی دیکہی جاتی ہی
کوئی ہفتہ خالی نہین جاتا کہ انگریزی فارسی اخبارون

مین انکی بداعمالی کا حال ملاحظہ مین نہین آتا ہمعلوم ہوتیہی
کے اسقدر زنا کی اور بری کامون مین جالاکی کا
کیا باعث ہی حکام والا مقام کو چاہی کہ اسکا قرار واقعی
بند و بست فرماوین اونکی نسبت نہوری قصور مین سخت سزا تجویز
کرین تا کہ دیگر بدمعاشون کو عبرت ہو اور بہلی آدمیون کو
غیرت ورنہ بڑی بدنامی کی بات ہی مثل مشہور ہے ایک
مچہلی تمام پانی کو گندا کرتی ہی حکام کو از روی معدلت
انتظام اسکا کرنا چاہی برر سولان بلاغ باشد و بس فقط

دہلی

ہر کمالی را زوالی مثل مشہور ہے دنیا کی ہر بلندی
کو پستی ضروری تصدیق یہ ہے کہ بملاحظہ دہلی گزٹ
معلوم ہوا کہ دہلی کے جامع مسجد کی دیوارین بہت کمزور
و بوسیدہ ہوگئی ہین اور یہ بہی دریافت ہوا کہ ایک قطعہ بڑا
حصہ اوسکا گر پڑا تمام سنگہای ملبہ سی اٹ گئین اب
وہ مسجد بہت بیرونق معلوم ہوتی ہے صاحب
دہلی گزٹ کا قول ہی کہ اگر مرمت اسکی جلد ہوگی تو عجب
نہین کہ برسات مین اور بہی دیوارین گر پڑین اور سبب
کمزور اور بوسیدہ ہونی دیوارون کا یہ بیان کرتی ہین
کہ اونمین پیپل کے درخت پیدا ہوگئی ہین جتنا وہ بہرتی
ہین اوتنی ہے اونکی جڑین پہیلتی ہین اس سبب ایک تہر

دوسری تہر سی علیحدہ ہوتا جاتا ہی اخبار صدرات
انار مجمع البحرین سی معلوم ہوا کہ در نواح دہلی مین مرض
سرفہ و بخار و ذات الجنب کی کثرت ہی خصوصاً اطفال
خورد سال بعارضہ بخار و سعال اور اسہال زیادہ مبتلا ہین
یکم جون کو ایک آدمی ڈاک گاڑی کے نیچی اکر مر گیا
اسمقدمہ کی تحقیقات در پیش ہی ہنوز کچہ سزا کو جوان کو نہین
ہوئے دیکہا چاہی تبکاہ حکام والا مقام سی نسبت بدعالی
کے کیا سزا تجویز ہو تبگاہ حکام دہلی سی دربارہ آبادی
شہر یہ حکم صادر ہوا ہے کہ جو لوگ ابتک باہر مقیم رہی
اور شہر مین آباد نہین ہوئی وہ اب آباد نہین ہونی پاوین
دوسری پرچہ انگریزی دہلی گزٹ مطبوعہ پانچوین جون سنہ حال
مین صاحب اخبار کچہ خبرین افواہی دہلی کی لکہتی ہین اور بعد اندراج
ایسی واہیات مزخرفات خبر لکہی کہ شاید ہندوستانیون
کے فرشتون کو بہی نہ سوجہی ہون بنظر خیر خواہی سرکار ابد
پایدار حکام وقت کو کیا اچہی نیک صلاح دیتی ہین ہم
واسطی سیر ناظرین بارنکین کی ترجمہ اوسکا بعینہ درج پرچہ
ہذا کرتی ہین تا کہ ناظرین کو حال دور اندیشی اور خیر خواہی
وقائع نگاران انگریزی معلوم ہو اور انکی ذہانت اور
فراست مفہوم صاحب دہلی گزٹ بطور افواہ ارقام فرماتی
ہین کہ ۳ جون کو کسی شخص نے بوقت شب گاڑی متعینہ

دہلی دروازہ پر گولی چلائی لیکن یہ بابت ہماری قیاس
مین نہین آئی شاید اوسوقت آسمان سی کوئی تارا ٹوٹا
جسکو سنتری نے گولی تصور کیا اگر فی الواقع یہ خبر
راست ہی تو بہ پاداش اس قصور کے تا وقتیکہ اصل مجرم گرفتار
نہو وہ تمام محلہ مسمار کیا جاوے فقط اور آجکل دہلی مین شعبدہ
بازون نے اور انواع لانواع طرح کی واہی تباہی خبرین مشہور
کر رکہین ہین منجملہ اونکی یہ بہی مشہور ہے کہ شاہزادہ
فیروز شاہ ہندوستان سی ملک ایران مین داخل ہوگیا
اور شاہ فارس نے اوسکی شادی اپنی دختر سی بہی کر دی
ہے اور شاہ ممدوح کو فیروز شاہ کی بڑی عزت
منظور ہی چنانچہ فیروز شاہ کا یہ ارادہ ہے کہ ہمراہ فوج
ایران دہلی مین داخل ہوکر تخت طاوس دہلی پر اجلاس کرے
اور نیز نسبت سال ہا گذشتہ امسال دہلی مین نزدیک
دور سی برات بہت آتی ہین اور باشندگان شہر دہلی
سی واسطے آباد ہونی دیگر قصبجات اور دیہات
مین نکلی جاتی ہین پس حکام والا مقام کو ایسی وقت
مین نہایت حزم اور ہوشیاری چاہیی اوسکی تدبیر
یہ ہے کہ جسقدر شہر مین گاڑی بہلی وغیرہ آوین
سب کی تلاشی ہونی چاہیی تاکہ اندیشہ خفیہ ہتیار

ایسا نہ رہے اور انسداد اسباب کا بہی ضرور ہے
کہ کوئی شخص شہر کا واسطی آباد ہونی کے دوسری
جگہہ نجانی پاوے علاوہ اسکی اکثر ہندوستانی کم
عقل کہ جو سرکار باوقار انگلشیہ کے عملداری سی ناراض
مین اونکی دلون مین ایسا خوف ڈالا جاوی کہ وہ بیہودہ
خبرون کے مشہور کرنی اور واہیات لکہنی سی باز آوین بلکہ
مہتمم مظہر العجائب کو صاحب دہلی گزٹ
کے عقل رسا اور ذہن ذکا پر تعجب آتا ہی کہ وہ
کسواسطی ایسی واہیات پوچ لچر خبرون کو درج
اخبار فرماتی ہین نمعلوم کون مراسلہ نگار راست
گفتار اونکو ایسی خبرین پہونچاتا ہی یا خود صاحب کا
کوئی سوکل دہلی سی ایسی خبر لاتا ہی اگر ایسی خبر دلی کا
کچھہ بہی اثر ہوتا تو ممکن نہ تہا کہ کوئی وقائع نگار
درج اخبار نکرتا شاید صاحبان یورپ کے دلونمین
ایسی خبر کی کچھہ صداقت ہو اور ایسی راست نگار اور
صدق گفتار کے عزت ورنہ ہندوستانی عقلمند ایسی
اخبار کو محض لغو جانتی ہین اور صاحب دہلی گزٹ کو خبر ہو
سمجہتی ہین اور اعجب العجائب یہ ہے کہ صاحب دہلی گزٹ نے
ہندوستانیون کے نسبت تو مجرم مشہور کرتی ایسی

وابستہ اخبار جبروان کی سزا تجویز فرماتی ہین اور خود کو بخیہ
بخوبیہ نو ہو بذریعہ اخبار یہ خبرین اوڑاتی ہین ہماری
دانست مین اسکا انسداد توانکی ہی ہاتھہ سے حکام والا
مقام کو اسطرف توجہ فرمانا محض تضیع اوقات ہے

سیالکوٹ

ایک عنایت فرمای کی نوازشنامہ سی دریافت ہوا کہ مسمی
حسرت خان ساکن بریلی سابق جمعدار محکمہ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ
کہ ایام مفسدہ ۹ جولائی ۱۸۵۷ء مین باغی ہوگیا تہا اور ہمکلام
نے بسبب شرارت اور بدذاتی کی اوندنون ناحق
دو صاحبان یورپین عظیم الشان کا خون اپنی گردن پر لیا
اور دو نوجہان مین مونہہ کالا کیا بعد اوسکی واسطی
تلاس و گرفتاری مجرم مذکور سرکار زمدار ابد پائدار سی
مبلغ ایکہزار روپیہ انعام کا اشتہار ہوا مگر باوجود
ہونے اشتہار انعام ہزار روپیہ کی ہمکلام کسی کے
ہاتہہ نہ آیا اور اب تک علاقہ مہاراجہ جموں مین گردن
اور پریشان پہرتا رہا اخرکار بقول مشہور ہر کسی کی آن
درود عاقبت کار کہ کشت درنیولا اوسکی مخبری
سرکار مین ہوئی اور یہان سی ایک کمپنی سپاہیون کی
واسطی گرفتاری باغی مذکور کی روانہ ہوئی جنانچہ صحرای
نواح جموں مین اوسکا مقابلہ ہوا اور آخر کو ایک سپاہی

کے قریب شمشیر سے مارا گیا اب نعش اوسکی سیالکوٹ
مین لائی ہوئی ہی اور پیش دروازہ کوتوالی پڑی ہی فقط

انگلستان

کارخانہ چلپیات معتام ابی واقعہ انگلستان تاریخ
۳ مئی ۱۸۶۲ء روز چہارشنبہ اسقدر اگ لگی کہ انبار ہزارہا من
غلہ سائیدہ ونیم سائیدہ جا بجا خاک سیاہ اور سارا
کارخانہ تباہ ہوگیا اور ایک مکان ۱۰۶ فٹ لنبا اور
۸۰ فٹ چوڑا کہ بعرض ذخیرہ تیار ہوا تہا یکا یک فانا اگ
سی برباد ہوگیا واسطے اگ بجہانی کی صدہا بنیب شہر اور
علاقہ کی جمع ہوئی الا وہ اگ منطفی نہ ہوئی کوسون تک پتہ
چیخ چیخ کر اوڑ گی اور وہ اگ ایسی مشتعل ہوئی کہ کوسون
تک روشنی پہیل گی اور اوسوقت ایسی آواز مہیب
خوفناک اوس اگ سی اتی تہی کہ گویا صدہا چکی چلتی ہین سبکی دل
کو کمال خوف اور ہراس ہوا تہا ہر چند افسر پولس نے بجہاو اگ
لگنی کی بندوبست کیا مگر مدد اتی اتی سب مکان مسمار اور
برباد ہوگیا اور اب تک باوصف مزید تلاش و تحقیقات
سبب اگ لگنی کا دریافت نہین ہوا کہ اتفاقیہ لگ گی یا
کسی شخص نے شرارت سی لگا دی فقط

ملکہ معظمہ

صاحب مفصلیٹ تحریر فرماتی ہین کہ سابق اس سی ہمنی مجملاً

حال جاری ہونی اشتہار کا مکہ معظمہ سی درج اخبار کیا تہا
اب ہماری ایک دوست نی جو کچھہ اصل حال اوسکا دہلی سی لکہا ہے
واسطہ ملاحظہ ناظرین کی درج صحیفہ ہوتا ہی کہ اول یہ اشتہار
مکہ معظمہ سی جاری ہوا تہا اور اوسمین ہدایت اور نصیحت واسطی
مسلمانون تمام ملک کے مندرج تہین چنانچہ ایک
نقل اوسکی بزبان عربی بمبئی مین بہی آئی اور وہان سی ہزار
نقل اوسکی چہپکر ہندوستان مین تقسیم ہوئین صاحب خبر لکہتی
ہین کہ سوای نصیحت اور پند کی کوئی خراب مضمون اوسمین نہین تہا لہذا
ہم درج وقایع کرتی ہین اس اشتہار مین مولوی حاجی صاحب
کہ جو موجد اشتہار ہین تحریر فرماتی ہین کہ حضرت جبرئیل ایکشب
خواب مین میری پاس آئی اور فرمانی لگی کہ عرصہ سی دین اسلام مین
خرابی ہی اور اکثر مردمان اس دین کی یعنی مسلمان خلاف
شرع کام کرتی ہین شراب پیتی ہین جہوتی قسمین کہاتی ہین اور علی ہذا
بہت سی فسق و فجور کے مرتکب ہوتی ہین اور اونکی تنبیہ کی واسطی
کئی سال سی بلائین سخت نازل ہوئین وبائی قحط پڑا اور سخت
خرابیان واقع ہوئین مگر وہ ابتک باز نہین آتی لہذا مجکو خدا
عزوجل نی اس حال کی اطلاع دینی کو تمہاری پاس بہیجا ہی لہذا
مین تمکو خبردار کرتا ہون کہ اگر سنہ ۱۲۷۹ھ مطابق سنہ ۱۸۶۲ع تک
وہ لوگ اپنی افعال بد سی باز نہ آوینگی تو اونکی اوپر قہر الہی نازل
ہوگا اور بڑی خرابی مین گرفتار ہونگی مولوی صاحب کا بیان ہی کہ مین نی

اقرار کیا کہ مین سبکو حتی الوسع خوب سمجہاونگا اور بجا آوری
احکام مین قصور نکرونگا اور یہ حضرت جبرئیل نی فرمایا
کہ کئی ہزار برس سی ہم زمین پر آتی ہین اور ہمکو حکم چار دفعہ
اور آنیکا ہی دوسری مرتبہ جب ہم آوینگی سب بادشاہون
سے سلطنت جاتی رہیگی بدعملی ہوگی اور ہر جگہہ سلطنت
ہو جاویگی تیسری بار ہماری آنی سی آدمیون کا زبان
کا مزہ جاتا رہیگا جو چیز وہ کہاوینگی وہ اونکو کڑوی معلوم
ہوگی چوتہی دفعہ مین تمام عصمت اور پاکدامنی جاتی رہیگی
بعد ازان زمین اور آسمان ایک ہوکر تمام دنیا معدوم ہوگی
صاحب خبر لکہتی ہین کہ یہ ہدایت آخری حضرت جبرئیل کے
واسطی امتحان کی ہی کہ سب آدمی اچہی کام کرین اور بری
کامون سی باز آوین اور حکام وقت اور صاحب وایسرای
ہند یعنی نواب گورنر جنرل بہادر عدل انصاف ہر کام
مین فرماوین اور صاحب خبر نی یہ فقرہ بطور خوش طبعی
تحریر کیا ہی کہ نیک اور امین سوداگران شراب کو چاہیے
کہ حضرت جبرئیل کے تیسری مرتبہ کی آنی سی پہلی اپنی
شراب کو بیچکر روپیہ جمع کرلین ورنہ اوسوقت شراب
کڑوی ہوجاویگی اور کوئی نہ خریدیگا فقط

مہتمم مظہر العجایب کو نہین معلوم کہ یہ
وقایع نگاران انگریزی ایسی خبرین محض باطل کیونکر

جاہل ہی اونہیں یقین نہ لاوی کہان سی حاصل کرتی
ہین یا اپنی ذہن سی تراشی کر بنظر خیر خواہی و اسطہ اطلاع
سرکار کے لکہی ہین ورنہ کسی کتاب کلام اہل اسلام سی
یہ ثابت نہین کہ حضرت جبرئیل امین بعد وفات حضرت [illegible]
پہر زمین پر تشریف لاوین کیونکہ یہ خبر درست ہوسکتی ہی معلوم ہوا
کہ کسی ہندوستانی احمق یا صاحب یورپین ناواقف نی یہ خبر
وضع کی ہی اور ایسی خبرین خلاف عقل و نقل جاہل علم
مشہور کر دیتی ہین اور وقایع نگاران انگریزی بلا تصدیق
ثبوت درج اخبار کرتی ہین اور اسمین خیر خواہی سرکار جانتی
ہین حالانکہ یہ امر خلاف خیر خواہی ہے اور مشہور کرنا ایسی خبرون کا
اپنی مصلحت سی بعید ہے اگر یہ منظور ہی کہ سرکار کو تمام
رعایای ہندوستانی خصوص مسلمانون سی بدگمان کرین سو یہ امر
باطل ہی کہ سرکار کی نزدیک تمام رعایای ہند و مسلمان باشندہ
ہندوستان و تمام اہل انگلستان سب یکسان ہے اور منظور ہے
کہ تمام رعایا ہماری آسایش اور آرام سی رہے اور کوئی قوی
ضعیف پر ظلم نکرنی پاوے اور یہ امن و امان رعایا کو کسی سلاطین
سلف کی عہد مین نہوا ہوگا یعنی زمانہ ماضیہ مین جب کسی قوم نے
قوت اور غلبہ پایا اوسنی دوسری قوم کے آدمیون کو
اذیت اور تکلیف پہونچانا شروع کیا کہ اب اون تکلیفات کی ذکر سی
خوف آتا ہے اب تمام مردم رعایای ہندوستان نی عہد سلطنت سرکار ابد پایدار
مین بخوف و خطر اپنی زندگی بسر کرتی ہین اور سرکار کی جان و مال کو
دلسی دعا دیتی ہین الہی اس سرکار ابد پایدار و دولتمدار کو اسی طرح ہمیشہ
کے ساتہہ رعایا ہندوستان کے سر پر با حباب سلامت قایم رکہی فقط

رو ڑکی

جسوقت شیطان بہکاتا ہے اچہی آدمیون کی نیت مین فرق آجاتا ہی بیان
اوسکا یہ ہی کہ ایک صاحب یورپین کسی شہر سوداگر باشندہ میرٹہہ کی دکان
مین سی گہڑی چورا کر بسواری ٹمٹم اس ضلع آیا اور ڈاک خانہ مین
شہر کر بعدہ با ارادہ فروخت اوس گہڑی کو پاس اسمیث صاحب سوداگر
رڑکی کے لیگیا اور بیان کیا ہمارا روپیا ایک سوداگر پر آتا تہا
اوسنی یہ گہڑی ہمکو روپیہ کے بدلی دی ہے ہم اس گہڑی کو بیچنا چاہتی
ہین اسمیث صاحب نے جواب دیا کہ ہمکو تو لینا منظور نہین ہے مگر ہماری دوکان
مین چہوڑ جاو فروخت کر دینگی جسوقت بکجاوی زر قیمت بعد وضع کمیشن
فروخت آپکی پاس بہیجدینگی ۔ جب سوداگر باشندہ میرٹہہ
کو گہڑی کے چوری جانی کے اطلاع ہوئی اپنی قیاس سی جانا کہ فلانا
صاحب گہڑی کو چورا لیگیا بسواری ڈاک رڑکی مین آیا اور جناب
صاحب جنٹ مجسٹریٹ کمپ رڑکی کے پاس حاضر ہو کر

در مطبع احباب واقع رو ڑکی باہتمام حکیم سید امداد علی اخبار ہذا طبع شد

نمبر ۲۸ | مطبوعہ ۲ جولائی سنہ ۱۸۶۲ء مطابق ۴ محرم سنہ ۱۲۷۹ ہجری روز چہارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چہارشنبہ مطبع ہذا
مین طبع ہوتا ہے اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال
بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی معہ
محصول ڈاک دس روپیہ سال ہی اور مدت ادای پیشگی
کے تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہے
اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کے حساب سی قیمت
لیجاویگی ✓ جس صاحب کو خرید اخبار ہذا منظور ہو تو

بذریعہ خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا
منظور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ
فی سطر ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت
نہ چھاپی جاویگی اور جو مضمون کہ واسطی فایدہ عام
کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی
اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چھاپنے
کا جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی وناگری یا دیگر کا منظور ہو
کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

رنگون

مولمین اور رنگون کے اخبار مین لکہا ہی کہ سپاہیان
پولیس جلگہہ نے ایک نامی اور مشہور ڈاکو سی
کہ جس کا نام سیاہ نبات ہی ایک سخت مقابلہ
کرکی اوس مفسد مشہور کو گرفتار کیا کہتی ہین کہ
اکثر حصہ بیشتر اس مفسد نے اون اضلاع مین بڑا
سر اوٹہا رکہا تہا اور اکثر آدمیون کو اسکی ہاتہہ
سی بڑی تکلیف اور ایذا پہنچی تہوڑی روز ہوئے
کہ ایک موضع کی باشندون نی خبر دی کہ فلانی
مقام پر وہ چہپا ہوا پڑا ہی اسپر اہالیان پولیس نے
تدبیرات شایستہ عمل مین لاکر اوسکی گرفتاری کے
واسطی کوچ کیا وقت پہنچنی موقع کی مفسد سے
ایک بڑا مقابلہ ہوا اور بہت سی گولیان اوسنی
سرکاری سپاہیون پر چلائین مگر پیادان سرکار نے
بکمال جرات وجسارت داد شجاعت وجوانمردی کے
دیکر اوس مردود مشہور کو گرفتار کیا اور اب اوسکا سر
کاٹ کر نیزہ پر رکہہ مولمین مین لائین ہین اس معرکہ
مین طرفہ ماجرا یہ ہوا کہ سپاہی جنہونے اوسی گرفتار
کیا ہی وہ سب ہندوستانی ہین اور اہل برہما کی سپاہیون
نے اس معرکہ مین بڑی نامردی کے عجب نہین
کہ اس دلیری کی جلدو مین ہندوستانی سپاہیون کو
کچہہ انعام ملی اور اونکا عہدہ بڑہی فقط از اخبار آفتاب عالمتاب

دتیا

دہلی گزٹ کی ایک کارسپانڈنٹ دتیا سی لکہتی ہین
کہ اور ہر سب طرح امن وامان ہے — راو صاحب کے
گرفتاری کی بعد بہت فساد رفع ہو گئی اور جو لوگ کہ
بانی مبانی اس ہنگامہ کی تہی وہ اب مقید ہین اور مقدمہ
اونکا پیشگاہ حکام زیر تجویز ہی کہتی ہین کہ ارجن سنگہ
عنقریب بنارس کو روانہ ہوگا اور وہین بے کہٹکے
تعلیم پاویگا کچہہ پنسن بہی اوسکی واسطی مقرر ہوگئی
ہے فقط ایضاً

شعلہ پور

سنا گیا کہ شعلہ پور مین ہندو اور مسلمانون کی باہم فساد
ہوا صورت اوسکی یہ ہی کہ ہندو اپنی مذہبی رسمیات کی
موافق واسطی رفع مرض مہلک ہیضہ کی کسی دیوتا کی سواری
بازار مین نکال رہی تہے کہ اسمین مسلمانون سی جہگڑا ہوا اور
اوسنی پہلی جہگڑی سی کہ جو چہاونی کی بازار مین ہوا تہا
زیادہ تر طوالت پکڑی بعد رفع ہونی اس ہنگامہ کے

سپاہیان پولیس موقع واردات پر آئی فقط ایضاً

اجمیر

جناب اسسٹنٹ صاحب بہادر کی محکمہ مین ایک مقدمہ جہاونی نصیرآباد کا دایر ہوا تہا اس مقدمہ مین حلف دروغی کی ایسی سزا کامل تجویز کی گئی ہی کہ جیسی چاہیے اس مقدمہ کی صورت یہ ہی کہ نصیرآباد مین ایک سوار نے صاحب مجسٹریٹ جہاونی نصیرآباد کی خدمت مین آکر یہ اشکا کیا کہ ایک نائی کا لڑکا میری دو لوٹے چورا لیگیا اور اونکو رنڈی کی گہر جاکر رکہدیا بعد تحقیقات کی صاحب موصوف نی یہ ٹہرایا کہ نائی اور رنڈی دونو مجرم و سزا کے مستوجب ہین اور ان سب کو مع مسل مقدمہ کے جناب اسسٹنٹ کمشنر صاحب بہادر کی خدمت مین ارسال کیا اور بروقت تحقیقات کی کمال دوراندیشی کے ساتہہ اوس سوار سے صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر نی دریافت کیا کہ کون سی رستہ سی تو رنڈی کی گہر یہ لوٹے تلاش کرنیکی واسطی گیا تہا اور جب سوار نے اوس رستہ کا کہ جدہر کو وہ گیا تہا بیان کیا تو صاحب ممدوح نے فرمایا کہ تجکو سوای ان لوٹون کے تلاش کرنی اور رنڈی کے گہر جانی کی رستہ مین کچہہ اور بہی کام تہا یا نہین اس بات کو سچ سچ بیان کر سوار نے جواب دیا کہ سوای اسکی مجکو اور کچہہ کام نہین تہا تسپر صاحب موصوف نے فرمایا کہ اگر سوای اسکی رستہ مین تجکو کچہہ اور کام نہ تہا تو سیدہی رستہ کو کیون نہ گیا اور کسواسطی اتنا پہیر کہایا یعنی جس رستہ سی تو گیا اوسمین بہت پہیر پڑتا ہی اس سوال کا سوار نی جب شاید کچہہ اور نہ سوچہا تو یہ جواب دیا کہ مجکو اس رستہ مین کچہہ کام تہا یہ سنکر صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے فرمایا کیا خوب کہ ابہی تو کہتا تہا کہ مجکو اس رستہ مین کچہہ نہ تہا یہ تو نے بعد حلف کی صریح خلاف بیانی یعنی حلف دروغی کے اور تحقیقات کرنی سی یہ بہی روشن ہوا کہ وہ نائی اور رنڈی بہی اصل مین کچہہ مجرم نہ تہی ؛ اسلی صاحب ممدوح نے سوار کیو اسطی بموجب تعزیرات ہند کے ساتہہ برس کے قید تجویز کرکی روبکاری اس مقدمہ کی خدمت مین جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی ارسال کی اینده جیسا کچہہ معلوم ہوگا واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج کیا جاویگا فقط از اخبار فیض عام

بالنس بریلی

۱۳ ٖرمی کو زمیندار موضع دہدری متصلہ اسٹیشن رجہا نے

کنوان کہدوایا تہا اوس کنوین سے مٹی کی لوٹے قریب دو سو کی نکلی اور پانچ جہلی اور ایک اشرفی بہی برآمد ہوئی نقود نکلنی سے وہ لوٹی وہاں کے آدمی لی گی وقت شب اوس کنوئین سے صدا ہوئی کہ ای کم بختو تم ساری لوٹی لی گی ہم وضو کس سے کرینگی اس خبر کی باتی ہی ساری لوٹے تلاش ہوکر زمیندار نے کنوئین مین رکہوا دی اور اوسکی کہدوانے سے باز رہا اور بعدن لوٹون کا وزن قریب دو ہیسی کی ہوگا لیکن مضبوط ایسی تہی کہ دو دو تین تین ہاتہہ کی بلندی سے [illegible] گئی اور کچہہ آسیب نپہونچا فقط

ظاہرا ایسی خبرون کے نسبت قیاس تو نہین چاہتا کہ کچہہ بہی صحت کی بو ہو لیکن جو کہ ہماری کارستانیات تعجب [illegible] تو عجب نہین کہ اونکا خواب ہو یا خیالی مضامین دل خوش کن کے قبیل سے شمار کیا جاوی یا (منقصد مقتاد ملت دیدہ ام) کا اگر معاملہ تو ہمکو اسکی یقین کرنے مین عذر نہین کہ شاید کسی خیم کرم مین ایسا ہی ہوا ہو اگلی زمانہ کی مشاہدات کچہہ اس سے بہی سوا ہین قصہ امیر حمزہ اور آرائش محفل وغیرہ دیکہہ لو کہ کیسی کیسی واقعی لکہی ہین بلم بجون کو اس ضلع مین طوفان ہوا نے قیامت بپا کی تہی قصبہ انولہ مین ایسی اولی پڑی کہ جنکا وزن مرغی کے انڈی سے برابر تہا اور صدمہ ہوا سے ہزارون درختون نے جڑ سے اوکہڑ کر سلامی کی!

اسی شہر مین ایک آدمی ایسا دیکہا گیا ہی کہ جسکی آلہ مردی اور نہ علامت عورت کی تہی اسکو دیکہکر لوگ حیران ہین اور قدرت الہی کی متعرصاحب خیر لکہتی ہین کہ ہمنے بچشم خود دیکہا ہی فقط

راقم اودہ اخبار کی رای ہی کہ خلقت مین ایسی خلقت گو عجائبات سے ہی مگر اکثر خلقت دیکہی گی سب لوگون نے دیکہا ہوگا کہ اکثر تماشائی گاو وغیرہ کو لاتی ہین جسکی پانچ پیر دو زبان کسیکی دو دم کسیکی زبان کی جگہہ دم وغیرہ بلکہ راقم نی لاہور مین سنا تہا کہ ایک شخص راولپنڈی کے جیلخانہ مین مقید تہا اوسکی نصف علامت عورت اور نصف آثار مردیت تہا اور طرفہ یہ کہ کبہی کبہی کچہہ خون ایام علامت عورت سے ہوتے تہی غالبا جناب صاحب کوہ نور تصدیق دینگی فقط از اودہ اخبار

الہہ آباد

یہان پر علاقہ سیرل پور مین حضرات ڈاکون کی خبر گرم ہوئی ہی ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ وہی ڈاکو پرگنہ جیلی کی زمیندار مین

که جنہون سے دست ستم سے صدہا مسافرون نے نواح جونپور اور بنارس مین تصدیعہ سہی دیکہی کیفر کردار کو پہونچی فقط الفتا

کانپور

پانڈورنگ راو نانا باغی کا بہتیجا جمون سے گرفتار ہو کے یہان عنقریب آتا ہے جناب صاحب کلکٹر بہادر اوس کے جرم کی تحقیقات فرما رہے ہین بعضے شہر کے لوگ اس تحقیقات سے گہبرا رہے ہین دیکہیے ہو چکنے کے بعد کیا انجام ہو فقط ایضاً

میرٹھ

۱۲ جون کو ایک شخص کنسٹبل پہرہ والے نے کچہری دیوانی کی کوٹہی مین گہس کر خزانہ سرکاری مین سے کچہہ روپیہ کا قفل کہولا چاہا تہا که اس عرصہ مین چوکیدار آ گیا اس سبب سے ... صندوق محفوظ رہا مگر زیور تخمیناً دو سو روپیہ کا جو ناظر کی صندوق مین رکہا تہا چوری گیا حالانکہ قفل اور اسباب صندوق کا بدستور رہا ظاہرا بد دیانتی کنسٹبل کی معلوم ہوتی ہے فقط از اخبار عالم

گوالیار

۲ جون کو مہاراجہ جیاجی راو سیندیہ آگرہ سے داخل گوالیار ہوے لشکر مہاراجہ صاحب مین چند روز سے مرض ہیضہ شروع ہوا ہے چار پانچ آدمی فوج مین سے روز مرجاتے ہین خدا خیر کرے اس ریاست مین جو سوار پچاس اور ساٹہ روپیہ ماہواری مشاہرہ تک کے ملازم تہے مہاراجہ صاحب نے یہ حکم دیا ہے که وہ سب قواعد کرین اور اگر اس سے انکار ہے تو روزگار ترک کرین دس روپیہ ماہواری اونکو پنشن ملیگی ابتدا مین اس حکم سے سواران بہت گہبرائے آخر کو ناچاری قواعد اختیار کیا فقط از اخبار عالم

مالوہ اخبار مطبوعہ ۱۸ جون سے دریافت ہوا که ۲ جون سنہ رواں کو مہاراجہ عالی جاہ سیندیہ بہادر دام اقبالہ کوٹہی رزیڈنسی سے بارہ بجے مین تشریف لائے قبل تشریف لانے مہاراجہ صاحب بہادر کے جناب سر [illegible] بجا بالصاحبہ دسوباک مسند مہارانی مہاراجہ صاحب نے زینت بخش بارہ ہتین توپ سلامی سر ہوئین مہاراجہ صاحب بہادر نے تہوڑی دیر بارہ مین قیام فرمایا بعدہ مقام کوٹہی مہاراج لکہو رونق افزا ہوے اور مجلس دیوان صاحب و نایب دیوان نے پیشگاہ حضور مین حال کاروبار ریاست کا گذارش کیا دوسرے روز معمولی دربار تقریب سال نو ہوا سرداران و افسران ملیٹری و دیوان صاحب و نایب دیوان و اہالیان ریاست حاضر ہو کر مجرا

بجالائی بہگونت راو ملہار کو بحلدوی تحقیقات معافی کے پانچ ہزار روپیہ نقد بطور انعام خزانہ سے مرحمت ہوئی ایہامہاراج سابردارام داسی کو واسطی ادای قرضہ کی دس ہزار روپیہ عنایت ہوئے سرمنت بیجا بائیصاحبہ قریب چار لاکہہ روپیہ کے بازار وغیرہ کی متعروض تہین حسب ایمای خباب بائیصاحبہ کی خزانہ سی قرض خواہون کو روپیہ ملنی کے واسطی حکم نافذ ہوا ستولیہ صاحب بہادر کو جاگیر بطور تبادلہ برکند جبران ضلع نمچہ مین عنایت ہوئی اباصاحب انگلڑیہ سوائی سرخیل بہادر ایک لاکہہ تین ہزار روپیہ کے متعروض دربار تہی اونکو براہ قدردانی معاف فرمای گئی جلو بوراو بابا جہر گر صاحب کماندر انجیف کو اجازت نشست غاشیہ سر دربار حضور ہوئی خباب راو راجہ ڈنگر راو رگہناتہہ منتظم بہادر کو واسطی ملازم رکہنی بارہ سوار اردلی کے کہ تنخواہ اونکی خزانہ سی عطا ہوگی حکم صادر فرمایا اور بلونت راو حسنبی والہ بخطاب مشیر الدولہ بابا بلونت راو بہادر شوکت جنگ سرفراز ہوئی سد اشیو بنگلو فرد نویس کہ چہارم توفیر اونکی کفاف معینہ سی وضع ہوتی تہی بباعث کارگذاری کے معاف فرمای گئے میرن علیشاہ عرف حضرت جی کہ متعروض دربار دس ہزار روپیہ کے تہی معاف فرمای گئی بابو صاحب اوارلفنٹ کرنیل بعہدہ کرنیلی و ٹیکارام صاحب بعہدہ لفٹنٹ کرنیلی محمد حسن خان صاحب بعہدہ لفٹنٹ کرنیلی مسکینہ زین ممتاز فرمای گئی و محمد عثمان خان صاحب اجٹین و میران بخش اجٹین و رحمت حسین اجٹن بعہدہ سکنڈ کپتان سرفراز فرمای گئی احسن خان ولد شہباز خان نبیرہ رانی خان بہای بعہدہ منصب خواصی بنظر قدامت کہ یہ عہدہ اونکی خاندان مین ہمیشہ سی چلا آتا تہا ممتاز ہوئی مسمی پرسوتم داس نبیرہ خوشحال چنید ساکن بروڈہ بعطای خلعت پنج پارچہ سرپیچ و مالای مروارید و رام لعل ہرو دیوان راجہ راگہوگڈہ بعطای خلعت پنج پارچہ و بہادر تو ارے بعطای خلعت سہ پارچہ بباعث شرف اندوز ملازمت سرفراز ہوئی من بعد دربار برخاست ہوا اور حاضرین دربار نے زر نقد نثار فرق ہمایون کیا فقط

ولایت

صوبہ انگلنڈ کی مقام اولیک فلیک مین مس الشٹ نامی ایک عورت ضعیفہ اکیسو تین برس کی عمر مین راہی ملک بقا ہوئی اسکی تین بیٹی ایک ۸۰ برس کی عمر کا

اور دوسرا ۸ اور تیسرا ۵ برس کے عمر کا موجود ہے اور اون تینون کے ۴۲ لڑکی ہین اور اون جو بیس ۲۴ لڑکون کے ۱۹ فرزند ہین اور اون اکنا نوین کی دو سو لڑکی ہین فقط از اخبار برق خاطف

فقیر کی بخشش

نئی تعمیر ہیا ایک فقیر صاحب کرامات کی بخشش مین ہماری دوست کی تحریر ہی کہ متصل قصبہ برنادہ ضلع میرٹھ موضع سنولی کا ذکر ہے ایک عورت جاٹنی رہنے کی واسطے کہانی اپنی مالک کی کہیت کو جاتی تہی اثنا راہ مین اوسکو ایک روشن ضمیر فقیر ملا اور عورت مذکور سے اپنا حال بہوک پیاس کا بیان کیا بمجرد اطلاع عورت نے فقیر کو کہانا کہلایا اور پانی پلایا جبکہ فقیر کو ہوش آیا خوش ہوکر عورت سی فرمایا کہ مانگ تو کیا مانگتی ہے اور ہمسی چاہ جو کچہہ چاہتی ہے بعد اصرار بسیار عورت نے عرض کے کہ مہاراج باواجی مجکو اور کچہہ تو خواہش نہین لیکن اتنی عرض ہے کہ مجکو بہوک نے تکلیف دہ کرتی ہے اور روٹے بہت کہاتی ہون ایسا ہو کہ میری بہوک کم ہو جاوے جسکی سبب دور یہ رنج و غم ہو جاوے تب فقیر صاحب نے فرمایا جا تیری آرزوئی بہر پور ہوئی موجین کر اور بہارین اوڑا اب تجکو بالکل کہانے اور پینی کے حاجت نہوگی اور اپنی گہر کا کار بار بدستور کرتی رہیگی زایل تیری بدن کے طاقت بہی نہوگی چنانچہ ویسا ہی ہوا اب عورت مذکور بالکل کچہہ کہاتی پیتے نہین ہے اور سب کار بار گہر کا بدستور کرتی ہے لیکن اپنی خاوند کی پاس نہین جاتی نہ ایسی ویسی باتون کو اوسکی طبیعت چاہتی ہے فقط

مہتمم مظہر العجایب سخت متعجب ہوا اگر وہ فقیر صاحب ایسی صاحب کرامات ہین تو اپنا کہانا پینا کسواسطی موقوف نہین کرتے خود شکم پروری کیواسطی شہر بشہر اور گہر بگہر اللہ جگا پہرتے ہین غیرون کے بہوک کہوتی ہین اور بقول شخصی زنگر نیز بر نیس خود در ماندہ میان نصاحب اپنا پیٹ غیرونکی ٹکڑون سی بہرتی ہین کیون نہین کہانا پینا اپنا موقوف کرکی کہین ایک جگہہ رکن جماکر معبود کی یاد کرتی ہین اور بمقتضاء الدنیا جیفة وطالبها کلاب ایک چہٹی کیون نہین گوشہ نشینی دل نشاد کرلی ہین اسکی بجاے

تحریری ہماری عنایت فرمای یہ تصور نفرماوین کہ یہ
خبر آیا خلاف واقعہ ہی ہمارا اعتراض اون
فقیر صاحب پر ہی کہ وہ اپنی بہول بہایں کیسواسطی
نہین کہوئی ورنہ خبر کے صحیح ہونی مین سری مو تفاوت
نہین اور نہ اس تقریر مین کچہہ بناوٹ جسکو
شبہہ ہو موضع مذکور مین جاکر براءالعین دیکہہ لیجئے
بلکہ مبتدا قسمت اس خبر کے واسطی مختصر حال گذشتہ
ایام ضلع بجنور کا عرض کرتی ہین کہ سابق مین
قصبہ نگینہ ضلع بجنور مین بہی ایک عورت ایسی تہی
کہ وہ بغیر کہانے پینے کے بیس برس تک زندہ رہی
اوسکو بہی ایسے ہی اتفاق ہمراہ ایک فقیر صاحب کے
ہوا تہا اور بتوجہہ دعا فقیر صاحب کی کہانا پینا سب
چہوٹ گیا تہا اب قریب اٹہہ سات برس کے
عرصہ ہوا ہوگا وہ عورت مرگئی ضلع بجنور مین یہ قصہ
مشہور ہے فقط

بدری نراین

درین ولا ہمکو جو حال بدری نراین اور کیدار نراین کا
معرفت ایک عنایت فرمای معلوم ہوا
واسطی ملاحظہ ناظرین کے درج پرچہ کرتی ہین اکثر
کو معلوم ہوگا کہ پہلی درشن بدری نراین
اور کیدار نراین جیکی سیکڑون مین کسی ایک
صاحب نصیب کو نصیب ہوتا تہا راہ آمد و رفت
پہاڑکی اسقدر صعب گذار اور خوفناک تہی کہ اوسکی
سبب کوئی شخص ارادہ نہین کرسکتا تہا لیکن سرکار
با وقار انگلشیہ کی عملداری کو سراہنا چاہئی
کہ جو آرام اور آسایش غریب غربا اور ہر ادنی
اور اعلی کو سرکار کی عملداری مین نصیب ہوا
یہ صورت آرام اور آسایش کبہی پہلی خواب
مین بہی نظر نہین آتی تہی باوجود اسکی کہ جناب
ملکہ معظمہ دام اقبالہا اور ساکنان ملک ہندو مسلمان
دونو رعایا ہندوستان کی مخالف مذہب ہین لیکن
بنظر عدل اور رعایا پروری ہر ایک مذہب والے کی ایسی
پاسداری منظور اور ملحوظ بندگان والا کہ شاید کبہی عہد
سلف مین ہندو مسلمان کو اس فارغ البالی سی اپنی
فرائض مذہبی کے ادا کرنی کی نوبت نہ ہوئی ہو
اب اسی پر قیاس کرنا چاہئی سابق جاتری لوگ کس
مصیبت اور اذیت سی جہولون کے راہ گذر کر
بمقام بدری نراین اور کیدار نراین پہونچتی تہی
درین ولا سرکار نی بنظر آسانی راہ و فیض رسانی
بندگان الہ ہر ایک جگہہ پر جہان جہولہ نہ تہا

نہ تہا انہی ہل ہنوادی ہین اور جابجا سڑکین
موافق گذر مردم اور گہوڑی وغیرہ مویشی کے
تیار کرادی ہین جسکی سبب جاتری لوگ نے اندیشہ
اونسے کہ ننکہ اکمیہ بند کری انی جاتی ہین سرکار کے
جان ومال کو دعا دیتی ہین اور خبر ہی کہ عنقریب سڑکین
موافق گاڑی بگہی کے بہی تیار ہونیوالی ہین ابکی
میلہ بدری نراین اور کدار نراین مین آدمی بہت
جمع ہوئی اسقدر ہجوم جاتریون کا ہوا کہ دو روز تک
کہانی کی واسطی غلہ میسر نہ آیا جسکی سبب جاتریون نے
فاقہ کشی کی تکلیف کا بڑا صدمہ اوٹہایا بعد مین نرخ
مفصلہ ذیل اجناس

آرد	دال	برنج	قند سیاہ	شیرینی پوری
آثار	آثار	آثار	آثار	آثار

روغن زرد
آثار

بہ نسواری تمام بات ائی اور علاوہ تکلیف فاقہ کشی کے
جاتریونکو صدمہ بیماری ہیضہ نہایت سخت پہونچا
صدہا جاتری بیماری ہیضہ سی تلف ہوگئی اور بسبب
کثرت بیماری کی اسمرتبہ بیوپاری لوگ بہت کم ائی
تہی اسی سبب قلی مزدور بہی میسر نہین ہوا اور پہلی
جو جیبان سو روپیہ کو کرایہ ہوتا تہا وہ اب مین ہنو
روپیہ کو ہوا اور امسال برف کی اوسقدر بہت کثرت
ہوئی کہ سابق مین کبہی نہین ہوئی تہی ہوا ٹھنڈی سے

دب کر مرگئی اکثر اشخاص سکے برفین جلنی کی سبب
پاؤن زخمی ہوگئی اور بہت آدمی کہڈ مین گر مرگئے
غرضکہ اس مرتبہ جاتریونکو انواع انواع اور طرح طرح
کے مصیبت اور اذیت پہونچی کہ جسکا کچہہ حد نہین
ہنود صاحب نیط اعتقاد مذہب الیا ہی کہتی ہین کہ
اس ہجوم مین سونار بہت ائی تہی اور سوناروں کو پہلی
سی اوس دربار کا سراپ ہی اس سبب ابکی دفعہ داں
ایسی بلائین نازل ہوئین اور قصہ انکا یون بیان
کرتی ہین کہ مندر سری بدری نراین مین تین مورتین
ہین کہ جو مندر سکہ درمیان مین ہین اوسکی سنگہاسن
ایک جواہر بے بہا شمس قیمتی نصب ہے اوسکی
روشنی تمام مندر مین مثل چراغ کی ہوتی ہی عہد سلف
مین جو ایک سونار واسطہ درشن کی گیا اور اندر مندر
کے پہونچکر اونکی قدمون پر گرا بعد مین پہر ہاتہہ رکہا
لیکن اوسوقت سونار کی انگلی مین لوہی کا چہلا تہا وہ
فوراً سونی کا ہوگیا سونار نی تصور کیا کہ یہ مورتین پارس کی
کے ہین اوسکی ایمان ملیچہ کی دلمین یاب گیا اور
دہرم بہرشٹ کرکی ایک انگلی کاٹ لی جسوقت باہر
نکلا خود پتہر کا بن گیا اور پچہاڑی مندر کی کہڑا گویا
جیسے سونار کی قوم کو سراپ لگا اور ان لی ایمانو نکا
ایمان گیا تب سی دروازہ مندر مین کٹہرہ چوب صندل کا

لگا ہوا ہے اندر مندر کی کوئی نہیں جانی پاتا ہے باہر سے درشن کرکے
چلا آتا ہے اور تمام کمال حال ان دونوں مندروں بدری نراین
اور کیدار نراین کے لکھنے کو ایک دفتر چاہئے جب کہیں مفصل حال
یہاں کا لکھا جاوے لیکن ایک حال مدرت مال یہاں کا لائق
درج اخبار یہ ہے کہ جو مکان رسوئی یعنی بسندہ ارہ کا ہے وہ
ایسی صنعت اور کاریگری سے بنایا گیا ہے کہ اوس میں جو چولہے
ہیں ہر دم قریب سو سوا سو لوگوں کے محمولہ دال چانول کی
چڑھی رہتی ہیں اور بظاہر آگ جلتی ہوئی نظر آتی ہے لیکن یہ
معلوم نہیں ہوتا کہ لکڑی واسطے جلانے کی کس طرف سے ڈالتے ہیں
ہر چند لوگوں نے اس امر کی تلاش اور تحقیقات کی مگر اوسکی
راہ نہ پائی صرف آگ ہی جلتی ہوئی نظر آئی غرضکہ جب
بھوجن تیار ہو جاتا ہے سری نراین جی کو بھوگ
لگایا جاتا ہے اور بعد میں جاتریوں میں بطور پرشاد تقسیم ہو جاتا ہے
ای حضرات ناظرین جیسکہ حال تمنی بدری نراین کا
ملاحظہ فرمایا تو ضرور ہے کچھہ حال واسطے ملاحظہ کی کیدار نراین جی کا
بھی عرض کریں جاننا چاہئے کہ یہ مقام کوہ ہمالیہ مشہور نام
ہی اسکو جانتے خاص و عام ہیں بدری نراین سے سو
منزل کی فاصلہ پر یہ مندر کیدار نراین واقعہ ہے اس مندر
میں کسی پرتما کا استھاپن نہیں ہے بجائے پرتما کی صرف
جو ترکا سا نشان نظر آتا ہے اوسکا جہانکی یہاں سوا
برف کی صدہا کوس تک اور کچھہ نظر نہیں آتا اور یہاں کا

برف کبھی نہیں گلتا ہے کیدار نراین کا اس جگہہ کمال صنعت اور
خوبصورتی سے بنایا گیا کہ شاید ایسا مندر اور کہیں نہ ہو
اور باوجودیکہ یہاں اشیہ پتھر کا بالکل نشان نہیں ہے
وہاں پر سہ دری وغیرہ مکانات ایسی عمدہ خوبصورت
پتھر کے ترانشی ہوئی ہیں کچھہ قیاس میں نہیں آتا عقل
حیران ہے کہ جو یہاں پر سامان ہیں واقعی یہاں پر
ایسی عمدہ عمدہ مکانات کا ہونا از قبیل طلسمات
و عجائبات سے ہے یا اوتاروں اور دیوتاؤں کے کشف
کرامات سے موسم سرما میں اسقدر برف کی کثرت
ہوتی ہے کہ مندر کا نشان تک نظر نہیں آتا مندر کے
ہر چہار طرف برف جم جاتا ہے باوجودیکہ ایسا
موسم گرما ہے لیکن برف کا وہی حال ہے صرف
اوسجگہہ تین دریچہ کی سی صورت نظر آتی ہیں جسکو تین لوک
یعنی برم لوک بشن لوک شولوک کی راہ بتاتے ہیں
عہد سلف میں جس کسی شخص مندر وندر ہمالہ میں گلنا منظور
ہوتا تھا اور جس لوک میں منجملہ تینوں لوک کی جانیکا قصد کرتا تھا
تو اوسی دریچہ کی راہ ہوکر ہمالیہ میں جاتا تھا اگر وہ شخص کچھہ
سامرت والا ہوا تو اس راہ جانگاہ سے گذر کر اپنی منزل
مقصود کو پہونچ جاتا ورنہ کہیں راہ میں تھوڑی دور چل کر برف میں
گل کر رہ جاتا اب سرکار کی طرف سے اسکی بالکل ممانعت ہے واسطے
نگرانی اس امر کی ایک چوکی پولیس کی تعینات ہے یہاں پر

ایک قصہ یہ بہی مشہور ہے کہ ایسی حالی مین یہ قصہ ہم کیدار نراین تہا
بدری نراین سی کل چار کوس کی فاصلہ پر تہا وہان کا
پنڈا اپنی پوجاری پر روز رسوئی جیمنی کو یہان کیدار نراین آتا تہا
اور بعد جیمنی بہوجن کے پہر بدری نراین کو چلا جاتا تہا ایکروز
جو پنڈا حسب دستور یہان آیا بہوجن طیار نہ پایا استری کا
خفا ہوا کہ کسواسطی کہانا تیار نکیا استری نی عذر کیا اور عرض کیا
کہ آج دیر ہوگئی اب تیار ہوا جاتا ہے غرض کہانا تو پہر تیار ہوگیا لیکن وہ
بات پنڈاجی کی استری کو بہت ناگوار معلوم ہوئی چونکہ وہ بہی مرتبا
دہیانی اور سری کیدار ناتہہ کی پجاری تہی بمنت و زاری ہر درگاہ
باری دعا کی کہ یہ راہ چار کوس کی اسقدر فاصلہ پر ہوجاوی کہ مین رسوئی
تیار کر لون اور شوہر پنڈاجی نہ ہدہارین چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ چار کوس کے
راہ [illegible] منزل کی راہ ہوگئی اور جنتا مین ویکہی ڈالی گئی ہین نظام
تو بدری نراین اور کیدار نراین مین [illegible]
اور ایک جگہ یہہ بہی [illegible] یہ معلوم ہوتی ہے کہ [illegible] مگر راہ اسقدر
دور دراز ہوگئی واللہ عالم بالصواب

خانہ طمع خراب

سابق مین جو حال مقدمہ مقام جوالا پور صفحہ اخبار نمبر ۲۵
مین درج ہوا تہا اوسمین ہمنی عرض کیا تہا کہ قیاس مین نہین آیا
اور حیرت ہمین ہے کہ کیسہ سکتا کہ نواب علی احمد خانصاحب انسپکٹر
جوالا پور کہ عالی خاندان ہین ایسی فعل زبون کا مرتکب ہوئی ہون
سو فیصلہ ویسا ہی ہوا اوسمین کا قیاس درست نکلا اب تحقیقات

اوس مقدمہ کی یون نقل کرتی ہین اور عذاب و ثواب دوزخ
و دوزخ کا ہم تمبرون راوی اول دہرتی ہین ایکروز کہ انسپکٹر
مذکور تو واسطہ گشت کی باہر علاقہ کو گئی ہوئی تہی اور جیب تہانہ
مسمی مرلیدہر اور لالہ کنہیا لعل قوم کایتہ ساکن سہارنپور
دو نیز ن موجود تہا اوس دن تہانہ مین یہ خبر آئی کہ دو
شخص جسکی ریٹ مارپیٹ کی لکہی گئی تہی مرگیا اور ہر عاملہ
کا دستور ہی کو فریب تین سو روپیہ دیکر راضی کر لیا چنانچہ
اوسکی نعش سی واسطی کریا کرم کی لیگئی [illegible] اطلاع اسکی
جیسی کی ولی شیطان سینے یہ وسوسہ ڈالا اور دو چار
یاران [illegible] نی یہ کہا کہ جو مقتول کی نعش رو کی جاوی تو
اتنی روپیہ کہ جسکا [illegible] پر جاوی بعد نعش سبکو ازیکی روپ
دوزخ مین جاوی یا بہشت مین اپنا حلوا مانڈا اپنا لینگی
وہ کم بخت نا عاقبت اندیش بقول سعدی

بدوزد طمع دیدہ ہوشمند   در آرد طمع مرغ و ماہی به بند

طمع کی ہاتہون سی لاچار اور دام حرص مین ہوا کا اسیر
گرفتار تہا کہ اون یاران تباہ کاران سے کسی مین کہ
اور طمع کے گہوڑی پر سوار ہوکر ایک کلارک تہانہ ہو ہمراہ لیکر
لے چلدیا اور نعش کو جہان پر سی جاتی ہی اوتروا
ہر چند وارثان نعش نے شور وغل مچایا مگر اون بے رحم
ناخدا ترس کے روبرو اونکا شور وغل کچہ کام نہ آیا نعش
کو جہان پر سی اوتروا کر تہانہ مین لانیکا ارادہ کیا

بلکہ دو چار قدم تہانہ کی طرف بڑا تہا جو کہ وارثان
نعش نے دیکہا کہ اب یہ نعش کو لیچلا اور بغیر کچہ لی اور
بہلی اپنا مونہہ کالا کی نعش کو نہین چلنی دیگا کہتی ہین
کہ اوسوقت لاچار اون بیچارون نے کچہ دیا اور اس
متنذی انجمہ سی کہ جسکی شان مین کسی بزرگ نی لکہا ہے
کہ زر بر سر فولاد نہی موم شود اور اس فولاد دل نامراد
کو نرم کیا غرضکہ جب جیف نی بہلی اپنا مونہہ پہونک
لیا تب راضی ہوکر نعش کو جنازہ لیجانیکا حکم دیا اب
یہ مقدمہ بحضور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس پیش ہے اور وہ جیف
اور جلال دونو معطل ہوکر حاضر باشی کچہری رہتی ہین دیکہا چاہیے
انجام کو کیا ہو فقط

سہارنپور

سنا گیا کہ جو منشی گلشیر خان جیف جوکی سلطانپور کو بہار
بعلت اتلام سپرد عدالت سشن ساج ہو تہا عند التحقیقات
مقدمہ عدالت موصوف سی بعدم ثبوت قصور رہا ہوگیا لیکن
نوکری سی برخاست کیا گیا آیندہ پولیس مین نوکری نہین پاویگا
کیونکہ مین مقدمہ ہین مدعا علیہ کی طرفی سید قیت حسن انسپکٹر پولیس بہار
اور محمد عبد اللہ خان انسپکٹر محکمہ پولیس گواہ صفائی اور دیانت چلنی
کی تہی ایسی اچہی عمدہ وو افسر اعلے کواہان صفائی کی لکہا ہے
مدعا علیہ کی صفائی پائی گئی اسواسطی اوسکی رہائی ہوئی فقط
افسوس اکثر اشخاص اپنی اعمال بد مثل زنا و اغلام
و شراب خواری کی سزا پاتی ہین لیکن اونہون کے دلون مین
شیطان الرجیم گہر بنہایا ہی کہ اپنی کردار بد سی باز نہین اتی اس
فرقہ شیطان کی بیماری اور گنہگاری کی یہان تک
نوبت پہنچی اور بیحیائی کو پہونچی کہ نیک بی بی منکوحہ نکاح کی
کا کو نہین لینگہ خواہ پاجامہ ہو کچہ پروا نہین الا رنڈی کو کلیدنکا
پاجامہ ضرور پہنواتی ہین اس جاہ مین ہزارون شرفا ڈوبکی
تباہ ہوگئی کس اپنی یار لالہ بہائی کا غم کرین اب
زیادہ رنج اونکا ہی کہ جو نام کی افسر اور سید کہلاتی ہین
الحیاء شعبۃ من الایمان کا اصلا پاس لحاظ نہین ایسی افعال
ناپسندیدہ اور خصال نامرضیہ سی مجمع اخوان الشیاطین
مین ہیشہ کر فخر کرتی ہین نہ خدا کا خوف نہ دنیا کی شرم اشراف
ہوکر بلا محفل رقص و سرود مین بیٹہکر ہمراہ محبوبہ کی استعمال خمر کرتی ہین
الرعایہ تمام ہماری دوست و اشناون ہندو مسلمان کو اس بلا سی بچاوی
اور بری کامون سی اونکا پیچہا چہوڑا دی فقط

در مطبع احباب واقع رڑکی باہتمام حکیم سید امراو علی اخبار ہذا طبع شد

احکام

صاحب انسپکٹر جنرل پولیس ممالک مغربی و شمالی

انتخاب ہی احکام صاحب انسپکٹر جنرل پولیس کا

نمبر ۳

مقام نینی تال — ۱۵ مارچ ۱۸۶۲ عیسوی

دفعہ ۱ ایک رجسٹر امیدواران عہدہ انسپکٹر پولیس کا صاحب انسپکٹر جنرل دفتر مین رکہا جائیگا فقط

دفعہ ۲ صاحبان سپرنٹنڈنٹ ضلع نقشہ امیدواران کا بموجب نمونہ منسلکہ کے بہیجا کرینگی خواہ وہ امیدوار سررشتہ پولیس کے ملازم ہون یا غیر اونکی فقط

دفعہ ۳ شرائط منظوری درخواستون کے حسب ذیل ہین

دفعہ ۴ چاہئی کہ سائل قابلیت نوشتخواند زبان انگریزی یا اردو کے رکہتا ہو اور اگر اہل یورپ ہو تو اقل درجہ اوسکو اسقدر لیاقت چاہئی کہ ہندوستانی زبان بول اور سمجہ سکے

دفعہ ۵ اگر سائل پیشتر سرکار کی ملازمت مین نرہا ہو تو لازم ہی کہ صاحب مجسٹریٹ ضلع یا دوسرا عہدہ دار سرکاری جو اپنی ذمہ جوابدہی رکہتا ہی اوسکی نسبت یہہ لکہدی کہ یہہ شخص بلحاظ خاندان معتبر اور ذی عزت اور خیرخواہ سرکار ہے

دفعہ ۶ اگر سائل ملازم سرکار ہو تو درخواست کے ساتہہ سائل کی حاکم کی تصدیق درباب اوسکی حسن رویہ کے معہ چٹہی اس مضمون کی ہو کہ سائل نے درخواست ہماری اطلاع اور رضامندی سے گذرانی ہے اور درخواست کی ساتہہ کیفیت سائل کی خدمات سابقہ کی بہی شامل ہو

دفعہ ۷ اگر سائل نسل اہل یورپ سے ہو تو اوسکی نسبت یہہ تصدیق کرنی ضرور ہے کہ سائل عادی شراب خواری کا نہیں ہے

دفعہ ۸ چاہئی کہ سائل کو بالعموم واقفیت قوانین اور ضابطہ پولیس مندرجہ احکام قوم نمبر ۱ ما

احکام عام منفصلہ ذیل سے حاصل ہو؛

باب ۲ و ۸ و ۱۱ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع

دفعات ۲ و ۱۰ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۳ و ۳۱ و ۳۴ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ع؛

دفعات ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۵۵ لغایت ۵۸ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۶ و ۷۰ لغایت ۷۸ و ۹۴ لغایت ۱۰۰ و ۱۰۳ لغایت ۱۰۸ ز رزولیوشن گورنمنٹ نمبری ۶۷ (الف) مورخہ ۳ جولائی سنہ ۱۸۶۱ عیسوی

دفعہ ۹ یکم جون سے اور بعد اوسکے تمام تقررات عہدہ انسپکٹری ان اشخاص میں سے ہوا کرینگے جنکی فہرست دفتر انسپکٹر جنرل میں موجود ہو؛

دفعہ ۱۰ تقرر تین مہینے کی واسطے امتحانا ہوگا اور اوس عرصہ کی اندر وہ عہدہ دار جو اسطرح امتحانا مقرر ہوا اون امورات سے جو ہر درجہ کی اہلکار پولیس پر واجب ہین واقفیت کلی حاصل کرے اور اوسی طرح کی واقفیت قانون یعنی ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ عیسوی کے اور ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع کی ابتدائی باب چہارم لغایت باب نہم اور اون جرایم کی جو ضمیمہ منسلکہ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع مین لکھی ہین کہ جنمین گرفتاری بلا وارنٹ ہو سکتی ہے اور جرایم مذکور کے تعریفین جو دفعات ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع مین لکھی ہین اور جنکا حوالہ ضمیمہ مذکور کی خانہ اول مین مندرج ہے بہم پہونچانی چاہیئے؛

دفعہ ۱۱ بعد دینی امتحان کی مراتب مذکورہ بالا مین اور حصول سند کی عہدہ دار مذکور اپنی عہدہ پر مستقل کیا جاویگا اور مستحق اس ترقی کا ہوگا جسکا وہ بنظر اپنے تندہی یا حسن رویہ کی استحقاق حاصل کرے فقط

دفعہ ۱۲ انسپکٹرون کی خدمات بالعموم حسب ذیل ہونگی؛

دفعہ ۱۳ انسپکٹر ایسا عہدہ دار نہین ہے جسکو فقط کسی تہانہ پولیس کا اہتمام سپرد ہو بلکہ اوپر عہدہ داران دو یا زیادہ تہانہائی پولیس کے جو ایک قسمت پولیس مین داخل ہون نگرانی رکہنے والا ہے؛

دفعہ ۱۴ اس حیثیت مین اوسکی یہ خدمات ہین کہ اپنے قسمت کی پولیس کے عہدہ داران اور ملازمان ماتحت کو دیکہتا رہے کہ وہ اپنی عہدہ کے امورات جستی اور دیانت داری سے انجام دیتی ہین اور یہ کہ تمام واقعات اور ماموری اہلکاران پولیس کے رپورٹ راست درست اور صحت

کے ساتہہ کی جاتی ہین اور انتظام کانسٹبلون کا قایم
ہے اور عہدہ داران ماتحت اور کانسٹبل اپنے
عہدے کے امورات سے واقف ہین یا اونکو سیکہتی ہین
اور اونکی ہتیار اور ساز وسامان اور وردی سب صاف
و درست ہی اور اوسکی تمام قسمت مین بہت اچھا بندوبست
انتظام کے ساتہہ رہتا ہی ؛

دفعہ ۱۵ انسپکٹر اپنی قسمت کا عہدہ دار اعلی
تفتیش اور گرفت کرنی والا ہی اور تحقیقات تمام جرایم
سنگین اور کلان کے جو قسمت کی اندر سرزد ہون
اوسکی ذمہ ہی اور جرم کی تفتیش و گرفت مین کامیاب
ہونی کیواسطی اوسکو لازم ہی کہ اپنی قسمت کی باشندون
کے حال سی بالعموم واقفیت رکہتا ہو خصوص
بدمعاشون اور بدسلطنہ شخصون سی اور دیکہتا رہی کہ
کانسٹبل گشت کی واقفیت کلی اپنی علاقہ گشت
سے حاصل کرتی ہین اور رکہتی ہین ؛

دفعہ ۱۶ انسپکٹر سی امید ہی کہ باعانت اپنی
واقفیت عامہ کی اور پولس کے عہدہ داران ماتحت کی واقفیت
کلی کی اور اپنی فراست اعلی کی قوت سی جرم کی منکشف
ہونی کی وسیلون پر نظر کری اور از روی تحقیقات سراغ
رسائی کرکی مجرمون کو پیدا کری ؛

دفعہ ۱۷ انسپکٹرون کو لازم ہے کہ قواعد
پلٹن سی بہی واقف ہون اور یہ قابلیت رکہتی ہون
کہ سو آدمیون کی جماعت کو ایسی ترتیب سی
بطور قواعد لی جاوین کہ اوسی قدر جمعیت کی مدد سے
کسی خطرناک مفسدہ کا انسداد کر سکین اور خزانہ
یا قیدیون کو بحفاظت اور انتظام اور ترتیب
کے ساتہہ لیجا سکین فقط

دفعہ ۱۸ انسپکٹر سی یہ بہی توقع ہی کہ ضلع کی
سوپرنٹنڈنٹ یا مجسٹریٹ کو ہر معاملہ متعلقہ اوسکی
ضلع کی بابت پولیس کی باب مین صلاح اور مشورہ
دی سکی اور عہدہ داران مذکور کو ہر منصوبہ فاسد یا
حرکت مفسدی سے جو بمقابلہ سرکار یا ملکہ معظمہ کے
ہو جلد اطلاع پہنچائی ؛

دفعہ ۱۹ آخیر یہ ہے کہ انسپکٹر اپنی قسمت کے
اہلکاران پولیس کے عموماً حسن رویہ اور
انتظام دیانت داری کا جوابدہ ہی اور اس
حیثیت مین اوسپر لازم ہی کہ ہر شخص کے وضع
اور طریق سے خود واقف ہو اور ہر صورت

بد روئی کے باعث رپورٹ کرتے ہی فقط

دفعہ ۲۰ عہدہ انسپکٹر کا معزز ہے
اور اوسپر صرف اشخاص نیک رویہ
اور ذی عزت اور تعلیم یافتہ مقرر کئے جاینگے
پس عہدہ مذکور جملہ اہل یورپ نیک چلن
اور فہیم اور بڑی بڑی ملازمان سرکاری
شرفای ہندوستانی یا زمینداران یا دیگر
مالکان آراضی متوطنان ممالک مغربی
و شمالی کے بیٹون کو ملینگی اور سر رشتہ
پولیس مین سی اون چیف کنسٹبلون کو بھی
جو اپنی ذہانت اعلی اور معتبری یا کسی خاص
خدمت پسندیدہ سی ممتاز ہون حاصل
کرینگی فقط

دفعہ ۲۱ یہ مسلہ قاعدہ کلیہ کے ہوگا
کہ ہندوستانی انسپکٹر درجہ ہشتم اور دہم برابر داخل
ہوا کرین اور اہل یورپ جنکی اخراجات
بضرورت زیادہ تر ہین ساتوین درجہ اعلی
کے ماہواری مشاہرہ پر بدرجہ مساوی
جنکی واسطی یکسان ہین فقط

جو نوجوان کہ امورات پولیس سے واقفیت
نرکھتی ہون لیکن دوسری مراتب مین
لایق ملازمت سر رشتہ پولیس کی ہون
انکو اجازت ہی کہ ضلع کی سوپرنٹنڈنٹون
کے کچہریون مین یا جہان قواعد پولیس سکھای
جاتی ہی واسطی سیکھنی کی حاضر ہوا کرین اور
ضلع کی سوپرنٹنڈنٹون کو یہ لحاظ رکھنا
لازم ہے کہ اون لوگون کو تعلیم اسی
نہج پر کیجائی جو لایق ایسی شخصون کے
ہے جو از روی اپنی خاندان اور تربیت
کے مستحق عزت کی ہین فقط

ایچ ایچ کورٹنا
انسپکٹر جنرل پولیس
ممالک مغربی و شمالی

در مطبع احباب واقع رورکی باہتمام
حکیم سید امراو علی مہتمم طبع شد

نمبر ۲۸ مطبوعہ ۹ جولای سنہ ۱۸۶۲ء مطابق ۱۱ محرم سنہ ۱۲۷۹ ہجری روز چہارشنبہ جلد

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چہارشنبہ مطبوع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک سے سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایک روپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک دس روپیہ سال ہے اور مدت ادای پیشگی کی تاریخ پہونچنی اخبار سے ایک مہینے تک ہی اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کے حساب سے قیمت لیجاویگی جس صاحب کو خرید اخبار منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا منظور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر لیے جاوینگے اور چار سطر سے کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاویگی اور جو مضمون کہ واسطے فائدہ عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چھاپا جاتا ہی جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین

کابل

صاحب منشی دہلی گزٹ کے ایک کارسپانڈنٹ
مقیمہ کابل ملک افغانستان سے تحریر فرماتے ہین کہ
۲۸ مئی کو عالیجاہ یوسف خان پشیاوری کوتوال کابل نے
کئی سارق بازار شور مین ایک ہندو مہاجن کے مکان سے
گرفتار کرکے حاکم کابل کی حضور پیش کیئے چنانچہ
بعد تحقیقات و ثبوت جرم اونکی نسبت حکم قید کا صادر ہوا
سنا گیا کہ اونمین تین آدمی مسلمان عالیجاہ محمد رفیق خان
کے ملازم تھے اور ایک شخص ہندو مسمی راج کنوار
تہا شام کے وقت سردار محمد علیخان واسطے سیر کے
بابرشاہ کے باغ مین تشریف لیگئے ۞ ۲۹ مئی کو
سید بالو جان سردار کوہیر کا فرزند معہ تین سو
سپاہی اور پچاس سوار جلال آباد سے کابل مین
آنکر دربار مین حاضر ہوا حاکم کابل نے سردار محمد اکرم خان
مغفور کا دیوانخانہ اوسکے فرودگاہ ہونیکے واسطے
دلوادیا اور اوسے کہا کہ تم بہت جلد قندہار کی سمت
جاؤ جب سے محمد اعظم خان نے کابلیون کے
اوپر جو مدار رونکو واسطے تاکید کے متعین کردیا ہے
تب سے قریب ساٹھہ یا سو کابلیون کے
قندہار کو چلے جاتے ہین اوسی تاریخ قریب ستر مرد
اور عورت کے بسبب گرانی غلہ کے حاکم کابل کے
حضور دکانداروںکی نالشی ہوئے اور عرض کیا کہ سابق
دکاندار آرد گندم ایک روپیہ کا ڈیڑھ سیر یا ایک چرک
کم دو سیر بیچا کرتے تھے لیکن اب جسقدر اونکی
دلین آتا ہے اوس نرخ سے دیتے ہین بلکہ غلہ کو چھپا
دیا ہے اور دکانین بند کرکے بیٹھ گئے ہین اگر
آپ کچھہ اونکا تدارک نکرینگے تو ہم لوگ فاقہ کشی کی
نوبت سے مرجاوینگے سردار محمد علیخان نے اپنے الکوزئی خان
اپنے نائب کو حکم دیا کہ دریافت کرو کہ غلہ فروشون نے
اپنی دکانین کہولین یا نہین ۞ ۳۰ مئی کو کابل مین
صبح سے دوپہر کے دو بجے تک خوب بارش ہوئی
ترکستان سے محمد افضل خان کا ایک مراسلہ سردار
محمد اعظم خان کے پاس آیا اوسمین وہ لکہتے ہین کہ حکیم خان
سردار شیر محمد خان نے مجہسے بلخی فرزند حاکم میمنا
مرحوم کی سعی کی تہی مینے اوسکی درخواست سے حاکم
میمنا کے بیٹے کو وہان کا حاکم مقرر کردیا اور چونکہ

حلیم خان نے اپنا ذمہ بابت انتظام کے کرلیا
تھا اسلئے انہنے ترکمان لوگون سے بھی کچھ تحریک
نہین کی اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ حاکم شبرغان نے ترکمان
لوگون سے وعدہ کیا کہ اگر تم شبرغان پر حملہ کروگے تو
مین شبرغان تمکو دیدونگا اور اندخوئی اور تخت بابل
بھی تمکو دلوادونگا جب ہمکو حلیم خان کے اس فریب کا
حال معلوم ہوا تب ہمنے اوسکو کسی حیلہ سے تخت بابل
مین بلاکر قید کرلیا ہے اور میرا ارادہ تہا کہ اوسکو
معہ اوسکے بال بچون کے کابل مین بہیجدون
لیکن تا صدور حکم امیر صاحب ہمنے اس تجویز کو
ملتوی رکہا آپ میرے اس اصل خط کو امیر صاحب کے
پاس روانہ کرکے لکہہ بہیجئے کہ ترکستان مین حلیم خان
کا رکہنا مناسب نہین سردار محمد اعظم خان نے
اوس اصل عرضی کو امیر صاحب کی خدمت مین
ارسال کیا اصل حال تکرار کا جو باہم حاکم شبرغان
اور محمد افضل خان کے ہو رہی ہے یہ معلوم ہوا کہ
محمد افضل خان نے نصر اللہ خان اچکزئی کو واسطے
تحصیل مالگذاری کے شبرغان مین بہیجا تہا ؎

اسٹرسی کو عالیجاہ محمد عمر خان نے سردار محمد علیخان
کی ضیافت علی آباد باغ مین کی تہی اس جہت سے
اوس روز دربار منعقد نہین ہوا صرف قاضی نے
تہوڑے سے مقدمہ جو اوس سے متعلق تہے فیصل کیے ؎
سردار محمد علیخان ہمراہی چند خوانین باغ مذکور مین
تشریف لیگئے اور بعد کہانے ضیافت کے پھر
اپنے محل مین چلے آئے اور بعیر واسطے ملاقات
سردار محمد اعظم خان کے جو واسطے تعمیر ایک اور
باغ کے متصل باغ محمد افضل خان موجود تہے گیا
بکم جون کو قندہار سے یہ خبر سردار محمد علیخان کے پاس آئی
کہ جب سے امیر صاحب کا لشکر قندہار مین گیا غلہ
بہت گران بکتا ہے یعنی گندم ایک روپیہ کے بوزن
ایک من تبریزی فروخت ہوتے ہین باشندگان
شہر نے اسکی نالش امیر صاحب سے کی تہی
امیر صاحب نے اس معاملہ مین حافظجی و غلام محمد خان
سے مشورہ کرکے یہ تجویز کی کہ جسقدر فوج
گرشک مین پہنچ سکے وہان بہیجدیجاوے تاکہ
یہان کے فاقہ کشی بچین چنانچہ سردار محمد امین خان

نذر محمد خان شمس الدینخان ابن الدینخان پسران
سردار سلطان محمد خان وچند دیگر سرداران کو
حکم ہوا ہے کہ معہ اپنی فوج کے گرشک کو چلے
جاؤ اور کچھہ فوج قندہار مین اور باقی ہے وہ بھی
وہان جاویگی امیر صاحب نے ہرات کی یہ خبر سنی
کہ سلطان احمد خان کے بچون کو شاہ نصیر الدین
بادشاہ ایران نے بلایا ہے اور سلطان احمد خان
سبزوار کو گیا ہے ۞ ۲ رجب کو دربار ہو رہا تھا
کہ سردار شیر علیخان کا ایک خط قندہار سے آیا
اوسمین وہ سردار محمد علیخان کو لکھتے ہین کہ کابل
کا انتظام بہت ہوشیاری سے کرتے جاؤ
اور جسقدر فوج کہ ہوسکے یہان بہیجو کیونکہ یہ خبر
سنی گئی ہے کہ فوج ایرانی ہرات مین آگئی
اور دس ہزار فوج معہ ۱۸ توپ کے مشہد سے
ہرات مین آنے والی ہے بلکہ وہ لوگ ایک منزل جانب
ہرات آگئے ہین اور اس بات کا اعتبار نہیں
کرو کہ سلطان احمد خان سبزوار کو چلا گیا ہے
اور شاہ ایران اوسے ناراض ہے یہ خبر صرف تمہارے
فریب دینے کے لئے مشہور کی ہے
قندہار کی سب فوج گرشک کو بہیجدی ہے اب
اب صرف حافظجی اور غلام محمد معہ فوج کے امیر
صاحب کے پاس ہین قندہار مین قتل گرشک کے
بہت گرانی ہے کچھہ فوج ایران کی ہرات سے
فرح مین بھی آنے والی ہے شیرین خان کے
فرزند کو معہ دوسو سوار گرشک جانیکا حکم ہوا ہے
اور امیر صاحب نے مجھکو حکم دیا ہے کہ قندہار خالی
داد خان کے سپرد کرکے تم گرشک کو چلے جاؤ اور
جبتک میرے بہائی فرح مین نہ پہنچینگے مین وہان
رہونگا سردار محمد علیخان اس خط کو لیکر محمد اعظم خان کے
پاس گئے اور کچھہ مشورہ کرکے بوقت غروب آفتاب
بالاحصار مین چلے آئے اوسی روز سیفر بھی چاردہی
سے آگیا ۞
۳ رجب کو سردار محمد علیخان نے افواج غلزئی بہ
سرداری سردار کونیر معہ ایک سو سوار قندہار کو
روانہ کئے عالیجاہ محمد عمر خان اور عتیق اللہ خان دربار
مین حاضر ہوئے اور بعد بجا آوری رسم تسلیمات محمد
عمر خان نے عرض کیا کہ بسبب قید ہونے میرے
آدمیون کے بڑی بدنامی میری ہوئی اور وہ
لوگ سرکاری ملازم ہین اس بدنامی سے مین
چاہتا ہون کہ اونکی عوض مین کچھہ جرمانہ ادا کرون

اگر وہ رہا ہو جاوین سردار محمد علیخان نے کہا کہ مین اونکو بدون سزا دئے کبھی نہین چھوڑونگا خواہ وہ تمہارے نوکر ہون خواہ امیر صاحب کے کیونکہ اونکو چوری کی اجازت نہین ملی ہے ذوچور بہاگ گئے ہین اونکا بتہ جب وے بنلاوینگے تب اونکو گوش وبینی کاٹکر رہا کیا جاویگا تاکہ اور لوگون کو اس سے عبرت ہو حاکم کابل نے چار آرد فروشونکو قید کیا ہے اور حکم دیا ہے کوئی دوکاندار فی روپیہ دو سیر سے کم آٹا نہ بیچے اور اپنے پچاس سوار دیہات مین بھیجے ہین تاکہ وہان سے غلہ لاکر منڈوی مین فروخت کرین ✤

بہ حرف زبانی چند سوداگرون کے جو ابھی قندہار سے آئے ہین یہ حال معلوم ہوا کہ حسب الحکم امیر صاحب کے مرزا ملک محمد غزنی سے قندہار مین روز غلہ بھیجے جاتے ہین اور امیر صاحب گرشک جانیکے لیئے تیاری کررہے ہین فرع مین میر افضل خان حاکم ہے ـ دریائے ہیلمند اور خاش بہت طغیانی پر ہے امیر صاحب نے حکم دیا ہے کہ کچھہ مشک اور تختے اونپر ڈال دئی جاوین تاکہ فوج آسانی سے عبور کرے کابل مین دوتین روز سے یہ خبر ہے کہ امیر صاحب نے قندہار سے جانب گرشک کوچ کیا اور تین پلٹن خراسانی اور ایرانیونکی چھنونیین فرع مین آگئی ہین صاحب خبر لکھتے ہین کہ ابھی یہ خبر تحقیق نہین ہے اگر یہ خبر صحیح ہوگی تو سردار محمد اعظم خان عنقریب قندہار کو چلی جاوینگے

فقط از آفتاب عالمتاب

علی گدہ

صاحب اخبار عالم بحوالہ کارسپانڈنٹ ملتان کے تحریر فرماتی ہین کہ اسجگہہ ایک شخص بصورت سپاہی کے گرفتار ہوا اوسکی بازو پر ایک تعویذ جسمین ایک چٹھی ملفوف تہی بندہا تہا وہ چٹھی شہر مین واسطے پڑہنے اور ترجمہ کے جابجا بھیجی گئی صرافی اور ہندی اور بنگلہ اور پنجابی اور مارواڑی کوئی خط ثابت نہوا جو اوسکا مضمون

پڑتا جاتا آخر یہہ معلوم ہوا کہ یہہ خط مرہٹی تحریری
وہ چٹھی واسطے ترجمہ کے گوالیار کو گئی ہے دیکھیے
بعد پڑھے جانیکے جو کچھہ اوسکا حال ہوگا اطلاع
۱۵ جون کو فتح علی اہلکار رشناہ دہلی جو بہوپال سے
گرفتار ہوکر آیا تہا بحراست چند نفر سواران و
کنسٹبل بسوارے بہلی دہلی کو روانہ ہوا فقط

بیکانیر

اور صاحب اخبار موصوف ایک خط سے
تحریر کرتے ہین کہ علاقہ بیکانیر مین مرض ہیضہ کا
بہت زور [illegible] خصوصاً مقام بہٹنیر کے
متصل سات گانو اس وبا سے اوجڑ گئے
مہاراجہ صاحب والی بیکانیر وبا ہیضہ کے
پہیلنے سے اپنے علاقہ مین واسطے خبرداری
غربا کے دورہ فرماتے ہین لشکر مہاراجہ صاحب
مین ایک شخص سپاہی کو ہیضہ ہوا بسبب درد اور
تکلیف کے وہ شخص کوئین مین گر پڑا جب آدمیونکو
خبر ہوئی اوسکو کوئین سے نکالا زندہ اور صحیح
سالم نکلا اور وجہ گرنے کی اس شخص سے دریافت
کی تو اوسنے جواب دیا کہ میرے درد شکم بہت تہا
یکایک وہ درد کم ہوا تہا نیکلنے نجاست طبیعت
چاہی جب مین کوئین پر گیا کوئین سے باہر پانی نہ پایا
آخر کوئین مین گر پڑا اور کوئین کے اندر ایک ڈنڈے کے
سہارے سے جو اس علاقہ کے کوئین ہوتے
ہین زندہ رہا اطلاع اس حال کی مہاراجہ صاحب کو
ہوئی اونہون نے اوس شخص کو بلا کر اور سبب
حال دریافت فرماکر سو روپیہ اور پانسو بیگہ زمین
واسطے زراعت کے عطا کی فقط

ظہور معدن

اخبار مرقومہ بالا مین بحوالہ نور الانوار سطور ہے
کہ ضلع سنگبہوم مین ایک تانبے کی کان نکلی ہے
ایک صاحب انگریز نے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
بنگال سے درخواست کی ہے کہ اگر ہمکو گورنمنٹ
مقرر کرے تو ہم اوسکی تحقیقات اور کیفیت
بخوبی لکہین سبلپور کے اطراف مین آنریبل
سپرنٹنڈنٹ انجینیر ریلوے نے سفر کیا تو اوس
مقام پر جہان جہان ندی گذرتی ہے دیکھا کہ

وہان لوہے کا بین بڑی بڑی ہین اور بانیا ہی
کہین کہین نکلتا ہے

اہل روس

وہانکے بڑے پادری نے انجیل کو زبان مارخا
مین ترجمہ کیا ہے مارخالوک تاتاریونکی چار قومون
مین سے ہین چنانچہ دو قوم کو روسیون نے
مذہب عیسوی مین داخل کرلیا ہے اور جسقدر
تاتاریون اونکا تسلط ہوتا جاتا ہے وہانکی رعایا
کو اپنے مذہب مین ملاتے جاتے ہین شہر
پیگن مین قوم روس کے فاضلون نے ایک
رصدمشاہدات اجرام فلکی اور تاثیرات متقیات طبیعی
کے واسطے تیار کی تھے فقط از اودہ اخبار

حیدراباد دکن

اس ریاست مین وہانکا وزیر باتدبیر سالار جنگ
معاندونکی طرفسے بڑے خوف وخطر مین رہتا ہے
اندنون مین یہہ تجویز ہے کہ ایک رسالہ پانسو
سوارونکا اپنی حفاظت کے واسطے بہرتی
کرے کہتے ہین کہ اوسمین کوئی جوان پانچ
فیٹ چھ انچہ سے کم نہوگا اور وردی مثل
سواران گارد انگریزی کے بہت صاف
وزرق برق کی ہوگی حیدراباد کی ریاست
مین بہت ابتری رہتی ہے اور اجنبی آدمی کے
امن وحفاظت بہت کم ہے فقط از اودہ اخبار

خاندان پیشوا

بہٹور کے رئیسون کا مال جو کروی کے مقام پر
ہنگام غدر ۱۸۵۷ء مین سرکار انگریزی کی فوج
ظفرموج کے ہاتھہ آیا تہا دوماہ حال کو بروز
دوشنبہ کلکتے مین نیلام ہوئیوالا تہا ایام غدر
مین اوس خاندان کے دو لڑکے خوردسال
نراین راو اور مادہو راو تہے جنمین سے ایک
ایک بحالت قید فوت ہوا اور دوسرا جو
زندہ ہے بریلی مین بحفظ وخبرگیری سرکار
تعلیم پاتا ہے یہ خاندان اونکے متوسلون
اور مختارون کے نادانی اور شرارت سے
برباد ہوا ورنہ وہ دونون لڑکے اتنی
سمجہہ نہین رکہتے تہے جو کسیطرح کی بغاوت

اس سرکار عظمت مدار سے کرتے یا سرکار سے
ہوا خدا وہ ہوتا بیشتر اخباروں میں لکھا تھا کہ
کروی کی لوٹ سے فوج سرکار کو قریب
تین کروڑ کے مال ہاتھ آیا اب فرینڈ آف
انڈیا اخبار سے واضح ہے کہ جو مال بنیلام
ہونیوالا تھا تخمینا پچاس لاکھ روپیہ کی مالیت
کا ہے علاوہ اسکے بارہ لاکھ روپیہ نقد
نکلا تھا کہ وہ بطرف سرکار آیا مگر وہ روپیہ
بھی فوج پر بطور انعام غدر کے تقسیم ہوگا
اور بالفعل اوس پر پانچ روپئے سیکڑا
سود سرکار کے ذمے جمع ہوتا ہے اسکے
سوا تینتیس لاکھ پچاس ہزار روپیہ ان
رئیسونکا جمع تھا وہ بھی سرکار میں ضبط ہوا
اور آٹھ لاکھ روپیہ کی جاگیر تھی وہ بھی لے
لی گئی نواب باندہ اور اوس خاندان کی
لوٹ سے پانچ کروڑ روپیہ سے زیادہ
مال ہاتھ آیا اور دہلی اور لکھنؤ کا کچھ حساب
نہیں ہے جن سپاہیوں نے اوس زمانے
میں شجاعتیں کی نہیں وہ مالامال ہو گئے فہرست
مال نیلامی کی مرتب کرنے والوں کی زبانی
لکھتے ہیں کہ ایسے جواہرات اور زیور اور موتین
اور جڑاؤ رقمیں اور سونے اور چاندی کے
سکے ہندوستان میں پیشتر کبھی معرض نیلام
میں نہیں آئے فقط ایک سرپیچ ۳۶ ہیرے
بڑے ہیرونکا ہے اور ایک دگدگی ایسی
بیش بہا ہے جسمیں ۲۴ بڑے بڑے
زمرد نہایت شفاف اور ۱۸ موتی بیش آب
و تاب کے قد و قامت کی برابر بہم ہونے
دشوار ہیں اور چار یاقوت از بس خوشرنگ
اور پچیس ہیرے کلان علاوہ ہوتیوں کے
اور زمردون کے لڑیونکے لگے ہوئے
ہیں واقع میں اگر خریدار اور قدردان ہوں
تو یہ اسے خود ہی ایک رقم بہت بڑی قیمت
کی ہے مگر جس میں کہ ایسی رقمیں کئی
ہوں اور اونکے سوا اور بہت سا مال ہو
تو پچاس لاکھ روپیہ بہت کم آنکا گیا ہے اور

علاقہ ناگپور

وہان بہی سرکاری مدرسون کے مقرر ہونیکی
لئے بندوبست ڈپٹیش سے مسٹر لونگمصاحب
بعہدہ انسپکٹری مقرر ہوئے ہین اوس علاقہ
مین ابتک کوئی مدرسہ سوا پادریون کے
مدرسی کے نہ تہا صاحب موصوف نئے
مدرسے مقرر کرینگے فقط ازاودہ اخبار

الہ اباد

یہان بڑا انتظام ہو رہا ہے کہ کمال عجلت کے
ساتھہ شعبہ ریلوے بنگالے سے ریلوے
ممالک مغربی ملا دیا جاوے اور صاحب لکہتے
ہین کہ امراض مختلفہ بہی بڑہتی جاتی ہین گرمی جو بدستور بارش
کم نہین ہوئی الخ

بنارس

عرصہ ڈیڑہ برس کا ہوا کہ ایک شخص مولچند
نامی باشندہ لکہنو کا بنارس مین آیا و محلہ
شیوالہ مین دوکان خوردہ کی کرنے لگا
اکثر لوگونکا مال نقرئی و طلائی بطور رجاگر باعتبار
دلالی شہر مین واسطے فروخت کے لیجاتا اور
اور فروخت کرکے روپیہ اوسکا اون لوگون
جسکا مال ہوتا پہنچا دیتا آخر ایک روز وہ
مولچند پرسوداس مہاجن کی دوکان پر معہ
مسمی برجو شخص معتبر کے جسکی مکان مین
وہ رہتا تہا گیا اور کہا کہ اگر تمہارے پاس
کوئی چیز قابل فروخت کے ہو تو دو ایک شخص
امیر آیا ہے ہم بیچ دین تب پرسوداس نے
ایک عدد مالائی مروارید قیمتی الف ۱۰۰۰
تین سو روپیہ کا اسباب نقرئی تہالی
وغیرہ دیا اور اون دونون نے دو تین روز
کا وعدہ کیا کہ ہم روپیہ خواہ مال دینگے دو
تین روز بعد معلوم ہوا کہ مولچند مذکور کہین
بہاگ گیا پرسوداس مذکور اوسکی تلاش مین
تعاقب کنان طرف الہ اباد کی گئے اثناء راہ
مین بمقام طمانچہ آباد معہ رام کشن پسر برجو
مذکور کے گرفتار کیا تب مولچند مذکور نے کہا
کہ تم بنارس چلو ہم تمہارا مال تمکو واپس کر
دینگے ہم واسطے اشنان وہونڈہن دختر

اپنی بہی کے الہ اباد جاتے تہے کچہہ بہاگے نہ
تہے غرض پرسوتم داس کو اسطور سخنان
مردم فریب سے دام فریب مین لایا کہ
اوس بیچارے نے اس بات کو سمجہا
بلکہ اپنے اطلاع کرنے سے جو تہا نہ بہیلوپور کو
کرائی تہی نادم ہوئے مولچند کو لیکر بنارس آئے
تب مولچند ورجو مذکور کی دوکان پر آسے
کہ ہم کل صبح کو روپیہ خواہ مال دینگے مال شہر
مین گیا ہے وبذریعہ فہمائیش کیشورام خزانچی
کلکٹری کے پرسوتم داس کو راضی کیا دوسرے
خود بحضور صاحب مجسٹریٹ بہادر ازالہ
حیثیت عرفی کا سوال دیا کہ مین مرزا پور گیا تہا
پیچھے میرے مسمیان پرسوتم داس و کیشورام
خزانچی نے براہ ناحق مجکو بدنام کیا کہ مولچند
بہاگ گیا میری طرف ایک خرمہرہ الکا
نہین ہے فقط غرض لکہنے نام کیشورام سی
یہہ تہی کہ وہ فہمائش مین دربیانی تہے الحاصل
دوسرے روز پرسوتم داس کا جواب
داخل ہوا بوقت تلاشی کے مکان مدعا علیہ
سے مال مسروقہ برامد ہوا بعد تحقیقات مولچند
مدعا علیہ ایک برس بجرم ضامندار و شریکدار
چہہ ۶ مہینے قید ہوا اور بہ نسبت مال کے مدعیکو ہدایت
دلوانی ہوی کہ وہان سے بعد ہونے نالش
جایداد مدعا علیہم قرق ہوی ہے — یکم جولائی
سی خزانہ کلکٹری بنارس کا روپیہ
خزانہ بنک بنارس مین جایگا یہ خزانہ شکست
ہوجایگا کسیقدر جز دی کام رہیگا فقط از مفید خلائق

اگرہ

حوالات فوجداری مین ایک عجیب معاملہ
پیش ہوا کہ ایک سپاہی نے جو مقدمہ لوٹ
تاجگنج مین ماخوذ تہا شام کو جسوقت حوالاتی
لوگ فراغت کے واسطی جاتی ہین ایک
خالی بندوق سنگین چڑہی ہوی اوٹہا لی اور
اوپر پہرہ والہ کو زخمی کیا اور پہر بہاگنا چاہا چنانچہ
اور سپاہیان نے اوسے چارون طرف
سے گہیر لیا مگر چونکہ اوسکی ہاتہہ مین معہ سنگین

سند وق تھی کسیکی ہمت نہ پڑی کہ اوسے
گرفتار کرے اور دو چار کانسٹبل جو اوسکے
قریب گئے تھے وہ زخمی ہوے چنانچہ
وہ اسیطرح مقابلہ کرتا ہوا دروازہ احاطہ
کچہری تک پہنچا اودہر سے صاحب سپرنڈنٹ
بہادر پولیس جو کچہری فوجداری کے قریب رہتے
ہین آئے اور نہ چاہے کہ وہ سپاہی حملہ کرے
کہ صاحب نے پستول سے اوسکے گولی
ماری کہ وہ گر گیا زخمی کانسٹبل اسپتال مین ہین
ایک کے زخم کاری لگا ہے جو کچہہ اس مقدمہ کا
اور حال ہوگا آیندہ درج پرچہ کیا جاویگا ٭

از مفید خلایق

دواب

حسب منظوری جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
پرگنہ جات چائل اور کڑا اور کرالی اور اتہرین
واقع میان دوآب ضلع الہ اباد علاقہ عدالت
مطالبہ خفیفہ واقع الہ آباد مین شامل کئے گئے

از اخبار بالا

دریای اٹک

ایک عنایت فرما راولپنڈی سے تحریر فرماتے
ہین کہ شام کے وقت پل دریاے اٹک
طغیانی دریا کے باعث ٹوٹ گیا اور تین کشتیان مع چند
ملاحون کے بہہ گیئں جنکا پتہ وقت تحریر تک
کچہہ نہین لگا اور باقیماندہ کشتیان بعد دو سپاہیان
سرزمینیا ولور پکڑی گیئں مگر دو سپاہی
اس دار و گیر مین ڈوب مرے اور
چونکہ دریا کمال زور شور پر ہے عبور
مسافرین فی الحال مشکل ہوگیا ہے ایک
عورت نے اپنے یار کے رفاقت کے جوش
مین اپنے خاوند کو مار ڈالا تہا سزا اوسکی
جو کچہہ ملیگی پیچہے سے درج کرینگے از کوہ نور

اجمیر

دو تین روز کا عرصہ ہوا کہ علاقہ راسیرمین
ڈاک لٹ گئی اور ہرکارہ ڈاک کے چار زخم
تلوار کے ایسے لگی کہ شاید یہہ بیچارا جان بر
نہ ہوا ہوگا غارتگر دو شتر سوار تہے ایک

مہینے کے عرصہ میں ڈاک کئی بار لٹ گئی دیکھا چاہئے کہ اہالیان پولیس اسکا کیا بندوبست کرتے ہیں ✤ از مفید خلایق

ایک صاحب یورپین کا پھانسی پانا

عہد سرکار انگلشیہ میں کیا عدل و انصاف ہے اور مکافات پر کسقدر اعتصاف کہ اگر کوئی قوی کسی ضعیف پر ظلم کرتا ہے فوراً اپنے کیفر کردار کو پہونچتا ہے نہ حکام والا مقام کو ہرگز جانب داری کسی کی منظور ہے اور نہ اصلاً کوئی امر خلاف انصاف مخطور تصدیق اس قول کا یہہ ہے کہ تہوڑے روز گذرتے کہ مسٹر رڈ صاحب بمقام راولپنڈی ایک راس بہیڑی فیض الہ نامی کو براہ زبردستی پکڑ کے اپنے مکان کو لانے لگا فیض الہ مذکور صاحب کے پاس آیا اور کہا کہ یہہ بہیڑی میری کیا بہن ہے اسکو چہوڑ دو اسکی عوض میں اور بہیڑی دونگا مگر اوس وقت بزعم حکومت صاحب کے خیال میں یہہ بات نہ آئی جب کہ فیض الہ نے اصرار کیا اور اوسکا پیچھا نہ چہوڑا تو ازراہ جہالت صاحب نے اوسکی طرف اینٹ پتھر پہینکنے شروع کئے اس پر بھی وہ باز نہ آیا صاحب کو غصہ ہوا اور حالت غصہ میں بندوق جو اوس وقت اوسکے ہاتھہ میں تھی ڈرانے کے واسطے اوسپر بجا کر چلائی مگر وہ ان دہمکیوں سے مطلق نہ ڈرا اور اپنے مال کے لالچ سے فریاد کرتا ہوا مکان مسکن صاحب تک چلا آیا یہہ امر صاحب کو سخت ناگوار گذرا اور زیادہ تر غصہ آیا اوسی حالت غصہ میں بنگلہ کے اندر سے بندوق کہ جسمیں گولی بہری ہوئی تھی اوٹھا لایا اور فیض الہ کی جانب شست لگا کر بندوق داغ دی که بمجرد لگنے گولی کے فیض الہ مرگیا کماندر کہ موقع واردات سے قریب تھا اس واردات سے مطلع ہوا تو اوسنے اکر رڈ صاحب مدعا علیہ کو گرفتار کیا بعد ازاں مقدمہ دایر عدالت ہوا اور بعد تحقیقات مدعا علیہ واسطہ تجویز سزا کے محکمہ سوپریم کورٹ بمقام کلکتہ بہیجا گیا عدالت

سوپریم کورٹ ہین مدعا علیہ کے اوپر از روی
تحقیقات مقدمہ جرم قتل عمد ثابت ہوا اور
بپاداش جرم حکم سزا دہیہ انسی مدعا علیکو
سنایا گیا کہتے ہین کہ اوسوقت مدعا علیہ نے
بہت سے گواہ اپنی صفائی کے گذرانے اور اپنی
بریت ہین ایک محضر کہ جسپر پانچہزار اشخاص
یورپین کے دستخط تہے بحضور فیض گنجور جناب
گورنر جنرل صاحب بہادر کے پیش کیا
ازانجاکہ ہر حال ہین سرکار کو انصاف
کرنے پر نظر ہے تدبیر پرند و براوسیکا کام
نہ آیی تہ جناب معلی القاب نواب گورنر
جنرل صاحب بہادر نے اوس محضر پر نظر
فرمائی اور نہ حاکمان سوپریم کورٹ نے
گذرانے گواہان صفائی پر کچہہ لحاظ کیا آخرکار
۱۴ رجب کو مدعا علیہ نے بمقام کلکتہ پہانسی
پائی فقط از دہلی گزٹ

مراد آباد

تکبر عزازیل را خوار کرد بزندان لعنت گرفتار کرد
ہر شخص جانتا ہی کہ ابلیس پر تلبیس نے
غرور سے کیا ثمرہ پایا فرعون ملعون کو
اسی تکبر اور غرور نے دریا مین ڈوبایا
نمرود مردود و مغرور کا مغز پشہ نے کہایا
علاوہ ان قصص سابقہ کے اس زمانہ مین
بہی بچشم خود بہتیرونکو دیکہا [illegible] اپنے کانو
سے سیکڑونکا حال سنا کہ جو [illegible] تہا
عجب و غرور کرکے ذرا [illegible] متکبر
ذلت و خواری کا موہنہ پر کہایا جو اکڑ کر
از راہ کبر و منی دوڑکر چلا دوسرے روز
اوکہٹ پڑا اور خاک مین ملا ؛ شعر ؛
افتادگی برآورد از خاک دانہ را گردن کشی
بخاک نشاندش نہ را ؛ جو کوئی ظالم مغرور
از راہ نخوت یا نشہ حکومت اپنے زیر دست
مسکین غریب و غربا پر ظلم و زیادتی کا روادار ستانا
ہوا کچہہ عرصہ نگذرا کہ اس پر انتقام مین تو ام
از مکافات عمل غافل مشو گندم از گندم بروید
جو ز جو اوسکے خمیازہ مین گرفتار نہ ہوا

مصداق اسکی خبر سید افضل علی انسپکٹر
سابق مراداباد کی ہے کہ جو ہمارے ایک
معزز کارسپانڈنٹ نوازشنامہ مورخہ
۲۲ رجون مین مقام مراداباد سے تحریر
فرماتے ہین کہ سابق مین سب انسپکٹر مذکور
بعلت جعل چہہ ماہ کیواسطے قید ہوے تہے
اور بعد مین اپیل سے بحکم حاکمان نظامت
عدالت اگرہ کے رہا ہو گئے جبکہ رہا ہوکر
یہان آے دوسرا مقدمہ اخفاے واردات
کہ جو اوسی عہد کا تہا بحضور سید امداد علی صاحب بہادر
ڈپٹی کلکٹر ضلع مراداباد پیش ہوا اور
تحقیقات سے نسبت مدعا علیہ مذکور کی
حسب اطمینان عدالت بخوبی قصور پایا گیا
اس مرتبہ پہر سید صاحب مذکور بپاداش
قصور چہہ ماہ کے واسطے باشقت مع دوسو
روپیہ جرمانہ کے قید ہوے بری بات کا
انجام برا ہوتا ہے جس زمانہ مین کہ حضرت
کوتوال تہے یہہ زور و شور تہا کہ العظمت للہ
جس طرف کو حضرت کا گذر ہوتا تہا غریب
وغربا صورت دیکہہ ایسا ڈرتے تہے کہ جیسی
قصائی سے گای کانپتی ہے ایام غدر کی بدولت
سید صاحب بڑے نیک نام ہوگیے تہے بسبب
پانے انعام و جاگیر وغیرہ کے خدا اور رسول
اور اپنی ہستی کو بالکل بہول گئے تہے
ایام غدر مین ہزارون بیگناہ کو پہانسی پر
جبر ہوا یا سیکڑون غریب مظلومون کو اپنی
ضد و کد سے قید مین ڈلوایا حضرت کی عادات
اور اخلاق کے ایسے کارنامہ مین کہ اگر ایک
دفتر لکہا جاوے تو بہی تمام کمال حالات نہ
لکہے جاوین یہہ تو انکے اخلاق کا ادنے ذکر
ہے کہ ایام غدر مین قصبہ مصطفےٰ پور واقعہ
ضلع مراداباد کے باشندگان قریب
آٹہہ نو ہزار کے لائق دار تجویز کئے تہے
لیکن حاکمون کے یہان انصاف ہے جو
قصور وار نکلا وہ سزایاب ہوا باقی بیگناہ
تصور ہوکر چہوٹ گئے جبر اور تکبر مزاج مین

جبر اور تکبر مزاج مین کسقدر تہا کہ تمام
ضلع مرادآباد مین کوئی شخص راضی اور خوشنود
نہ تہا اور کسیکی زبان سے سوا کلمۂ بد دعا انکے
اونکے واسطہ نہین نکلتی تہی آخر کار آوازۂ
خلق نقارۂ خدا اونکا حاصل ہوا کہ تدارک
اونکے واسطے کامل ہوا بترس از آہ
مظلومان کہ ہنگام دعا کردن اجابت از درحق
بہر استقبال می آید فقط

رشوت کی سزا

تحریر آمد بریلی سے معلوم ہوا کہ سید
اولاد حسین سررشتہ دار انکمٹکس ضلع بریلی بجرم
رشوت ستانی واسطہ چہہ ماہ کے قید ہوے
لکہتے ہین سابق ضلع بریلی انکے حال پر نہایت
نظر پرورش رکہتے تہے اور بڑی خاطر کرتے تہے
اوس سبب سے کچہہ اونکے دماغ مین بہی خلل آگیا تہا
اب اس مقدمہ کا اپیل بحضور حکام والا مقام
تعامت عدالت آگرہ ہونے والا ہے خدا کرے
انصاف ہو ہمارے کرمفرما مفصل حال مقدمہ کا
تحریر نہین فرماتے ورنہ مفصل حال درج اخبار
کرتے مگر ہمارے عنایت فرما اتنا اور ارقام
فرماتے ہین کہ صرف رشوت ستانی ہی کے
مقدمہ مین سررشتہ دار مذکور سزا نہین ہوے
بلکہ ایک مقدمہ دوسرا بہی تہا کہ کسی غریب
کی قبر توڑ کر اوسکی زمین اپنے مکان مین ملا
لی تہی فقط

رورکی

انجام برسیہ کاری کا ذلت وخواری ہے
اور اخیر بر فسق وفجور کا بدنامی و گرفتاری خصوص
زنا کہ تمام افعال قبیحہ سے بدتر ہے اور شنایع
و قبایح سے اشنع و اشر کہ اسکی خواہش مین
انسان کیسے کیسے فعل بد کا مرتکب ہوتا ہے
کیسی قباحت اور بیحیائی اختیار کرتا ہے یہان تک
کہ جب بے استطاعت عاجز ہوتا ہے چوری
کرنے پر آمادہ ہوتا ہے اللہم احفظنا من
کل الشرائر بیان اوسکا یہہ ہے کہ سارجنٹ
پلٹن نمبر ۵ نے کہ ایک مبہم فاحشہ سے اسکی آشنائی

تھی کسی گورہ کے مکان میں سے چھہ
گلاس چرائے اور بعوض حظ النفس دو
گلاس اوس میم کو دئے اور چار گلاس
ایک دوکاندار بازار لعل کرتی کے ہاتھہ فروخت
کیے کہ قیمت اوسکی بہی بوجہہ خوشی عیشی صرف
کیے اور میم نے دو گلاس بعوض دو روپیہ کے
چاند خان سوداگر ساکن روڑکی کے ہاتھہ
بیچڈالے جب لعل ناتک نے اون گلاسونکو
چاند خان سوداگر کی دوکان میں پہچانا دعوے
اپنا بمحکمہ صاحب جنٹ کنپ روڑکی پیش کیا
چنانچہ سوداگر مذکور مع گلاس طلب ہوا اوسنے
بیان کیا کہ یہہ گلاس میں نے میم اسٹیبل سے
خریدے ہیں حسب بیان اوسکے میم مدعا علیہ
ماخوذ ہوکر طلب ہوئی اوسنے عدالت میں حاضر
ہوکر حال مقدمہ راست راست بیان کیا کہ فلان
سارجن نے یہہ گلاس مجکو دئے ہیں اور مجھے
نہیں معلوم کہ یہہ مال چوری کا ہے یا سارجن مذکور کا
اوسی روز سے وہ سارجن حوالات گارد میں
مقید ہوگیا چار روز تک یہہ میم اسٹیبل حوالات
میں رہی اور خبر ہے کہ پلٹن میں کورٹ مارشل واسطے
تحقیقات گورہ مدعا علیہ کے جمع ہوا تھا لیکن ابتک
حال دریافت نہیں ہوا کہ واسطے سارجن مدعا علیہ کے
کیا سزا تجویز ہوئی لیکن بعد دریافت آئندہ درج اخبار
کرینگے فقط اور اس ہفتہ میں خیر مرتبہ بارش
خوب ہوئی اور نرخ غلہ ارزان ہے اور اسجگہہ
منادی ہوئی ہے کہ بمقام ناگپور ایک پلٹن قلیون کے
کہ پینیر پلٹن کہتے ہیں بھرتی ہوگی جس کسی قلی مزدور
معمار نجار کو نوکری کرنی ہو وہ اون سپاہیون
کے پاس جو بازار روڑکی میں ٹھہرے ہوئے ہیں حاضر
ہوکر نام اپنا لکھوادے فقط اس ہفتہ میں
خوشنویس مطبع ہذا بضرورت عشرہ محرم
رخصت پر گیا ہے دوسرے محرر سے
یہ پرچہ اخبار لکھوایا گیا اطلاعاً بخدمت ناظرین گذارش کیا

در مطبع احباب واقع روڑکی باہتمام
سید حکیم امراؤ علی طبع شد

تمام

نمبر ۲۹ مطبوعہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۸۶۲ء مطابق ۱۸ محرم سنہ ۱۲۷۹ ہجری روز چہارشنبہ جلد

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ میں ایک بار بروز چہارشنبہ کے مطبع ہذا سے طبع
ہوتا ہے اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک سالانہ
بارہ روپیہ اور ششماہی ایکروپیہ اور پیشگی معہ محصول
ڈاک نو روپیہ سال ہے اور مدت ادائی پیشگی
تاریخ چھپنے اخبار سے ایک مہینے تک ہے اور بعد
اوسکی سالتمام یا ماہوار کے حساب سے قیمت لیجاویگی
جس صاحب کو خرید اخبار منظور ہو تو بذریعہ
خط طلب فرماوین یا اطلاع کسی مضمون کا ضرور
ہو تو اطلاع بخشیں اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر
ہوگی اور چار سطر سے کم کوئی عبارت نہ لیجاویگی
اور جو مضمون کہ واسطے فائدہ عام کے
چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم
کا کام انگریزی فارسی ناگری چھپتا ہے جو صاحب
چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہیں
تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشیں

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ بحوالہ بمبئی ٹیمس اخبار
تحریر فرماتے ہین کہ دربنولا گورنمنٹ نے یہ
خبر پائی ہے کہ افواج سردار سلطان احمد جان
والی ہرات اور امیر دوست محمد خان والی کابل کے
فیما بین ایک معرکہ جنگ وجدل واقع ہوا مگر ہنوز
یہ معلوم نہین کہ نتیجہ اوسکا کیا ہوا جو کچھ حال آئندہ
دریافت ہوگا حوالہ قلم سوانح رقم کیا جائیگا
فقط از اخبار آفتاب عالمتاب

پانڈورنگ راو

اس شخص کا اصلی نام ستیا رام باپ کا نام سدا شیو
قوم برہمن دکھشنی ہے جب نانا دھونڈہو پنتہ کا بڑا
بھائی ملقب بہ دادا جی فوت ہوا اوسکی بی بی نے
اس ستیا رام کو اپنی فرزندی مین لیا اور پانڈو
رنگ راو اوسکا لقب مقرر کیا اور یہی یہہ شخص
نانا کے خاندان مین داخل ہوا اور یوما فیوما
اقتدار بڑھتا گیا کہتے ہین کہ ایام غدر مین نانا کی
طرف سے بطہور خاص کا بہی حاکم تہا اور بعد تسلط
سرکار کے نانا کے ساتھہ بہاگ گیا بالفعل
علاقہ جموں سے گرفتار ہو کے ۲ جون سنہ ۶۲ع کو
کانپور پونہچا چنانچہ اوسکے پونہچنے کا حال مفصل شعلہ طور
مطبوعہ ۴ جون مین درج ہوا یہان اوسپر قتل
صاحبان انگریز کے کئی مقدمے قائم کیے گئے
اور اوسکی پیروی کے واسطے سرکار کیطرف سے
حسب حکم جناب مستطاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
ممالک مغرب وشمال کے جناب سید ناصر علیخان بہادر
ذوالقدر ڈپٹی کلکٹر الہ آباد مامور ہوکے ۲۳ جون کو
کانپور مین تشریف لائے حسب حکم سرکار کے
جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر نے راو مذکور کو
بہی مختار کرنیکا ایما فرمایا مگر کسی مختار نے
اوسکی مختاری کو قبول نکیا ۲۶ جون کو منجملہ
مقدمات کے ایک مقدمہ قتل صاحب محل گہر
کا صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کانپور کے
حضور مین پیش ہوا جناب ذوالقدر بہادر
مختار سرکار بہی موجود تہے اور راو مدعا علیہ
بہی حاضر کیا گیا اوس مقدمے کی مجمل کیفیت

یہ ہے کہ شیوراج پور کے علاقہ مین چونی پور
کے متصل ایک محصول گھر تھا اون ایام منحوس مین
وہان کا صاحب مع اپنی میم کے بٹھور مین
گرفتار ہوا اور چھیدا گھاٹ پر پیپل کے درخت
قریب قتل کیا گیا پہلے سرکار کے گواہون نے
اظہار دیا نراین راو ساکن بٹھور نے یہ لکھوایا
کہ یہ رنگ راو غدر مین بٹھور کا حاکم ذی اختیار
تھا اور اوسکے سر پر کوئی اور افسر نہ تھا ابھا
دہنک وٹاری وغیرہ سب اوسکے فرمان بردار
تھے جب محصول گھر کا صاحب مع اپنی میم کے
گرفتار ہو آیا انہون نے اپنی زبان سے
اوسکے قتل کا حکم دیا چنانچہ انکے توابع نے
چھیدا گھاٹ پر لیجا کے درخت پیپل کے متصل
اوسکو قتل کر ڈالا اوسکی میم حاملہ تھی بائیون
کے الحاح و اصرار سے مقید رہی بٹھور سے
بھاگنے کے وقت وہ بھی قتل ہوئی مسمیان
شیو چرن ہندو سنگہ سیتا رام کالی شنکر
نراین بھوانی ولد چھیدا جو چھیدا گھاٹ پر رہتا ہے
اور اوسکی باپ کا وہ گھاٹ بنوایا ہوا
ہے نبی بخش منیا مل بتسی دہر آباجی شاستری
چتنی سنگہ تھانہ دار گنپت راو جامدار یعنی خزانچی
شیودین اہینڈل نے نراین راو مذکور
کے بیان کی حسب ضابطہ عدالت تائید کی
اظہارون کی تصدیق کے وقت راو مذکور نے
جو سوال کئے گواہون نے اوسکی معقول
جواب دئے نراین راو نے کچھہ گفتگو مقدمے
سے خارج کی یعنی کہا کہ مین تمکو نصیحت کیا کرتا تھا
کہ یہ خونریزی بہتر نہین اور ایسا خون ناحق ضائع
نجائیگا اسبات کو سنکر راو مذکور کو رنج ہوا طرفین
سے بدمزگی کی گفتگو ہونے لگی جناب صاحب
مجسٹریٹ بہادر نے ممانعت کی غرض وہ گفتگو
موقوف رہی یہ گفتگو بحث سے خارج تھی
اسلئے اظہارون مین درج نہوئی راو مذکور کا
ایک خدمتگار ٹلوا نامی بھی گواہ تھا اور اپنی بیان کی
تصدیق کر چکا تھا مگر جب اظہار سنائے گئے
اوسوقت بیان اول سے پھر گیا اور کہنے لگا کہ

عملہ پولیس کے جبر سے وہ اظہار دیئے لکھوایا
تھا ظاہرا اس انحراف کا سبب یہ معلوم
ہوتا ہے کہ راو مذکور نے جب گواہوں سے
سوالات کئے اوسوقت آبدیدہ ہو کے
ملوا کیطرف دیکھکے کہنے لگا کہ اسکو چار برس کی
عمر سے مینے پالا تھا یہ بچپن سے ہمارے
یہاں پرورش پاتا رہا شاید ان دردانگیز
کلمات نے اوس کے دل مین تاثیر کی
اس سبب سے اوس نے حقوق نمک خواری
کی رعایت مقدم سمجھی اوسوقت ذو القدر بہادر نے
جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر سے عرض کیا
کہ یہ حکام کے روبرو گواہ کو تعلیم ہوتی ہے
صاحب ممدوح نے فرمایا کہ آپ یہ عذر عدالت
سشن مین کرسکتے ہین ؀

۲۷ تاریخ کو مدعا علیہ کے اظہار قلمبند ہوئے
اوسنے لکھوایا کہ نہ مین بٹھور کا حاکم تھا نہ کوئی
میرے حکم سے گرفتار ہوا نہ کوئی قتل کیا گیا
تانتیا راو کے کارخانہ فوج و مال مین مجھے
کچھہ اختیار نہ تھا صرف اوسکے اہل و عیال
کی حفاظت کے واسطے بٹھور مین رہتا تھا
اور صاحب محصول گھر جب گرفتار ہو آئے
اوسوقت آبھا دہنک دتاری سے کہکے صاحب
کو مینے اپنی حفاظت مین رکھا تھا بغیر میری اطلاع
کے فوج والون نے قتل کر ڈالا جب نانا بھاگا
مین بھی اپنی جان بچانے کو اوسکے ساتھہ گیا اور
ہر ایک معرکے مین بالا راو نانا راو و نواب باندا
راو جہانسی فیروز شاہ تانتیا ٹوپی وغیرہ کے
ہمراہ رہا آخرکار سب کا ساتھہ چھوڑ کے فقیر
بن گیا اور جنگل جنگل پہاڑ پہاڑ جی پور دہلی
تہابیسر کانگڑہ منڈل جموں سیالکوٹ اللہ پور
وغیرہ مین پھرتا اور اپنی جان کی حفاظت کرتا رہا
اب بہیم راو سابق ملازم اپنے پلٹن کی مخبری سے
گرفتار ہو میری صفائی کے گواہ بھی لوگ تھے
جو مجھ سے مخالف ہو گئے اب میری صفائی کا
کوئی گواہ نہین رہا اسکے بعد مقام سیالکوٹ
مین جو اظہار لکھا گیا تھا راو مذکور کے مقابل

مین حرف بحرف سنایا گیا ذوالقدر بہادر
نے پوچھا کہ یہ اظہار سب صحیح ہے راو مذکور نے کہا
ہان لیکن سررشتہ دار سیالکوٹ نے کہین کہین غلطی
کی تھی اوسکو صاحب ضلع نے بنوا دیا تہا اسپر
ذوالقدر بہادر نے جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر
سے درخواست کی کہ پھر دوبارا اظہار سنایا جاے
چنانچہ دوبارا پڑہا گیا اور راو مذکور کی تصدیق سے
مصدق ہوا جب ذوالقدر بہادر نے سوال کیا کہ اگر
آپ پشاور مین اپنے اظہار حال کے موافق حاکم
ذی اختیار نہ تہے تو صاحب محصول گہر اور اذیا ہم
کو کسطرح اپنے تحت مین رکہا تہا جواب دیا کہ منت
سماجت سے پھر دوسرا سوال کیا کہ آپ نے سیالکوٹ کے
اظہارون مین بہیم راو مخبر کی نسبت لکھوایا ہے کہ
اوسکو پشاور مین ہمنے سزا دلوائی تہی اور ایسے
محل مین منت سماجت کو دخل نہین ہوتا راو مذکور
نے سکوت کیا جسے کہا گیا کہ جواب دو کہ لکہا جاے
اوسوقت یہ کہا کہ مینے بطور شخص ثالث کے اوسے
کہدیا تہا کہ جیسا کہ دربار مین ہر ایک شخص کہتا ہی بطور
رائی زنی کے کہا تہا :

۱۳ جون کو دوسرا مقدمہ قتل صاحبان لکھنو کا
جو سوارون کے ساتھہ الہ آباد جا رہے تہے اور
چوبیپور مین حسب حکم راو صاحب کے اونہین سوارون
کے ہاتھہ سے قتل ہوے اور سوار لوگ اون کے
سر کاٹ کے پشاور مین لائے تہے جناب صاحب
مجسٹریٹ بہادر کے حضور مین پیش ہوا پہلے
گواہان جانب مدعی کے اظہار پڑھے گئے مسمیان
نرائن راو چھنی سنگہ گنپت راو مانجی بادل امیر
موہن لودہہ تہبان مصر گہنشن شاستری آپاجی عنایت
نے بیان کیا کہ غدر کے اٹہہ پہپے سوارون کی جمعیت
دو افسر جونپور سے پشاور مین آ رہے لے دروازہ پر آے
اور کہنے لگے کہ ہمارے ساتھہ بہت سوار اور پیدل اور
تین چار صاحب لوگ بہی ہین ہم چاہتے ہین کہ ہمارے
واسطے رسد کا بندوبست ہو اور ملوک نوکری بہی امیدوار
ہین چنانچہ آپا دہنک دہاری نے اندر جا کے
راو صاحب سے کہا اور راو صاحب نے ہمارے
سامنے یہ حکم دیا کہ ہمکو ان لوگون کا ہرگز اعتبار نہین

جب تلک اون صاحب لوگون کے سر کاٹ کر نہ
لاوینگے البتہ جب وہ سر کاٹ لاوینگے اوسوقت نوکری
بہی دینگے اور انعام بہی ملیگا چنانچہ وہ افسر پالیس گئے
اور اون صاحب لوگون کے سر کاٹ کے ایک
ٹوکرے مین لا کے اوس صاحب کے سامنے کہدئے
اور اوس صاحب نے تہانہ کے پاس مقام کانپور مین بہیجدئے
اور اونکو نوکر رکہا اور انعام بہی دیا اور ہان صاحب نے
کی کوٹہی مین اونکو ٹہیرایا اوس صاحب نے زبان مصر سے
سوال کیا کہ مصر بہی عصا بردار ہوئے ہین اوسنے
جواب دیا اوسوقت کی بابت ہی نوکری مین کچہہ عیب
نہین پہر اوس مذکور نے جواب لکہوایا کہ نہ مینے سواروں سے
سر کاٹنے کو کہا اور نہ انعام و نوکری کا وعدہ کیا اور نہ
دینے کا تیار ہی جو بات تہا کیطرف سے کل کا مالک تہا اوس سے
وعدہ کیا ہوگا اور رات کیوقت ایک ٹوکرے مین
چند سر صاحب لوگون کے رکہے ہوے دیکہے تہے
میری صفائی کا کوئی گواہ نہین جو گواہ تہے وہ
اسوقت مین مخالف ہوگئے ؀

ان اظہار ونمین تین بجگئے تہے وقت تنگ ہوگیا تہا
اسلئے نمبسل مقدمہ پیش نہوا آج یکم جولائی کو تیسرا
مقدمہ پیش ہوگا اگلے اخبار مین اوسکا حال لکہا جاویگا فقط

از شعلہ طور

سرای میران ضلع فرخ آباد

سرای میران کے قریب جون کی ۲۹ کو کراینچیون ڈاکہ
پڑا بنارسی داس مہاجن کی کرانچی کا مال اسباب بالکل
لٹ گیا ڈاکوون نے محافظ کے سر پر تلوار بہی ماری
زخم کاری آیا ڈاکو ایسے غائب ہوی کہ ابہی تک
سراغ نہین لگا ؀ ایضاً

مرگ مفاجات

ایک مہربانی زبانی سے معلوم ہوا کہ علاقہ خانگڈہ مین ایک
آدمی ایک کوے کے اندر لوٹے نکالنے کو گہسا تہا
پانی پر پہونچتے ہی وہ یہہ پکارا کہ ہائی مر گیا اوسکی آواز
پر زمین بہائی اوسکی بہی ہم جوش محبت مین گر پڑے اور
اور اوسی طرح گذرے اونہین کس اونکی دوست
بہی اونکی پیچہے گئے اور وہ بہی ہلاک ہوگئے یعنی سب
سات آدمی آناً فاناً مین اوس کوئی کی اندر جا کر مر گئے
بعد اوسکے کوئی نہ گیا گانو مین شور مچ گیا صدہا

آدمی جمع ہوگئے کسی کی ہمت لاشونکے نکالنے کی
بہی نہ پڑی آخر کار تہانہ دار نے اگر ایک سپاہی کو
چارپائی پر بٹہلاکر کوئین مین ڈالا جو پالتہی مارکر اور
تلوار برہنہ ہاتہہ مین لیکر کوئی مین اوترا اور تین
لاشونکو نوبت بنوبت نکال لایا اور اوسکی زبانی
معلوم ہوا کہ یہ سب لاشین کوئی کے مال سے ساتہہ
اولجہی ہوئی تہین اور ایک لاش کے بازو پر ایک
زخم بہی تہا واللہ اعلم کیا اسرار تہا کوئی کہتا ہی کہ
ہوا بگڑی ہوئی تہی کوئی کہتا ہی کوئی مین کوئی
آسیب تہا جو سپاہی شمشیر برہنہ سی ڈر گیا اگر
ہوا ہوتی تو سپاہی کو نہ چہوڑتی غرض [illegible]

الور

تاریخ ۵ رجب سنہ ۱۸۹۶ کو الور مین دربار عام ہوا
پنڈت روپ نرائن جی وکیتان لوچن کلرک
ایسی صاحب پولیٹکل اجنٹ بہادر اور ٹہاکر
لکہہ دہیر سنگہ دربار مین تشریف لائے اول تو
ہنگامہ رقص و ترنم کا گرم ہوا بعدہ کہانے انگریزی
میزون پر چنے گئے اور آتش بازی بہت چہوٹی
اور آتشبازی خوب ہوئی بعد فراغت اکل و
شرب صاحب اجنٹ بہادر بہر دربار مین تشریف لائے
اور مہاراجہ صاحب بہی رونق بخش دربار ہوئے صاحب اجنٹ
نے خریطہ جناب گورنر بہادر اور ایک سند بزبان
انگریزی مہاراجہ صاحب کو دی اور ایک چٹہی ولایت
کی دی اونکا مطلب پڑہکر صاحب اجنٹ نے
زبان مبارک سے سنایا کہ آپکا اسباب صنعتی
جناب ملکہ معظمہ کے حضور مین پہنچا جناب تختنشین اور
اراکین سلطنت آپ کے دعاگو اور ثناخوان ہین اور
مبارکباد دیتی ہین اور کہتے ہین کہ آپکے علاقہ مین صنعت
یعنی دستکاری کی ترقی ہوئی ہم آپکی بہیجی ہوئے اسباب
مین چند صنعتونکو دیکہہ کر کمال محظوظ ہوئے آپکی ریاست
ہمیشہ قایم رہنی کے واسطے جناب ملکہ معظمہ نے
فرمایا ہے کہ اگر خدا نخواستہ آپکی اولاد نہو تو آپکو
اختیار رہے کہ چاہی جسکو متبنی کرین اسمین سرکار کو
مداخلت نہین — پنڈت جی اور صاحب اجنٹ مہاراجہ صاحب
کی ترقی ریاست مین کوشش بلیغ فرما رہے ہین
یعنی دس برس کیواسطی بندوبست ہوگا ڈیوٹی

جمع ہر ایک تالاب پنڈت صاحب اور صاحب [illegible]
بنواتے ہیں جسکی لاگت پچاس ہزار کی ہے
اوسکے تیار ہو جانے سے باشندگان شہر کو نہانے
دھونیکا بڑا آرام ہوگا اور موتی ڈونگری کے باغ کو
جو نہر آتی تہی وہ پانچ گز اونچی اور بنیگی اوسکا پانی
تالاب میں چھوڑا جائیگا اس سے زراعت کی بہت
آبپاشی ہوگی مہاراجہ صاحب کو اب اختیار
ملنے کی تیاری ہو رہی ہے

بڑے افسوس کی بات ہے کہ چھالڑا پلٹن کے
مہاراجہ صاحب کا لڑکا جو چار مہینے کا تہا
جو بلکو مر گیا۔ مہاراجہ صاحب موصوف بعد
چار مہینے کے ولایت تشریف لیجانیکا ارادہ
رکہتے ہیں۔ جی پور میں نرخ غلہ کا بہت گران
ہے ۱۲ سیر گندم اور ایک سیر روغن زرد
فی روپیہ ہے اس وجہ سے راہزنی اور ڈاکونکے
بڑی کثرت ہے پنڈت شیودین جی کے عہدہ
سابق پر الیگزنڈر سر [illegible] مقرر ہوئے میڈیکل کالج
کی ترقی ہے
بہ از کوہ نور

تعداد فوج

مندرجہ اخبار فرینڈ آف انڈیا مورخہ ۱۲ جون تعداد فوج
متعینہ ہند سرکار گورنمنٹ انگریزی کی مندرج کرتی ہیں

بنگال احاطہ		مدراس احاطہ		بمبئی احاطہ	
گورہ	ہندوستانی	گورہ	ہندوستانی	گورہ	ہندوستانی
۴۳۸۴	۶۰۰۶۷	۱۳۰۷۰	۳۳۰۵۶	۱۲۸۹۰	۲۶۳۰۱
میزان فوج گورہ ۶۹۳۲۴		میزان فوج ہندوستانی ۱۲۷۹۹۴			
		میزان الکل ۱۹۷۳۱۸			

مطابع ہندوستان

بحوالہ انگلشمین اخبار کشف خبر فرماتی ہیں کہ اضلاع
مغربی وشمالی میں ہندوستانی چھاپہ خانوں کی
نگہداشت کے واسطے مسٹر لنگ صاحب بہادر
جو کہ مدرسوں کے تہے منصر یعنی محاسب مقرر ہوئے
ہیں اب کسی چھاپہ خانوں سے کوئی کتاب بلا اجازت
اور منظوری ماؤن صاحب کے چھپ کر فروخت نہو گی
اور جو کوئی اس حکم سے خلاف کریگا مستوجب سزا کا
ہوگا یہ حکم اسلئے اچھا ہے کہ بعضی چھاپہ خانوں
میں کتابیں فحش و بیحیائی کی چھاپی جاتی ہیں اب

آیندہ سے اس قسم کی کتابون کا چھپنا بند ہو جائیگا
مگر ابتک کوئی حکم اس قسم کا جاری نہین ہوا ہے
آیندہ دیکھا چاہئیے فقط از انجمن ہند

سرقت

بمبئی گزٹ سے دریافت ہوا کہ وہان جنرل پوسٹ آفس
کے دفتر سے اکثر شکایت چوری جانے لفافجات
اخبار کی ہوا کرتی تھی اور اسی سبب سے اہالیان پولیس
مجرم کی تلاش اور تجسس مین رہتے تھے اسنا گیا کہ منگل
گذشتہ کی شام کو اس چور کا اسطرح سراغ لگا ہے
کہ دو حوالدار پولیس کے کہ جو قلعہ مین متعین تھے وہ بغیر وردی کے
اوس روز کی شام کو گشت کرنے جاتے تھے اونہون نے
اتفاقاً ایک مندو بنیئے کی دوکان پر ایک تھیلا اخبارون سے
بھرا ہوا دیکھا کہ جس سے اونکو کمال شک پیدا ہوا اور اسی
باعث اونہون نے فوراً بنیئے کے پاس جاکر کہا کہ ہم
اس تھیلے کی جنس دیکھا چاہتے ہین بنیئے نے اس بات کو
منظور کیا اور جسوقت اسکو اولٹا تو معلوم ہوا کہ جسکی
تلاش مین تھے وہی اوسمین تھے اور منجملہ اخبارات کے
کہ جسکے لفافہ پر ٹکٹ لگی ہوئے تھے کچھ نقشہ ایگزامنر اور
کچھ کاغذات آگرہ بنیک کے بھی تھے ظاہرا
معلوم ہوتا ہے کہ اس بنیئے نے ان کاغذونکو ردی
سمجھکر اپنے کام مین لانیکیواسطے خریدا تھا —
کل کے روز بعد دوپہر کے مستر گرفورڈ صاحب معاون
کے آگرہ بنیک کی طرف سے استغاثہ بمضمون
نسبت اس بنیئے کے بحضور صاحب مجسٹریٹ کلان
دایر کیا کہ اس بنیئے نے دیدہ دانستہ اس مال مسروقہ
کو خریدا ہے اور ہمکو یہ بھی شک ہے کہ چپراسی یا انگریزی
نویس بنیک نے ان کاغذونکو دفتر مین سے چرایا
ہوگا حوالدار اور ڈپٹی منیجر بنیک کے اظہار قلمبند ہوگئے
ہین اور حوالدار کا یہہ بھی بیان ہے کہ ڈاکخانہ کے
چپراسی نے یہ چوری کی ہنوز اس مقدمہ کی تحقیقات
ہو رہی ہے ۔ از اردو دہلی گزٹ ۵ جولائی سنہ ۶۹

کانپور

شہر مین مشہور ہوا کہ گلی کوچے مین یہ چرچا پھیلا کہ
گھسیاری منڈی مین ایک اہیر کو کسی فقیر صاحب نے
دعا کی مدد دی اس سبب اوسکے گھر کو ناچیچڑی پڑی
کہ آسمان سے قطرہ قطرہ گوہ برستا ہی اور دالان کے

اندر چہت سے گرتا ہی بہتیرے آدمی اپنی چشم دید خبر لائے مطبع سے ایک چپراسی تحقیق کو گیا وہ بہی یہی لایا تعجب کیا ہمنے پہر ایک چپراسی اور ایک منشی صاحب کو تحقیق کے واسطے بہیجا اونہون نے وہان جاکے کچہہ دنکا حال اہیر مالک مکان سے پوچہا اوسنے انکار کیا تب اونہون نے کہا کہ ایک فقیر صاحب کے کہنے سے گوہ برسنا موقوف ہو گیا ہے اور یہہ جہوٹ انکار کرتا ہی غرض بعد تحقیقات کے معلوم ہوا کہ کسی نے عداوت کے سبب اوسکی گہر مین گوہ پہکوایا تہا اوس سادہ لوح نے اپنی حماقت سے ایسا مشہور کر دیا تہا آگے بہگا مل جہان کے یہان بہی مدت تک گوہ برستا رہا اگر یہان بہی برسا ہوگا تو کیا عجب لیکن ہم تم باور نہین آتا شہر بنگالہ والو جو معلوم ہوتا ہی — یا ایک دو رنگ راوکی نانی کے کچہہ طبیعت علیل ہو گئی تہی اور احتمال حمل کا تہا جب جمیا دائی طلب ہوئی اوسنی دیکہہ کے جہہ مہینہ کا حمل بتلایا نہ از شعلہ طور

ستی

صاحب مستقیم مفید الانام اودہ گزٹ سے نگارش فرماتی که در نیولا اس ضلع مین ایک خبر تازہ گرم ہے تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ شہر بنارس مین ایک عورت کو ستی ہونا منظور تہا اہالی پولیس نے منع کیا جب اوسنے نمانا صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نے ایک پنڈت کو بلوا کر شاستر کی راہ سے ستی ہونیکا حال پوچہا کہ اگر ستی چڑہنا ہو تو ستی ہونا درست ہے اوسکو حکم ہو کر اپنی اونگلی مین آگ لگاوے اگر اونگلیان مشعل کی طرح جلنے لگین تو ستی ہونے اجازت دیجئے ورنہ ممانعت کیجئے صاحب مجسٹریٹ نے یہہ بات پسند فرمائی اور آگ چہونیکی اجازت دی آگ چہوتی ہی اوسکی اونگلیان مشعل کی طرح روشن ہو گئین یہ اودہ اوسی اخبار مین ہے که موضع بچہولی تہانہ قائم گنج ضلع فرخ آباد مین ایک برہمن بیمار رہتا دو مہینہ تک بیمار رہا عورت نے بسبب اوسکی بیماری و تقاضائے محبت کی کہانا پینا ترک کیا آخر وہ برہمن مرگیا عورت پر ستی چڑہا کہ مین ستی ہون تہانہ دار نے سنا اوسنی ستی ہونے نہ دیا لاشکو اور اوس عورت کو روانہ عدالت کیا جب یہان آئی صاحب مجسٹریٹ نی اوسی

فہمایش کی مگر رضامندی عورت نے فہمایش
قبول نہین کی آخر صاحب مجسٹریٹ نے اوس عورت
کو زیر نگاہ رکھکر اوس لاش کو حکم تحریق دیا جب
جلانے کی تیاری ہوئی عورت کی مونہہ سی نکلا کہ
یہہ لاش ہرگز نہ جلے گی چنانچہ ابر آیا اور سب آتش
ہوئی آگ سب بجھہ گئی پھر لاش کو گنگا مین بہا دیا
اور وہ عورت بحفاظت اپنے گھر کو بھیجی گئی جب کہ
کوتوالی شہر مین پہونچی مردمان شہر نے اوسکی
پرستش کی یعنی دوانی چوانی پھول وغیرہ اوسپر
چڑہائی لیکن اوسنے مطلق کسی طرف خیال نہ کیا
اور سنا کہ ابھی تک خواب و خور ترک ہے جو
کوئی کہانیکو کہتا ہے تو وہ کچھہ التفات نہین
کرتی بلکہ ناراض ہوتی ہی فقط از مالوہ اخبار
خوشنودی جناب صاحب جنیف کمشنر بہادر اودہ
صاحب مہتمم انجمن ہند تحریر فرماتی ہین کہ آجتک
ہمکو روبکار فوجداری ضلع راے بریلی اجلاس
صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر واقع تاریخ ۱۰ جون
سے یہ معلوم ہوا کہ مجرم آگ کا لگانے والا اوس
ضلع مین گرفتار ہوا اور اوسنی سزا پائی
اور نسبت گرفتار ہونی اوسکے کے اور انسداد
آتش زنی اوس ضلع مین جناب صاحب جنیف کمشنر بہادر
بہت خوش و رضامند ہوے اور فرمایا کہ جو
لوگ ایسا کام کرینگے یعنی گرفتاری ایسی اشخاص
مفسدین کی عمل مین لاوینگے اونکو انعام ملیگا اور
سوای اسکے جناب صاحب جنیف کمشنر بہادر
پانچ ہزار روپیہ کا انعام واسطے گرفتاری
سنگرام سنگھ ڈاکو جو کہ جونپور کے ضلع کے
اور وہ آمادہ دینے ارشاد فرماتے ہین بلکہ
کرتے ہین چنانچہ ہمنے مجملاً نقل اس روبکار کو واسطے
اطلاع جمیع صاحبان ذی اختیار و ناظرین اخبار
کے درج اخبار ہذا کیا صاحب اسمین بذل و
جان سعی فرماوینگے رضامندی سرکار ہوگی اور انعام
پاوینگے فقط

حکم گرفتاری کرانیان بدکردار

معانیہ روبکاری فوجداری ضلع راے بریلی
اجلاس مستر ولیم کلین صاحب بہادر قائمقام ڈپٹی کمشنر

اندر چہت سے گرتا ہی بہت سے آدمی اپنی چشم دید خبر
لائے مطبع سے ایک چپراسی تحقیق کو گیا وہ بہی یہی خبر
لایا تعجب کیا ہے پہر ایک چپراسی اور ایک منشی صاحب
کو تحقیق کے واسطے بہیجا اونہوں نے وہاں جا کے کچھ تلاش کیا
اہیر مالک مکان سے پوچہا اوسنے انکار کیا اونہوں نے
کہا کہ ایک فقیر صاحب کے کہنے سے کوہ سینا ہو دوف
ہو گیا ہے اور یہ جہوٹ انکار کرتا ہی غرض بعد تحقیقات
کے معلوم ہوا کہ کسی نے عداوت سے اوسکی
گہر میں گود پہکوایا تہا اوس سادہ لوح نے اپنی
حماقت سے ایسا مشہور کر دیا تہا آگے بہگا مل جہان
کے یہان بہی مدت تک لوہ برستا رہا اگر یہان
بہی برسا ہوگا تو کیا عجب لیکن ہاتہ باد نہین آتا شہر
بنگالہ والو خبر معلوم ہوتا ہی ـــ یا … در رنگ راو کی بی بی کے
کچھ طبیعت علیل ہو گئی تہی اور احتمال حمل کا تہا جب
جمیا دائی طلب ہوی اوسنی دیکھ کے چہ مہینہ کا حمل
بتلایا نہ از شعلہ طور

ستی

صاحب مستقیم معبد الانام اودہ گزٹ سے نگارش فرماتی

کہ دربہولا اس ضلع مین ایک خبر تازہ گرم ہے تفصیل
اوسکی یہ ہے کہ شہر بنارس مین ایک عورت کو ستی
ہونا منظور تہا اہالی پولیس نے منع کیا جب اوسنے نہ مانا
صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نے ایک پنڈت کو بلوا کر شاستر
کی راہ سے ستی ہونیکا حال پوچہا کہ اگر ست چڑہا ہو تو
ستی ہونا درست ہے اوسکو حکم ہو کر اپنی اونگلی
مین آگ لگاو اگر اونگلیان مشعل کی طرح جلنے لگین تو
ستی ہونے اجازت دیجئی ورنہ ممانعت کیجئی صاحب
مجسٹریٹ نے یہ بات پسند فرمائی اور آگ چہونیکی
اجازت دی آگ چہوتی ہی اوسکی اونگلیان مشعل
کی طرح روشن ہو گئین یہ اوا اوسی اخبار مین ہے
کہ موضع بچہولی تہانہ قائم گنج ضلع فرخ آباد مین
ایک برہمن بیمار رہتا دو ہفتہ تک بیمار رہا عورت
نے بسبب اوسکی بیماری و تقاضای محبت کی کہانا
پینا ترک کیا آخر وہ برہمن مر گیا عورت پر ست چڑہا
کہ مین ستی ہون تہانہ دار نے سنا اوسنی ستی
ہونے دیا لاشکو اور اوس عورت کو روانہ عدالت
کیا جب یہان آئی صاحب مجسٹریٹ نی اوسی

فہمایش کی مگر رضامندی عورت نے فہمایش
قبول نہین کی آخر صاحب مجسٹریٹ نے اوس عورت
کو زیر نگاہ رکھکر اوس لاش کو حکم تحریق دیا جب
جلانے کی تیاری ہوئی عورت کی موہنہ سی نکلا کہ
یہہ لاش ہرگز نجلیگی چنانچہ ابر آیا اور سب بارش
ہوئی آگ سب بجھہ گئی پھر لاشکو گنگا مین بہا دیا
اور وہ عورت بحفاظت اپنے گہر کو بھیجی گئی جب
کوتوالی شہر مین پہونچی مردمان شہر نے اوسکی
پرستش کی یعنی دوائی چوائی پہول وغیرہ اوسپر
چڑہائی لیکن اوسنے مطلق کسی طرف خیال نہ کیا
اور سنا کہ ابھی تک خواب و خور ترک ہے جو
کوئی کہتا ہے تو وہ کچھہ التفات نہین
کرتی بلکہ ناراض ہوتی ہی فقط از مالوہ اخبار

خوشنودی جناب صاحب جنٹ کمشنر بہادر اودہ
صاحب مہتمم انجمن ہند تحریر فرماتی ہین کہ آجتک
ہمکو روبکار فوجداری ضلع رائے بریلی اجلاس
صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر واقع تاریخ ۱۰ جون
سے یہ معلوم ہوا کہ مجرم آگ کا لگانے والا اوس
ضلع مین گرفتار ہوا اور اوسنی سزا پائی
اور نسبت گرفتاری اوسکے کے اور انسداد
آتش زنی اوس ضلع مین جناب صاحب جنٹ کمشنر بہادر
بہت خوش و رضامند ہوے اور فرمایا کہ جو
لوگ ایسا کام کرینگے یعنی گرفتاری ایسے اشخاص
مفسدین کی عمل مین لاینگے اونکو انعام ملیگا اور
سوای اسکے جناب صاحب جنٹ کمشنر بہادر
پانچ ہزار روپیہ کا انعام واسطے گرفتاری مسمی
سنگرام سنگہ ڈاکو جو کہ جونپور کے ضلع کا ہے قزاقی
اور درآمد دینا اشتہار فرماتے ہین بلکہ اشتہار
کرتے ہین چنانچہ ہمنے مجملاً نقل اس روبکار کو واسطے
اطلاع جمیع صاحبان ذی اختیار و ناظرین اخبار
کے درج اخبار ہذا کیا جو صاحب اسمین بدل و
جان سعی فرماوینگے رضامندی سرکار ہوگی اور انعام
پاوینگے فقط

حکم گرفتاری کرانیان بدکردار

معائنہ روبکار فوجداری ضلع رائے بریلی
اجلاس مستر ولیم گلین صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر

معلوم ہوا کہ جوڑاون نامی ولد اوسیری قوم
برہمن ساکن مجگوان ضلع سلطان پور گرفتار ہوکر
آیا اوسنے فخرانہ بیان کیا کہ ہم نے لینہ بہیر سنگہ کے
ساتہہ نوکری کی اور وہ اپنے تئین صوبہ دار کہتا ہے
اوسکے ساتہہ دو صاحب لوگ بطور کرانی کے
ہین اور وہ کہتے ہین کہ ہم لکہنؤ سے واسطے گرفتاری
بدمعاشون کے تعینات ہوے ہین مگر وہ لوگ
رشوت لیتے ہین اور رشوت لیکر جسکو گرفتار کرتے
ہین چہوڑ دیتے ہین چنانچہ موضع بہردلی کی بازار
مین ایک غلہ فروش سے سنوار وپیہ اس علت
مین لئے کہ اوسنے ایک بیل خریدا تہا اور
اونہون نے بیل کو چوری کا قرار دیا اور غلہ
فروش کو پکڑا غرض کہ وہ بیچارہ کہ آسودہ تہا
سنوار وپیہ دیکر چہوٹ گیا اور اد جوڑاون نے
بیان کیا کہ یہ سب لوگ سولہ آدمی ہین اونمین
صاحب لوگ حکم دیتے ہین صوبہ دار تعمیل کرواتا
ہے اور لکہنؤ سے اپنا اپنا بیان کرتی ہین اور دونون
صاحب کے پاس ایک ایک دونالی بندوقین

اور ایک دونالی اور کرچ صوبہ دار کے پاس ہے
اور سب سپاہی تلے ہتیا رہین اور دونون صاحب اور
صوبہ دار گہوڑون پر سوار رہتے ہین جسمین ایک گہوڑا
سبزہ ہے اور ایک سرنگ اور ہیرا ہے مین اور
جہوبال ہین اور ترتے ہین دنکو اونکے ہمراہی سوتین
واسطے تلاش بدمعاشون کے جابجا آتے ہین
اور شام کو سب یکجا ہوتے ہین دور و زایک مقام پر
نہین رہتے اور نہ کوئی گانون پہونچا ہے خلاصہ
مطلب درج اس خبر کا یہہ ہے کہ منشاء سرکار
یون ہے کہ سب تعلقہ دار صاحبونکو اس حال سے
آگاہ کردیا جائے کہ جس کے علاقہ مین اون بدکردارون
جبکی کانشان کامل ملے تو فورا اونکو گرفتار کرلین
یا عملہ پولیس کو اطلاع فرماکر مدد لیوین اون کی گرفتاری
عمل مین لاوین بشرطیکہ ایسی احتیاط و حفاظت
رہے کہ اس عرصہ اطلاع و گرفتاری مین وہ بہاگ
نجائین سو آپ سب صاحبون کو لازم ہے
کہ اس مقدمات مین سعی فراوان فرماوین اور جہانتک
ممکن ہو اس مین تجسس و تلاش ظہور مین لاوین فقط

خدا کی باتین خدا ہی جانتے

ایک ہمارے عنایت فرما سریالون پرگنہ سورت
ضلع فرخ آباد سے تحریر فرماتے ہین اور خدا کی
قدرت کے ایک متعجب تقریر سناتے ہین کہ
جسوقت بنیا دیل واقعہ راجبا کنوا کی کہودی
جاتی تہی جب کہ بنیاد قریب دس فیٹ پہونچی تو
کہ آثار قبر کے سے ہوئد ہوے مگر بیلدار بدستور
کہودتے رہے بعد ہین اون قبرون سے دو
نعش برآمد ہوئین صاحب خط ارقام فرماتے ہین کہ
ہمنے اون نعشونکو بچشم خود ملاحظہ فرمایا ظاہر مردہ
نعش ایسی معلوم ہوتی تہی کہ گویا آج قبر مین مردہ
رکہا ہے تمام اعضا اونکے بدستور صحیح سلامت
تہے و داڑہی موچہہ اور سر کے بالون مین بہی سر مو
فرق نہین آیا تہا یہہ حال دیکہکر سب متعجب ہوے
اور پہر اون نعشونکو بدستور سابق دفن کر دیا فقط
ای صاحب عنایت فرمائی بندہ ہمکو اونکی
تحریر صداقت تنویر مین ہرگز شک و شبہ نہین ہے
ضرور نعش برآمد ہوی ہونگی خدای عز و جل کی قدرت
مین کسکو دخل ہے دریافت کما ہی ناشناہی
اوسکی مین حیران عقل ہے بقول سعدی زبان
در بلاغت بہ سحبان رسید نہ در کنہ بیچون سبحان
خدا کی باتین خدا ہی جانے انسان ضعیف البیان
اوسکی حکمت اور صنعت کو کیا پہچانے اور آپ زیادہ
تعجب نفرماوین خدا کی قدرت معمور ہی ہمیشہ سی
ایسی واقعات واقعہ ہونیکا دستور ہے سنیے کہ
یہان متصل قصبہ منگلور موضع چہیرن کا ذکر ہے
اور یہہ خبر تمام اس علاقہ مین مشتہر ہی کہ کہین موضع
مذکور مین ایک کنواں پورانا بند پڑا ہوا تہا جب کہ
وہان کے زمیداران نے اوسکو کہودوایا اور عمق
اوسکا قریب بند رہ بیس فیٹ کے پہونچا تو کہین
مین ایک طاق نظر آیا بیلداران نے اوس طاق
کو کہودا تو اوسمین ایک مردہ چار زانو بیٹہا ہوا
معلوم ہوا یہہ حال دیکہکر سب گہبرا گئے
اور وہ کنوا پہر بدستور بند کر دیا فقط

جالندہر

ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب تحریر فرماتی ہین

کہ تاریخ ۱۰ ارجون وقت فجر کے دفعتہً آندہی
کالی پیلی ایسی پر زور شور سے آئی کہ روز روشن
مثل شب تار تیرہ و تاریک ہو گیا اور ہاتہہ سے
ہاتہہ نظر نہ آنے لگا بعدہ بارش شروع ہوئی
خوب پانی پڑا اوسی اثنا رمین مقام بستی بیان
منو صاحب متصلات شہر جالندر ایک سپراہی یعنی
ڈپیالچی کے گہر پر بجلی گری اوسکے صدمہ سے پہرائے
مذکور پہر گرائی عالم فانی ہوا اور زادہ گاو کہ جو صحن مکان
مین بندہی تہی ہسقط ہو گئی امسال میلہ عرس جناب
امام ناصر صاحب قدس اللہ سرہ شریف موسم دہام
سے ہوا اسقدر ہجوم تماشائیونکا تہا کہ شانہ سے شانہ
چہلتا تہا اور کوچہ و بازار مین بمشکل تمام گذر ہوتا تہا
بندوبست ایسا اچہا عمدہ رہا کہ کسیکا کچہہ نقصان
نہونے پایا ورنہ ایسے میلون مین صدہا روپیہ کا
نقصان ہو جایا کرتا ہے جناب غفور اللہ شاہ صاحب
ڈپٹی انسپکٹر پولیس جالندر بذات خود بندوبست
میلہ مین ساعی و سرگرم تہے اور جا بجا چور اوچکے
اوٹہائی گیرے کو دیکہتے پہرتے تہی کہین ایک
اوٹہائی گیرے نے ایک دوکان مہاجن سے
دوشالہ مالیت چار سو روپیہ کا اوٹہایا تہا کہ فوراً
ڈپٹی انسپکٹر نے گرفتار کر لیا انکی ہوشیاری اور
بیدار مغزی سے جملہ حکام عالیمقام اور باشندگان
شہر از بس راضی و خوش ہین ایسے افسر کا پولیس
مین رہنا غنیمت ہے فقط

ہوشیارپور

در ینولا ضلعہ ہوشیارپور مین وارداتہاے چوری
چکاری کی بکثرت ہوتی ہین افسران پولیس کو
تحقیقات اور سراغ مال و مجرم مین بہت محنت اور
وقت ہوتی ہے ہوشیارپور مین بہی دو روز بڑا
طوفان آندہی بارش کا رہا ایک جگہہ بجلی گری
کہ دو آدمی اوسکے صدمہ سے مر گئے اور بستی میں موضع
بہادرپور ضلع مذکور مین بجلی پڑی کہ ایک آدمی
اور ترنگا وا اوسکے صدمہ سے جلکر خاک سیاہ ہو گئے؛

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بملاحظہ اخبار سفصلیٹ معلوم ہوا کہ امیر دوست محمد خان
والی کابل راہی ملک عدم کے ہوئے ہنوز مفصل

حال اس خبر وحشت اثر کا نہین معلوم ہوا الشرط
دریافت آیندہ درج ہوگا صاحب خبر کو ہنوز اسکی
تصدیق مین بھی شبہ ہے اگر یہہ خبر سچ ہے تو ریاست
کابل مین بڑا فتور پڑ جاویگا کسواسطے کہ فیمابین
برادران و پسران امیر ممدوح کے تنازعہ و تکرار اخلد
سے اور گہر کا جہگڑا اور فساد انکی ہی حیات مین دیا
ہوا تہا فقط

اور اسی وقت پرچہ ضروری اخبار پل نیوز مورخہ
۱۷ اپریل سے کہ اوسمین بحوالہ فریٹ پنجاب مطبوعہ ۹ ر
ماہ حال مسطور ہے دریافت ہوا کہ امیر دوست محمد خان
اور سلطان احمد خان والی ہرات کے سخت مقابلہ و مقاتلہ
واقع ہوا اور طرفین سے بہت سی آدمی قتل ہوے
اخرکار امیر دوست محمد خان کے لشکر نے شکست
فاش کہا کر فرار کیا آخر کار امیر صاحب بہی چند لڑکون
اپنے کے میدان حرب سے منہزم ہوے اور سردار
شیردل خان فرزند ارجمند امیر صاحب کا کہ فی الواقع
مرد شیردل شجاع کامل تہا اوسنی میدان کو
نہ چہوڑا اور فوج مخالف سی خوب مقابلہ کرتا رہا
انجام کو وہ بہی داد شجاعت دیکر قتل ہوا اور
بہت فوج جرار جان نثار امیر صاحب کی قید یا مین
قید ہو گیی کہ فوج غنیم نے اوسکا محاصرہ کر لیا ہے

مژدہ اہلکاران تحصیل

اخبار مفصلات سی معلوم ہوا کہ اجلاس کونسل مین
یہہ مسودہ پیش ہے کہ جس وقت فوج کا کوچ ہوا کرے
تو سامان باربرداری گاڈی وغیرہ کا افسران
کمسریٹ کیا کرین اور اس معاملہ مین حاکمان ضلع کو
دخل نہ دیا جاویگا کسواسطے کہ اکثر دیکہا گیا کہ بہر بہم رسانی
بہم رسانے سامان باربرداری حاکمان ضلع کیطرف سے
رعایا پر نہایت تشدد اور ظلم ہوتا ہے پس
تحصیلداران کو ایام کوچ افواج مین بہم رسانی باربردار
کی نسبت ایک طرح کی دقت اوٹہانی پڑتی ہے سب
وہ دقت اونکی دور ہوتی نظر آتی ہے اگر تحصیلدار
علاوہ دقت اور محنت کے حکام ضلع کی ہر طرح کی
خفگی اور الفاظ ناملایم کے متحمل ہوتے تہی فقط

علاقہ بنگالہ

علاقہ بنگالہ کے کسی گانو مین ایک عورت بیمار ہوی

حب کسی علاج سے اوسکو صحت نہوی تب
اوسکے عزیزو اقارب نے جانا کہ اسپر کسی نے
جادو کیا ہے واسطے علاج جادو کے کسی شخص
سیانے کے پاس گئے اوسنے ازراہ مکر و فریب
بیان کیا کہ روپی ایک عورت ڈاین نے اسپر
جادو کیا ہے جب تک مسماۃ روپی مرنجاویگی یہ
عورت ہرگز اچھی نہوگی اور اس بیماری کا بجز
مار سے جانے روپی کے اور کچھہ علاج نہین ھے
یہہ حال سنکر عزیزون نے روپی کے گھر جاکر
اسکو اسقدر مارا کہ روپی مرگئی اور بعد اطلاع
اہلکاران پولیس نے خون کرنے والونکو گرفتار کیا
عدالت سے بعد ثبوت جرم انکو چودہ برس کی
قید کا حکم ہوا صاحب خبر تحریر فرماتے ہین کہ
کہ اس خون ناحق کی سزا اوس مکار فریبی کو
کہ جسکے فریب سے وہ جاہل اسکی ہلاک کے
امادہ ہوے دیجاوے تو بہتر ہے فقط آکشف الاخبار

روڑکی

بفضلہ و برکات بارش ہونی سے کوی دن دو چار بار
برسنے سی ناغہ نہین ہوتا عشرہ محرم الحرام بخیر تمام
گذرا مگر امسال تعزیہ داری بڑی سست ہوی روڑکے
مین صرف ایک امام باڑہ ہے وہ بھی بسبب
کثرت بارش کے منہدم ہوگیا اور دیوار کے
گرجانے سی تعزیہ دارون کا بہت نقصان ہوا
یعنی ظروف شیشہ آلات وغیرہ
سامان روشنی ٹوٹ گیا اس سبب
سی امام باڑہ مین اور زیادہ بے
رونقی ہوگئی ھے فقط

در مطبع احباب واقع روڑکی باہتمام حکیم سید امداد علی اخبار ہذا طبع شد

نمبر ۳۸ مطبوعہ ۲۳ جولائی سنہ ۱۸۶۲ع مطابق ۲۴ محرم سنہ ۱۲۷۹ ہجری روز چارشنبہ جلد ۱

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ میں ایک بار بروز چارشنبہ مطبع [illegible] طبع
ہوتا ہی اور قیمت اسکی مع محصول ڈاک سنے سال
بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی مع محصول
ڈاک دس روپیہ سال ہے اور مدت ادای پیشگی کی
تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینہ تک ہی اور بعد
اوسکی سالتمام یا ماہوار کے حساب سی قیمت لیجاویگی
جس صاحب کو خرید اخبار منظور ہو تو بذریعہ
خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا درکار
ہو تو اطلاع بخشیں اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر
ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی
جاویگی اور جو مضمون کہ داخلی فائدہ عام کی
چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم کا
کام انگریزی فارسی ناگری چھپتا ہی جو صاحب
چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کارروائی کا چاہیں
تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشیں

شہر لانکسٹر واقع انگلستان

اس شہر مین بلای ناگہانی نازل ہوی ہے کہ
جس سے ہزارون آدمی محتاجی کے باعث سی
مرے جاتے ہین اس مفصل کی تفصیل یہہ ہے کہ
ولایت مین قریب تین لاکہہ کے کوٹہیان ہین کہ
جنہین سوتی کپڑا بنا جاتا ہے اور ہر ایک مین قریب
سو آدمی کے نوکر ہوتے ہین ولایت مین ہر سال
قریب چہہ کروڑ روپیہ کا کپڑا بنا جاتا ہے مگر
ناظرین اخبار کو شاید معلوم ہوگا کہ اب امریکہ مین
لڑائی کی آگ بہڑک رہی ہے اس سبب سی
وہان روئی بالکل پیدا نہین ہوی ہے اور وہان کے
گورنر نے لکہا ہے کہ سال آیندہ مین روئی کے
پیدا ہونیکی کچہہ توقع نہین ہے پس بسبب اس
حادثہ کے امریکہ سی روئی انگلستان مین
نہ پہنچ سکی اور اخبارات انگریزی سی معلوم
ہوتا ہے کہ اب تین لاکہہ کوٹہیون مین دو لاکہہ
کوٹہیان بند ہو گئی ہونگی تو اس سبب سی کروڑون
آدمی بیکار ہو گئے ہین صرف دو ضلعون مین
۵۰۰۸ ۱۰۴ آدمی بالکل برباد ہو کر دہرم سالا مین
جا پڑے ہین کہ جہان خیرات کی روٹی کہانی پڑتی
ہین یاد رہے کہ یہہ سب شخص اہل ہنر کو زہر کے
کہانے سے بہی خیرات کی روٹی بری معلوم ہوتی
ہین ہمت کا جوہر اگر محتاجی مین عیان ہو تو دولت
وحشمت کی ہمت سے ہزار درجہ زیادہ منزلت
رکہتا ہے اور فی الحقیقت مفلسی مین ہمیشہ اہل حوصلہ کی
ہمت مالدارون پر نہایت شرف رکہتی ہے
اگر مالدار کسی سے کچہہ سوال نکرے تو کیا عجب ہے
کیونکہ اسکو کچہہ محتاجی نہین ہے مگر اوس آدمی کی
حوصلہ وہمت پر ہزار آفرین کہنی چاہئے کہ جو
بہوک کی آگ سی جلا جاتا ہے مگر زبان سی
کچہہ سوال نہین کرتا ایسے آدمی کے ساتہہ سلوک کرنیکا
بہی اتنا ثواب ہے کہ جسکا کچہہ حساب نہین ۔
واضح ہو کہ انگلستان کے شہر بلکہ ہر محلے
مین اتنے دہرم شالا ہین کہ وہان کوئی بہوکا نہین
مرسکتا مگر شہر لانکسٹر مین ان شخصون کا یہہ حال ہے
کہ اپنے اسباب کی ہر ایک شئی کو اونے پونے

بیچکر ٹھکانے لگایا آٹھہ پہر مین ایک ہی وقت
کہانا کہایا اور جو کبہی بالکل نہ ملا تو چہاتی پر صبر کی
سلا دہر اس بلا کو ٹالا مگر کبہی ہمت نے یہہ
تقاضا نہ کیا کہ کسی کے آگے سوال کا ہاتھہ
دراز کرین مگر آہ یہہ پیٹ بہت برا ہے اسکے
آگے انسان کی ہمت کیا بلکہ ہوش و حواس بہی
اوڑجاتے ہین اور سب حوصلہ وہمت بیجان
ہوکر پایہ بلندی سی پستی کے غار مین گر کے
تحت الثرا سے کو پہنچتے ہین اس سبب سی یہہ
ذی حوصلہ دبا ہنر آدمی بجان تنگ ہوکر ہر شام لا
کے روٹی کہانی قبول کرلیتے ہین مگر واضح ہو کہ
ایک بڑی بلا ای آسمانی ہے اور کچہہ تہوڑے ایسے
آدمیوں سی نہین بلکہ کروڑون آدمیون سی
تعلق رکہتی ہے اسلئے ان مصیبت زدونکو
اس بلا سی بچانیکے لئے انگلستان مین بہت سی
فیاض آدمیون نے بہت سا روپیہ دیا ہے
اور یقین ہے کہ جن آدمیون نے ہندوستانیونکو
قحط کی بلا سی بچانے کے لئے سنہ ۱۸۶۰ع مین سترہ
لاکہہ روپیہ دیا ہے اپنے ہموطنوں کو بہی اس
بلا سی بچانے کے لئے بہی اسقدر روپیہ دے
سکتے ہین کہ جو کافی ہو مگر اس موقع پر ایک بات
سوجہتی ہے کہ ہندوستان کے فیاض آدمیون کو
کیا کرنا چاہئی یعنی سترہ لاکہہ روپیہ کی عوض اب
ہندوستانی سردارون کو کیا کردینا چاہئی اسکی
تفصیل جلد کسی پرچہ مین درج کی جاویگی

اور صاحب مشعلہ طور بحوالہ اخبار عالمتاب
لکہتے ہین کہ مصیبت زدگان مقام مذکور کی پرورش
کے واسطی کسی جگہہ چندہ جاری کیا گیا ہے اور
اب تحریرات آمد نینیتال سی واضح ہوا کہ اسجگہ
بہی ایک فہرست اس چندہ کی تیار ہوئی ہے
چنانچہ حشمت مآب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک
مغربی و شمالی نے دو سو روپئے اور جناب
ایچ جی الیف برکلی صاحب بہادر نے دو سو روپیہ
مرحمت فرمائے اور بعد انکے اور صاحبون نے
بقدر استطاعت کے دس دس پانچ پانچ
روپیہ دئے اور رہی صاحب بحوالہ اخبار روہیلکہنڈ

لکھتے ہین کہ اہالیان بمبئی نے بھی بنظر ترحم
دریادلی بغرض رفع تکلیف از مصیبت زدونکے
ولایت ۱۲ اسے ۶ تا ۲۲ کا چندہ اس دم تک جمع کیا ہے کہ
منجملہ اونکے بچاس روپیہ بذریعہ جہاز دخانی ڈاک
لارڈ مسٹر صاحب بہادر نے مقام لندن مین
بہیجا ہے اور صاحب خبر تحریر کرتے ہین کہ
ہمکو بہی روساء و امراء سخاوت نشان ہندوستان
خصوصاً شرکاء مصدر فاہ عام سے سرکار بین نیکنام
اور باعث خوشنودی حکام رہے ہین
امید ہے کہ اس وقت مین مصیبت زدگان مقام
مذکور کے دستگیری مین بدل کوشش کرین۔

سنگ آسمانی

اخبار عالم کے ایک کارسپانڈنٹ صاحب
ایک خبر عجیب اپنے الطاف نامہ مورخہ ۹ جولائی
مین ضلع سرسی کی بخشم دیدہ تحریر فرماتی ہین نقل
اوسکے ملاکم و کاست درج اخبار ہذا ہوتی ہے
تاریخ ۷ جولائی وقت ۱۲ بجے دن کے کہ
اوس وقت ایک نشان بادل کا بہی آسمان پر
نہین تہا اور خوب اچہی طرح سے دہوپ پڑ
رہی تہی تین دفعہ آسمان سے ایسی آواز آئی کہ
جیسے کوئی نقارہ یعنی دہونسہ کلان پر چوب
مارتا ہے اور جو تہی آواز ایسی ہوئی کہ جیسے کہین
بجلی کڑک کر گر پڑتی ہے کہ چنانچہ یہ آواز ہوتی ہوئے
اسمقام ارنیوالہ سے سمت دنز چلی گئی لوگون کو
بہت حیرت ہوئی کہ کچہ نمود ابر نہ تہی پہر یہ آواز
ایسی طور کی کہان سے ہوئی چنانچہ وقت شام
بن والہ سے کہ جو ارنیوالہ سے بفاصلہ دو کوس
سمت اوتر ہے خبر آئی کہ وقت دوپہر ایک زمیندار
کے کہیت مین ایک پتہر یعنی سنگ آسمان سے
باواز زور و شور عظیم کے پڑا ہے چنانچہ محمد نظام الدین خان
صاحب پٹرول نے دو آدمی واسطے لانے
پتہر مذکور کے موضع مسطور مین بہیجے چنانچہ وہ پتہر
اوس کانون سے آیا اور وزن ہوا تو وزن مین
سوا سیر ایک چہٹانک اوپر سے بالکل سیاہ
لوہے کے رنگ اندر سے رنگ دودہیا خاکی
اس شکل مثلث سے ▲ دیکہنے مین آیا ہے

اور زمیندار نے جسکے کہیت مین وہ پتہر
پڑا تہا اوسنے بہی کہا کہ وقت دوپہر بڑے زور
شور سی ایک آواز ایسی ہوی کہ جیسی کہین کڑک کر
آسمان سے بجلی پڑتی ہے اور میرے کہیت مین
ایسا نشان ہوا کہ جیسی کچہہ چیز اوپر سی پڑتی
ہے اور ریگ اوسکے صدمہ سی اوپر کو اڑتا ہی
سو مین اوسیوقت اوس جگہ گیا تو یہہ پتہر مینے ایک
غار مین سی گرم پایا چونکہ یہہ ماجرا خوب بچشم خود دیکہا
دروغ نہین اور وہ سنگ بہی پاس خانصاحب
ممدوح موجود ہی اسواسطہ اسکا درج ہونا مفصل
اخبار مین چاہئی فقط

مہتمم اخبار عالم کے پاس محمد نظام الدینخان صاحب افسر
پتر ول ممدوح نے تہوڑا سا برادہ پتہر مذکور الصدر کا
بطور نمونہ ارسال فرمایا ہے جس صاحب کو اوسکا
دیکہنا منظور ہو مطبع مین آکر معاینہ کرین فقط

از اخبار عالم مطبوعہ ۱۷ جولائی

حادثہ عجیب

کارسپانڈنٹ صاحب موصوف الصدر نے
جو اور ایک حادثہ عجیب کا حال خط مرقومہ بالا مین
تحریر فرمایا ہے اوسکا مضمون بہی بعینہ اسجگہہ
درج کیا جاتا ہے ۔ تاریخ ۸ ماہ حال زبانی ایک
کس آدم آمدنوہر علاقہ بیکانیر کے دریافت ہوا
کہ عرصہ دس بارہ روز کا ہوا کہ نوہر مین ایسی سخت
آندہی آئی کہ جسکا کچہہ بیان نہین ہو سکتا اور اوس
آندہی مین ایک طرفہ ماجرا او ہوا کہ اوسمین آگ
برسی اور درختہای جنگل اوسکے صدمہ سی بہت
سوختہ ہوگئی قریب دو سو مویشی کی جنگل مین
مرگئے پچاس ساٹہہ آدمی جلکر فوت ہوے چہارم
حصہ شہر نوہر کا مکانات مسمار ہو کر آگ لگنی شروع
ہوگئی بار دروازہ شہر اور بڑ تالاب کے ایک شوالہ
اور ایک تکیہ فقیر کا تہا وہ بالکل مسمار ہو کر
خاکستر ہوگیا مگر یہہ جائے شکر ہے کہ تہوڑی
دیر کے بعد بارش خوب ہوی اور جہان جہان
مکانات و درخت وغیرہ سوختہ نہوے تہے
اوس بارش سی بچ گئے فقط

امیریکا

اخبار مذکور الصدر میں رقم ہی کہ ۱۲ مئی تک
کی خبریں جو ولایت سے آئیں اونسے معلوم ہوا کہ اہالیان
امریکا جنوبی کی قبضہ میں جو ڈلنگ نام کا قلعہ ہے اوسپر
شمالی امریکا والوں نے حملہ کیا لیکن طرفثانی نے ایک
ہزار آدمی انکی مار کر ہٹا دیا شمالی امریکہ والوں نے
پچاس ہزار آدمی جدید ملازم رکہنے کیواسطے اشتہار
دیا ہے ۔ صاحب مہتمم کشف الاخبار بمبئی اپنے صحیفہ
اخبار نمبر ۱ المحررہ ۳۰ ماہ حال میں رقم طراز ہیں کہ ٹائمس
آف انڈیا میں لکہا ہے کہ جنوبی امریکا والونکا لشکر ضعیف
شہر رچمنڈ پایہ تخت جنوبی امریکہ کو ہٹا جاتا ہے
اور اونکی تعاقب میں جنرل میکلکن سردار شمالی امریکہ
کی فوج بہت قریب پہنچی ہے اس مرتبہ شمالی امریکہ
والوں نے شہر کارنٹ کے اوپر بہت نقصان
اور ذلت سے شکست پائی کارنٹ کے قلعہ کو
جنرل باڈگارد سردار فوج جنوبی امریکا کا بہت مستحکم
اور مضبوط بنایا جاتا ہے شاہ مصر کے پاس جو
مسٹر تہایر صاحب سفیر سلطنت امریکا رہتا تہا
اپنی سرکار کے ضروری پیغام لیکر فرانس اور
انگلستان کو روانہ ہوا ہے فقط

بمبئی

اخبار مذکور میں درج ہے کہ شہر بمبئی میں عنایت الہی سے
بخوبی باران رحمت نازل ہوتی ہے و رینولا یہاں
چند بد معاش مفسدہ پردازنے ایک بہت خبر بیہودہ
مشہور کی کہ موضع کہنڈالی کے گہاٹ پر سڑک
آہنی کی راہ او رسورت کے راستہ میں جو پل بنایا جاتا
ہے وہ تمام وکمال طیار نہیں ہوتا کہ ٹوٹ جاتا ہے
اسواسطے جب تک انسی لڑکے اوس جگہہ بہینٹ
نچڑہائی جاوینگے وہ پل طیار نہوگا اسلئے ضلع بمبئی کے
لڑکے پکڑے جاتے ہیں بلکہ چار پانچ لڑکے پکڑی بہی
گئے ہیں حقیقت ان بیہودہ خبروں کی یہہ ہے کہ جب
چند آدمی کمبخت بہنگ گانجہے کش لوبستی ایک جا
جمع ہوتے ہیں تو ایسی ہی واہی تباہی خبریں اڑاتی
ہیں صاحب مہتمم برق خاطف تحریر فرماتے ہیں کہ
سرکار ایسی مفسدونکو گرفتار کرکے بخوبی سزا دے
جو ناحق رعایا کو متفکر متردد کرتے ہیں مہتمم اخبار عالم
نزدیک جو سزا اون نالائقونکو ہوا وس سے زیادہ

اون شخصون کو ہووے جو ایسے بیہودہ خبرونکو
سرکار انگریزی کی نسبت یقین کرنیوالی یا اولون اور
مجہو نیسی زیادہ تر احمق ہین لہذا اون سبکو گرفتار
کرکے پاگلخانہ مین ایک ایک برس مقید کری تاکہ
یہہ ایسی گمان نکرین

ساگر

۲۲ ماہ جون سی یہان متواتر مینہہ برستا ہی مگر
ہنوز غلہ گندم و نخود قحط کے نرخ سی بکتا ہے اکثر
لوگونکا قول ہے کہ ایکے برس کی برابر کبہی یہان غلہ
گران نہین ہوا اور مینہہ برسنے کے ساتہہ باغی بہی
جو ابتک جنگلون مین چہپے ہوے تہے مثل سبزہ
زمین کے برآمد ہو گئے ہین کئی مواضعات کو ان
سرگردان روسیاہ نے لوٹ لیا اور علاقہ
گوالیار کیطرف چند بقالونکو بعد چہین لینے اونکے
مال واسباب کے ہلاک کیا چنانچہ اونکی سرکوبی کے
واسطے اس نواح کے ہر ایک سمت مین فوج ظفر موج
سرکار روانہ ہوئی ہی چاہئی کہ بہت جلد تنبیہ و تادیب
اونکی عمل مین آوے اور یہان یہی مشہور ہے کہ
جسوقت جنرل شوز صاحب بہادر مفسدون
کو فرو کر دیوینگی اوسوقت بنگالہ کی فوج.
از آفتاب عالمتاب

سنگاپور

در یبولا سنگاپور سی یہہ خبر آئی ہے کہ
گورنمنٹ کے اگنبوٹ نے دریائی ڈاکو
پر حملہ کیا کہ جسمین دوسو ملاح اون ڈاکو
مارے گئے اور تین سو قیدی لوگ اونکے
بید اوسی رہا کیا فقط الغا

اٹاوہ

واضح ہوا کہ راجہ کول سنگہ اور اوسکے بیٹے
باغیان جگرنگر کا مقدمہ پیشگاہ گورنمنٹ
سے فیصل ہوا اب وہ دونون بحراست
سرکار خدمت مین صاحب پولیٹکل
ضلع گنہ کے بہیجے گئے ہین اور وہان
ممدوح اونکو مانسنگہ راجہ نرور کے پاس
فرماوینگی کیونکہ راجہ مذکور نے اون دو
کی ہے کہ راجہ مذکور اور اوسکا بیٹا

وشمالی کی کسی جگہہ مین ہرگز اپنا قدم نرکہینگے صاحب خبر لکہتے ہین کہ غدر کی دنون سی اس دریای جمن کے اوس پار کی ملکون مین جو اکثر باغیان وسرغنہ ڈاکو بود و باش رکہتی تہی سو اب وہ اضلاع ان بدمعاشان کو تہ اندیش سی پاک وصاف ہو گئے مگر ہنوز اگر اوسکے اضلاع ملحقہ مین کبہی کبہی ان نا عاقبت اندیشون کی شکلین دکہائی دیجاتی ہین یقین کہ انکا بہی جلد تدارک ہو جاویگا فقط از اخبار الہ

کمپو

سنا جاتا ہی کہ جناب مستطاب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر اور جناب فیضماب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کا کمپو اوایل ماہ نومبر مین بمقام آگرہ تیار ہوگا اور ہیڈکوارٹر جانے میرٹہہ کے یہان مقیم رہیگا اور مرار سے جو چہاونی اوٹہیگی اس صورت مین کچہہ حصہ اوسکا آگرہ مین اویگا اور کچہہ سیپری کو جاویگا اگر لفٹنٹ گورنری یہان نہین آتی ہے تو لازم ہی کہ فوج کا مسکن اور مرکز یہان مقرر ہونا چاہئے فقط از اخبار الہ

ریل گاڑی

بنارس کے محاذی مغل کی سرای تک تا ماہ آئندہ نومبر آمد و رفت ریل کی کہلجاویگی اور جناب مستطاب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر کشو ہند بذات خود اوسکے رسمیات اور تکلفات کو انجام دینگے

ملک ستارہ

یونانی خبر ہی کہ ستارا مین پہر ایک لشکر کا مقرر کرنیکو بمبئی کے نواب گورنر سر بارٹل فریر صاحب بہادر نے ارادہ کیا ہے یہ شہر رجواڑہ کے بیچین واقع ہے اور ہوا بہی موافق ہے اس سبب سے بڑے لشکر کی چہاونی کرنے وہان پر مناسب ہے فقط از [illegible]

جبلپور

پیپلس فرینڈ اخبار مین بحوالہ ایک چہٹی آمد جبلپور مرقومہ ۲۵ ماہ گذشتہ تحریر ہے کہ وہان منیہہ کی بہت قلت ہے اور اسی سبب سی نرخ غلہ روز بروز گران ہوتا جاتا ہے اور موسم آجکل ایسا گرم ہوگیا ہے کہ عین گرما بہی نہ تہا فقط از [illegible]

پانڈورنگ راو

جون کی تیئسوین تاریخ تک جو اس شخص کے اظہار
لئے گئے یکم جولائی کے پرچہ اخبار مین درج ہوے
اس ہفتے مین بھیم راو مخبر بھی جسنے راو مذکور کو گرفتار
کرایا تہا یہان حاضر ہوا اور ضلع کالپی کے صاحب
ڈپٹی کمشنر اور ضلع جہانسی کے صاحب کمشنر بہادر نے
بھی اسکے حالات کی مثل مرتب کر کے روانہ فرمائی :
جولائی کی پہلی تاریخ گرفتاری کشتیان آمد فتحگڑہ اور اونکے
صاحب لوگون کے قتل کا مقدمہ پیش ہوا اور دوسری
تاریخ گوردین ساکن موضع ریبل کے قتل کا مقدمہ دایر کیا گیا
تیسری و چوتھی کو راو مذکور کے نسبت باغیون کے
سرغنہ ہونیکا مقدمہ دائر ہوا اور پانچوین تاریخ سے
تعطیل ہوگئی اب ہم ہر ایک مقدمے کے اظہارات
ذیل مین لکھتے ہین سوال و جواب کی عبارتون مین
تصرف بہت کم ہوا ہم حتے الوسع اونہین کے الفاظ
کا اس تحریر مین لحاظ رکھتے ہین :
یکم جولائی کو تیسرا مقدمہ گرفتاری صاحبان کشتی نشین
آئیندگان فتحگڑہ جو کلواری گھاٹ پر گرفتار ہو کے
مقام کانپور مین نانا کے پاس قتل کے واسطے
بھیجے گئے پیش ہوا منشی نراین راو جینی سنگہ نبی بخش
سیتا رام منشی دہر بنیاتل گنپت راو جامدار گپت راو راجی
شیو چرن بادل اہیر آپاجی شاستری گواہان لید
جانب سرکار نے بیان کیا کہ کشن لال متعین گھاٹ
سندی مانا نے دو کشتیان صاحبان فتحگڑہ کی آمد کی
خبر راو صاحب کو پہونچائی اور راو صاحب نے اتہا
دہنک دہاری کو اونکے گرفتار کرلانے کا حکم دیا
چنانچہ آتہا دہنک دہاری توپ لیکے مع سوار اور
پیادونکے وہان گیا جب ادہر سے توپ چلی تو صاحب
لوگون نے بھی بندوقین چلائین آخرکار آتہا دہنک دہاری
نے اون صاحب لوگونکو گرفتار کرلیا اور ہندوستانی
گاڑیون پر بٹہا کے بٹہور مین باڑی کے ڈیوڑہی
پر لایا صاحب لوگ اور میم اور بچے وغیرہ پچیس تیس کے
قریب تہے اوسدن باغ کی کوٹہی مین قید کردے
تین دن کے بعد اون سب کو کانپور نانا کے پاس
بھیجدیا اور نانا نے اون کو قتل کیا بٹہور مین
بغیر حکم راو صاحب کے کوئی کام نہین ہوتا تہا اور

راو صاحب کی طرف نانا نے اوٹہا کے کہا کہ یہی راو
صاحب ہین راو صاحب مدعا علیہ نے اسکے جواب
مین لکہوایا کہ دوبار صاحب لوگون کی کشتیان
آئین اپہلی دفعہ جو کشتی آئی اسکے بار بجے تہے مین سوتا
تہا وقت سہ پہر معلوم ہوا کہ فوج آئی آبہا دہنک دیاری
سب فوج اور توپ لیکے تانتا کے سامنے گیا جو گہاٹ
کے سامنے ہی وہان دو دو بار تہا دوسری بار دیاتین
کشتیون کی پیچہے گئی دوسرے دن سنا گیا کہ وہی کشتی
سورسندہ پہنچی اور کانپور کے قریب ریتا پور مین جا لگی
اور نانا صاحب نے لال پوری کو مع فوج کے بہیجکر گرفتار
کرا منگایا اور وہ گرفتار ہو گئے پہر آٹہ دن کے بعد
دوسری بار اور کشتی آئی اور کشن لال متعین
گہاٹ منڈی باتا نے آبہا دہنک دیاری کو خبر دی
کہ دو کشتیان صاحب لوگون کی فرخ آباد سی آئی
ہین اور الہ آباد کو جاتی ہین اس خبر کے سنتے ہی
آبہا دہنک دیاری دو توپ اور فوج لیکر گہاٹ
پر گیا اس عرصہ مین ایک توپ چلی اور بندوقونکی
بہی آواز آئی آخر اون صاحب لوگونکو گرفتار کرکے

ہندوستانی گاڑیون مین بٹہلا لائین چالیس صاحب
لوگ تہے نام انکا نہین جانتا آبہا دہنک دیاری
کو ٹہیا باغ مین اونکو قید رکہا جب نانا کا لکہا ہوا
آیا تب کانپور مین اونکو بہیجدیا مینے ایک چٹہی نانا راو کو
لکہی کہ ہمنے چند صاحب لوگونکو قتل کیا تو کیا پایا اب اونکو قتل
کرو انکی سبب سے کچہہ اچہا پن نکلے تو نکال لو اسی
خیال سے کہ نانا اس لالچ مین آکر انکو چہوڑ دے
جب راوند کور لکہو چکا تب ذوالقدر بہادر نے
سوال کیا کہ آپنے صاحب محصول گہر کے قتل کے مقدمے
مین جو لکہوایا کہ ہمنے آبہا دہنک دیاری سے صاحب
محصول گہر کو مع میم اور بچے کے لے لیا تہا یہ صاحب
لوگ جو کشتی پر آئے تہے زیادہ تر عزت دار تہے
اونکو کیون نہ لیا تمہاری دانست مین تو یہ صاحب
ایسے تہے کہ اونکی نسبت آپنے نانا کو چٹہی لکہی کہ
انکے سبب سے کچہہ اچہا پن نکلے تو نکالو جواب دیا کہ
جو صاحب محصول گہر کو پہلے لے لیا وہ زبردستی
سپاہیون سے مجہسے نہ رہ سکا اس سبب سے
مجہے خیال گذرا کہ ان صاحبون کی نسبت بہی کوئی

میری بات نہ سنیگا ناتھا مالک ہے اگر
اوسکو کچھہ طمع ہوگی تو خیال کریگا اور یہ قصہ
گرفتاری کا اکثر لوگون کی زبانی سنا تھا اور یہہ بھی
سنا تھا کہ یہ صاحب لوگ دراصل معزز ہین
بلکہ یہ چٹھی اس سبب سی لکھی تھی کہ انکی جان بچ
جاے گواہ صفائی کا کوئی نہین ہے ؛

۲ جولائی کو جو تھا مقدمہ قتل گوردین وغیرہ سکنہ
موضع رمیل کا پیش ہوا ہند و سنگھ فتح سنگھ لبہو
دیا سنگھ ایشری گوبند ابہیرگواہان جانب سرکار نے
بیان کیا ہمنے انکھو نسی دیکھا کہ کچھہ فوج اور توپ
رمیل کو جاتی ہی آبہا دہنک دہاری
اوسکا افسر تھا رمیل مین پہونچتے ہی گوردین کے گھر پر
ایک توپ چلائی اوس سی آگ لگ گئی گوردین
کے بیٹے اور بہائی باہر نکل آئے جہہ سات آدمی
قتل ہوے اونکی لاشین گاڑی مین رکھکر دیو پر
پر آئین راو صاحب کے حکم سی گنگا مین پہکوا دی گئین
راو صاحب نے حکم دیا تہا کہ لاشین گنگا مین پہینکدو
اور یہہ راو صاحب نے آبہا دہنک دہاری راو صاحب

کا فرمان بردار تہا گنپت راو جاندار نے اسقدر
زیادہ لکھوایا کہ آبہا دہنک دہاری ناتھا کا نوکر تھا
راو صاحب جیسی رپورٹ کرتے تہے ناتھا کا دیوان بہی
حکم بٹھور مین آتا تہا پہر اوسکی تعمیل ہوتی تہی راو صاحب
مدعا علیہ کا یہہ جواب ہے کہ گوردین منشی رمیل کا
رہنے والا غدر سی پہلے ناتھا کے یہان کیطرف سی
کچہری کا بٹھور مین ناتھا کے مقابلہ مین سوال و جواب
کیا کرتا تہا اس سبب سی ناتھا کے نوکر اوس سی
عداوت رکہتے تہے اونکے دس پانچ نوکر رمیل کو گئے
اور گوردین کے آدمیوں سے جہگڑے لڑائی ہوئی
دہاری کو یہہ خبر ہوئی ایک توپ اور فوج لیکے رمیل
کو گیا جب آبہا دہنک دہاری رمیل مین پہونچا
تو گوردین اور متہولال اوسکے بیٹے نے اپنی
عورتونکو آپ تلوار سے قتل کرڈالا کہ انکے بعد
عزت مین فتور نہ آوے اور آپ تلوار ننگی لیکر
باہر چلے آئے آبہا دہنک دہاری سے اور اونکے
لڑائی ہونے لگی آخر آبہا دہنک دہاری نے
اونکو قتل کرڈالا ایک باہر کی عورت گوردین

کہین سی لایا تہا وہ بہی قتل ہوگیی گور دہن کے
ایک بہی زخمی ہوئی تہی آبہا دہنکر دہاری نے
اسکو پایہ گاہ یعنی اصطبل مین رکہا جب وہ اچہی
ہوگئی اپنی سسرال کو چلی گئی یہہ سب باتین
اپنے خدمتگار سری نامی کی زبانی جو پایہ گاہ مین
جایا کرتا تہا جناب نفیسہ بیگم اس لڑکی کے سنی تہین
جناب ذوالقدر بہادر نے سوال کیا کہ جو فوج رسیل
گئی تہی وہ کسکے حکم سے گئی تہی جواب جسقدر آدمی
قتل و قید ہوے بسبب عداوت نانہا کے قتل و
قید ہوے دو چار آدمی خاص نانہا کے نوکر گئے تہے
اور وہ لوگ چاہتے تہے کہ اپنی خیرخواہی نانہا کے
روبرو ظاہر کرین سوال آبہا دہنکر دہاری
لاشین کسواسطے لایا تہا جو کوئی اوسکے سرپر افسر
نہ تہا جواب یہہ مجہکو خبر نہین نہ مینے حکم رسیل جانیکا
دیا اور نہ قتل کرنیکا میرا گواہ صفائی کا کوئی نہین
ہے ستر او رہ کر باچران مقدمہ بغاوت کا پیش ہوا
مسمی جیتی سنگہ نرائن راو آبا جی نہا سنری بنسی دہر
منا لال ہیرا سنگہ تتائی مصر گوکل بادل آہیر

نانہا اہنکر لیفٹنٹ راو اور بابا جی نرائن بہی بخشی
گئے تہے راو جا ملا بلدیو سہاے رام لال شیو چرن
نے لکہوایا کہ راو صاحب پر کوئی افسر نہ تہا آبہا دہنکر
دہاری جو فوج کا مالک تہا وہ راو صاحب کے
سخت حکم تہا جو فوج جو بلہور مین آئی تہی اور اونہون نے
اپنے افسرون کے سر کاٹے تہے وہ بہی راو صاحب نے
نوکر رکہی تہی اور کوٹہی باغ مین ٹہرائی تہی متہو لال
وتتان مصر نے اسقدر زیادہ لکہوایا کہ ہمکو خبر نہین
کہ کسکے حکم سے فوج رکہی گئی تہی مگر ہان فوج ضرور
نوکر رکہی گئی تہی ٭

صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع کالپی نے تحقیقات
کرکے جو مثل بہیجی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ راو صاحب
معہ فوج کے کالپی مین گئے اور راو صاحب کے
نام سے منادی ہوئی کہ راو صاحب حاکم ہوے
اور انگریزونکا راج گیا ایک شخص کو بنیادہ سرکار
قرار دیکر پہانسی دی گئی نانہا ٹوپی بہی وہان موجود
تہا لوگونکو پکڑوا اسکو لاتے تہے اور ظلم کرتے تہے مہاجنون سے
ڈانڈ بہی لیا لچہمن گواہ جسکے ناک اور ہاتہ کاٹے گئے تہے

لکھوآتا ہی کہ مظہر کو انگریزون کا مخبر قرار دیکر
دونون ہاتہہ اور ناک راو صاحب اور بالا راو
اور ناتھا راو اور جوالا پرشاد نے مقام کانپور
مین کٹوائے تہے بہم راو مخبر بسین ہی کہ جو مینی
سیالکوٹ مین لکھایا وہی میرا اظہار ہے راو صاحب
نے پہلے مجہکو بٹہور مین قید رکہا جب فوج بہاگی
مین بہی بہاگا فوج کے ساتہہ جے پور کے علاقہ مین
پہرتا رہا راو صاحب اوس علاقہ مین مقیم تہے مجہکو فوج
والے پکڑ لے گئے ایک ہاتہہ تلوار کا راو صاحب نے
میرے بائین بازو پر مارا اور تیرہ ۱۳ دن تک قید رکہا
راو صاحب ملاری کی لڑائی مین بہی گہوڑے
پر سوار تہے مین بہی آوارہ پہرتا رہا جب علاقہ
جمون مقام چینی مین اتفاقاً پہونچا ایک شیوالہ مین
بیٹہا تہا اور راو صاحب گہوڑے پر سوار اوس مندر کو
آتے تہے مینے راو صاحب کو پہچان لیا او مجہکو راو صاحب
نے نہین پہچانا راو صاحب کے ساتہہ موضع چینی مین
گیا راو صاحب نے تین دن مجہے اپنے پاس رکہا
اور جب راو دنکی دلجمعی ہو گئی کہ یہہ مخبر نہین ہے تو سترہ ۱۷

روز رہا پہر رخصت مانگ کر سیالکوٹ مین آیا
اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع سیالکوٹ کو
اطلاع دی وہ دورہ مین تہے جب دورے سے
واپس آئے راجہ جمون سے گفتگو ہوئی اور کسیقدر آدمی
جمون کے اور ایک صاحب میرے ساتہہ ہوئے
مین اونہین لیکر چینی مین آیا اور نشان دیکر راو صاحب کو
گرفتار کرا دیا مجہے انسے عداوت تہی کہ میری تلوار بہی
ماری تہی اور قید بہی کیا تہا اسلئے گرفتار کرا دیا
راو صاحب کا جواب نہ مین سرغنہ باغیون کا
اور نہ مین باغی ہوا نہ مینے فوج بہرتی کی جب فوج گستجند
گوالیار سے آئی تہی تب بالا راو نے مجہے اپنے ساتہہ
رکہا تہا میرے کچہہ اختیار نہ تہا نانہا راو نے مجہے بالا راو کے
ساتہہ جانے کا حکم دیا مین اوسکے ساتہہ رہا کرتا تہا
میرے نام سے کالپی مین منادی نہین ہوئی نانہا کے
نام سے ہوئی تہی مقام کالپی کی فوج کا صرف تاتیا
ٹوپی مالک تہا سوال سب گواہ از روی حلف کے
بیان کرتے ہین کہ راو صاحب نے قتل کرایا قید بہی کیا
ایک شخص فقیر کو پہانسی بہی دی مصادرہ بہی

لیا شادی بہی کرائی جواب فقیر کی جہانسی اور ریاست
کالپی سی ڈانڈ لینے کا حال معلوم نہین تانتیا ٹوپی نے
لیا ہوگا اور اوسی نے حکم بہی دیا ہوگا سوال معنی
آپ فیروز شاہ کے ساتہہ تہے اگر باغی نہ تہے جواب
جسوقت تانتیا ٹوپی سی علحدہ ہوا اوسوقت مینے
چاہا کہ سرکار سی جا ملون مگر کوئی میرا واقف نہ تہا جسکے ذریعہ سے
ملتا اگر اکیلا ہوکر ملتا تو مجھکو مار ڈالنے کا خوف تہا اس لیے
محمد اسحاق کو جنرل صاحب کے پاس بہیجا کہ صفائی ہوجاے
سوال آپ ایک مرتبہ اکیلے فوج لیکر چالون پر گئے اور
اور سرکار سے لڑے اور ایک مرتبہ فوج لیکر للت پور گئے
اور سرکاری فوج سے لڑے اگر باغی نہ تہے تو کس واسطے
لڑے جواب چالون مین کچہہ لڑائی نہین ہوئی اور نہ
للت پور مین سوال آپ نے لکہوایا ہے کہ نواب باندہ
آپ ہی کی صلاح سے سرکار سے جا ملے آپکو سرکار مین حاضر ہونیکا
موقع کیون نہ ملا جواب مجھکو اوسوقت موقع نہ تہا
نواب باندہ کے ساتہہ عورتین تہین وہ بہانے سے پیچہے رہگئے
تہے ہم سرکار سی جا ملے مین تنہا تہا کچہہ بہانہ نکر سکا
سوال آپکے ساتہہ عورتین اونسے ہوتے ہین اونکو

اونکو الگ ہونیکا موقع ہوتا ہی یا نہا کو جواب
نواب باندہ کو یہہ موقع سہل ہوگیا تہا کہ عورتین پیچہے
رہتی نہین سوال آپ نے لکہوایا ہی کہ تانتیا ٹوپی یا جسپال
کو گرفتار کرلایا اور مجہسے کہا کہ مین سخت بات کہونگا آپ
نرم بات کہین جسمین روپیہ ملجاے اس سی پایا گیا کہ
آپ اور تانتیا ٹوپی ہر بات مین شریک رہتے تہے اور بالاتفاق
تانتیا ٹوپی نے راجہ سی ڈانڈ لیا جواب مینے ڈانڈ نہین لیا تانتیا
ٹوپی نے لیا ہوگا جو بات تانتیا ٹوپی کہتا تہا وہ مجھکو
کہنا تہا وہ مجھکو کرنی پڑتی تہی سوال صاحب کمشنر بہادر
جہانسی نے اپنے اظہار حلفی مین لکہوایا ہی کہ اکتوبر ۵۹ مین
دس ہزار آدمی سرداری راو صاحب کی علاقہ جہانسی مین
ٹوٹ پڑے گانون لوٹے اور عملہ سرکاری کو قتل کیا اور
کتنے آدمیون کے ہاتہہ ناک کاٹے جواب جہانسی کے
دس کوس جگہہ تہی وہان ایک بنگلہ جلتا تہا فوج نے
نے جلایا تہا اور کسی بات کی مجھکو خبر نہین کس نے جلایا تہا
اور نواب باندہ اوس فوج کے ساتہہ تہے اور تانتیا ٹوپی نہ تہا
گوری شنکر اور امام علی فوج کے افسر تہے مین فوج کیساتہہ
بے اختیار تہا جدہر جاتی تہی اودہر جاتا تہا سوال اگر باغی

نہ تھی تو کیا وجہ کہ مع فوج کے ندی سے عبور کر کے
تانتیا ٹوپی سے جا ملے جو دکھن کی طرف سے فوج آئی تھی اور
پھر دونوں قافلہ ملکے للت پور میں چند روز رہے ؛
جواب میں فوج کے اختیار میں تھا جہاں چاہتی تھی وہاں
لیجاتی تھی سوال صاحب کمشنر بہادر کے اظہار سے
ظاہر ہوتا ہے کہ آپسے لڑائی جنریل منعل صاحب سے ہوئی تھی
مقام سندھواہ سے ہو کر دکھن کی طرف ضلع ساگر کو
بھوپال کو گئے جواب ساگر اور سرونج کے بیچ میں ایک مقام تھا
کہ وہاں فوج ٹھہری تھی رات کو خبر ہوئی کہ سرکاری فوج ساگر کی
طرف سے آتی ہے یہ سنکر ہمارے ساتھ کی فوج نے آدھی رات کو کوچ کیا
آدھی فوج نکل گئی تھی آدھی فوج جو باقی تھی اوسنے سرکاری
فوج سے مقابلہ کیا میں اگلی آدھی فوج کے ساتھ نکل گیا تھا
پچھلی آدھی فوج کے ساتھ مقابلہ ہوا اور وہ آدھی فوج بھی بھاگ گئی
سوال صاحب کمشنر بہادر کے اظہار اور گواہوں کی اظہاروں سے
جو آج تصدیق ہوے سرغنہ ہونا آپکا معلوم ہوتا ہے کیا سبب ہے
کہ جھانسی اور للت پور میں آپکا سرغنہ ہونا مشہور ہوا اور
بالا راؤ نام تھا راؤ مشہور نہوے جواب مالک فوج کا بالا راؤ
تانتیا ٹوپی تھا دکھن کی طرف کے ہمارے نام کے آدمی بہت ہیں اس سبب سے

میرا سرغنہ ہونا مشہور ہو گیا ہو گا میں کہیں سرغنہ نہ تھا
بھیم راؤ منجھلے جو کچھ لکھوایا وہ سب جھوٹھ ہے گواہ میرے بھائی
کا کوئی نہیں ہے فقط از شعلہ طور ۸ مرحوری سنہ ۱۸۵۹ء

مصر

بملاحظہ اخبار مفصلیٹ معلوم ہوا کہ پاشاے مصر واسطے
سیر و تماشاے ملک فرانس کے فرانس میں تشریف لیگئے
جبکہ دارالسلطنت فرانس میں رونق افروز ہوے تو وہاں کے
بادشاہ نے بڑی دھوم دھام اور تزک اور احتشام سے کہانے کی
ضیافت کا کیا اور کئی روز تک برابر تقریب دعوت سامان
عیش و نشاط پر تکلف ایسا رہا کہ شاید پہلے ایسی کبھی نہوا ہو
کہتے ہیں ایکدفعہ جبکہ جناب ملکہ معظمہ انگلستان و ہندوستان
بتقریب سیر فرانس کے شہر دارالسلطنت میں تشریف
لیگئی تھیں تو البتہ خوب سامان ہوا تھا لیکن اس مرتبہ
وہ سامان عیش و نشاط اور تماشا و اشیاے عجائبات
روزگار موجود اور مہیا تھا کہ پہلے میسر نہیں تھا
اس سبب سے اور بھی زیادہ تکلف ہوا تمام رؤسا اور امراے ملک فرانس
کے ملاقات پاشاے مصر کی سے نہایت مسرور و محظوظ ہوے اور
علی ہذا القیاس پاشاے ممدوح نے بھی اونکی ملاقات سے نہایت لطف اوٹھایا

در ینولا اکثر اخبارات ملک یورپ سے معلوم ہوتا ہے کہ فیما بین
والیان ملک کے رابطہ محبت و ارتباط الیسا مربوط و مضبوط ہے کہ پہلے بہی
محبت اور ربط کا طریقہ درمیان انکی نہیں تہا راقم اخبار ہذا کو فی الحقیقت
ایسے حالات کی نہایت خوشی ہوتا ہے اور ہمیشہ دست بدعا جناب ایزدی
مین رہتا ہے کہ ہمیشہ حاکمان اور بادشاہان ملک کے درمیان اسی طرح اتفاق
صلح و سداد کا [illegible] رہے اور خدا کرے کبھی کوئی جھگڑا ان دونون
ورنہ والیان ملک کے نزاع سے ملک برباد اور بے چراغ ہوجاتے ہین
جیسے کی درمیان امریکہ کے نازعہ درپیش ہے لاکھون آدمی
مارے گئے علی ہذا القیاس جنگ و جدل افغانستان مین ہزارہا
مخلوق تباہ ہوگئے فقط

رُوڑکی

کارخانہ گودام روڑکی کا ماتھہ بگڑ گیا باوجودیکہ حکام نے
سب طرحکا انتظام کیا لیکن ہنوز چوری کا مطلق انسداد
نہین ہوا اور سچ ہے کہ ایسی چوری کا کیا خاک انتظام ہو
جبکہ کھونٹی ہی بار کو نگل جاوے تو نگہبانی کون کرے جو شخص
محافظ ہو کر چوری کرے اوسکا بندوبست کب ہو سکتا ہے
گو آخر کار بد کا انجام بد ہوتا ہے ایکروز ضرور پکڑا جاویگا
اور سزا پاویگا اب سنئے [illegible] آٹھ من کے
میگزین سے گم ہوگیا ایکروز مستر بیگ صاحب نے کہ جو
اوسکے اہلمد ہین لفٹنٹ ایکفرڈ صاحب قائممقام سپرنٹنڈنٹ کو
حال جانے تانبہ سے اطلاع دی اور لطف علی بیلدار کے اوپر شبہ کیا
اور اسپر شبہ تہا ہین اوسکی خانہ تلاشی ہوئی بعد تلاشی قدرے
بارود ڈبکڑہ پارچہ فلالین اور ایک عدد قفل وغیرہ ازان
کارخانہ گودام برامد ہوا و [illegible] عدالت فوجداری ہین
سپرد ہوا چنانچہ لطف علی مدعا علیہ کو بعد ثبوت قصور
چھہ ماہ قید کی سزا ہوئی الا تانبے کی چوری کا حال نہ معلوم ہوا
کہ آیا کوئی کالا چور تہا یا سفید چور سنتے ہین کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ
گودام نے بوجہ نقصان تانبہ کے مبلغ دوسو روپیہ تنخواہ
مستر بیگ سے وضع کئے اور باقی روپیہ اہلکار کارخانہ پر تاوان
ڈالا بڑے تعجب کی بات ہے کہ اسقدر مال تانبہ چوری ہوگیا اور
ہرگز چوری ہونا اسقدر مال کا کسی اہل دانش کے قیاس و خیال مین
نہ آویگا جہان ہر طرف سے پہرہ سپاہیان ہو وہان تانبہ کا
کیا گذر ہو سکتا ہے ہان کوئی گھر کا بقول شخصے اگر کوئی گھر کا بہیدی ہے
لنکا ڈہاوے تو عجب نہین ایسی چوری کی ایک یہہ راہ معلوم ہوتی
کہ کسی سوداگر سے ایک وقت مین مثلاً سو من جنس تانبہ یا پیتل وغیرہ
اگر [illegible] سوداگر سے سو من مال کیا

نمبر ۲۱ | مطبوعہ ۲۰ اگست سنہ ۱۸۶۲ عیسوی مطابق [illegible] صفر سنہ ۱۲۷۹ ہجری روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار ہر روز چارشنبہ بمطبع ہذا
طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال
بارہ روپیہ اور فی ماہ ایک روپیہ اور پیشگی معہ محصول
ڈاک عہ روپیہ سال ہے اور مدت ادای پیشگی
کے تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہے
اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کی حساب
سی قیمت لیجاوی گی پس جس صاحب کو
خرید اخبار ہذا منظور ہو تو [illegible]

یا اطلاع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین
اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی اور چار
سطر سی کم کوئی عبارت نہ چہاپی جاوی گی اور
جو مضمون کہ واسطی فائدہ عام کے چہپوایا جاویگا
اوسکی اجرت نہ لیجاوی گی اور ہر قسم کا کام
انگریزی فارسی ناگری چہپتا ہی جو صاحب چہپوانا
کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر
کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع
بخشین [illegible]

اورنگ آباد

شہر حیدرآباد میں حضرت ہیضہ نی اسقدر زور شور مچایا کہ تباریخ نہم ۹ محرم کو اڑہائی ہزار آدمیوں کے فوت ہونی کا شمار کرتی ہیں آیا ہر روز ہزاروں آدمی مرری ہیں ہوا اس کی مقام حیف یہ ہی کہ امیر عظام اور نواب عالیشان بہی راہی ملک بقا ہو رہی ہیں — اور یہاں گرانی غلہ نے پہر اپنا چہرہ منحوس دکہلایا ہی جس سی بیچاری غریبوں کو ایکوقت سی دوسری وقت کہانا میسر ہونا مشکل ہوا ہے افسوس کہ خداوند کریم یہاں کی غریب رعایا پر اپنا رحم نہیں کرتا اگرچہ سیکڑوں جلاوطن ہوگی الغرض ہی کوئی آبادی شہر کیطرف متوجہ نہیں ہوتا انشاءالله تعالی دوسری بار بذریعہ اخبار حاکم دادگستر سی رفاہ رعایا کیے لی گذارش کرینگی امید قوی ہی کہ نواب وزیر مختار الملک بہادر جنکی بندہ پروری اور غریب نوازی نصفت شعاری قاف سی قاف تک مشہور ہے ہماری التماس پر نظر الطاف فرماوینگی فقط از اخبار برق خاطف

خبر نانا

کئی بار وقایع نگاران انگیزی نی ... تو بندہ کیا اور کئی بار مار ہی ڈالا چنانچہ اب پہر زندہ کیا ہی یعنی فرینڈ اف انڈیا اور دوسری ہمعصر ان اخبار انگریزی کی فہمیں تو اس امر میں حجت اور تکرار ہے ہی لیکن اِلہ آباد گزٹ والی کی یہ تقریر ہے کہ نانا متصل مقام تبان زندہ تاالحال موجود ہی اور اس کی زنی کے ہمراہ جو کلکتہ میں مشہور ہوئی تہی وہ نیپالکا شی اور دوسری جگہ سی اس کی خویش و قرابتی واسطی تصدیق [illegible] کے جانب تبان روانہ ہوئی ہیں اگر سرکار اسکی تلاش کریگی تو تبان کے کسی مقام سی نانا کا سراغ ملیگا فقط الصفا

خبر روم

معلوم ہوا کہ سلطان روم عبدالعزیز کاروبار سلطنت میں خوب مصروف ہی اور اپنی ہوشیاری اور ایمانداری سی سلطنت کو رونق تازہ بخشی ہے فقط از اخبار مفید خلایق

تجارت انگلستان

واضح ہو کہ ہندوستان انگلستان سی قریب بارہ حصہ کی وسعت میں زیادہ ہی مگر پہر بہی ہندوستان کا حاصل بیالیس کروڑ اور انگلستان کا حاصل ستر کروڑ ہی اس ترقی حاصل کا [illegible] ہی اصلی انگلستان

سے تجارت کا کچھ حال مجمل ذیل مین واسطے ملاحظہ ناظرین سے درج کیا جاتا ہی واضح ہو کہ انگلستان مین ایک محکمہ ہی کہ جسکو بورڈ اف ٹریڈ یعنی محکمہ تجارت کہتی ہین اس محکمہ مین قواعد ترقی تجارت پر ہمیشہ غور رہا کرتا ہے اور تجارت کی ہر قسم کی نقشہ تیار کی جاتے ہین حسب تسلیم اخبار فرینڈ اف انڈیا مین ان نقشون کے بموجب جو کچھ حال تجارت انگلستان کا لکھا ہی اوسکا خلاصہ یہ ہی کہ سنہ ۱۸۶۰ع مین تین ارب چہیالیس کروڑ بیالیس لاکہہ بیس ہزار روپیہ کی مال کی انگلستان مین تجارت ہوئی جسمین سے ایک ارب بتیس کروڑ نواسی لاکہہ دس ہزار روپیہ کا مال انگلستان سے برآمد ہوا اور دو ارب دس کروڑ تیرہین لاکہہ دس ہزار روپیہ کا مال انگلستان مین درآمد ہوا اور سنہ ۱۸۶۱ مین بسبب واقع ہونی جنگ درمیان شمالی و جنوبی امریکہ اور سبب اور حادثون کی چار کروڑ کی تجارت کم ہوئی فقط برآمد مین سے تیرہین کروڑ کا مال تو یورپ یعنی فرنگستان کی ملکون کو گیا اور امریکہ کو اونتیس کروڑ اور ایشیا کو ساڑہی چھبیس کروڑ اسٹریلیا گیارہ کروڑ اور افریکہ کو ساڑہی چہہ کروڑ کا مال گیا ایشیا کے جو بعض ملکون کو مال گیا اوسکی تفصیل یہ ہے

ملک	سنہ ۱۸۶۰ عیسوی	سنہ ۱۸۶۱ عیسوی
ہندوستان ممالک محروسہ سرکار انگریزی	۲۶۹۶۵۰۰۰۰	۱۶۴۱۴۰۰۰۰
جزیرہ سیلون یا لنکا	۱۶۷۱۰۰۰۰	۱۰۲۶۰۰۰۰
ایران	۳۴۰۰۰۰	۲۶۰۰۰۰
چین	۲۸۷۴۰۰۰۰	۳۱۱۴۰۰۰۰
جاپان	۰	۴۳۰۰۰۰

اس مال برآمد کی اقسام کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ چہبیس کروڑ کا سوتی کپڑا چودہ کروڑ کا اونی اور سوا نو کروڑ کا سن کا کپڑا یعنی ٹسل پونے ساتہہ کروڑ روئی کا کپڑا انگلستان سے اور ملکون کو گیا ڈیڑہ کروڑ کی بیر وایل شراب اور ساڑہی تین کروڑ کا پتھر کا کویلہ اور ساڑہی دس کروڑ سے کچہہ زیادہ کا لوہا اور ملکون کو روانہ ہوا اور پچاس لاکہہ روپیہ کی کتابین غیر ملکون کو بھیجی گئین درآمد مال مین سے روپیہ کی تفصیل یہ ہے

	قیمت روپیہ کہ جو ہندوستان سے انگلستان کو بھیجے گئے	قیمت روپیہ کہ جو امریکہ سے انگلستان کو بھیجی گئی
سنہ ۱۸۶۰	۳۳۷۳۰۰۰۰	۳۰۰۶۹۰۰۰۰
سنہ ۱۸۶۱	۹۴۰۹۰۰۰۰	۲۶۵۷۰۰۰۰۰

بعض ملکون سے جو انگلستان کو اور مال گیا تو سکی
کیفیت ذیل سے معلوم ہو گی

نام ملک	سنہ ۱۸۶۰ع	سنہ ۱۸۶۱ع
ہندوستان ممالک محروسہ سرکار انگریزی	۱۰۷۰۰۰۰ ۱۸ روپیہ	۱۹۰۹۰۰۰ ۱۲ روپیہ
جزیرہ سیلون یا لنکا	۱۰۵۴۰۰۰۰	۱۹۴۵۰۰۰۰
ایران	+	+
چین	۹۳۲۴۰۰۰۰	۹۰۶۱۰۰۰۰
جاپان	۱۶۸۰۰۰۰	۵۳۹۰۰۰۰

اوپر کی لکھی ہوئی نقشہ سے ثابت ہوتا ہی کہ سنہ ۱۸۶۱ع مین بہ نسبت سنہ ۱۸۶۰ع کی ہندوستان سے انگلستان کو سات کروڑ روپیہ کا مال زیادہ گیا اس صورت مین یہ بات خوب ثابت ہی کہ ہندوستان مین سات کروڑ روپیہ سنہ ۱۸۶۱ع مین زیادہ آیا سنہ ۱۸۶۱ع مین جو اشیا رسمی تجارتی انگلستان مین آئی انکی مجمل تفصیل یہ ہے

نام جنس	قیمت جنس
روئی	[illegible] کروڑ
ریشم	[illegible] کروڑ
اون	[illegible] کروڑ
غلہ	[illegible] کروڑ
چاہ	[illegible] کروڑ
قہوہ	[illegible] کروڑ [illegible] لاکھ
میٹھا	[illegible] کروڑ [illegible] لاکھ
معدن زرد	[illegible] کروڑ
شراب براندی	

پشاور

پہلے اس سے حال آغاز ہونے وبا ہیضہ کا اس مقام پر درج وقایع ہو چکا ہی اب ایک چٹھی آئی اوس مقام محررہ ۱۱ جولائی مین مرقوم ہے کہ ہنوز وبا وہان سے رفع نہین ہوئی اور ہر روز خلقت خدا مرتی چلی جاتی ہی اور طرفہ یہ ہی کہ باعث ہونے بارش کے بجای کمی کی اور زیادتی اسکی ہوتی جاتی ہی کوئی گلی اور کوچہ شہر اور چھاونی کا نہین کہ جس مین صدای گریہ و زاری نہین ہی لہذا افسران فوج نی یہ تجویز ٹہرائی ہی کہ کچھ گوری پلٹن کو بھیجدی جاوین یہ پہاڑ لنکے کی زنجیرہ کوہ مین بفاصلہ ۴۲ میل پشاور سے واقع ہی اور گھاٹی سے چڑہائی اوسکی پانچ ہزار قدم ہی اوس اور گرمی کی شدت ہونے سے تھرمامیٹر کا پارہ ۱۰۹ درجہ پر پہونچا ہی خط از دہلی گزٹ

جہلم

ایک مراسلہ آیا اوس مقام محررہ ۲۲ جولائی سے معلوم ہوا کہ جو فوج وہان مقیم ہی وہ بہر صورت تندرست ہی اور سنا جاتا ہی کہ جاڑی کی موسم مین یہان کی فوج تبدیل ہوگی مگر یہ نہین معلوم کہ کہان جاویگی بعض کا قول ہی کہ وہ انبالہ کو روانہ ہو جاوینگے اور بعض کہتے ہین کہ پشاور مین اوسکو چھاونی ملیگی گر گئے بار یہان مینہ برسا اب لوگون کو توقع قوی ہو گئی ہے کہ اگلی برس فصل اور موسم اچھا ہوگا

لاہور

وہان کی مکاتبہ مین مرقوم ہے کہ تحقیقاً سنا گیا کہ وہ شخص
جسنی خبر پہلی بانڈور رنگ راو کی سکونت پذیر ہوئی کے
علاقہ جمون مین دی تھی اوسکو پانچہزار روپیہ انعام سرکار
فیض آثار انگلشیہ سی مرحمت ہونگی اور علاوہ اسکی دیگر
افسران کو بہی کہ جنہون نی اوسکی گرفتاری مین سعی اور
کوشش بلیغ کے ہی کچہہ حقوق بطریق انعام عطا ہونگی
مگر ہنوز تفصیل اوسکی سنی نہین گئی جسوقت حال مفصل
اسکا دریافت ہوگا حوالہ قلم سوانح رقم کیا جاویگا
فقط ایضاً

برآمد اسلحہ

الہ آباد گزٹ سی منقول ہی کہ وہان کی علاقہ مین ایک
مخبر کے خبر دینی سی ایک زمیندار کی گہر مین سی بہت
سی بندوقین ٹوپی دار اور تلوارین گڑی ہوئی نکلی ہین
اور اگرچہ اسباب سی تہانہ دار اوسجگہہ کا آگاہ اور واقف
تہا مگر اوسنی ایکہزار روپیہ رشوت کا لیکر اطلاع اوسکی
حاکمان وقت کو نہین کی اب وہ دونون مجرم بحکم حکام
سی سزایاب ہوی ہین فقط ایضاً

ریل

سنا گیا کہ ۲۲ تاریخ ماہ گذشتہ کی شب کو کسی
بدمعاش نے ریل ڈاک اور مسافرون کی گرانی کا
قصد کیا تہا یعنی متصل وکوڈا کی کرانجی سی ریل آتی ہی
ایک لوہی کا ٹکڑا رکہدیا تہا چنانچہ ریل وہان آکر رک گئی
اور قریب تہا کہ پلٹ جای مگر اوسی وقت کل کی کہانے
والی نی اوسی ٹہرا دیا اور دیکہا تو معلوم ہوا کہ
اوسکی نیچی ایک ٹکڑا لوہی کا پڑا ہی سر ریل کی بوجہہ سے
اوسکی دو ٹکڑی ہوگئی ہر چند اہالیان ریلوی کمپنی واسطی
رفع اس تکلیف اور انسداد اس امر قبیح کے بہر صورت
انتظام اور بندوبست کرتی ہین مگر سودمند نہین ہوتا اب
سنا جاتا ہی کہ کچہہ سپاہیان پولیس واسطی اہین کے
مقرر اور متعین کی جاوینگی صاحب مکاتبہ لکہتی ہین کہ
اگر ایسا ہوا تو حقیقت مین خوب بندوبست ہو جاویگا
فقط ایضاً

فیروز شاہ

فیروز شاہ باغی جو ایک عرصہ سی کوہستان بیابان مین
سرگردان اور پریشان فقیری بہیس مین پہرتا تہا اب
سنا گیا کہ چند ہفتہ کی قریب گذری ہونگی کہ اوسکو
سارتان گورکہہ نی ہلاک کیا اور ہزارہ سی یہ خبر آئی ہے
کہ اوسجگہہ دو رنیولا نرخ غلہ بہت گران ہوگیا ہی اور اسی
سبب سی وہان کی باشندی بہاگی جاتی ہین فقط ایضاً

سلہٹ

انگلشمین اخبار کی ایک کارسپانڈنٹ سلہٹ سی لکھتی ہین کہ ایک گروہ مفسدان کو شیانی پہر سر تشورش اوٹھا کر ۳۳ جمعیت کی ایک حصہ پر کہ جو جوائی سی گمرش کے اسباب کے ساتھہ نستنگ کو جاتا تہا حملہ کیا اور سوای سات بندوق کی اور سب مال اور اسباب لوٹ لی گی یقین ہی کہ اونکی سرکوبی کیواسطی پہر فوج سرکار عالی وقار متعین ہو فقط ایضا

کابل

کابل کا مراسلہ آیا اوسمین دسوین جولائی تک خبرین ہین مگر بباعث دیر رسی مکاتبہ اور قلت جگہہ کی حال مفصل اسکا اینده درج ہوگا خلاصہ یہ ہے کہ فریقین کی مرضی کی موافق دونون طرفسی فرح کا معاملہ ہوگیا اور بر طبق اصدار مراسلہ سے کہ جو قندہار سی سردار محمد علی خان کی پاس آیا سردار مذکور نے سرداران معزز کابل کو طلب کرکی اس حرف و حکایت اثر سی مطلع کیا اور حکم سر ہونی اتواب سلامی کا دیا تحقیقات دریافت ہوا کہ سردار محمد شریف خان دو سو سوار لیکر میر افضل خان سی مصالحت کرنی گی تہی اور سردار مذکور کی اقرار کرنی ... کہ اگر سردار شیر

سپرد کر دونگا سردار شیر علی خان مع فوج کی فرح کو روانہ ہوئی اور اپنا قبضہ و دخل اوسپر کر لیا کہتی ہین کہ میر افضل خان کو ملک قندہار مین ایک عمدہ جاگیر عنایت ہوگی اور بالفعل امیر صاحب نی میر افضل خان کو کہ جو امیر صاحب کی لشکر مین آگیا ہی ایک خلعت فاخرہ عطا کیا فقط ایضا

ضلع فرخ آباد

دو ٹہگون نی مابین راہ قنوج و گورسہای گنج نئی طرح کی چالاکی کی کہ ایک شخص ہزاری نامی بقال ساکن شاہجہانپور محلہ مالی باڑہ کانپور سی اپنی وطن کو جاتا تہا قنوج کی قریب دو ٹہگ مسافرون کی صورت ہمراہ ہوئی اثنای راہ مین دوپہر کی وقت ٹہہر گئی ہزاری نی کہا کہ میری پاس کچہہ ناشتا نہین ہے اگر بازار قریب ہو تو کچہہ خرید لاؤن اون دونون نی کہا کہ ہماری پاس ستو ہین تم صرف مٹھائی لی آؤ چنانچہ ہزاری مذکور کچہہ مٹھائی لی آیا اور اونکو دیکر آپ نہانی گیا نہین معلوم کہ اونہون نے غیبت مین اوسکی حصہ مین کیا ملا دیا کہ کہاتی ہی طبیعت بگڑی اور نشہ سا معلوم ہوا غرض وہ ٹہگ اوسی ایک باغ مین لیگئی اور اوسکی گلی مین پہانسی ڈالی اور پاون کے چہلی نقری اوتار لی چونکہ ہزاری مذکور کی کچہہ زندگی ... سی پہانسی کی تو ڑ ڈالی

اور چاہا کہ غل کری مگر ٹھگون نے اوسکی منہ مین مٹی بہر دی
اور قصد کنوئین مین ڈالنی کا کیا لیکن جو ہزاری خدکو نوجوان
ہی کچہہ قابو نہ چلا تھوڑی دیر تک زور آزمائی ہوتی رہی اسی
اس عرصہ مین ایک لڑکا چرواہی کا وہان آگیا یہ حال دیکھکر
سپاہیان پولیس متعینہ گانون کو خبر کی چنانچہ دو کانسٹبل
موقع واردات پر پہونچی اور ٹھگ سپاہیون کو دیکھکر جانب
پورب اور دوسرا طرف شمال کے بھاگا آخر کار کانسٹبلون
کے کوشش سی گرفتار ہوکر چالان عدالت ضلع ہوئی توقع ہے
کہ اپنی کردار کی پاداش کو پہونچین فقط از اوده اخبار

ماجرائے عجیب

ایک صاحب معزز و معتبر اپنی عنایت نامہ مورخہ ۱۵ جولائی مین
تحریر فرماتی ہین کہ تاریخ ۳ ماہ حال مطابق ۱۰ محرم الحرام
جمعہ کو ۸ بجی صبح کی موضع ناگلوی سیدان علاقہ تحصیل علی پور
ضلع دہلی مین ناگاہ مشرق کی طرف سی ایک بادل سفید رنگ اٹھکر
آیا جو اول تو خوب گڑگڑایا اور بعد اوسکی تخمیناً ایکسو قدم تک
بیرون آبادی اور پانچ سات گہرون پر اندر آبادی کی ایک
تولہ سی پانچ تولہ تک کی وزن مین ہر ذرہ روشن آسمان سی مضغہ ہاتہی
گوشت پر سی جو سب ذرہ مین تخمیناً دو من ہونگی اور اونکو تمام مخلوق
نے برائے العین دیکھا سب سی بڑا تخمیناً [illegible] انچ لمبا اور
اور چار انچ چوڑا تہا او پر دیکھنی مین سب بشکل چھچھڑے کے
تہی ایسی ہیئت مین کہ جب کسی آدمی کو توپ سی اوڑا جاتا ہے
تو اوسکی چھچھڑے چھچھڑے ہوکر بکہر جاتی ہین اور تہوڑی بار روٹ
سیاہی لگ کر مائل بہ سیاہی و سرخی ہو جاتی ہین اور زرد سے
مائل پانی نکلنی لگتا ہی
زیادہ [illegible]
ایک نہایت وحشت اور دہشت مین مبتلا ہو گئی اور خدا عز و جل کی
جناب مین توبہ استغفار کرنی لگی یہ بہی لکہا ہے
کہ یہ مضغہ گوشت ایسی زور سی گرتی تہی کہ جس کسی کی یہ مضغہ
لگا چھٹی تک کا کہایا پیا نکل گیا ایک ٹکڑہ ایک عورت
کی کمر مین لگا جسکی صدمہ سی اوسکی کمر کئی دن تک درد
کرتی رہی صاحب خبر اس تمام سانحہ کو بچشم دیدہ لکہتی
ہین فقط از اخبار مجمع البحرین

اوده اخبار سی واضح ہوا کہ مقام دہلی ہو جبلہ پہاڑی پر ایک
شخص کے دو لڑکیان جنکی ابہی شادی ہوئی تہی ڈولی مین
بیٹھکر اپنی سسرال مین جانیکو تہین اونکی ماں حسب اتفاق
کسی کام کو جو اونکی ڈولی چہوڑکر اپنی مکان سی باہر ہوئی اور
پہر جو دیکہا تو دونون لڑکیان اور ڈولی والون کو موجود نہ پایا
عرصہ پانچ روز کا گذرا کہ آجتک باوجود کمال تجسس اور تلاش

کہین اوسکا سراغ اور پتا نہین لگا فقط

اور اخبار مذکورہ بالا سے واضح ہوا کہ جو پل دریای جمن جراب ہوگیا تہا پہر تیار ہوگیا آمد رفت جاری ہوگی اب دریا پایاب ہے ایک شخص کو مگر نگل گیا اور ایک شخص کو پل پر ٹہوکر لگی جسکی صدمہ سے کشتی پر گرکر مرگیا فقط

اردو دہلی گزٹ سے مدرک ہوا کہ وہان بباعث کثرت بارش اکثر مکان اور دیوارین شہر کی اندر گر پڑین اور ایسا کوی مکان نہین ہے کہ جو ٹپکتا نہو اور بیرون شہر کی جو آدمی سکونت پذیر ہین اُنکو درندوں کا بیٹہ پرون کیطرف سے بہت تکلیف پہنچتی ہی کوی دن ایسا نہین جاتا کہ جسمین جانور ایک دو لڑکون کو نہین رات کیوقت لیجاتے ہون کئی روز گذری کہ ایک عورت نی سونی سی بیشتر نہر پیر احتیاطا اپنی بچی کو چارپای سے باندہ دیا تہا مگر آدہی رات کے وقت اس جانور کی آواز سنکر وہ عورت جاگ اوٹہی اور کیا دیکہتی ہے کہ ایک بڑا بہیڑیا اوسکی چارپای کی پاس کھڑا ہوا اوس بچی کو کہینچ رہا ہی یہ حال دیکہکر اوسنی غل اور شور مچایا کہ جسکی سبب سے وہ بہیڑیا بہاگ گیا لیکن اوس بچی کے ایسے زخم آئی ہین کہ بچنا اوسکا خیلی مشکل معلوم ہوتا ہے

اخبار ہوم نیوز ولایت مجریہ ۶ جون سے نقل ہے کہ آب قوم فڈرل متصل چارلس ٹین کی مقیم ہی اور حال مین جو مابین عسکر شمالی وجنوبی لڑائی ہوی اوسمین فڈرل کے فتح ہوی مگر آب فوج متقابل یعنی لشکر کنفڈریٹ مین بہی کمک آپونہچی ہی دیکہا چاہئی ابکا میدان کسکی ہاتہہ رہتا ہی رحمند کی پچہلی لڑائی مین صرف قوم فڈرل کیطرف ۲۹۰۵ آدمی مجروح و مقتول ہوئی پس نقصان سپاہ کنفڈریٹ ہی اسی پر قیاس کرلیا چاہئی مقام ممپہس مین ۲۰ ہزار من روئی شرار آتش جنگ و جدال سے جلکر خاکستر ہوگی معلوم نہین انجام اس فساد عظیم کا کیا ہونیوالا ہی اسلئی کہ کوئی نتیجہ ایسا نہین جسمین ونس ہا بیخبر از بندگان خدا طرفین سے ضایع نہوتی ہون اور نقصان زراعت و مال و اسباب وغیرہ کا تو کیا حساب ؛ غرض وہان تو جو کچہہ ہوگا سو ہوگا ؛ اب اہل ہند کو چاہئی کہ اپنی ملک مین تدابیر شائستہ ترقی زراعت پنبہ جہانتک ممکن ہو جلد عمل مین لاوین ؛ اسلئی کہ اگر جنگ امریکا جنبہ اور بدستور رہی تو نکاسی روئی کی جانب ولایت بکثرت وقوع مین آئیگی جو انجام کو منجر بگرانی دیکہا نی نہ ہو جائیگا فقط از اخبار مجمع البحرین

مدراس ھمایون اساس

انگلنڈ مین ایک کمپنی درباب ہونی روشنی گیاس لیٹ
مدراس کے تقرر پائی اور اوسکا بلان یعنی نقشہ بہی مدراس
کے ایک بیوپاری پاس گیا اور اوسنی وہ نقشہ واسطے
ملاحظہ سرکار کی بہیجدیا ہے ہم بہی اپنی ناظرین اخبار
اہل بمبئی کو خوشخبری سناتی ہین کہ عنقریب یہان بہی
گیاس لیٹ کی روشنی ظہور پاویگی چونکہ انگلنڈ جو اس باب
مین کمپنی تقرر پائی تہی اسکی حصہ ہرایک پر تقسیم ہوگئی بلکہ [illegible]
گرم جوشی سی اوسکی طیاری ہورہی ہی کچھہ اسباب وغیرہ بہی
انگلنڈ سی آچکا فقط ایضاً

ڈاکتر خانہ

صاحب اردو گائیڈ رقم طراز ہین کہ گذشتہ میل مین
لندن سی ایک معتبر خط اس مضمون کا آیا ہی کہ عنقریب جناب سکرٹری
آف اسٹیٹ یعنی وزیر سلطنت کی طرفسی ایک حکمنامہ اس مضمون کا
جاری ہوگا کہ جتنی انگریزی طبیب کلکتہ و مدراس اور بمبئی مین سرکاری
نوکر ہین اونکو اس حکمنامی کے جاری ہونی کی تاریخ سے
پہر ہرگز اختیار نہوگا سوای شفاخانہ ہای سرکاری کے
ذریعہ سی جس شخص کا علاج کرین اور کاہی علاج کرسکین فقط
از انجمن ہند

بمبئی

اہالی بمبئی نے جناب لارڈ کننگ صاحب بہادر کی یادگار
کے واسطے آپس مین چندہ لگایا ہی اور اس تحریر تک [illegible] ہزار
روپیہ وصول ہوچکا ہی اسقدر روپی مین جناب ممدوح کے
تصویر نصف قد کی طیار کرا کی مکان ٹون ہال مین نصب
کرینگی اور اگر سب چندا وصول ہوا [illegible] دہ [illegible] ہزار
کے پوری تصویر بنا کر پیش نظر رکہین گے فقط ایضاً

اسٹامپ

حسب منشای سرکار چیف کمشنر بہادر ملک اودہ جواب جاری
ہوا اور حکم ہی کہ فروخت کاغذ اسٹامپ کا ہر شخص سرکار سی مجاز ہوگا
یعنی سرکار سی خرید کر کی خود فروخت کرسکیگا اور جو تحویل سرکار
سی ایک بار خرید کرنا چاہی اور بہیجی پس اگر قیمت نقد دیکر
خرید کری تو فیصدی ۲ روپے اور اگر ضمانت پر مول لے
تو فیصدی ۲ روپے حق فہمیس سرکار سی مول لینی والون کو چہوڑ
دیا جائیگا یقین ہے کہ یہ طریق مہاجنون کی حق مین مفید ہوگا فقط

تفضل حسین خان نواب فرخ آباد

اگلی کسی اخبار مین درج تہا کہ تفضل حسین خان باغی نواب
سابق فرخ آباد بہی مثل راو تلارام باغی کی ملکی سی جہان
[illegible] بہم جاکر نیپال کی سلطان احمد جہان [illegible]

ہرات ہوگیا مگر اب ہمکو اپنی کارسپانڈنٹ کی تحریر
سے یون معلوم ہوا کہ ایک شخص ساکن فرخ آباد مظہر ہے
کہ منجملہ دو نوکر ہمراہی نواب مذکور کے ایک آدمی ہریتی سے
فرخ آباد اپنے گہر آیا ہے اوسکا بیان ہے کہ مجھے ہریتی کو چھوڑے
اٹھ مہینے کا عرصہ ہوا جب تک نواب مذکور وہین مقیم تھے
اور اونکا ارادہ کسیطرف جانے کا نہ تہا نہ کچھ ساز
وسامان اون کے پاس ہے صرف سرکار شاہ روم سے
براہ غربا پروری کچھ قوت لایموت ملتا ہے فقط از اودہ اخبار

الور

ایک کارسپانڈنٹ اودہ اخبار تحریر فرماتے ہین کہ اس علاقہ
مین بعد گذر جانے ماہ اساڑھ کے کہ ایک قطرہ تک نہ برسا تہا
ساون مین ابتدای نوین جولائی سے اسقدر بارش باران
رحمت الہی ہوئی کہ برابر پانچ روز تک رات دن صورت
آفتاب نظر نہ آئی خاص الور مین ساگر نام تالاب جو عقب
محل ہای سرکار والا جاہ ہے ایسا طغیانی پر آیا کہ پانی اوسکا
تمام شہر مین پھیل گیا جسکی صدمے سے قریب تین چار سو
مکانات پختہ وخام گرد شہر کے بالکل مسمار ہوگئی اور تمام
خندق گرد شہر مین پانی بہر گیا اور بہت سا نقصان رعایا کا ہوا
مگر بفضل الہی کسی کی جان کا زیان سننے مین نہ آیا

اسی طرح اکثر جگہہ قرب وجوار مین کثرت بارش سے مکانات
جدید وکہنہ گر گئے مگر رعایا کے دل سے خوف بارش دور
ہوگیا صورت ترقی زراعت نظر آئی فقط
بندوبست اس علاقے کا ہو رہا ہے جناب صاحب ایجنٹ بہادر
باتفاق رای جناب مہاراجہ صاحب بہادر بکمال متانت
ورعایا پروری بندوبست فرماتے ہین اور منجملہ سرداران
راج اور جناب ڈپٹی رام نراین صاحب ڈپٹی کلکٹر مال کہ مدار
کار کلکٹری راج کا سب اونکی تعلق ہے اور بکمال فراست
وبیدار مغزی سے بخیر خواہی سرکار وآسودگی رعایا
کار فرما مین شامل جلسہ بندوبست ہوتے ہین فقط
تین چار تحصیل کا بندوبست خاص الور مین ہوا اب خبر ہے کہ جناب
صاحب ایجنٹ بہادر واسطے بندوبست دیگر پرگنجات کے
دورہ فرماوینگے اور پہلے تجارے کیطرف تشریف لیجاوینگے فقط

بہرایچ

نانپارے سے خبر آئی کہ ایک درودگر سانپ کے کاٹنے
سے مرگیا اور اوسکی زوجہ آمادہ ستی ہونیکا ہوئی
یہ سنتے ہی تہانہ دار نانپارہ اور تحصیلدار دونون موقع پر
پہونچے دیکہا کہ تو درحقیقت عورت سب آراستہ اور اپنے
شوہر کا سر اپنے زانو پر رکہے ہوئے رام رام کہتی ہے تحصیلدار

واقف پولیس نے باتفاق تحصیلدار ملازم دہارا م
برام پور عورت کو بہزار فہمایش اس ارادہ سے باز رکہا
اور اوسکو اقدام قتل نفس کے عملت مین چالان کیا دیکہی
کیا حکم ہوتا ہی فقط ایضاً

عدالت عالیہ

ڈہاکہ فنکس نامی انگریزی اخبار مین لکہا ہی کہ جیسی عدالت عالیہ
کلکتہ مین مقرر ہوئی ہی ویسی ممالک مغربی و شمالی مین
ہونی کی امید ہی اور یہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ اوس عدالت کے
چیف جسٹس یعنی حاکم اعلی سر بارنٹ ویلس صاحب ہونگے
واسطی مغربی و شمالی ضلعون کے جعلسازون کو چاہیئے
کہ ابہی سے ہشیار رہین فقط از اخبار شعلہ طور

الہ آباد

دریافت ہوا کہ ۱۰ ماہ حال کی شب کو چند سپاہی گوری
معہ ایک شخص کے جو ہیلی ریل مین نوکر تہا مسٹر لوریر صاحب
کی کوٹہی پر اوسکی دوکان لوٹنے گئے تہے چنانچہ
اوسجگہہ سپاہیان پولیس سے مقابلہ ہوا اور ایک گورہ
ہلاک ہوگیا اب جناب کمانڈنگ افسر اوس پلٹن کے مجرمون کے
تلاش مین سرگرم ہین سنتی ہین کہ اوسکی گرفتاری مین
گوری کی ہاتہہ سی ایک سپاہی پولیس کے کچھ چوٹ بہی آئی
اوسوقت حقیقت مین سپاہیان پولیس متعینہ کٹرہ نے
حسب الطلب صاحب ممدوح کی بہت چستی اور چالاکی
سی اپنی تہین موقع واردات پر حاضر کیا اور باوصف
اسکی کہ اونکی پاس کوئی ہتہیار نہ تہا بہت جرأت سی گورے
کو گرفتار کر لیا فقط ایضاً

ہای کورٹ

دوربین کلکتہ نمبر ۵۴ مطبوعہ ۱۶ جولای مین مندرج ہی کہ عدالت
کورٹ مین صرف ایک چیف جسٹس اور ۱۵ صاحب جج مقرر
ہین سر بارنس پیکاک صاحب چیف جسٹس ہوئی اور صاحبان مفصلہ
جج ہوئی ہین فقط

سر بارنٹ ویلس
ہنری ٹامس رینکس
چارلس ٹرویر
سر جارج لاک
ہنری وانسیٹ لیلی
چارلس اسٹر
جان بکسٹن نارمن
والسر مارتنگ کمب صاحب
لوی جیکسن

محب رعایا اٹاوہ نمبر ۱۳ موخرہ
۱۵ جولائی مین لکہا ہی کہ اخبار ڈہاکہ
فنکس مین مرقوم ہی کہ ممالک
مغربی و شمالی مین بہی
بطور کلکتہ کی عدالت ہای کورٹ
مقرر ہوگی عدالت صدر نظامت
اگرہ برخاست ہوجاویگی اور اوس
عدالت ہای کورٹ کی حاکم
اعلی سر بارنٹ ویلس صاحب
ہونگی فقط از اخبار عالم

غزل تازہ از نتایج افکار یگانہ شعرا روزگار

مولوی غلام بسم اللہ صاحب المتخلص بہ بسمل شاگرد رشید مرزا نوشہ صاحب غالب ملک الشعرا ہند

مہکتا اوس گل خندان کے روبروی کیا ہے
تیری باغ مین ای گل سمائی بو کیا ہے

وہ قتل کرتی ہین مالک ہین وہ ہم اونکی ہین
ہماری باب مین غیرون کو گفتگو کیا ہے

خطا ہی جو تجھی کہتا ہے یوسف ثانی
ہماری آنکھون سی دیکھی کوئی کہ تو کیا ہے

جو بات بانڈکی پاؤن پہ کر پڑا شب وصل
تو ہنسکی بولی کہ بتلا تو آرزوی کیا ہے

ستم زدون نے کیا تیری در پہ ہنگامہ
نہ پوچھا تو نی کسی سی یہ ہائی ہو کیا ہے

کرین رقیب کی جانب جب آپ روی خطاب
تمہین کہو کہ ہماری بہر آبرو کیا ہے

خدا کی شان کہ ہی اور نظر نہین آتا
وہان یار مین لوگون کو گفتگو کیا ہے

ہماری سامنی یون ہنس ہنسکی غیر بات کرین گلہ ہمہ تمہ ہی شکوہ [illegible]

کبھی جو پاؤن دباتا ہون اوسکی مین شب وصل
جڑہا کی تیوری کہتا ہی تند خو کیا ہے

می دو سالہ و محبوب سیزدہ سالہ
جہان مین اسکی سوا اور آرزوی کیا ہی

بہت بعید ہی صاحب کی وضعداری سی
ہر ایک بات مین کہتی ہو تم کہ تو کیا ہے

بقول حضرت اوستاد میرزا غالب
تمہین کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

کدھر خیال ہے بسمل تیرا معاذ اللہ
میری مجال ہی جو مین کہون کہ تو کیا ہے

غزل من تصنیف سید حاتم علی صاحب شاعر بے عدیل المتخلص بہ جلیل

گر گئی آنکھون سی گوہر سلک دندان دیکھکر
یاد آئی اوسکی لب لعل بدخشان دیکھکر

میت نادار پر سارق کو بھی آتا ہی رحم
رو دیا نباش میری لاش عریان دیکھکر

قصہ خونین جیسی دلبر نی یہ پایا رواج
ہو گئی آہو بھی عاشق چشم فتان دیکھکر

نہ ہو [illegible] نازکی رگ گل حضرت جان فرش گلگیر پاؤن جب رنگین میری حنا دیکھکر

ہاوا پنی داغہای دل کا عالم آگیا
بزم مین اوس شوخ کے سرو چراغان دیکھکر

چرخ ہی مجمر تو اختر ہین سپند ای جان جان
چشم بد دور آب کی ماہی کی افشان دیکھکر

حوض کوثر کی ہین بس داغطا چہنی نہ دی
خواہش جنت کرین ہم کوئی جانان دیکھکر

کم نہین ہوتا ہی سونی مین بہی لعلون کا خیال
چونک اوٹھتا ہون صنم خواب پریشان دیکھکر

سوگئین پروانونکی تہا اسقدر سوز و گداز
رو دیا مین حالت شمع شبستان دیکھکر

خون ناحق کا بری ای ترک دہبہ رہ نجای
ہاتہہ کیا دہوتا ہی تو دہو جیب و دامان دیکھکر

داغ دل نی کشور دل کر دیا آخر تباہ
چاہی عامل کو دیوی ملک سلطان دیکھکر

روئی روشن بہر طوطی کیونہ آئینہ بنے
چہچہاتی ہین تجہی مرغ خوش الحان دیکھکر

جائین عاشق تیری در سی ای سلیمان جہان
مورچہ کب چہوڑتی ہین شکرستان دیکھکر

پہول گہلای تو غنچہ کہل کہلا کر ہنس پڑی
باغ مین الغیرت گل تجکو خندان دیکھکر

گر پڑا گئی سرو صنوبر رشک سی وقت قیام
حشر برپا ہوگیا تجکو خرامان دیکھکر

وحشت دلکا یہہ نہجا حال عشق یار مین
خندہ زن ہین مجکو اب غول بیابان دیکھکر

حال اپنا قصہ ہاروت سی کچہہ کم نہین
چاہ بابل یاد آ [illegible] خدان دیکھکر

جای بلبل باغ مین ہی مسکن زاغ و زغن
کیا کرین ای باغبان سوی گلستان دیکھکر

دیر فانی شب تاریک سی بدتر ہای تو
حال کیا ہوگا دلا گور غریبان دیکھکر

نیک جو ہین حسن ظاہر پہ نہین کرتی خیال
کب ہنسی سوی زلیخا ماہ کنعان دیکھکر

بس کہ تہا مین عاشق مژگان دلبر ای جلیل
خواب مین رویا بہت خار مغیلان دیکھکر

آگرہ

اس خطہ مین ہی فضل الٰہی سی کوئی دن ترشح سی خالی نہین گیا ہر پای چمن روز بروز بڑہتا جاتا ہی لیکن بباعث عشق برخلافی ہوا کی اکثر جگہہ ہیضہ کی کثرت ہی محلہ منڈی کی ن کی متصل ایک گل آتا ہی بیسنی کی آتشی

جو ملیار ہوتی تہی اوسمین بخوبی اب آٹا پسنی لگا نبھی کہتی
ہین کہ یہ کل سوامی رنگا اچارج جی صاحب مرشد سیٹہ
لکہمی چند صاحب رئیس متہرا کی بنوائی ہے اور بعضون کے
روایت ہی کہ لالہ موتی لعل صاحب گماشتہ سیٹہ صاحب
و مرزا صفدر علی بیگ ساکن اگرہ نے بنظر الت
یہ کام جاری کیا ہے بظاہر اتمام اس چکی کا انہین دونو
صاحبون کی تعلق ہی کہتی ہین کہ فی من چہ ٹکہ سائید کے
آرد کے مقرر کئی ہین اور ایک پیسا تماشیون سی فی
کس لیکر عام کو وہ چکی دکہلائی جاتی ہی اس چکی کی
جاری کرنیوالون کو بڑا فائدہ ہی کہ فی کس ایک پیسا
دیکہنی والون سی لیتی ہین اور آٹا بہی سستا پیستی ہین
مگر باطن مین ہمکو فائدہ بہت کم ہوتا دیکہائی دیتا ہی
کیونکہ بصرف زر کثیر یہ کل تیار ہوئی ہی اور ایکدفعہ
دو پاٹ بہی اوسکی ٹوٹ گئی تہی وہ از سر نو بنائی
گئی بلکہ جب ایک صاحب رڑکی سے تشریف لائے
وہ کل دوبارہ درست ہوئی علاوہ اسکی دیکہنی والے
بیان کرتی ہین کہ آرد بہی گردش سنگ آسیا و حرارت
آتش سی جل کر بو دیتا ہی اس سبب سی بہی لوگ
بہت کم آٹا پسوائینگے کیونکہ اجرت سائید گے آرد اتنہ ملیگی

من عورتین پیسنی والی لیا کرتی ہین اور اوسمین اڑتالیس
سیر لیتی اور یہ چہ ٹکی لینگی اور من کا چالیس سیر
دینگی چار پیسی من کیواسطی ناقص آٹا کون لیوائیگا اگر
کچہ اجرت سائیدگی کم کرینگی تو شاید یہ شہر بہت بڑا ہے
صدہا من آٹا روز پسی اور کچہ فائدہ بہی پہنچی حال مفصل
اسکا دیکہکر پہچہی سی درج پرچہ کیا جائیگا خبر دوز
سی محصول جدید میر بحری کا کشتیون پر سرکار سی لگایا
گیا ہی اگرچہ کچہ گران نہین کہ فی کشتی دو روپیہ بہر نے اور جا
کرنی پر مقرر ہوا ہے مگر ساہوکار لوگون نے کہ کبہی اجتک
اس قسم کا محصول نہین دیا تہا گران گذرتا ہی اور علاوہ
اسکی یہ انکو بڑی قباحت معلوم ہوتی ہی کہ جب تحصیل
مین عرصی دین تب کشتی بہری جائی یا خالی ہو اسکی
واسطی ہماری نزدیک اگر سرکار ایک چوکی کنارہ دریا
جمن پر واسطی تحصیل محصول بٹہادی تو بہت مناسب
اور مصلحت ہی کہ اون لوگون کا بہی حرج نہو اور سرکار کی
محصول کی بہی حفاظت رہی فقط از اخبار آفتاب عالمتاب

جالندر

تحریر ایک عنایت فرمائی سی واضح ہوا کہ ایک نعدہ جلسا ز
کا محکمہ عدالت جالندر مین پیش ہو کر بعد تحقیقات ۲۵ جولائی سنہ ۱۸۶۲ کو

سپرد دورہ ہوا بیان اوسکا یہ ہی کہ ایک شخص
مسمی موتی کو کوتوال صدر نی حسب الحکم صاحب جنٹ مجسٹریٹ
واسطی نوکری بہرہ کی پیش کیا اور مسمی موتی نی ایک چٹھی بطور
سارٹیفکٹ کارگذاری نوشتہ ٹکلسن صاحب ظاہر کرکی حضور
صاحب موصوف پیش کی اور صاحب موصوف نے مضمون چٹھی
کو غیر محاورہ پاکر نامبردہ سی استفسار کیا کہ تونی اس چٹھی کو کہان
سی پایا اوسنی جواب دیا کہ مینی یہ چٹھی ٹکلسن صاحب سے
پائی ہی اور تحقیقات سی معلوم ہوا کہ ٹکلسن صاحب کا سنہ ۱۸۵۷
مین انتقال ہوگیا ہی اور چٹھی لکھی ہوئی سنہ ۱۸۵۸ کی تھی پھر مدعا علیہ
سی دریافت کیا گیا کہ تو سچ کہہ کہ یہ چٹھی کسکی لکھی ہوئی ہے
ٹکلسن صاحب کی نہین ہے کسواسطی کہ چٹھی سنہ ۵۸ کی لکھی ہوئی ہے
اور انتقال ٹکلسن صاحب کا سنہ ۵۷ مین ہوگیا ہی یہ بیان تیرا غلط ہے
پھر اوسنی بیان کیا کہ یہ چٹھی ایک بابو مسمی دین محمد سی مینی
دو روپیہ دیکر لکھوائی تھی دین محمد کہ اصل نام اوسکا ملکوس کافیل
صاحب اور بیٹا کرنیل کافیل صاحب کا ہی اور وہ مفسدہ سنہ ۵۷
مین مسلمان ہوگیا ہی اوسکو طلب کرکی دریافت کیا تو اوسنی
جرم سی اقرار کرکی مسمی جیوا کو رازدار اپنا بیان کیا کہ مینی
موافق کہنی جیوا کی یہ چٹھی موتی کو لکھدی تھی اور خانہ تلاشی
دین محمد سی اور چند چٹھیات جعلی اسی قسم کے اور
آدمیون کے نام سے برآمد ہوئے اور ایک اور

آدمی مسمی وارث علی نامی خدمتگار گرفتار آیا کہ اوسکو بھی
دین محمد نے چٹھی سارٹیفکٹ فوٹ صاحب کیطرف سی لکھدی
تھی چنانچہ یہ سب چار آدمی اس مقدمہ مین ماخوذ ہوکر واسطے
سزا کی سپرد محکمہ سشن ہوئی اور بارش باران اسجگہ
خوب ہی کہ ہر روز مینہ برستا ہی اور صاحب مکاتبہ یہ بھی تحریر
کرتی ہین کہ بملاحظہ صحیفہ مظہر العجایب ۳ دریافت
ہوا کہ ایک خبر بارش سنگ کی بمقام سرسہ بحوالہ
تحریر کارسپانڈنٹ اخبار عالم لکھی گئی ہے
جناب مین مقام تعجب نہین ہے اور اس خبر کی راست
ہونی مین کچھ شک نہین چنانچہ یہان بھی بمقام کوہ بہاکسو سنہ ۱۸۶۰
مین پتھر آسمان سی برسی تھی اور وہ سنگ وزن
مین بڑی بڑی تھی اور رنگ اونکا سیاہ مایل بسفیدی تھا
اور ایک ٹکڑا اوسی پتھر کا ایکدوست نی میری پاس بھیجا
تھا چنانچہ نیازمند کی پاس وہ اب تک موجود ہے
وزن مین ایک چھٹانک ہوگا اور چونکہ اوسکا امتحان
کیا گیا مرض ذات الجنب اور درد گردہ اور ذرب اطفال کو
وہ پتھر گھسکر محل ماوف پر ضماد کرنا بہت سودمند
پایا اب یہ حال ہے کہ جسکسی کو کوئی مرض امراض مذکورہ سے لاحق
عاید حال ہوتا ہے اوس پتھر کو گھسکر ضماد کردیا
تو فوراً اچھا ہوگیا یہان تک کہ وہ ٹکڑا پتھر کا گھستی

ادہار رنگہیا ہی اور مریض امراض مذکورہ بہی قریب صحت آدے
کے اوس پتہر کی لگانی سی اچہی ہوئی ہونگی سب
تمام صدر بازار مین مشہور ہوگیا ہی کہ جس کسی کے اس
قسم کا درد ہوتا ہے وہ اوس پتہر کو لیجاتا ہے اور لگا
لگاتا ہی اور فورا خدا کی فضل سی اچہا ہو جاتا ہے اسواسطے
گذارش اس پتہر کی خاصیت کو درج اخبار کرتا ہے
کہ جس کسی پاس اس قسم کا پتہر موجود ہو تو وہ ایسی
مرضون مین استعمال کرکی امتحان کری فقط

اور ایک سرکلر جدید مورخہ ۵ اگست سنہ ۶۱ درباب
عدم استحقاق ملازمان بابت حق ملازمی بلا خدمت گذارنی
یعنی مثل پہتر و حجام وغیرہ کی بیاہ شادی مین داد و ستد
مین تکرار کرتی ہین اب بعد اجرای اس سرکلر تکرار
نکر سکین گے فقط

کپتانی سرکلر نمبر ۶۵

سرکلر نمبر ۱۰ مورخہ ۵ اگست سنہ ۱۸۶۱ع
از جانب اراین کسٹ صاحب بہادر قائممقام جوڈیشل
کمشنر بہادر ممالک پنجاب وغیرہ

بنام

جملہ صاحبان کمشنر و سپرنٹنڈنٹ ممالک پنجاب وغیرہ جوڈیشل دیوانی
دفعہ ۱ - نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی منظوری سے یہ ہدایت جاری
ہوتی ہے کہ مسلمانون مین اور ہندوون مین کوئی شخص اہل خدمت
جیسے مذہبی و وجہ دنیاوی یعنی ملازمان خطیبان صحت عبد اللہ توانی مین
از روی حق رسم قدیم کی اپنی کسبی حجامان معتقد کی خدمت
کرینگی واسطی دعوی نہین کرسکتا اور نہ بدون کرنی کسی خدمت کے
اجرت طلب کرسکتا ہی واضح ہو کہ یہ لوگون کی مرضی پر موقوف ہے
کہ جسکو چاہین اوس سی خدمت کراوین اور بموجب اقرار واقعی قرار
یافتہ یا بموجب اقرار مفہوم کے اوسکو اجرت دیوین دفعہ ۲ حکم
مرقوم صدر برہمنون اور قاضیون اور ملانون اور حجامون اور
جہوڑون اور دیگر اہل پیشہ ہر قسم کی مناسب حال ہی فقط
دستخط اراین کسٹ صاحب قائممقام جوڈیشل کمشنر ممالک پنجاب

خلقت عجیب

ایک کرم فرمای مقام دیوبند سی یہ خبر عجیب ارقام فرماتی ہین اور
ایک نادر قدرت الہی بخیر تحریر لاتی ہین کہ تاریخ ۵ اگست حال کو
بموضع سید پور کرنحال کی مسمی چھوٹا سائنی کی گہر ایک دختر پیدا ہوئے

نمبر — مطبوعہ ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۶۲ عیسوی مطابق ۱۵ ربیع الاول — جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایکبار بروز چہارشنبہ
بمطبع ہذا طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول
ڈاک فی سال بارہ روپیہ و بارہ آنے ایکروپیہ اور پیشگی معہ محصول
ڈاک لعہ روپیہ سال ہے اور مدت ادای پیشگی کی
تاریخ پہونچنی اخبار سے ایک مہینے تک ہے اور بعد
اوسکی سال تمام یا ماہواری حساب سے قیمت لیجاویگی فقط

جس صاحب کو خرید اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماویں
یا انطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشیں اور اجرت طبع ایک آنہ
فی سطر ہوگی اور چار سطر سے کم کوئی عبارت نہ چھاپی
جاویگی اور جو مضمون کہ واسطے فایدہ عام کی چھپوایا
جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی
فارسی ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہیں تو بذریعہ
تحریر اطلاع بخشیں فقط

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ تحریر فرماتے ہین کہ مراسلہ
کابل کا بہت دیر کرکے ہمارے پاس آیا اور آٹھوین
۵ اگست سے ۱۲ اگست سنہ حال تک کی خبرین
مرقوم ہین مگر باعث قلت جگہہ کے بالفعل درج
اخبار نہین ہوا لہذا خلاصہ اوسکا واسطے ملاحظہ ناظرین
باتمکین صحیفہ ہذا کے لکہا جاتا ہے انشاء اللہ تعالے متعاقب آیندہ
تمام حال مفصل و مشرح زیب صحیفہ اخبار ہوگا
۸ اگست کو رات سے سردار محمد علیخان حاکم کابل کے
پاس خبر آئی مگر حاکم مذکور نے اوسکا حال کسی سے نہین کہا
۹ تاریخ کو ہمارے کارسپانڈنٹ نے کسی معتبر آدمی
سے یہ خبر پائی کہ امیر صاحب فرح سے کوچ کرکے
سبزوار مین داخل ہوئے اور وہان اپنا بندوبست
اور انتظام کرکر ایک منزل آگے کو جانب ہرات کے بڑہے
تہے کہ سلطان احمد جان کے سپاہیان جمشیدی وغیرہ نے
کہ پیشتر سے اسی مطلب کے واسطے جمع کیئے گئے تہے
امیر صاحب کے کیمپ پر ایک چہاپا مارا امیر صاحب کا لشکر تاب
مقابلہ کی نہ لاسکا اور آخر لاچار ہوکر پسپا ہوا اور
سردار نظر محمد خان و دیگر سرداران اس لڑائی مین
مارے گئے سوا اسکے اور بہت سے سپاہی امیر صاحب
کی طرف کے مجروح اور مقتول ہوئے ہنوز حاکم کابل نے
اس ماجرے کا حال کسی سے بیان نہین کیا ہے مگر اور
اشخاص کے مراسلات آنے سے کابل مین یہ خبر
مشہور ہو رہی ہے فقط از آفتاب عالمتاب نمبر ۳۶

جہاز

ہندوستان اور چین مین اسباب سوداگری اور
مسافرون کے پہونچانیکے واسطے امریکن ساگری نام
کی ایک کمپنی مقرر ہوئی جہازونکا کارخانہ طیار ہوتا ہے
پچاس لاکہہ فرانگ سکہ اس کام کے واسطے فراہم
ہوا ہے اور بہت اہتمام سے طیار ہو رہا ہے خبر
مشہور خلاف قیاس یہ ہے کہ بعد طیار ہونیکے یہ
کارخانہ شاہ مصر کی تفویض کیا جاویگا اور وہ اسکو
سرانجام دیوینگے فقط از انجمن ہند نمبر ۳۳

دریائے چمبل

صاحب اردو گائیڈ تحریر فرماتے ہین کہ دریاے
چمبل پر بالفعل ایک پل کی تعمیر درپیش ہے جسکے اخراجات

کے لئے سرکار رفاہ شعار گورنمنٹ ہند نے یہ تدبیر ٹھہرائی ہے کہ بعد طیار ہو جانے پل کے آنے جانے والون سے پل پر کے کچھہ کچھہ بطور ٹکس لیا جائے اور اوسی آمدنی سے اوس کا خرچ ادا کیا جاوے مگر مہاراجہ سیندہیہ و راجہ دہولپور کے متعلقین کی نسبت یہ ٹھہرا ہے کہ اون سے کچھہ نہ لیا جاوے فقط ایضاً ——

حلف

بحوالہ گورنمنٹ گزٹ دریافت ہوا کہ صاحبان عدالت صدر نظامت نے بذریعہ سرکلر نمبر ۱۷ مورخہ ۹ جولائی سے حکام فوجداری اضلاع کو ہدایت کی ہے کہ بعض حاکمان عدالت ماتحت نے بذریعہ مجسٹریٹی قرآن یا گنگا جل اوس سے حلف لی ہے لہذا آیندہ سے ہرگز کسی صورت مین کلام اللہ اور گنگا جل سے حلف نہ کرایا جاوے ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۴۰ع کی روسی بجاے حلف قول صالح لیا جاوے اگر کچہ طرفین واسطے حلف قران یا گنگا جل کے راضی ہون مگر جب بہی اس صورت سے حلف نہ لیا جاوے از انجمن ہند فقط ——

شنکرم کی نئی ڈاک

آگرے سے بمبئی کی راہ پر واسندہ مقام تک سرکار سے شنکرم کی ڈاک مقرر ہوئی ہے فی میل ۲۰ ہر ایک سوار بکا کرایہ لگتا ہے واسندہ آگرہ سے قریب ساڑہی تین سو کوس کے ہے اور واسندہ سے آگے ریل طیار ہے فقط اخبار دہلی نمبر ۱۴

دغابازی

معبدان صاحبان انگریزین یہ دستور قدیم ہے کہ جب پادری صاحب کسی امر خیر کی سرانجام کیا ضرورت دیکھتے ہین تو بعد نماز کے حضار جلسہ عبادت سے امداد کی استدعا فرماتے ہین اوس وقت جو جو صاحب موجود ہوتے ہین وہ خواہ بذریعہ ٹکٹ خواہ بذریعہ نقد امداد کرتے ہین اور ٹکٹ پر نام اور تعداد زر جو دینا منظور ہوتا ہے درج ہوتی ہے انہون ایک امر خیر کے سرانجام کے واسطے پادری صاحبون نے مدد چاہی اور حسب رواج مستمرہ کسی صاحب نے زر نقد دیا اور کسی نے ٹکٹ دئے اون ٹکٹون کے دیکھنے کے وقت واضح ہوا کہ کسی مین تو نام اوس امیر کا درج ہے جو جلسہ مذکور مین موجود نہ تہا اور اوسنی بروقت طلب انکار کیا اور کسی مین

حروف غیر مروج مین نام لکھا تھا کہ اوسکا پڑھنا
غیر ممکن تھا اب خیال فرمائیے کہ ایسے موقع پر جہان
کار خیر کا سرانجام ہوا ورہ کار خیر بہی مقام سعد مین
قرار پایا ایسی دغابازی اور فریب کو کام مین
لانا کہ [illegible] سخت ہے ہم اوسکو کم اعتقادی سے
تعبیر کرینگے بلکہ اقتضاے زمانہ کہنا چاہیے
جسمین ہمیشہ ہین فتور واقع ہوتا ہی فقط العبد

ضلع پشاور

کارسپانڈنٹ صاحب شعلہ طور کے لکہتے ہین
کہ موضع برانگ علاقہ ہشت نگر ضلع پشاور مین ایک
عجیب واردات ہوئی کہ ایک شخص نے ایک اپنی
دوست کو اپنے گہر بلوا کے کسی حیلے سی مار ڈالا اور
جہان کہیل بند ہتے تہے وہین کہود کے اوسکی لاشکو
دبا دیا تہوڑے دنون کے بعد جب اوسکا مفقود
ہوجانا لوگونکو تعین ہوا اوسکی [illegible] بی بی
سے کہا کہ تم اکیلے گہر مین کیون رہتی ہو تمہارے
شوہر کے ہم [illegible] حقوق مین ہمارے گہر آکے رہو
وہ بیوہ بیچاری [illegible] اسی غمخواری کو غنیمت سمجہی
مع اپنے زیور اور اسباب کے اوسکے گہر رہنے لگی
ایک دن اوس شقی نے اوسکو بہی مار ڈالا اور بدستور
اپنے گہر مین گڑہا کہود کے دفن کر دیا چار مہینے کے بعد
اوسکا زیور جسکی واسطے یہ دونو خون کیے تہے فروخت
کر کے اپنے بیٹے کی شادی کی اتفاقاً بیٹے کی جورو نے
ایکدن اختلاط مین اپنے شوہر سے پوچہا کہ تم تو مفلس
تہے بغیر نوکری کے دفعۃً اسقدر متمول کہاں سے
ہو گئے اوس دولت کی گدہی نے یہ سارا قصہ کہا اور
دونو مقتولونکا مدفن بہی بتایا صبح کو جب وہ عورت اپنے
میکے گئی اپنی جان کے خوف سے کہ مبادا کہیں مجہے بہی
نہ مار ڈالین اپنے باپ سے سب حکایت کہی اوسکے
باپ نے سرکار مین اطلاع کی وہ دونو باپ بیٹے
گرفتار ہو آئے اور لاشین بہی نکالی گئین باپ نے
بیٹے کی برابرت کر کے دونو خون کرنے کا خود اقرار کیا
آخر کو بعد تحقیقات ۷ اگست کو پہانسی دیا گیا

ع کار بد کردہ را سزا ہست ہمین ؛ فقط

حیدرآباد

صاحب مہتمم مجمع البحرین بحوالہ کرانکل لاہور ناقل ہین

کہ مسٹر ڈیوس صاحب بہادر رزیڈنٹ حیدرآباد
نے ۲۰ اگست کو اس دار فانی سے انتقال فرمایا
اکثر عظما وکرای حیدرآباد کو اس واقعہ ناگزیر کا صدمہ ہوا
سونٹ شالیعت جملہ امرا ورؤسا و معیت تمامی افواج معتمہ
حیدرآباد کے جنازہ اوٹھا صاحب خیمہ لکھتے ہین کہ بندگانعالی
متعالی صاحب ممدوح سے مدرجۂ اتم مانوس تھے
چنانچہ دو روز بھی اس واقعہ حسرت افزا کے صاحب تہوّر الملک
نے بحضور نائب السلطنت جناب نواب گورنر جنرل بہادر
استعفا ارسال فرمایا تھا جب بندگانعالی کو اطلاع ہوئے
تو اونکو استعفا دینا صاحب کا نہایت شاق گذرا
اور فرمایا کہ آپ استعفا اپنا واپس منگوالین کہ ہمکو
مفارقت آپکی گوارا نہین اور جو خلوص محبت کہ آپکو ہمارے
نسبت حاصل ہے دوسرے کو حصول اوسکا بہت
مشکل ہے فقط

رانی گنج

یہان وقت شب سرکاری میگزین مین آگ لگی
جسکے صدمہ سے دو بارگین گورنمنٹ کی گر پڑین
ہزارہا سیر باروت اوڑ گئی آدمی سخت مجروح ہوئے
مگر عنایت الٰہی سے جانون کی خیر رہی ہنوز یہ نہین
کھلا کہ یہان آگ کہان سے آئی یا کسی نے لگائی فقط الصادق

بوشہر

شہر بوشہر مین بحرین نامی ایک جھیل ہے اوسمین
نہایت عمدہ او ر ابدار موتی پیدا ہوتے ہین اونکے
نکالنے کے لئے کراچی سے چند صاحبان انگریز جہاز دخانی
مسمی اسٹمر جانسٹن کانسٹل پر سوار ہو کر روانہ
ہوئے جب وہان پہونچے تو مسٹر پالن کپتان صاحب
اور مسٹر سیک گل صاحب معہ دیگر صاحبان انگریز
ایک تیر بوالیکو لیکر واسطے موتی نکالنے کے آئے
اور اپنے کام مین مصروف ہوئے تھے
۵ جولائی کو حاکم بوشہر کو یہ حال معلوم ہوا اوسنے
ایسی حرکت سے منع کیا اور نکالے ہوے موتی
ضبط کئے اور اسباب بھی اگبوٹ سے واسطے قیام بندر
ہونیکی نہ اوتارنے دیا دیکھا چاہئے انجام اسکا کیا
ہوتا ہے فقط از اخبار عالم ۴۴ نمبر

مکہ معظمہ

صاحب مہتمم موصوف الصدر بحوالہ کشف الاخبار

رقمطراز ہین کہ حقایق آگاہ معارف دستگاہ سید
محمد موسی شاہ صاحب قادری جو بلکہ مشہور کے نامی گرامی
مشایخون سی ہین نسبت اداے حج معہ عیال و
اطفال اپنی کے ۱۴ رجب ۱۲۷۶ ہجری کو مکہ معظمہ
زاد اللہ شرفا و تعظیما مین داخل ہوے کیونکہ حج کئی مکہ معظمہ
کے اکثر شرفا و نجبا بحسن عقیدت جناب موصوف کے
بیعت سی مشرف ہوکر حلقہ مریدی مین داخل ہوئے
عبداللہ شریف مکہ بہی بکمال عقیدت و انقیاد سے
مرید ہوے جب سید صاحب موصوف نے اپنی وطن کیطرف
روانہ ہونیکا قصد کیا اوسوقت سب مریدون نے
اور شریف مذکور نے متفق ہوکر گذارش کیا کہ
ہملوگ ابہی آپکی ملازمت اور حضور کی خدمت سی بخوبی
مشرف نہین ہوے ہین اسقدر آپکی جلد تشریف
فرما ہونی سی ہمین کمال رنج و ملال ہوگا ہم امیدوار
ہین کہ عرصہ ایک سال تک آپ اور یہان رونق افروز
رہین چونکہ سید صاحب ممدوح نہایت خلیق اور
انکسار پیشہ تہی اونکی اس کہنیکو قبول کرکے اور
عرصہ ایک سال تک مکان محمد مقیم اور احمد سندہی کے

مین فروکش ہوے اوسوقت انکی پاس اسباب
شال پشمینہ اور ملبوسات عمدہ اور گہڑیان بیش قیمت
اور زر نقد روپیہ اور اشرفی بہت تہا غرض وہ سب
اسباب محمد مقیم اور احمد سندہی کو بطور امانت رکہنی کے
واسطی چند اشخاص معتبر کے روبرو وزن اور شمار
کرکے سپرد کیا جب ایک روز اوس مال مین سے
جو انکی سپردگی مین تہا کچہ لینے کی ضرورت ہوئی اور
طلب کیا وہ شرارت کیش بے ایمان صاف منکر
ہوگئے اور آمادہ دشمنی ہوکر جسقدر اسباب سید صاحب
کے پاس تہا اوسکو بہی چہین لیا کیونکہ وہ تو اونہین کے
مکان مین رہتے تہے سید صاحب نے اس ظلم اور شرارت
اون بدبختون کی اطلاع عبداللہ شریف مکہ کو کی شریف مذکور
جو اونکے بہت خاص عقیدتمند مریدون مین سی تہا اور بارہا
خدمت مین حاضر ہوا کرتا تہا اوسنی یہہ حال سنتے ہی
فوراً اون ظالمون کو گرفتار کراکی حکم سزاے شدید
دینی کا صادر کیا اوسوقت ان دونون بدکردارون نے
شریف عبداللہ اور دوسرے روسا اہل مجلس کے
روبرو اوس سب مال کا دینا قبول کیا اور جناب

سید صاحب ممدوح سی اپنی عفو تقصیرات چاہی
جوکہ سید صاحب نہایت نیک طینت ہین یہہ
خیال کرکے کہ اسنے تو انہون نے حاکم کے روبرو مال واسباب
مجہ بینے کا اقبال اور اقرار کیا ہی پہر انکو تکلیف دینا
کیا ضروری حاکم سی کہکر رہائی کروادی جب رہائی
پاکر آئے کچہہ تہوڑا سا اسباب ظاہری مثل پشمینہ و
گہڑی وغیرہ لاکر دیدیا اور زر خطیر اشرفی اور روپیہ کا
وعدہ دوسرے روز دینی کا کیا سید صاحب نے
راہ صدق شعاری اپنی یقین کیا کہ صبح کو مال بہی دیدیگا
اور کچہہ تکرار نہین کیا اس عرصہ مین وہ حرام زادہ عبدالب
شریف کی پاس جاکر حاضر ہوئے اور اوسکا بہی یاور
مال سے حصہ مقرر کرکے اپنا شریک اور ممد و معاون بنایا
صبح کو حسب وعدہ اونسی مال طلب کیا انکار کری
مستعد تعدی ہوئے آپ نے اطلاع اوسکی حسب دستور
سابق شریف کو کی جوکہ وہ بہی ان بدکردارون کا شریک
ہوگیا تہا سزادہی سی پہلو تہی کرگیا ایمان اور انصاف سے
منکر ہوگیا مرشد کامل کا مال غارت کرکے ہمیں شامل ہوا
جوکہ سید صاحب مسافر تہی مجبور رہے مگر منتقم حقیقی
الله تعالے نے اونکے صبر کا نتیجہ یہہ دیا کہ عرصہ
چند روز مین شریف مذکور کا کل مال واسباب مع مال و
زر مغصوبہ سید صاحب بمقام رابغ بدؤون نی لوٹ لیا
جان نہی بمشکل تمام بچی سید صاحب جو غریب الوطن
تہے وہان سی چلے آئے اور ارادہ نالش کا حاکم
جدّہ کے یہان جو سرکار انگریزی کیطرف سی رہتا ہے
پیش نہاد خاطر رکہتی ہین فقط ——

مدراس

مدراس مین کسی صاحب انگریز کی شادی تہی اونکا
خانساماں ایک موضع مین واسطے شادی کے
کچہہ اسباب لینی کو گیا وہان جاکر دیکہتا ہی کہ
تمام موضع خالی از انسان پڑا ہوا ہی خانساماں
نے جو ساکنین موضع کی فرار ہو جانی کی وجہ دریافت
کی تو معلوم ہوا کہ گانو مین کسی شیطان نی یہہ مشہور
کیا تہا کہ اس شادی مین بطور شگون بارہ لڑکے
قربانی کئی جاوینگے اور دہ لڑکی دیہات سی پکڑی
جاوینگی اس دہشت سی گانو کی سب باشندے
فرار ہوگئے فقط از اخبار عالم ——

قدرت خدا

صاحب برق خاطف بحوالہ خط کار سیاندہ
اپنے یہہ حال عجیب تحریر فرماتی ہین کہ ملتان مین
ایک شخص قوم کہتری نے اپنی زوجہ کو واسطے
ملنے اسکی ماکے ملتان سے دس بارہ کوس پر بہیجا
اور اسکے ساتہہ اسکا لڑکا بہی پانچ برس کا کردیا
لاکن زن مذکور کے جسم پر قریب پانچ سو روپیہ کا
زیور تہا اسکو دیکہکر کرایہ دار ٹٹو والی کی نگاہ بدلی
اثناء راہ مین عورت کو مار کر زیور چہین لینے کی
بہت سی تدبیر کی لیکن بباعث آمد و شد مردمان
راہ کے کچہ فریب نہ چلا آخر بامر لاچاری طوعاً و کرہاً
عورت کو اوسکی ماکی گہر پہنچایا اور رخصت ہوکر اپنے
گہر آیا اسبات کو کچہہ تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہوگا کہ وہ
بدذات عورت مذکور کے گہر پہر آیا اور اوسکو کسی سے
بلوا کر گویا ہوا کہ مقام حیف ہی تم اپنی ماکے گہر نچلکر
خوشی سے روز بسر کر رہی ہو کچہہ اپنے شوہر وفادار
غمخوار کی بہی خبر رکہتی ہو کہ وہ تمہاری مفارقت مین
اسقدر بیمار ہوگیا ھے کہ جس کو ایک لحظہ بغیر تمہارے
جینا دشوار ہوگیا ہی اگر آج کے روز اوسکے پاس چلکر
اپنی صورت دکہلاؤگی تو شاید کوئی دم اسکو اپنے
وصال سے زندہ باد کی اور مین خصوص اسیواسطے
تمہارے پاس آیا ہون کہ بہت تمکو جسطرح لایا ہون
اسطرح پہنچادون غرض وہ عورت سادہ مزاج اسکی
مکاری کیا جانے بے اختیار رونے لگی اور اپنے
لڑکے کو ساتہہ لے فوراً اوسیوقت اوسکی ہمراہ ہوئی
اور اوس دغاباز بے ایمان نے اوسکو ٹٹو پر سوار کرا کر
ملتان کی راہ لی تخمیناً پانچ چار کوس راستے کو طے کیا ہوگا
کہ دفعتاً ایک طرف جنگل مین کہ جہان دور سے بہت
گنجان درخت نظر آرہی تہی ٹٹو کے منہہ کو پہیرا اور
بہ تعجیل تمام وہان پہنچکر اس عورت کے خوردسال لڑکیکو
کہ اسنا بکار کے کاندہی پر بیٹہا تہا زمین پر اوتارا اور
ایک بڑا پتہر اوٹہا کے چاہا کہ اسکے سر پر مارے عورت
گرفتار آفت و مصیبت چلاکے کہنے لگی کہ ای شقی مردود
ناعاقبت اندیش تونے مجہسے بڑی دغا کی مگر شاید تجہے
اوس خداوند عالم کی قدرت کاملہ کو نہین جانتا
کہ وہ واسطے اوسی خدا کے اسکو میرے روبرو مت مار

وہ درخت کہ جو سامنی نظر آرہا ہی وہان لیجا کر جو تیرا جی چاہے وہ کر اوسوقت اس ظالم نے عورت کے ہاتھ پاؤن مستحکم باندہ کے لڑکے کو اوس درخت کے نیچے لیگیا اور زمین پر سُلا کے ایک سنگ گران کہ جو متصل اوس درخت کے پڑا تہا اوٹہانے لگا یکبار ایک مار سیاہ اس پتہر کے نیچے سے جست کر کر اس بے رحم کے منہہ کو اسقدر لپٹا کہ طرفۃ العین میں وہ مردود داخل جہنم ہوا قضارا ایک چرواہا کہین سے اودہر کو آتا تہا اوسکو عورت نے پکارا اس واردات کے ظہور پانیکا مفصل احوال بیان کیا تب وہ متعلقہ ملتان کی چوکی پر جاکر بوساطت سپاہیان پولس اس مردے کو معہ عورت اور لڑکے کے ڈپٹی کمشنر کے پاس لے آیا سُبحان اللہ کیا عجیب قدرت خدا تعالی ہے

خبر ایجاد

سبحان الذی الملک ملک و مالک رؤف و رحیم کہ جسکی قدرت کاملہ سے ہر روز عجیب و غریب صنائع بدائع مشاہدہ ہوتے ہین دیکھنے والون کے حیرت سے ہوش گم ہوتے ہین فرہنگ دانای فرنگ رنگ آرای سخن گاہ سے ہر دم تازہ صنعت عجیب کا اظہار ہی چنانچہ بالفعل ملک پروشیا کی رجمنٹ کے دو افسرون مین سے ایک افسر نے اپنی عقل کی رسائی سے بندوق کی باروت کے عوض ایک ایسی چیز مانند باروت کے نکالی ہی کہ وہ اس سے خوبی مین بہتر اور قیمت مین بہی کمتر اور دوسرے نے ایک کل اسقدر نو ایجاد کی ہی کہ جس سے بہینس گای کا دودہ خود بخود بغیر ہاتہہ کے نچوڑا جاتا ہے بلکہ بہ نسبت ہاتہہ کے اس کل سے بہت جلدی دودہ نکلتا ہی اور جانور کو کچہہ اذیت نہین ہوتی چارون پستان جانور سے ایک ہی دہار نکلتی ہی اور دو تین منٹ کے عرصے مین تمام دودہ نکل آتا ہی بہر حال لطف

یوروپ

یورپ کی جلدی جلدی سلطنت والون پر کتنا قرض ہے تعداد اسکی انگلند کا اخبار مشہور نامی ایک صاحب انبار راست شعار ظاہر کرتا ہی تو ہم اسکو لایق دیدنا ظرین سمجہکر درج صحیفہ اخبار کرتے ہین کہ انگلنڈ کی شاہزادی آفاق کو ۹۷ کروڑ ۹۹ لاکہہ ۹۴ ہزار ہ سو

۷ پونڈ حکومت ہند کی سرکار پر ۱۰ کرور ۶۹ لاکھہ ۶۵ ہزار ۲ سو ۷۳ پونڈ سرکار فرانس پر ۱ ۳ کرور ۸۷ لاکھہ ۱۳ ہزار ۶ ۷ پونڈ۔ سرکار اسٹریہ ۲۸ کرور ۴۴ لاکھہ۔ روس ۸ کرور ۴۲ لاکھہ ۱ ہزار دینا سلطان روم ۴ کرور ۱۵ لاکھہ۔ امریکا ۲۰ کرور غرض تمام عورہی کہ سرکارین مرقوم الصدر کل ایک پدم ۹۸ کرور ۹۲ لاکھہ ۱۱ ہزار ۴ سو ۲۷ پونڈ کی قرضدار ہے اور ایک پونڈ دس روپیہ کا ہوتا ہی فقط الغا

ولایت

ولایت مین جو کوئیلے کی کان کہودی جاتی ہے اسکو تمام جہان جانتا ہے کسی سی پوشیدہ نہین ہر سال وہان کے ہزارون مزدور ونکی جانکی خرابی جو ظہور مین آتی ہی وہ بہی تمام خلایق جانتے ہے چنانچہ سابق مین دو بار حوانیہ حادثہ گذرا اسبات کو کچہہ عرصہ نہوا ہوگا کہ پہر تاریخ دو سنگر ہی جلائی کو ایک معدن کوئلیہ سے یک بیک پانی نکل آیا جس سے لیی بیچارہ مزدور انمین ڈوب کر مرگئے ہے زیر قحا طف کولمیا متعلقہ مدراس

ماسٹر ایجنٹ مسٹر موری ماڈلی ساہوکارون کے قرض کے ادا کرنے بغیر ایک جہاز مین سوار ہوکر بہاگ گئے۔ اور مقام ٹرکی پلی مین تاریخ ۹ ہزار گست کو رات کے وقت آگ لگی جس سی قریب چار ہزار روپیہ کا زیان ہوا مگر بفضل خداوند تعالی کسی آدمی کی جان کا نقصان نہین ہوا فقط الغا

خبر برہما

ملک برہما کے مارٹ بان سرحد پر لفٹنٹ بال لڈا اور اسکی ہمراہی کے آدمیون کو ...... لوٹ کر وہان کے ڈاکہ زنون نے جان سے مار ڈالا تہا تو اوسکی عوض مین اسجگہہ کے گورنر کو برہما کی سرکار نے ہلاک کیا فقط الغا

بمبئی

صاحب مہتمم برق خاطف لکہتے ہین کہ ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ قبل بلوہ قریہ بقریہ چپاتی لڈو پہرا تہا سو الحال پہر ویسی ہی چپاتی ضلع دکہن کے گانوون مین پہر رہی ہی چنانچہ تاریخ ۷ وین کے خبر مین تہانے سے ایک مخبر خبر رسان ہی کہ یہان

یہاں بذریعہ پوسٹ بہنگی بہت سی چہاپیان
آرہی ہین تو سرکار در باب تحقیقات و تلاش
اوسکی ایک انگریز کو مقرر کیا چاہتی ہی اور یہ بہی
خبر ہی کہ اودہ سرکا جج مسٹر ٹکر یونہ کے جج مرحوم
مسٹر کاٹن کے عہدے پر جائیگا فقط

عطای پروانہ خوشنودی مزاج

پیشگاہ احباب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر
دام اقبالہم سی از راہ قدردانی و جوہر شناسی
بجلدوی کارگذاری شایان ایک پروانہ خوشنودی
مزاج و تنخواہ شش ماہی جناب مستثناء عصر یگانہ
دہر کارگذار بے مثل و مانند شیخ الہی بخش صاحب داروغہ
نہر جمن کو عطا ہوا احباب کو اس عطای سرکاری
بدرجۂ کمال خوشی حاصل ہوی الحمد للہ مبارک کرے
اور نقل پروانہ بجہت طیب طبع دوستان
صداقت کیش درج اخبار ہوتے ہیں فقط

پروانہ

مہر محکمہ عالیہ گورنمنٹ ممالک
مغربی و شمالی

شرافت پناہ نجابت دستگاہ منشی الہی بخش ضلعدار سلمہ
چون در ینولا از رپورٹ کرنیل ٹرنبل صاحب بہادر
جنرل سپرنٹنڈنٹ نہر سرکاری بحضور لامع النور
بندگان منیع الشان نواب مستطاب معلی القاب
لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ واضح و ہویدا گردید
کہ آن شرافت پناہ در ایام قحط سالی سنہ ۱۸۶۰ع
از نہر سرکاری رسانیدن آب بکشت ہای مزروعہ
کاشتکاران محنت موفور و کوشش بلیغ بخیر خواہی
و جانفشانی الفرام و انجام آن بخوبی تمام نمودند
ادراک اینمعنی باعث رضامندی و خوشنودی
بندگان نواب صاحب محتشم الیہم شد و حکم فیض رشیم
برای عطای تنخواہ شش ماہ بصلہ چنین خیرخواہی
شرف اصدار پیوست و حسب فرمان معدلت
توامان پروانہ کرامت نشانہ بنام ابرای اعلان
رضامندی بندگان نواب ممدوح المدح مرحمت
میشود تا موجب اعزاز و افتخار آن نجابت دستگاہ
گردد المرقوم دوازدہم ماہ اگست سنہ ۱۸۶۲ع

آثار قیامت

موضع املیا پرگنہ رڑکی مین ایک مہاجن کی لڑکے

نا کتخدا العمر نو برس کے حاملہ ہوئی اور جب اوس
حمل کی اہلکاران پولس کو اطلاع ہوئی انہوں نے
حفاظت حمل کا انتظام عورات دایہ دہنگن وغیرہ
سے رکہا آخر کار بعد سات مہینے کے استقاط حمل
ہوا لڑکا پیدا ہو کر مرگیا اور وہ لڑکا رڑکی
ہیں واسطے ملاحظہ ڈاکٹر صاحب کے آب و الکحل رکہا جب
نے فرمایا کہ خود بخود وضع حمل ہو کر یہہ لڑکا پیدا
ہوا اور کسی تدبیر سے اسقاط حمل نہیں کرایا گیا
اور جو اہلکاران پولس نے اوس لڑکی سے
استفسار حمل کیا تو وہ نہایت بیحیائی اور
بے شرمی سے ذرا نہ شرماکر صاف بیان
کرنے لگی کہ ایک وزیری کے صحبت سے یہہ حمل
محکوم رہا تہا پس یہی آثار قیامت ہیں کہ آدمی کے
مزاج ہیں سے شرم بالکل جاتی رہی مثل
بہایم کی حیا سے دور ہو گئی خدا خیر کرے فقط

روڑکے

بمقام پیران کلیر ماہ ربیع الاول سے میلہ زیارت
مزار سیاح دریای احمد و عرفان شناس
بحر معرفت ایزد سبحان دانای اسرار خدادادی
واقف رموز محبت یزدانی مورد الہامات غیبی
مصدر تجلیات لاریبی یعنی مخدوم علی احمد صاحب
الملقب بصابر جمع ہوتا ہی اور چودہویں تک
ہجوم فقرا و مردان زائرین رہتا ہی چنانچہ امسال
میلہ میں اسقدر کثرت سے ہجوم آدمیوں کا
ہوا کہ اوس جگہہ گذران انسان کا بدشواری تمام ہوتا تہا
بہت سی حضرات صوفیہ جابجائے دور دراز سے آئی
تشریف لائے تہی مولوی ضامن علی صاحب و مولوی
فتح علی صاحب معہ اکثر مریدان اپنی و دیگر حضرات مقام
تہہ کہ و ساڈہورہ و گنگوہ حسب معمول رونق افروز
میلہ تہی اور ایک فقیر صاحب معہ چندی خدام اپنی
حیدرآباد سے تشریف لائے ہیں کہ مختصر حال اونکا
درج اخبار ہوتا ہی علاوہ سرمایہ علوم طریقت و حقیقت
کے سرمایہ اسباب ظاہری کی بہی استطاعت
رکہتے ہیں اور نسبت اپنی خاندان حضرت شیخ عبد القدوس
گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ میں بیان فرماتی ہیں اور
بمقام گنگوہ تہی واسطہ ملاقات صاحب سجادہ نشین

کے تشریف لیگئے اور صاحب سجادہ نشین نے
بلباس فقیرانہ اونسی ملاقات کی اور درویش حبشی نے
بکمال تعظیم واحترام ۱۶ شوال ۱ اشرفی نذر کین مع
جماعت اپنی میلہ میں تشریف لائے اور ایک چادر
کمخواب قیمتی مزار شریف پر چڑہائی کہ عوام آدمی
قیمت اوسکی کوئی ہزار روپیہ کوئی دو ہزار روپیہ
بیان کرتا ہے مگر آدمی معتبر ہوشیار کہتے ہیں
کہ ڈہائی سو یا تین سو روپیہ کی قیمت کی ہوگی
مہتمم مظہر العجائب بہی واسطے دیکہنے میلہ کے ایکروز
گیا تہا وہان جاکر دیکہا کہ کثرت سی ہجوم آدمیونکا
ہے تمام صحن درگاہ واطراف درگاہ آدمیوں سے
بہرا ہوا ہے اور صحن درگاہ میں عورت ومرد دیہاتی
فروکش ہیں اور اکثر وہیں کہانا پکاتے ہیں اور اونکے
کہانے پکانے سے آدمیوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے
اور بہت طوائف ہر جگہہ سے میلہ میں آئی ہیں اور چند جگہہ
درگاہ میں جوق جوق مع ساز گاتی ہیں اور مردم تماشبینے
کا گرد اونکی بہت ازدحام ہے مہتمم مظہر العجائب
کو یہہ طرز نا پسندیدہ کمال ناپسند آئی کہ مزار بزرگ پر

جمع ہونا کسبیونکا اور گانا مع ساز وسارنگی کے
شرع وادب سے البتہ بہت دور ہے لو فرضا
بمذہب بعض حضرات صوفیہ سماع جائز ہو مگر جواز سماع سے
یہہ مراد نہوگی کہ کسبیان مع مزامیر ایسا گانا گاوین
بلکہ وہ سماع جائز رکہا گیا ہوگا کہ جو قوالان
عمر رسیدہ سنکی ہیجان شوق محبت الٰہی کا ہووے
اور یہہ سماع کہ طبیعت کو جانب شہوات نفس کے
مایل کرے کسی ملت اور مذہب میں جایز نہوگا اور
منکر اس امر کا کافر اور مرتکب ماخوذ مبتلا گناہ کبیرہ ہوگا
اور خصوص مزار اولیاء اللہ پر ایسی بدعات نا شائستہ
کہ ہم طریقت وہم شریعت میں مذموم وقبیح ہے
عمل میں لانا ارواح ان برگزیدگان کو کمال بیزار کرتا ہے
کہ حالت حیات میں اونہوں نے ایسی حرکات کو ہرگز
پسند نکیا ہوگا حضرات سجادہ صوفیہ کو چاہیے کہ
ایسی حرکات سے باز آئیں تو کمال مستحسن ہے اور
عورات دیہاتی وغیرہ اندر درگاہ کے شب باش
ہونے نپاویں اور دوکانداران ندرا حاطہ درگاہ کے
دوکان نہ کہولیں کہ بباعث اونکے ہجوم آدمیونکا

زیادہ ہو جاتا ہی اور کثرت ازدحام سے بہت سی
تکلیف ہوتی ہی اونچہ ضعف و تکلف بہی ہے اگر اس
انتظام میں کوئی صاحب زیادہ توجہ بلیغ فرماوین تو باعث
رفع تکلیف اور رونق تمام ہی اور بمقتضای مقام
جو کچھ حالات کمالات ورع و تقوی حضرت مخدوم
علی احمد صاحب کا جو کچھ کتب و زبانی واقفان
اس حال سے دریافت ہوا مختصر تحریر ہوتا ہی اگرچہ
کمالات زہد و تقوی انکی ایسے نہیں ہیں کہ اگر تمام عمر کوئی
شرح کرے اونکی پایہ اوسکے سی عہدہ برا ہوسکی
الا بحکم لا یترک کلہ ما لا یدرک کلہ درج دقایق ہوتا ہے
کہ مخدوم علی احمد صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ خاندان
چشتیہ میں سے ہیں اور حضرت شیخ فرید شکر گنج کے
ہمشیرزادہ ہیں اونکے بیان اونکی پرہیزگاری کا یہ ہے
کہ جب حضرت کے والد ماجد نے انتقال فرمایا اور آپ
یتیم ہوگئے اوسوقت اونکی والدہ صاحبہ نے جانا کہ
اب بسر اوقات مشکل سے ہوگا حضرت فرید شکر گنج کا بڑا
لنگر خانہ جاری ہی ہر روزہ اونکی لنگر خانہ سے مساکین کو کہانا
ملتا ہے اگر علی احمد کو اونکی پاس پہونچا دیا جاوے

تو البتہ وہاں آسودہ رہینگے غرضکہ ایسا ہی کیا کہ
مخدوم علی احمد صاحب کو اپنے بہائی کے پاس لے
گئیں اور عرض حال کیا حضرت نے بعد ملاحظہ حال کے
ارشاد فرمایا کہ اچہا تم باورچی خانہ میں جاؤ اور اہتمام
اور سب آئین کو کہانا کہلاؤ بعد چند حضرت کے والدہ ماجدہ
اپنے گہر کو تشریف لیگئیں اور آپ وہاں رہی بعد عرصہ کے
پہر والدہ ماجدہ علی احمد صاحب بمقتضای گرمجوشی محبت
اپنے بیٹے کے دیکہنے کے واسطے تشریف لائیں تو کمال
نحیف و نزار پایا اپنی بہائی کے پاس گئیں اور اس طرح کی
شکایت کی کہ میں نے علی احمد کو اسواسطے تمہارے
پاس نہیں چہوڑا تہا کہ اسقدر اوسکو تکلیف پہونچی بلکہ
برای رفع تکلیف چہوڑا تہا حضرت شیخ فرید شکر گنج نے
اونکو بلا کر استفسار کیا کہ اور کہا کہ ہمنے تمکو اسی واسطے
داروغہ باورچی خانہ کا کیا تہا کہ کہاؤ اور خوب کہانا کہلاؤ
آپنے جواب دیا کہ حضرت نے واسطے کہلانے کے ارشاد
کیا تہا نہ واسطے کہانے کے لہذا اتبک میں نے باورچی خانہ
سے ایک لقمہ بہی نہیں کہایا اور اوسوقت حضرت نے
خوش ہوکر خطاب کرکے فرمایا کہ تم بڑے صابر ہو اوسی روز سے

بہہ لقب آپکا مشہور ہے تمام راتدن عبادت
مین مشغول رہتے تھے اور اکثر بہت بھوک مین گولری
درخت کی کہا کر قناعت کرتے تھے اور بصحبت حضرت
شیخ فرید شکر گنج صاحب رحمتہ اللہ علیہ کسب کمال
درویشی کیا اور کبھی ماسوا اللہ متوجہ نہوتے تھے اور
حضرت کے جلال کا یہہ حال تہا کہ اگر وزرا اپنی پالکی کو
اور انکو ذکر الہی مین مخل سمجہا اوسوقت ایسی تیز نظر سے
اونکی جانب دیکہا کہ سب جلکر خاک ہوگئیں اور موافق
ارشاد اپنے پیر کے بواسطہ ولایت دہلی کی مامور ہوئے
تھے مگر صاحب قطب دہلی نے کہ جو اوس زمانہ مین
تھے بخوف جلال آپکے رہنا دہلی کا مناسب تصور
کرکے ولایت دامن کوہ کے سپرد ارشاد کیا چنانچہ حسب الایما
آپ دامن کوہ مین بمقام سیران کلیر تشریف فرما ہوئے
اور وہان کے آدمیونکو ہدایت اور ارشاد کرتے رہے
اور شمس الدین صاحب پانی پتی بھی آپ ہی کے مریدان
مین سے تھے فقط

ولایت

اور لنڈن میل اخبار ولایت سے دریافت
ہوا کہ ۹ نومبر سنہ حال کو عمر شاہزادہ پرنس آف ویلز کی
۴۲ سال کی ہوئی اور دسمبر سنہ حال مین جناب
ملکہ معظمہ دام اقبالہا جرمنی کے ملک مین واسطے
دیکھنے دو لڑکیون اپنی کی تشریف لیجاوینگی
اور شاہزادہ پرنس ویلس بھی اپنی والدہ کے
ساتھ تشریف لیجاوینگے تمام ارکان سلطنت لنڈن
کو جناب ملکہ معظمہ کے جانے سے کمال رنج ہے
اور ملکہ معظمہ چاہتی ہین کہ کچہ شاہانہ ترتیب ساتھ نہو
معلوم ہوا کہ اتبک دل ملکہ معظمہ سے غم شوہر اور
والدہ رفع نہین ہوا فقط

گذارش

بحمد للہ و منت خریداران اخبار کی بابت بذریعہ خطوط والی سے قیمت اخبار بابت
سنہ ہے عرض کیا لیکن بعض صاحبون نے اتبک باوجود گذرنے دو برس کے
قیمت اخبار عطا نہین فرمائی اور ظاہر ہے کہ ہر کام کا انجام

در مطبع احباب رڑکی باہتمام حکیم سید امداد علی مہتمم اخبار ہذا طبع شد

نمبر ۳۸ | مطبوعہ ۷ ستمبر ۱۸۶۲ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۲۷۹ھ روز چہارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ مطبع ہذا
طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال
بارہ روپیہ اور فی ماہ ایک روپیہ اور پیشگی معہ محصول
ڈاک لعہ روپیہ سال ہے اور مدت ادای پیشگی
کے تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینے تک ہے
اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کی حساب سی قیمت
لیجاوی گی جس صاحب کو خرید اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ
خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا ضرور
ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر
ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاویگی
اور جو مضمون واسطی فائدہ عام کے چھپوایا جاویگا
اوسکی اجرت نہ لیجاوی گی اور ہر قسم کا کام
انگریزی فارسی ناگری چھپتا ہی جو صاحب
چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا
چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط فقط

اشتہار

احباب مطبع کو ایک شخص لایق اور طباع ہوشیار کی کہ جو علم صرف و نحو اور فارسی محاورہ مین استعداد رکہتا ہو اور قواعد و ضوابط املا اور انشا مین ماہر اور نیز خوشخط ہو اور عمر تیس ۳۰ سال سی کم اور پینتالیس سال سی زیادہ نہو ضرورت ہی اسو اسطی یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو کوئی شخص کہ متصف اس صفت کا ہو اور نوکری کرنی مطبع احباب کی منظور ہو تو درخواست اپنی معہ اسناد مطبع ہذا مین ارسال کری بشرطیکہ پسند احباب مطبع ہو بالفعل بیس ۲۰ روپیہ ماہواری تنخواہ ملیگی اور بہ ثبوت لیاقت اور عمدہ کارگذاری کی ترقی ہو گی فقط

اشتہار

احباب مطبع سی بعض احباب کو ایک شخص حافظ قران مجید امامیہ مذہب کی خواہ کسی عمر کا ہو ضرورت ہی اور اوسکو تیس ۳۰ روپیہ ماہواری تنخواہ ملیگی لہذا یہ اشتہار دیا جاتا ہی کہ جو کوئی حافظ امامیہ مذہب نوکری کرنا چاہی تو اطلاع اپنی مطبع احباب مقام رڑکی مین کری اور جس مقام سی اویگا نصفی خرچ راہ پاویگا اور جس روز رڑکی مین داخل ہوگا اوسی روز سی تنخواہ پاویگا اور بخدمت فیضدرجت مشفقی جنابی سید حکیم اصغر حسین صاحب مہتمم مطبع مجمع البحرین لودہیانہ اور مشفقی منشی سید امان علی صاحب مہتمم کشف الاخبار بمبئی اور مشفقی منشی مرزا محمد شفیع صاحب مہتمم مفرح القلوب کراچی سند و مشفقی مکرمی منشی نول کشور صاحب مہتمم اودہ اخبار مقام لکہنو اور مشفقی مکرمی منشی جمنا پرشاد مہتمم شعلہ طور کانپور اور مشفقی مکرمی مہتمم جام جہان نما کلکتہ کی با فراط نیاز گذارش ہے کہ اس اشتہار کو بابدال نوازش و کرم اپنی اپنی اخبار کو ہر بار مین درج فرماکر مہتمم اور احباب مطبع کو مشکور اور ممنون فرماوین فقط

اشتہار

پہلی ہمنی ایک اشتہار باطلاع طبع ہونی کتاب خیبری نایاب مسمی بمجموعۃ الحساب درج صحیفہ اخبار مظہر العجائب کیا تہا چنانچہ اب وہ نسخہ مطبع ہذا مین طیار ہے جن صاحبون کو خریدنا اوسکا منظور ہو تو مبلغ عہ قیمت اوسکی مطبع احباب مین بہیجکر طلب فرماوین فقط

اشتہار

درینولا دانش اگاہ بینش دستگاہ واقف رموز معانی دانای حقایق سخندانی ذہن سلیم طبع فہیم محمود دارین جناب محمد تفضل حسین صاحب ساکن مارہرہ ضلع ایٹہ نی ایک کتاب مسمی بریاض المصطفی تالیف کی ہے

اور اوسمین قصاید وغزلیات ومخمسات وترجیع بند
وترکیب بند وقطعات ورباعیات نعت مین جناب
سرور کائنات علیہ التحیت والصلوٰۃ بترتیب حروف
تہجی تدوین کی ہین اور اشعار فارسی شعرا متقدمین
ومتاخرین اوسمین درج ہین اور حجم اس کتاب کا قریب
ساٹھہ جزو کی ہی اور ہر صفحہ پر ۲۰ سطرین لیس
یہہ کتاب بہت نادر ہی جو کوئی صاحب اہل مطبع
چہاپنا اس کتاب کا چاہین تو صاحب موصوف سی
کتاب مذکور بذریعہ خط طلب فرمالیوین فقط

اشتہار

کتاب مسمی کشمیر کہ فی الواقع لطافت عبارت
وخوبی مضمون مین لا نظیر ہی بمطبع منشی نول کشور صاحب
مہتمم اودہ اخبار واقع لکھنو مین موجود ہی جو صاحب
چاہین بارسال ۸ قیمت کی منشی صاحب موصوف سے
طلب کرلین فقط

اشتہار

جنتری سنہ ۱۲۶۳ ہجری بہمہ جہت مرتب ہوکر بمقام لکھنو مطبع
مین منشی نول کشور صاحب مہتمم اودہ اخبار موجود ہے
قیمت ۸ اور محصول کا اس جنتری مین بہ نسبت سال
گذشتہ کی قواعد نجوم ودیگر انتخاب مفید اسقدر
کثرت سی درج ہین کہ ملاحظہ فرمانی سی معلوم ہوسکتا ہی
گویا سنسکرت تقویم کا کلیہ ترجمہ ہے اور انتخاب
احکامات مفیدہ ولطف اشتہاب علاوہ ہے
جس صاحب کو منظور ہو بہت جلد قیمت بہیجکر منشی صاحب
موصوف سی طلب فرماوین ورنہ بعد لذر [illegible]
سب فروخت ہوجائینگی اور ایک نسخہ بہی نہ ملیگا فقط

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ کی ایک کارسپانڈنٹ متعینہ
کابل تحریر فرماتی ہین کہ ۲۶ اگست سنہ ۱۸۶۲ عیسوی
کو ایک مکاتبہ قندہار سی آیا اوسمین لکہا تہا کہ امیر صاحب
بخیریت تمام سبزوار مین داخل ہوئی وہان کے
سرداروں نے بڑی گرمجوشی سی اونکا استقبال کیا
اور نذرین گذرانین اور امیر صاحب نے اونکی خوشی مین
علی قدر مراتب سب سرداروں کو خلعت عطا کئی اور
اپنی کمپو مین سب سرداروں اور خان صاحبوں سی ارشاد
فرمایا کہ ایک ہفتہ کی اندر ہم سبزوار سی ہرات کی
جانب کوچ کرینگی اور اوسی تاریخ کو ایک شخص ٹہیکہ دار
قطعہ آواز کی عرضی آئی اوس سی دریافت ہوا کہ وہان کے
اور غزنین کے آدمیون نے فراہم ہوکر سرکشی کی اور تہانہ
چار سپاہیوں کو ہلاک کرکی باقی لوگون کو گرفتار کرلیا

۹ اگست کو ایک اور مراسلہ سے سردار محمد علیخان حاکم کابل کو دریافت ہوا کہ امیر صاحب کا کمپو بیابانک مین کہ جو ہرات سے ایک منزل اسطرف واقع ہے داخل ہوا مگر غلہ وکاہ و دیگر اجناس رسد بہت کم دستیاب ہوتی ہین اور محمد صدیق خان لودین کہ جو محمد رفیق خان کا رشتہ دار ہے اور ہرات کا ایک سردار ہے اوسنے امیر صاحب کو لکہا کہ جسوقت آپ ہرات کے متصل آجاوینگے دروازہ کہولدینگا

۸ اگست کو کچہہ فوج واسطے تنبیہہ و تادیب مفسدان قطغن وارز کے کابل سے روانہ ہوئی اور ایک خط سردار شیر علیخان کا سندہ سے آیا اوسمین مرقوم تہا کہ ہم خیر و عافیت سے یہان پہنچے امیر صاحب نے محمد رفیق خان کو معہ ایک ہزار سواران اور چار توپون کے حکم دیا کہ تم یہان سے روانہ ہوکر خیمہ اپنا ایک منزل اسطرف ہرات سے نصب کرو اور بعد اسکے تمام کمپو کو میرے سپرد کرکے آپ بہی اوسکے شامل ہو جاؤ یقین ہے مثل فرح کے ہرات پر بہی امیر صاحب کا قبضہ ہو جاوے فقط

۸ اگست کو ایک اور سفیر شاہ بخارا کا کابل مین داخل ہوا چنانچہ حسب الحکم سردار محمد افضل خان کے مرزا احمد خان اوسکے لینے کو گئے جب وہ دربار مین حاضر ہوا حاکم کابل نے اوسکی اپنیکا پوچہا عرض کی کہ شاہ بخارا نے کوکان کو تسخیر کرکے خدایار خان کو تخت نشین کیا اور وہ اب اپنے دار الحکومت کو مراجعت فرما ہوئے لہذا یہ خوشخبری پہنچانیکو مجہے یہان بہیجا ہے یہ باتین ہو رہی تہین کہ ایک مراسلہ امیر صاحب کے کمپو سے آیا اوسکی دیکہتے ہی سردار محمد علیخان حاکم کابل نے دربار برخاست کیا اور اپنی محلسرا کو تشریف لیگئے تہوڑی دیر بعد میر اخور احمد خان اور اور سردار حاکم مذکور کے پاس آئے اور امیر صاحب کے کمپو کا حال پوچہا فقط

۹ اگست کو اوس مراسلہ کا حال ایک شخص معتبر اور معتمد کے زبانی اسطرح دریافت ہوا کہ جسوقت امیر صاحب کا کمپو ایک منزل اسطرف ہرات کے پہنچا امیر صاحب نے سب طرح کا انتظام اور بندوبست آگے بڑہنے کا جانب ہرات کے کیا سردار سلطان احمد خان نے یہ خبر پاکر ہمراہی چار ہزار سوار جمشیدی و فیروز ہرات اور اوزبکیہ کے اور چار ہزار پیادہ چار ایماغ کے کہ جو اوسنے جمع کئے تہے ہرات سے روانہ ہوا اور متصل کمپو امیر صاحب کے کسی پوشیدہ جگہہ مین اون پیادون کو گہات پر لگاکر ارادہ چہاپا مارنیکا کیا اور سوارون کو اپنے ساتھ لیکر یکایک امیر صاحب کے کمپو پر آ ٹوٹا اور جمشیدیون نے امیر صاحب کے بہت سوار ہلاک کرکے

مگر پہر امیر صاحب کی لشکر نی اراستہ ہوکر جمشیدیون کو خوب
ماردی یہانتک کہ وہ بہاگنی لگی امیر صاحب کے سوار اونکی
تعاقب مین گئیے ناگاہ وہ چار ہزار پیادی کہ جو چہپی ہوئی
تہی نکل ائی اور امیر صاحب کی لشکر پر اتشبازی شروع کے
اس قریب سی امیر صاحب کی فوجمین کمال گہبراہت پڑے
اور سب لشکر سراسیمہ اور پریشان ہوکر پسپا ہوا اور
سلطان احمد جان معہ اپنی فوج کی ہرات کو واپس گئی سنتی
ہین کہ سردار نذر محمد خان اور اور سردار اس لڑائی مین
جان بحق تسلیم ہوئی اور امیر صاحب کے فوج کی بہت سپاہی
مجروح اور مقتول ہوئی حاکم کابل نے ہنوز یہ خبر پوشیدہ
کر رکہی ہی اور دو تین سوداگرون کی جو ہرات سے ائی اونہین
بہی یہی مرقوم ہے مگر اونکو بہی ابتک ظاہر نہین کیا فقط
۱۰ اگست کو سردار محمد علی خان نے چار سو سپاہی
اپنی پلٹن کے معہ دو شتر نالون کے واسطی سرکوبی مفسدان
قطغن اوازکی روانہ کی اور شیخ علی کی مقام سی خبر ائی کہ
مفسدون نے اطاعت کی اور اونجگہہ کی حاکم سی معافی قصور کے
چاہتی ہین اسپر حاکم کابل نے لکہہ بہجا ہی کہ جبتک وہ دو ہزار
روپیہ بابت جرمانہ کے نہ داخل کرین ہرگز اونکی قصور
معاف نکرنا اور سوداگرون کی زبانی معلوم ہوا کہ

سردار محمد افضل خان نے اپنی ایک خان کو واسطی دینی
مبارکباد تسخیر قرچ دربار شاہ بخارا مین روانہ کیا فقط
۱۱ اگست کو حاکم معہ دیگر سرداران شیر علی خان کے
باغ کو جاتی تہی راستہ مین قاضی محمد جان کی گہوڑی نے
غلام حسن خان کی بہتیجی کی لات ماری تہی مگر وہ جلد ہٹ گیا
اور اوس نے قاضی کو کہا کہ اگر گہوڑی پر چڑہا نہین آتا تو کیوں
چڑہتی ہو یہ سنکر قاضی صاحب بہت خفا ہوئی اور تلوار میان سے
نکالی اوسوقت محمد علی خان نے غلام حسن خان کی بہتیجی کو
قید کرلیا اور باغ مین جاکر اول اوسکو پٹوایا پہر حکم دیا کہ
اسکی دونون کان کاٹ ڈالو حاکم کی اس حرکت سی سب
خانصاحبان کابل کے بہت ناراض ہوئی اور امیر صاحب کے
مقدمہ کی بابت سب نے متفق ہوکر لکہا ہی فقط
۱۲ اگست کو ترکستان سی خبر ائی کہ پانسو علمانی کے
قوم اوزبک نے دریا عبور کرکی واسطی لوٹنی مسافرون
تاشکرغان اور بلخ کی تیاریان کے تہین چنانچہ اس خبر کو
سنکر سردار محمد افضل خان نے چار ہزار سوار بہیجی تہی
کہ اونمین اور قوم علمانی مین ایک لڑائی ہوئی اوزبک
تاب مقابلہ کی نہ لائی اور بہاگ گئی اور قریب بیس
ادمیون کے جو گرفتار ہوئی تہی اونکو سردار نے لوگون کی پاس

بھیجا یا کابل میں یہ خبر مشہور ہوئی ہے کہ در بولان اور
مین بعضے کا بڑا زور ہے سوداگروں کے قافلے آگے نہیں بڑھنے
پاتے ہیں جب تک اس وبا کے رفع ہونے کی خبر نہ پہنچے گی وہ
وہیں مقیم رہینگے فقط

۱۵ اگست کو ترکستان سے کابل میں خبر آئی کہ خدایار خان
شاہ کوکان نے ایک عمدہ پیشکش کہ جسمیں غلام اور کنیزک
اور گھوڑے اور شتر اور نرگاو و بقچہ ہاے پارچہ ریشمی وغیرہ
مثل کمخواب وغیرہ کے ہیں مع نو ہزار اشرفی و اونیس ہزار سکہ
بدکی بحضور شاہ بخارا ارسال کی ہیں اور قوم جمشیدی کے
کہ جنہوں نے پہلی اطاعت سردار محمد افضل خان کی قبول کی
تھی وہ اب پھر عہد شکن ہو کر جمع ہوئی ہیں اور خان آباد کی
ضلع میں مسافروں کو لوٹتی ہیں اور میمنہ کی جانبکا ارادہ رکھتی ہیں

۱۶ اگست کو ایک شخص جو امیر صاحب کے کمپو سے
کابل میں آیا بیان کرتا ہے کہ سبزوار پر امیر صاحب کا قبضہ
ہو گیا اور اب وہ ہرات جانیکی تیاریاں کر رہے ہیں ایک
خط جو امیر صاحب کی پاس ہرات سے آیا ہے اوسمیں مرقوم ہے
کہ شاہ ایران نے چالیس ہزار سکہ بدکی سلطان احمد جان کے
پاس بھیجے ہیں اور لکھا ہے کہ ہرات سے بہت خبردار و ہوشیار
رہنا فوج تمہاری مدد کے واسطے بھیجتے ہیں اور سلطان احمد جان نے
سامان رسد کا اسقدر جمع کیا ہے کہ تین تین برس کی مواضعات
گرد و پیش ہرات میں رسد نام کو نہیں ملتی فقط

۱۷ اگست کو ایک رسالہ امیر صاحب کی کمپو سے حاکم کابل کی پاس آیا
اوسکو پڑھکر حاکم نے دربار برخاست کیا قاصد کی زبانی معلوم
ہوا کہ ہرات سے تین چار کوس کی فاصلہ پر بمقام پل پرآم ایک
اور لڑائی ہوئی اور اوسمیں امیر صاحب کا بڑا نقصان ہوا اور افواہا
سنا جاتا ہے کہ مردمان ہزارہ یعنی جمشیدی اور چار ایماق اور
غورہ زنگی سلطان احمد جان کے شامل ہو گئے کابل میں کوئی کہتا ہے
کہ سردار محمد عثمان خان اور عبداللہ خان مارے گئے اور کسیکا
یہ قول ہے کہ امیر صاحب کی کئی فرزند اس لڑائی میں کام آئے ہنوز
تصدیق اس کی نہیں ہوئی ہے فقط

۱۹ اگست کو کابل میں خبر آئی کہ سلطان احمد جان نے شہر
ہرات کی دروازوں کو بند کر دیا فقط ایک دروازہ کھلا رکھا ہے
سوا اوسپر اوسکا بھائی سردار محمد عمر خان تعینات [illegible] اور [illegible]
سے ایک خط سلطان احمد جان کی پاس بدین مضمون آیا ہے
کہ ایک جمعیت تیس ہزار سپاہ کی ہرات کو جلد روانہ ہوگی
ایک درانی کا خط بنام امیر صاحب پکڑا گیا ہے چنانچہ سلطان احمد جان
نے تین سردار درانی قندھاری کو بلوا کر اونکے سر کٹوا دئے
اور امیر صاحب نے مقامات مختلف کی حاکموں کو لکھ بھیجا ہے کہ [illegible]

کسی مسافر کو جانی مت دو اور اگر کسیکی پاس ہماری
یا ہماری کمپو کے کسی آدمی کی نام کا خط نکلی تو اوسکو گرفتار
کرلو فقط از اخبار آفتاب عالم تاب

پونا

بمبئی گزٹ مین بحوالہ ایک چٹھی پونا کی ترقیم ہے کہ قریب دو سو
بچاس رئیس شریف ہندوستانی اور بہت سی صاحبان عالیشان
اور اونکی میمین گورنر صاحب بہادر کے دربار مین چہارشنبہ
کے رات بلائی گئی تہین مگر یہ نہین سنا کہ کوئی عورت
ہندوستانی وہان تہی یا نہین اور اونکو اوس دربار مین بلایا
تہا یا نہین فقط اتنا سنتی ہین کہ جناب مکرمہ معظمہ لیڈی فریر
صاحب بہادر کا یہ منشا اور تہیہ ہے کہ اگر ہندوستانی
اور انگریزی عورتون مین ایسکی ملنی جلنی سی ایک طرح القسم
اتحاد و موانست دایم و قایم ہو جاوی تو بہت مناسب اور
مصلحت وقت ہی اور اسی مطلب کے انجام دہی کی واسطی
صاحب موصوف بہمہ جہت سعی اور کوشش کر رہی ہین فقط ایضاً

کراچی

وہان کی ایک مراسلہ نویس ترقیم فرماتی ہین کہ ہفتہ گذشتہ
مین یہان کی واردات مین قتل اور خودکشی کے واقع ہوئین
منجملہ اونکی ایک یہ واردات نہایت وحشت خیز اور
عبرت انگیز واقع ہوئی کہ ایک مرد مسمی ٹھوری اپنی چار برس کے
عمر لڑکی کو خود ہلاک کیا شرح اس اجمال کے یہ ہے کہ ایکروز وہ
اور اوسکا لڑکا دونون ایک پلنگ پر سوتی تہی صبح کو اوٹھتی ہی
اوس کمبخت ناشدنی نی چاقو سی اوس معصوم کا گلا کاٹا اور جب
کام تمام کر چکا تب بآواز بلند چلانی لگا کہ یا حسین یا حسین مینی
اپنی بیٹی کو خدا کی قربانی کیا ہی یہ کہکر بیہوش ہو گیا اور دیوانون
کیسی باتین کرنی لگا اب وہ جیلخانہ مین مقید ہی اور اوسکی
مقدمہ کی جلد تحقیقات ہونیوالی ہی دیکہا چاہئی حکام اوسکی
نسبت کیا تجویز فرماتی ہین جرم تو حقیقت مین اوسنی
بہت بڑا کیا ہی فقط ایضاً

اندور

انگلشمین اخبار مین بحوالہ ایک چٹھی آمد اندور ترقیم ہے
کہ محمد علی باغی و نمک حرام جسنی ایام گذشتہ ۱۸۵۷ع
مین وہان کی ریزیڈنٹ پر گولی چلائی تہی وہ گرفتار ہوا اور
بعد تحقیقات و ثبوت جرم بحکم دربار نامبردہ کو پہانسی دیگئی فقط ایضاً

جیلخانہ

قریب ایک ہفتہ کی گذرا ہو گا کہ الہ آباد کی سنٹرل پریزن

یعنی جیلخانہ وسط مین یہ بات دریافت ہوئی کہ وہان کے
قیدیون نے کچھہ منصوبہ کر کی جیلخانہ توڑنیکا ارادہ کیا تفصیل
اسکی یہ ہے کہ ایک برہمن قیدی جو اپنی ساتھیون کے
روٹیان پکایا کرتا تہا وہ جیلخانہ کی احاطہ مین بڑہی کی پاس سے
لکڑیان لایا کرتا تہا ایک روز قیدی مذکور ایک سلاخ
آہنی اور ایک چہینی بڑہی کی چورا کر لکڑیون مین رکہہ لایا
اور اون دونون اوزارون کو اوسنی اور اوسکی
ساتہ والون نے بستر کی نیچی چہپا رکہا رفتہ رفتہ اس
بات کی خبر ایک اور قیدی کو جو اوسی بارک مین رہتا تہا
ہوئی اوسنی فورًا معرفت ایک برقنداز کی اطلاع
اسکی داروغہ جیلخانہ کو کی چنانچہ تلاشی کیوقت وہ دونون
چیزین اونکی بستر مین سی برآمد ہوئین اب بعد تحقیقات اور
ثبوت جرم کے مجرمونکی سزا زیادہ کی گئی اور مخبر کو دس
روپیہ انعام کے ملے ایضًا

کشمیر

دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب بہادر والی کشمیر نے
حسب منظوری حکام پنجاب کے ایک محصول بائیس روپیہ سینکڑہ کا
اوپر تمام اشیا و اسباب تجارت کے جو سوداگر لوگ اونکی
ملک سی قلمرو انگریزی مین لاوین قایم کیا ہے
فقط ایضًا

رانی گنج

ادہی رات پر ہونی دو بجی تہی کہ یکبیک شور قیامت
نے اون لوگون کو جو دہد شب مین بآرام سوی ہوئی
تہے بیدار کیا راقم خبر جو صاحب انگریز ہین یہ رقم
فرماتی ہین کہ ہر شخص نے جو اس حادثہ کی قریب تہا یہ جانا کہ
بجہیز بجلی گری مگر ہوش برجا ہونی پر دمبدم آواز بندوق
چہوٹنی کی آتی تہی اس سی یہ اندیشہ ہوا کہ مبادا ہندوستانیون نے
بلوہ کیا ہو مگر یہ محض خیال خام تہا لمحہ کی بعد معلوم ہوا کہ بجلی کی
صدمہ سی میگزین اوڑ گیا عجب شان الہی ہے کسی متنفس کے
تن کا بال بیکا نہوا حال آنکہ راقم خبر لکہتی ہین کہ مین خود
میگزین سے قریب دو سو گز کی فاصلہ پر تہا اور میری بدن
پر خاک دہول بہت آن کر پڑی لیکن کوئی صدمہ نہین ہوا
عجیب یہ ہے کہ مرد اور عورتین اپنی چارپائی سی اوڑ کر ڈیڑہ
ڈیڑہ سو گز کی فاصلہ پر جا پڑین اور اونکی جسم کو ذرا بہی ضرر نہوا
فقط از اودہ اخبار مطبوعہ [illegible]

رنگون

وہان سی ایک صاحب لکہتی ہین کہ کرنیل فیری صاحب
کمشنر [illegible] متعلقہ سرکار انگریزی عنقریب راجہ آوا
کے دربار کو تشریف لیجاوینگی اور بہت سادہ طور پر جاوینگی
یعنی کچھہ لوازم اردلی اور سواری وغیرہ اونکی ہمراہ نہوگی

راجہ آوا کی دربار کا دستور ہی کہ وہان صاحبان انگریز جوتا اوتار
کر اور ننگی سر جاتے ہاتی ہین اور اس بات پر اہل برہما بڑا فخر کرتی
ہین لیکن جو سرکار کہ قوت و زور رکہتی ہو اور ایسا فخر بیمعنی کری
اوسکا زوال قریب ہوتا ہی عجب نہین ہے کہ اسیطرح صاحب کمشنر بہادر
دو چار مرتبہ جا کر اوسی ریاست کو منہدم کر دین رسم قسم جبر کی نکالتی ہین
کہ نواب گورنر جنرل بہادر قبل روانگی کمشنر صاحب کوئی ایسا
حکم جاری کرین جس سی وہ رسم تہتک آمیز موقوف ہو جاے
تو بہتر ہی لیکن حکام بالا دست اس رسم پر خیال نکرین گے
اصل مطلب پر نظر رکہین گے فقط ایضاً

لندن

وہان ایک جماعت سوداگرون کے اس بات پر متفق ہوئی ہے
کہ سکہر مین نیل کی کارخانہ بہت بڑی بڑی جاری کرین ملتان
اور سکہر کا نیل ہندوستان مین سب جگہ سی اچہا ہوتا ہے
فقط ایضاً

روس

اندنون والی روس نے ایک رسد بمقام کرانسٹد مقرر کیا ہے
اور اوس سی خاص غرض یہ ہے کہ جہاز رانی مین کمپاس لگانے
کے صحت اور آسانی حاصل ہو یہ تدبیر صاحبان انگریز بہی مدت سی کرتے
ہین اور اہالیان روس نے بہی اونکی تقلید کرنی چاہی ہے غرض
وہ بہی علوم کیطرف توجہ تمام رکہتی ہین اور جملہ ممالک
یورپ کی لوگ روز بروز علوم و فنون مین ترقی
کرتی چلی جاتی ہین بخلاف ممالک ایشیا کی کہ یہان کے
والی خیدان اوسطرف توجہ نہین کرتی دیکہا چاہئی کسقدر
تفاوت حالات کا ہی یعنی اہالیان یورپ ربع مسکون کی
علم سی بقدر طاقت بشری بہرہ یاب ہو کر عزم دریافت
کیفیت بحور اور جزائر کا رکہتی ہین اور ایشیا کی لوگون نے
ابہی قصد خاص اپنی اپنی ملک اور علاقون کے
جغرافیہ جاننی کا بہی نہین کیا اور خصوص ہندوستانی رئیس
تو ہر نوع کے علم سی بلکہ حرف شناسی سی بہی نفرت
رکہتی ہین فائدے علم کے یہین سے ظاہر ہین کہ اہالیان یورپ اونکے
حصول مین کوشش کرنی سی روز بروز جاہ و حشمت سی بہرہ یاب
ہوتی جاتی ہین اور یہان کے رئیس اون سے غافل رہنی کی باعث
برباد ہو گئی اور اگر یہی شعار رکہا تو بربادی کا وہی سامان ہے
فقط ایضاً

پیام تار برقی

اینده سی اہالیان سررشتہ ریل کو بہی اجازت ہو جائیگی کہ اگر
لوگ اونسی چاہین تو وہ بہی اپنی تار برقی کی ذریعہ سی پیام
بہیجا کرین غالب ہے کہ اس صورت مین اجرت بلیغ رسانی
کے کم ہو جائے کیونکہ اب تک یہ صرف سرکار کی ہاتہ مین
تہا جب دوسرا رقیب پیدا ہوگا تو رفتہ رفتہ خواہ نخواہ

نرخ گھٹی کا بہ شرطیکہ سرکار اونسی کوئی ایسا عہد نہ کری
جس سے کمی بیشی نرخ کی ممانعت ہو فقط ایضاً

سلب لقب تعظیمی

صاحب دوربین تحریر فرماتی ہین کہ کلکتہ گزٹ مورخہ
۳۰ اگست مین اس مضمون کا اشتہار ہوا ہے کہ جو کہ نواب
اکرام الدولہ باشندہ لکھنو محکمہ عدالت کمشنر لکھنو سے
بجرم جعلسازی ملزم ہوا اور اوسکی نسبت حکم جرمانہ جاری
روپیہ کا صادر ہوا اسلئی اشتہار دیا جاتا ہے کہ لقب
نواب و دیگر مدارج امتیازات تعظیمی کہ بجرم مذکور اوس وقت
تک [illegible] کا مستحق تہا اوس سی لیا جاوی انتہی
راقم موصوف الصدر اس بارے مین رائے دیتے ہین جسکا
انتخاب یہ ہے کہ اس قسم کی سزا البتہ جدید ہے کہ سابق
اس سی کبہی وقوع مین نہین آئی اب حضرات نوابان
و دودگان ایسی جرمون کے ارتکاب مین احتیاط تمام
رکہین کہین ایسا نہو کہ رفتہ رفتہ مملکت ہند سی یہ آداب
و خطاب تلف ہو جاوے افسوس کا مقام ہوگا کہ اعزاز
واکرام یادگار بابی او اکا ان حضرات کی ناستودہ شعاری
سے یون برباد ہو فقط ایضاً

فتح گڈہ

ایک عنایت فرما تحریر فرماتی ہین کہ اس ہفتہ مین
گنگا رام برہمن ساکن موضع بدہ پور ضلع فرخ آباد
کو مع اوس کے گواہون کے محکمہ سشن ضلع ہذا سے
بجرم نالش خلاف آتش زنی بنام چتری و ستری سات
سات برس کے قید ہوئی اس مقدمہ مین ایسی سزا ای
سخت ہوئی ہی تمام رعایا اوس ضلع کی بیمناک ہے
نالش خلاف رجوع کرنیکا کیا ذکر ہے اب نالش راست
بہی رجوع کرنی مین علی العموم سب کو اندیشہ دامنگیر ہے
فی الواقعہ مجموعہ تعزیرات ہند کی جاری ہونی سی فایدہ
عظیم ہوا کہ ہر شخص فرضاً بلا اندیشہ نالش خلاف دائر نہین
کرسکتا ہی اس صورت مین حکام کو بہی تصدیع ناحق سی
نجات ملی فقط ایضاً

لکہنو

یاران رحمت الہی سی لکہنو کیا سارا اودہ سیراب
دریاؤن کا جوش لیکن گومتی کا چڑہاؤ بارسال کی برابر نہین
۸ ربیع کو عنیدہ محتاجان لنگا تیر جہان بر روئی کا
کارخانو کی بربادی سی قحط پڑ گیا حکام اور دیگر رعایا سے
ایک جلسہ ہوا اس کار خیر کی ہر قسم و پریزیڈنٹ جناب
فیضمآب کرنیل ایبٹ صاحب بہادر کمشنر و سپرنٹنڈنٹ

لکھنؤ مین ہم یقین کرتی ہین کہ ایسی وقت مین کہ ولایت
مین ایسی سخت آفت ہی ہماری ہموطن ملکی روسا ضرور مدد
دینگی بلکہ اس بار ہی مین گذشتہ سال کا قحط ہندوستان
سو ولایت کی چندی سی لاکھون روپیہ کی امداد یادگار ہی فقط الراقم

کلکتہ

اخبار دوربین کلکتہ نمبر ۸ مورخہ ۲۰ اگست مین تحریر ہے
کہ بعضی وکلائی عدالت ہای کورٹ کی چاہتی ہین کہ کلکتہ کو
چھوڑ کر ملک افغانستان یا نیپال یا حیدرآباد مین واسطے
مشغول ہونی شیوہ اپنی کی چلی جاوین جو کہ یہ خبر اخبار مذکور مین
بہت مجمل لکھی ہے اسواسطی مہتمم اخبار عالم کے
سمجھہ مین نہین آتا کہ وکلائی مذکور کسواسطی قصد جانے
ممالک مسطورہ بالا کا رکھتی ہین چنانچہ اس جگہہ عبارت
دوربین کے نقل لکھی جاتی ہی   نقلی از صحائف سپہر آئین
کہ بعضی از وکلائی ہای کورٹ میخواہند کہ کلکتہ را گذاشتہ
بہ نیپال یا افغانستان یا قلیمرو نظام حیدرآباد برای
شیوہ خود فروشان شتابند چراکہ صاحبان جیف جسٹس مقام
ہای مذکورہ زبان اردو و فارسی خواہند فہمید ما میگوئیم کہ چہ عجب
اگر ایشان کشور ہند را خیرباد گفتہ خود سمت کشور پارس بتازند
فقط سیہ ہی اخبار مذکور مین درج ہے کہ جیف کس تعلقدار اور

زمینداران احاطہ بنگالہ نے ایک درخواست
لیجسلیٹف کونسل مین درباب اجراء عمل قانون کے
کہ بعد مرجانے باپ کے بڑا بیٹا مستحق ملکیت اور میراث
کا ہو گذرانی ہے   نورالابصار اگرہ نمبر ۲
مورخہ یکم ستمبر مین انگلشمین سے منقول ہے کہ شاہ اودہ
حکومت بجز ایک احاطہ محدود کے کلکتہ مین نہین رکھتے ہین
باوجود اس حال کی حضرت نے اپنا لقب سلطان عالم اختیار
کر رکھا ہی چنانچہ کبھی دستخط فیض نمط کاغذات بر اسی
لقب سے ہوتی ہین اور کبھی باسم واجد علیشاہ لکھی
جاتی ہین جو کہ سرکاری دفترون مین اختلاف دستخط
ثابت ہوا لہذا حکم صادر ہوا کہ شاہ اودہ دستخط اپنے
صرف اپنی اسم مبارک کی فرمایا کرین تاکہ معاملات مین
مغالطہ واقع نہو فقط از اخبار عالم

پنشن

اخبار شعلہ طور مین اودہ گزٹ سی نقل ہے کہ صاحب
مہتمم انگلشمین تحریر کرتی ہین کہ سرکاری ملازمون
کے بیوہ عورتون کے پنشن جو بابت صلہ ایام
غدر کی جاری ہے اونکو دوسری شادی کرنی مین تردد
تہا کہ شاید پنشن موقوف ہوجاوی درینولا بنظر غربا پرور

نواب گورنر جنرل کشور ہند نے حکم دیا کہ جو وہ عورتین
اپنی شادی کرینگی تو اونکی پنشن کل موقوف نہوگی بلکہ
نصف ملا کریگی فقط ایضاً

دہلی

اخبار مذکورہ بالا کی ایک کارسپانڈنٹ مقام دہلی سے
تحریر فرماتی ہین کہ دریبولا یہان ایک صاحب انگریز
وارد ہے اوسکا بیان ہے کہ جس کسیکا کوئی عزیز و اقارب یا
رشتہ دار وغیرہ مرگیا ہو ہم اوسکو دکہا سکتے ہین
مگر وہ موہنہ سے بات نہین کیگا سامنے کہڑا رہیگا —
مہتمم اخبار مذکور الصدر کی راے مین بعضے ارباب
اور خصوصاً صاحب مہتمم دوربین اس خبر کی سننے سے بہت
متعجب ہونگے اور اس شخص کو نادر الوجود سمجھینگے حالانکہ
سابق مین بہی ایک صاحب ساکن بریلی نواب محمد سعید خان
مرحوم والے رامپور کے یہان ملازم تہے اور واجد علی شاہ
اودہ کے زمانہ مین لکھنؤ بہی گئے تہے اونمین یہ کمال تہا کہ
ہزاران برس کے مردہ کو دکہاتے تہے اور جو مردہ قبر مین
مدفون ہوتا تہا اوس سے گفتگو بہی کرادیتے تہے یہ عمل متعلق
بہ تسخیر ہمزاد ہے فقط ایضاً

میرٹھہ

نعتیہ گذشتہ مین حال مقدمہ ریاست کیٹ کا بسبب
عدم گنجایش درج صحیفہ اخبار نہوسکا اب مختصر لکہا جاتا ہے ۲۹
تاریخ اگست کو کچہری عدالت ججی میرٹھہ مین ریاست کیٹ کا
مقدمہ پیش ہوا راؤ امراؤ سنگہ برادر راجہ گلاب سنگہ متوفی
اور خوشحال سنگہ داماد متوفی دعویدار تہے یہہ دعوی بصیغہ مستغرقہ
قبضہ جائداد کورٹ اف وارڈس تعدادی مالیت
۲۶ لاکہہ روپے ہزار [illegible] کا تہا راؤ امراؤ سنگہ
کیطرف سے مسٹر [illegible] قنوک صاحب وکیل تہے اور طرف ثانی
کیطرف سے جان لنگ مہتمم اخبار مفصلیت وکیل ہوئے تہے
اس روز طرفین کی وکلائی کے خوب خوب تقریر اور گفتگو
رہے اور بہت سے آدمی رئیس اور سکنا شہر و بیرونی [illegible]
حال اسمقدمہ کے کچہری مین موجود تہے اور سبکو یہ یقین تہا
کہ راؤ امراؤ سنگہ کو یہہ ریاست ملیگی کیونکہ از روے رسم
شاستر اور نفس الامر حق انہین کا ہے علاوہ ازین سنہ
بموجب ڈگری عدالت العالیہ صدر دیوانی بہی آیا ہے اوس سے
سراسر استحقاق راؤ امراؤ سنگہ کا ثابت ہے داماد متوفی
بصورت موجود ہونے بہائی کی کسیطرح حق نہین پہنچ سکتا
غرض اس روز یہ مقدمہ ملتوی رہا ۳۰ اگست کو ۹ بجے
دنکی یہ مقدمہ پیش ہوا اور حکم راؤ خوشحال سنگہ کے

نسبت قبضہ جائداد کا صاحب جج نی نافذ فرمایا سبہونکو
تعجب ہوا کہ خوشحال سنگہ ایک شخص غیر کیونکر مالک
ریاست ہوا اب اس مقدمہ کی نالش نمبری دایر عدالت
ہوئی ہے عنایت الہی سی امید ہے کہ آب حق حقدار کو پہنچیگا
لیکن صاحب وکیل امراؤ سنگہ تبقرر محتانہ ایکہزار بچاس روپیہ کے
ہوئی تہی اور کل کاغذات بہی مقدمہ کی لیلئی تہی یکایک وکیل
طرفثانی کی ہوگئی راو صاحب موصوف کی وکالت سی دست بردار
ہوئی جو کہ صفحہ اخبار مین گنجائش نہین ہے اسواسطی اس مقدمہ
مین یہ حال مختصر لکہا گیا فقط ایضاً

مرزا پور

ایک کرم فرما کی تحریر سی واضح ہوا کہ کچہ دن ہوئی شہر مذکور کے
مرزا پور مین تار گہات کی ایک کشتی جس مین مرد
و عورت ملاکر چالیس آدمی سوار تہی دریای گنگ کے طغیانی
سے غرق ہوگئی وہ سب آدمی مرد و عورت طعمہ نہنگ اجل
ہوئی یہان روئی کی گرانی کا یہ حال ہے کہ اصلی ایک
ڈیڑہ روئی جو اوسطرف ایک قسم کا وزن سیر انگریزی
سے چار سیر کی قریب ہے ڈیڑہ روپیہ کو بکتی تہی اب
۲۹ جولائی سی سنہ فی ڈیڑہ تین روپیہ تین آنہ کو فروخت ہوتی
اس تجارت مین مرزا پور کی چند مہاجنون کو تہوڑی نفع ہے

عرصہ مین قریب بیس لاکہہ روپیہ کی فائدہ ہوا ٭ یہان
سے ایک کوس کے فاصلہ پر ڈرگا کہوہ ایک
مقام کا نام ہے اور پہاڑ کی اوپر کچہ تہوڑی دور جاکر
دیبی جی کا منڈل مشہور عام ہی تخمیناً دو ہفتہ کا عرصہ
ہوا کہ شب کو کوئی آدمی ہتہیار بندائی اور نے تکلف
اندر گہس گئے پانچ چار پوجاری جو وہان حفاظت کیلئے رہتے
تہی اونہون نے ہر چند روکا مگر اون لوٹیرون نے کچہ نہ سنا
منڈل کی اندر جاکر بالکل اسباب دیبی جی کا لوٹ لیا
اور ایسی ہوا ہوئی کہ اج تک کہین پتا نہ لگا فقط از
اخبار شعلہ طور مطبوعہ ۹ ستمبر سنہ ۱۸۶۲ عیسوی

انگلنڈ کی دخانی گاریان

انگریزی اخبار مین لکہا ہی کہ بالفعل یہان پانچ ہزار
اٹہ سو خاص آتشی گاری موجود ہین جسمین ایک گہنٹہ
مین دو سو پچاس ٹن کویلا صرف ہوتا ہی اور اگر ان سبکو
ایک کی پیچہی ایک جوڑ دو تو چار میل جگہہ گہیری ہوئی
کو چاہی اور ان دخانی گاریون کے ساتہہ جو گاریان
سواری اور مال لیجانیکی ہین وہ پندرہ ہزار جنمین
ان مین سی بہتیری گاریان کام مین رہتی ہین اور
بعضے خالی بہی پڑی رہی ہین فقط ایضاً

افریقہ

اخبار گذشتہ مین حال شورانگیزی و مفسدہ پردازی
قوم مونٹی نگرن بحوالہ صحایف انگریزی مجملا درج ہوا تھا
اب ایک الطاف نامہ آمدہ بمبئی سی جو تمام کیفیت مفصل دریافت
ہوئی بنابر اطلاع ناظرین با تمکین یہ صحیفہ کیجاتی ہی مخفی
نہ ہے کہ شعاب جبل واقع ملک حبش مین ایک مقام ہے
کہ نام اوسکا سویر یا ہے اور وہان قوم مونٹی نگرن کہ باعتبار
اصل کے عیسائی ہے سکونت گزین ہے اور یہہ جگہہ ملک
افریقہ میں جسکا اکثر حصہ تحت حکومت سلطان روم کے واقع ہے
اگرچہ جہالت تمام ملک حبش مین دایر و سایر ہے مگر بالخصوص
جہل نے اس قوم مین جو درواج پایا ہے کہ اپنی دین و آئین سے
ناواقف و بیخبر ہو کر بالکل جنگلی ہوگئی ہین ؛ سابق مین چار
قلعہ اس قوم کی متعلق تہی کہ تین تو بہت کہنہ و شکستہ و
ریختہ تہی اور ایک قلعہ البتہ خوب مستحکم و پائدار بنا ہوا تہا
مگر چونکہ سلطان روم کو قوم مذکور کیجانب سی اطمینان نہ تہا
باینوجہ اوس مستحکم قلعہ مین فوج رکہی اور باقی تینوں قلعے
انکی پاس رہنی دی ؛ غرض بباعث قلت پیداوار غلہ کے
کہ کوہستان مین ہوتے ہے یہ لوگ بہت تنگدست
اور خورد و پوش کے طرف سے تکلیف مین رہتی تہی

شاہ روس سے باین اظہار کہ یہ لوگ ہماری ہم
مذہب ہین قریب بارہ یا سات لاکہہ روپیہ کی سالانہ انکا
مقرر کردیا اور بالاخر اشتعال کی فساد دیتی رہے
مثل مشہور ہے کہ جب ہوگی کا پیٹ بہرتا ہی تو نئی ترنگ
سوجہتی ہے جب کئی سال سالانہ پایا تو قلعہ پر قبضہ کرنیکی
فکر ہوئی اور عرصہ سال بہر کا منقضی ہوتا ہے کہ اس قوم نے
سر شورش اوٹہا کر فوج سلطان روم مقیم قلعہ مذکور سے
مقابلہ و مجادلہ شروع کیا تہی کہ عمر پاشا جسکی سلطان روم نے
اس مہم پر مامور کیا تہا بہت سے لڑائیان ہوئین اور فتح و شکست
جانبین ہوتی رہی ؛ فی الحال ولایت سے بذریعہ تار برقی
مقام جبال مین اور وہان سی کو بوسیلہ اگبوٹ کی بمبئی مین
خبر آئی کہ ۱۸ اگست سنہ روان کو قوم مذکور نی شبخون
مار اکثرین رعایا اور فوج سلطان روم مین سی قریب
پانچہزار آدمی کی قتل ہوئی ؛ غرض اب اسطرف تو سلطان
سے اور ادہر قوم مونٹی نگرن دیکہا چاہئی انجام
اس فساد کا کیا ہوتا ہے اصلی کہ نسبت گرمی اس قوم کی
شاہ روس کی جانب سی ہی اور علاوہ برآن اور ہے
بہت سی کج ادائیان دربار روس کی نسبت سلطان
روم کے ظہور مین آئی ہین شاید قلعہ شکنی و معرکہ

ارائی ولاوران افواج قاہرہ انگلشیہ بہادر صفحہ خاطر شاہ
روس سے محو ہو گئی جو سلطنت روم سے طرح جنگ
ڈالنے پر خائف ہی اس لئے کہ مابین دولتین عالیتین روم و
انگلشیہ اتحاد و دوستی بدستور بلکہ روز افزون ہے:
یاد رہے کہ پہلی تو ہماری سرکار فلک اقتدار انگلشیہ بہادر
قلعہ سباستوپال پر لینی کے دینی پر گئی تہی پس اگر اس
ہی ہوس جنگ و مقابلہ باقی ہے تو کہین سنٹ پیٹرس
برگ سی ہاتہہ اوتہانا نہ پڑی فقط از اخبار مجمع البحرین

روڑکے

یون تو سطرح با فضال الہی خیر و عافیت ہی مگر دن رات
اسقدر بارش ہوتی ہی کہ کثرت بارش سی صدہا مکان
ہر روز گرتی ہین کوئی مکان پختہ اور خام ایسا نہین جو
ٹپکتا نہو جسطرف نگاہ پڑتی ہی جل تہل نظر آتا ہے ہر گلی
کوچہ مین تین تین چار چار فیٹ پانی بہتا ہی قصبہ لندہورہ مین
کہ جو دارالریاست سرکار باوقار راجہ صاحب رگہوبیر سنگہ
بہادر دام اقبالہ ہی اسقدر بارش ہوئی اور ہر روز ہوتی ہے
کہ شہر پناہ کی ایک جانب کی فصیل گر پڑی ہر شخص کے
زبان پر کثرت بارش سی الامان الامان جاری ہے

اگر یہی حال طغیانی بارش کا رہا تو عجب نہین یہ طغیانی
نمونہ طوفان حضرت نوح علیہ السلام کا پیدا کری بارش
باران کو نزول رحمت الہی کہتی ہین مگر اب تو سبب کثرت
باران رحمت سی مخلوق زحمت اوتہاتی ہی اکثر اشخاص کو دو دو وقت
مین سی ایک وقت ہی بمشکل تمام روٹی کہانی کو میسر آتی ہے
خدا کا شکر ہی کہ غلہ کی ارزانی ہی مگر بازار مین ہیمہ سوختنی ہے
اسقدر گرانی ہی کہ آج برابر لکڑیان بوقت تمام ٹال والہ
دیتی ہین آج کل روڑکی مین تو ٹال والون کی بن آئی ہے
لیکن بنیون کے اوپر تباہی ہے ایک مکان بنیون کی مین گر گیا
اوسکی تلی چار آدمی دب کر مر گئی اب تو مخلوق کی یہ دعا ہے
کہ الٰہی جہان کہین باران رحمت کی ضرورت ہو وہان نزول رحمت
باران ہو فقط   روڑکی اور گرد نواح روڑکی مین سانپ
اور بچہو کی بڑی کثرت سنی جاتی ہی کوئی روز خالی نہین جاتا
کہ دس پانچہ آدمیون سی شکایت کاٹنی کی نہین سنی جاتی
خاص روڑکی مین مسمی سنکر لعل ولد لیت رای مہاجن کے
بیٹی کو بچھو نی کاٹا تین پہر بعد مر گیا فقط
دو شخص کنجر یہان ایک سانپ واسطہ تماشا کی بنگلہ بنگلہ
اور کوٹہی کوٹہی لئے پھرتی ہین جب تک کہ راقم مظہر العجائب

نے نہین دیکھا تھا لوگ اوسکا قد و قامت الیسا بیان کرتی تھی
کہ کچھہ حد نہین لیکن راقم نے دیکھا واقعی بہت بڑا سانپ ہے
زمین پر پڑا ہوا یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا چوب کری پری ہوے
اکثر لوگ تماشا دیکہنی والی اوسکو دودہ پلاتی ہین دودہ کو
خوب پی جاتا ہے اور زندہ مرغ خواہ کسیقدر بڑا ہو جو اوسکی
اگی چہوڑتے ہین صاف نگل جاتا ہے صاحبان یورپین اور ہندوستانی
اوسکے نجومین کو آنہ دو دو آنہ دیتی ہین اور نجومین کا بیان ہے
کہ یہ سانپ ہمکو لڑکی کی شادی کے جہیز مین لڑکی کے
خسرال سی ملا ہے ہمارا یہ دستور ہی کہ اسکو امیر و غریب لیجاتے
ہین جو کچھہ وہ بطور انعام دیتی ہین اوسی سی گذر اوقات کرتی ہین
واہ کیا عمدہ چیز اونکو جہیز مین ملی ہے فقط واسطے امداد
مصیبت زدگان کارخانہ پارچہ ولایت انگلستان کے یہان بہی
انتظام یورپین نے روپیہ جمع کیا ہی اور پلٹن سفر مینا اور رسالہ
رحمت نے بہت روپیہ ولایت کو روانہ ہوا ہی یہان مثل دیگر
شہرون یعنی بمبئی لاہور امرتسر وغیرہ کی بطور چندہ بڑی
رقم روپیہ جمع نہین ہوا یہان یہ تجویز ہوئی کہ یہ کار خیر ہی اور
صدقہ اسطرح دینا چاہی کہ اگر دست راست سی دیوی تو دست

چپ کو معلوم نہو اور چونکہ اسکا اشتہار اور اعلان ہوا
تو کچھہ ثواب آخرت حاصل نہین ہوتا اوسکا بدلہ یہین دنیا مین ملتا ہے
یعنی نام آوری حاصل ہو جاتی ہی چنانچہ اسطریقہ سے کسی صاحب نے
سو روپیہ کسی نے دس روپیہ کسی نے بقدر استعداد برہ راست
ولایت کو روانہ کیا ہی ہمکو یقین ہے کہ یہان کی صاحبان یورپین سے
بہی قریب دو دہائی ہزار روپیہ کی ولایت کو روانہ ہوا ہی اور
ہمکو اکثر صاحبان عالیشان کے نام معلوم ہین مگر اوسی خیال سی
کہ خود اونکو اظہار منظور نہین ہے ہم بہی درج پرچہ نہین کرتی
لیکن افسوس ہے کہ یہان ہندوستانیون مین کوئی اس حوصلہ کا
نہین کہ ایسی کار خیر مین شریک ہو اور مشہور ہی کہ جیسی
مین وہانکی سپاہیان گورہ نے ایک جلسہ ناچ رنگ مقرر
کر کی تماشائیون سی روپیہ جمع کیا اور وہ روپیہ ولایت کو روانہ
کیا یہان بہی باجہ والہ پلٹن نمبر ۲۰ نے یہ تجویز کی ہی اور مدرسہ
مین کہ بہتر اوس سی کوئی مکان وسیع اور عمدہ نہین ہے
یہ جلسہ مقرر ہوگا فقط اور رڑکی مین اسی مضمون کے
منادی ہوئی تہی کہ کاشتکاران ہندوستان زراعت روئی مین بہت
کوشش کرین اور زمین گہری کہودین اور تخم عمدہ جنگلی نوع

در مطبع اخبار واقعی روہیلکھنڈ باہتمام حکیم سید امراؤ علی اہل اہتمام طبع

نمبر ۳۹ | مطبوعہ ۲۴ ستمبر ۱۸۶۲ء مطابق ۲۸ ربیع الاول ۱۲۷۹ھ روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایکبار بروز چارشنبہ بمطبع ہذا
طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال
بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی معہ محصول
ڈاک دس روپیہ سال ہے اور مدت ادای پیشگی
کے تاریخ پہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہے
اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کی حساب سی قیمت
لیجاویگی بس جس صاحب کو خرید اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ

خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا ضرور
ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر
ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاویگی
اور جو مضمون واسطی فائدہ عام کے چھپوایا جاویگا
اوسکی اجرت نہ لیجاوی گی اور ہر قسم کا کام
انگریزی فارسی ناگری چھپتا ہی جو صاحب
چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا
چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

اشتہار

احباب مطبع کو ایک شخص لایق اور طباع ہوشیار کی
کہ جو علم صرف و نحو اور فارسی محاورہ مین استعداد رکہتا ہو
اور عمر مین بیس سال سی کم اور سانٹہہ سال سی زیادہ نہو ضرورت ہے
اسواسطی یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو کوئی شخص کہ متصف اس صفت
کا ہو اور نوکری کرنی مطبع احباب کی منظور ہو تو درخواست اپنی معہ
اسناد مطبع ہذا مین ارسال کری بشرط پسند احباب مطبع
بالفعل بیس روپیہ ماہواری تنخواہ ملیگی اور بہ ثبوت
لیاقت اور عمدہ کارگذاری کے ترقی ہوگی فقط

اشتہار

احباب مطبع سی بعض احباب کو ایک شخص حافظ قران مجید
امامیہ مذہب کی خواہ کسی عمر کا ہو ضرورت ہی اور اوسکو تیس روپیہ
ماہواری تنخواہ ملیگی بس یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو کوئی حافظ
امامیہ مذہب کے نوکری کرنا چاہے تو اطلاع ابی مطبع احباب مقام رڑکی
مین کری اور جس مقام سی آویگا نصفی خرچ راہ پاویگا اور
جس روز رڑکی داخل ہوگا اوسی روز سی تنخواہ پاویگا اور
بخدمت فیضدرجت مشفقی جنابی حکیم سید اصغر حسین صاحب مہتمم
مطبع مجمع البحرین لودہیانہ او مشفقی منشی سید امان علی صاحب
مہتمم کشف الاخبار بمبئی اور مشفقی منشی مرزا محمد شفیع صاحب
مہتمم مفرح القلوب کرانچی سندہ و مشفقی مکرمی منشی
نول کشور صاحب مہتمم اودہ اخبار مقام لکہنؤ او مشفقی مکرمی منشی
جمنا پرشاد مہتمم شعلہ طور کانپور او مشفقی مکرمی مہتمم جام جہان نما
کلکتہ سے باوفا امنیا لتماس گذارش ہے کہ اس اشتہار کو بائدل
نوازش و کرم اپنی اپنی اخبار گوہر بار مین درج فرماکر مہتمم
اور احباب مطبع کو مشکور اور ممنون فرماوین فقط

اشتہار

پہلی ہمنی ایک اشتہار باطلاع مطبع ہونے کتاب جنتری نایاب
مسمی بمجموعۃ الحساب درج صحیفہ اخبار مظہر العجائب کیا تہا چنانچہ اب
وہ نسخہ مطبع ہذا مین طیار ہے جن جن صاحبون کو خریدنا اوسکا
منظور ہو تو مبلغ دو روپیہ چار آنہ قیمت اوسکی مطبع احباب مین
بہجکر طلب فرماوین فقط اور محصول ذمہ خریدار ہوگا

اشتہار

دریںولا دانش اگاہ بینش دستگاہ واقف رموز معانی
دانای حقایق سخنداں ذہن سلیم طبع فہیم محمود دارین جناب
محمد تفضل حسین صاحب ساکن مارہرہ ضلع اٹیہ نے ایک
کتاب مسمی بہ ریاض المصنفی تالیف کی ہی اور اوسمین قصاید و غزلیات
و مخمسات و ترجیع بند و ترکیب بند و قطعات و رباعیات نعت
مین جناب سرور کائنات علیہ التحیۃ و الصلوۃ بترتیب حروف

تہجی تدوین کئے ہین اور اشعار فارسی شعرا متقدمین و
متاخرین اوسمین درج ہین اور حجم اس کتاب کا قریب ۴۰ جزو کے
ہے اور ہر صفحہ پر ۲۵ سطر ہین بس یہ کتاب بہت نادر ہے
جو کوئی صاحب اہل مطبع چہاپنا اس کتاب کا چاہین تو صاحب
موصوف سی کتاب مذکور بذریعہ خط طلب فرمالیوین فقط

اشتہار

کتاب مسمی کشمیر کہ فی الواقع لطافت عبارت و
خوبی مضمون مین بے نظیر ہے مطبع منشی نول کشور صاحب
مہتمم اودہ اخبار واقع لکھنؤ مین موجود ہے جو صاحب چاہین
بہ ارسال ۸ قیمت کی منشی صاحب موصوف سی طلب کرلین فقط

اشتہار

جنتری سنہ ۶۳ عیسوی باہتمام صحت مرتب ہوکر بمقام لکھنؤ مطبع
مین منشی نول کشور صاحب مہتمم اودہ اخبار کی موجود ہے
قیمت ۸ اور محصول کا اس جنتری مین بہ نسبت سال گذشتہ
کی قواعد نجوم و دیگر انتخاب مفید اسقدر کثرت سی درج ہین
کہ ملاحظہ فرمانی سی معلوم ہوسکتا ہی کو یا سنسکرت تقویم کا کلیہ
ترجمہ ہے اور انتخاب احکامات مفیدہ و نقشہ استقامت علاوہ
ہے اور اس جنتری مین زیادہ تر خوبی یہ ہے کہ ایک ایک
صفحہ بمقابلہ ہر صفحہ کے واسطی تحریر مطالب ضروری
بطور یادداشت سفید چھوڑا گیا ہے جس صاحب کو
منظور ہو بہت جلد قیمت بھیجکر منشی صاحب موصوف سے
طلب فرماوین ورنہ بعد گذرنے عرصہ کے سب فروخت
ہوجاوینگی اور ایک نسخہ بھی ڈھونڈھا نہ ملیگا فقط

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ از روی ایک اپنی کارسپانڈنٹ
مقیمہ کابل کے تسطیر فرماتی ہین کہ ایک مراسلہ ہماری پاس
آیا اور اوسمین ۲ ماہ اگست سے ۲۶ ماہ مذکور تک کے
خبرین مندرج ہین چنانچہ خلاصہ اوسکا لکھا جاتا ہے کہ ہنوز امیر صاحب کا
کمپو بیابانک اور پل ملان مین مقیم ہے اور اسباب رسد
وغیرہ کے قلت از بس ہے عالیجاہ الہداد خان جنکو امیر صاحب نی
بطور سفیر سلطان احمد جان کے پاس بمقام ہرات بدرخواست
اسکی کہ وہ اپنی نہین بھجوا امیر صاحب حاضر کری بھیجا تہا وہ
ہرات سی امیر صاحب کی کمپو مین واپس آیا اور حسب دلخواہ
امیر صاحب کی سلطان احمد جان کی طرفسی جواب معقول نہ لایا
اب امیر صاحب کا ارادہ ہی کہ سردار محمد رفیق خان اور سردار
محمد حسین خان اور الہداد خان کو اپنا وکیل مقرر کرکی سردار

جلال الدین ولد سردار محمد اکبر خان نے خبر لانے کیواسطے
شاہ ایران کے دربار مین روانہ کرین کیونکہ جب سی سردار
موصوف ایران کو چلا گیا ابتک اوسکی کچھ خیر خبر نہین ملی ہے
فقط از اخبار آفتاب عالم تاب

جودہپور

صاحب جہسم دہلی گزٹ بحوالہ ایک مراسلہ تحریر فرماتی ہین
کہ اوسنگہہ کے مہاراجہ صاحب بہادر کی جو نسبت ہمشیرہ
مہاراجہ صاحب جیسلمیر سے قرار پائی تہی منسوب شادی
کرنی کیواسطی اوسنگہہ تشریف لیگئی ہین اور اس سال تمام
علاقہ جودہپور مین بارش حسب دلخواہ ہوئی فقط ایضاً

کراچی

وہانکی ایک چہٹی کے آنی سی معلوم ہوا کہ قوم بہگتیز نے
حدودات سرکاری مین تاخت کی اور کسیو کے مواضعات
قرب وجوار مین سی قریب پانسو اونٹ کی غارت کر کی
لیگئی اب ایک گروہ سواران کائیڈ کا اونکی تعاقب مین
روانہ ہوا ہے مگر ہنوز کچہہ حال لڑائی ہونیکا معلوم نہین ہوا آئندہ
خبر طرفین بحوالہ قلم سوانح رقم کیا جائیگا فقط ایضاً

کانپور

الہ آباد گزٹ سی منقول ہے کہ یکشنبہ گذشتہ کو
ایک خلاصی بمقام کانپور ریل کے صدمہ سی ہلاک ہوا
مگر اوسکی ہلاکت کی بابت سوای اوسکی بیوقوفی کے
اور کسی پر الزام عاید نہین ہوسکتا کیونکہ جسوقت گاڑی ریل
روانہ ہونیکو تہی وہ اوسکی نیچی واسطی روشن کرنی آگ کی گیا
کہ اتنی مین اوسنی آواز اوسکی چلنی کی سنی اوسوقت اوسنی
چاہا کہ نیچی آتش کش کو رکہہ کر اپنی تئین بچاوی مگر قابو نہ پایا
اور اوسکی نیچی آنا فاناً مین مر گیا ۔ اور سنا جاتا ہے
کہ بسبب طغیانی دریاؤن کے ممالک غربی و شمالی فرید بنگال
بعض بعض مقامات مین نیل کا بڑا نقصان ہوا اور شنبہ
گذشتہ کی دن الہ آباد اور کانپور مین بڑی بارش ہوئی
فقط ایضاً

ہزاری باغ

فنکس اخبار سی معلوم ہوا کہ ایک سپاہی ۲۲ رجمنٹ ملکہ
معظمہ نے ۲۸ اگست کو بوقت نو بجے شب کے اپنی رفل کو بہرا
اور سیدہا بازار کو چلا گیا اور ایک ہندوستانی سوداگر کو
قتل کیا چنانچہ رفل کی آواز سنکر کوتوال معہ سپاہیون کے
موقع واردات پر آیا اور مجرم کو گرفتار کرنا چاہا مگر قاتل نی اوسوقت
ایک سخت مقابلہ کیا اور باوجودیکہ اوسکی کئی زخم سر وغیرہ مین لگے
مگر پہر بہی اسیر و دستگیر نہوا اور سیدہا بنگلہ کو کہ جہان اوسکی
کمپنی مقیم تہی چلا گیا اور وہان پہنچکر گرفتار ہوا اب وہ گارد کے

حوالات مین ہے صاحب خبر لکہتے ہین کہ اوسنے جو یہہ حرکت
بیجا سرزد ہوئی اسکا سبب اتبک کسی شخص کو معلوم نہین ہوا فقط

حادثہ

ایک مراسلہ آمد کلکتہ مورخہ ۱۶ ستمبر سنہ حال سے دریافت ہوا
کہ تاریخ مذکورہ بالا کی صبح کو اس مقام پر ایک حادثہ عظیم واقع
ہوا تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ پانچ صاحب لوگ یعنی مستر
جی بی روبرٹ صاحب و مستر کول ٹہرسٹ صاحب بہادر اور مستر
مید صاحب بہادر و مستر کو صاحب بہادر و مستر ٹامسن جج صاحب بہادر
ناو پر سوار ہوکر واسطے دیکہنے سیر ایک جہاز کے گئے تہے
جب متصل اوسکی پہنچے ناگاہ دہار کی تیزی اور زور سے وہ
ناو اولٹ گئی اور پانچون صاحب مذکور الصدر ناگاہ
مین غرقاب ہوئی لیکن تہوری دیر بعد مستر روبرٹ صاحب اور
کول ٹہرسٹ صاحب سطح آب کی اوپر آگئی کہ اونکو لوگون نے بمشکل تمام
پانی سے نکالا باقی تینون صاحب لقمہ نہنگ اجل ہوئی اور اسکے
پیچہے مستر مید صاحب کے نعش نکلی اوسکو اوسی روز بوقت
شام دفن کر دیا وقوع اس واردات غمگین سے یہان کے چہوٹے
بڑی لوگون کو کمال اندوہ اور قلق ہوا اور بخصوص اونکی احباب
و وابستگان کو تو نہایت رنج ہوا لیکن چونکہ مشیت ایزدی مین
کسیکو دخل نہین ہے لہذا بجز صبر و شکیبائی کے اور کچہہ
چارہ نہ دیکہا حق تو یہ ہے کہ خدا اپنے بندون کو ہر بلا سے
بچاوے فقط ایضاً

روانگی فوج

پونا کی ایک چٹہی سے مدرک ہوا کہ ۷۸ رجمنٹ ملکہ معظمہ
اپنی روانگی کے تیاریان کر رہی ہے اور جیسے کہ پہلے
لکہا گیا تہا کہ بازوی راست اس رجمنٹ کا کراچی کی سمت
کوچ کریگا سو اب دریافت ہوا کہ وہ حیدر آباد سندہ کو روانہ
ہوگا اور بازوی چپ لوسکا عدن کے جانب مرخص ہوا
ہوگا اور یہہ بہی سنا گیا ہے کہ غالباً ۸۰ رجمنٹ ساگر سے روانہ
ہوگے اور ۴۳ رجمنٹ کا جو بالفعل اگرہ مین مقیم ہے
معاوضہ کراویگی مگر ہنوز اس خبر پر اعتماد کلی نہین ہے آیندہ
جو کچہہ مفصل حال اسکا دریافت ہوگا درج صفحہ اخبار کیا جاویگا
ایضاً

گوالیار

صاحب مہتمم شعلہ طور لکہتے ہین کہ یہان تماشا کرنیوالے
انگریزی نے ۱۸ اگست کو مہاراج کی باڑی مین اونکا تماشا
ہوا پہلے بازار مین ٹکٹ تقسیم ہوئی تماشائیون نے ایک ایک
روپیہ کو ٹکٹ مول لئی اور یہ قاعدہ ٹہرا کہ جو بازیگر کی دربان

کو ٹکٹ حوالہ کر دی وہ اندر تماشا دیکھنے کو جانے پائی
چنانچہ ایسا ہی ہوا شہر کے تماشائیون نے دربان کو ٹکٹ دیکے وہان
بار پایا مگر دربانون کی چالاکی دیکھیے کہ اونھون نے وہ سے
ٹکٹ جو تماشائیون سے واپس لئی تھی اور لوگون کے ہاتھ
دو دو چار چار آنہ کو بیچی اور صدہا روپیہ اس چالاکی مین پیدا
کئیے اس مین پہلے خریدارون کو جنھون نے ایک ایک
روپیہ کو ٹکٹ مول لیا تھا ملال ہوا اور اون تماشاگیرون کا
تو سراسر نقصان ظاہر ہے جب شام ہوئی اون انگریزون نے
روشنی کی درخواست کی مہاراج کے اہلکارون نے تخفیف کے
نظر سے کچھ تھوڑی سی روشنی کرا دی تماشاگیر نہایت شکستہ
خاطر ہوئی اونھون نے بہت کم تماشا دکھایا تھوڑی دیر کے
بعد جلسہ برخاست فرمایا تماشائی بہت بدمزہ ہوئی کہ روپیہ
ہاتھ سے گیا اور کچھ حظ بھی نہ اوٹھا فقط ایضاً

فرزند لائق جناب ملکہ معظمہ

اخبار مذکور الصدر سے دریافت ہوا کہ ملازمان جناب
محتشم الیہ آیندہ موسم سرما مین ہندوستان کو
تشریف لائینگے فقط ایضاً

جاورہ

صاحب شعلہ طور اخبار محتشم سے تحریر فرماتے ہین کہ یہان
کے رئیس عالی ہمت سراپا مروت نے رعایا پروری کا
کام فرمایا روئی اور غلہ کا محصول جو قدیم سے مقرر تھا اوسے
معاف کر دیا صاحب ایجنٹ بہادر کو یہ خبر فیض عام سنکے
بہت خوشی ہوئی کمال سرور سے جناب نواب گورنر جنرل
بہادر کشور ہند کی حضور فیض ظہور مین اسکی اطلاع کی جناب نواب
محتشم الیہ بھی نواب الفنا رئیس جاورہ کے اس فیض رسانی اور
رعایا نوازی سے نہایت محظوظ ہوئی رئیس ممدوح کے نام خریطہ محبت نامہ
بھیجا اور اس معاملے مین بہت تعریف کی کہ رئیسان مالوہ کے اس کام مین
اونھین نہ ٹھہرایا واقعی ہماری گورنمنٹ انگلشیہ کو رعایا نوازی
بہت پسند ہے جو رئیس رعایا پروری فرماتے ہین اون سے
بہت خورسند ہے اس مقام مین ہمین واسطے کشمیر کا مال اندر کشمیر
بیس روپیہ سیکڑا محصول جدید مقرر کرنا موجب ملال ہوا
کہ محصول معاف کرنے والون کی نسبت تو ستائش نامے آتے
ہین دیکھئے اونکی نسبت کس مضمون کے خریطہ
جاتے ہین فقط

بندوبست استمراری

وزیر السلطنت ہند جناب سر چارلس اوڈ صاحب کی
چٹھی مرقومہ ۹ جولائی ۱۸۶۲ء موسومہ نواب گورنر جنرل
بہادر سے جو ۲۶ اگست اور ۲ ستمبر کے گورنمنٹ گزٹ الہ آباد
مین مطبوع ہوئی ہے اوسکی تصدیق ہوئی اور معلوم ہوا کہ جناب
ملکہ معظمہ دام حشمتہا کی رائے نے بہی اونکی رائے کی ساتہہ موافقت
کی اوس چٹھی سی واضح ہی کہ وزیر السلطنۃ کی تجویز یہ ہے
کہ ہندوستان مین جہان جہان ابہی تک مالگذاری کا میعادی
بندوبست ہی وہان استمراری بندوبست کیا جائے امید قوی ہے
کہ یہ تجویز ہندوستان کو فائدہ بخشی گی کیا دیکہتی نہین کہ اضلاع
بنگال اور اضلاع کمشنری بنارس مین جہان دوامی بندوبست ہے
رعایا کیسی خوش ہے فقط

ابہی سی سالہ بندوبست گذشتہ کی میعاد مین پانچ یا چہ برس
باقی ہین لیکن وزیر السلطنۃ کی رائے ہے کہ جہان کہین ہوسکی دوامی
بندوبست فوراً جاری کر دیا جائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس جس
ضلع کی زمیندار استمراری بندوبست کو فوراً قبول کرین گے اور صاحب
کلکٹر کو اونکی درخواست مین کچہ عذر نہو گا وہان یہ بندوبست
بہت جلد جاری کیا جاویگا اوسی چٹھی مین حکم ہی کہ جو حکم
جناب نواب گورنر جنرل لارڈ کیننگ بہادر مرحوم نے
اسباب مین دیا تہا کہ جو کوئی جاگیر بیس گونی قیمت
دیکر اپنی زمینداری دوام کو معاف کرالی اب وہ حکم
منسوخ سمجہا جاوے فقط ایضاً

گورنمنٹ

صاحب اخبار انجمن ہند بحوالہ صاحب سلطان الاخبار
لکہتی ہین کہ بالفعل جناب والا القاب نواب لارڈ
ایلجن گورنر جنرل بہادر ہند نے ارباب گورنمنٹ مدراس
کو لکہا ہے کہ جملہ اشیای متروکہ راجہ تنجور سی سوای دو تین رقوم
جواہر کے کہ لایق پیشکش شاہی ہین اور سب اشیا از روی قانون
سمجہا ہے یہ سرکار وارثان راجہ مذکور کو حوالہ کر دی جاوین یقین ہے
کہ اب ارباب گورنمنٹ اسمین تاخیر نکرین فقط

چین

شاہ چین کا نام تشونگ لینی ہے اور عمر نہ سالہ
رکہتا ہے اور شب و روز نوشت و خواند
علوم متنوعہ خصوصاً علم لغت چین اور علم تاریخ مین
مشغول ہے فقط ایضاً

بہرائچ

عنایت فرمای تحریر کا استنباط ہے کہ میجر اسٹیل صاحب
سابق ڈپٹی کمشنر جو رخصت پر ولایت تشریف لیگئے
اونکا یادگار کتب خانہ تجویز ہوا ہے جس مین ہر ایک
طرح کے کتابین رہا کرینگی اور جن لوگون نے کہ بطریق چندہ
روپیہ دیا ہے وہ لوگ فرصت کی وقت ملاحظہ فرمایا کرینگی
تعمیر ہوتا ہے لیکن صاحب خط سی گذارش ہے کہ دریافت
کرکے مطلع فرماوین کہ کیا وسے لوگ اوس کتب خانہ سے
مستفیض ہونگی کہ جنہون نے چندہ دیا مگر ہماری دانست
مین عام خلایق کے لئی اذن عام ہونا خالی از فائدہ
نہین ہر وقت طیاری کتب خانہ ورود فہرست عال بیشتر کتابین
مطبع نول کشور سے فائدہ عام کے واسطی شائقین بیجا دینگی
اس جگہ کے صاحبون نے ایسا مشورہ
کیا ہے کہ اخبارات انگریزی و فارسی مطابع ہند سے
یہان طلب کئی جاوین اور اوسکی مصارف کیواسطی حکام
ضلع مقرر رہا کرین اور لوگ دو روپیہ فیصدی سے
بحساب تنخواہ شریک ہون مسٹر اندرسین صاحب بہادر
پرسیڈنٹ اور مسٹر مس صاحب بہادر سکرٹری اور دیگر
صاحبان ممبر کمیٹی ہین اور وہی اخبار اچھ صاحب کہ شریک ہین وقتاً فوقتاً
اونکی پاس بہیجی جاتی ہین یہ طریقہ اس ضلع مین اچھی
دلاویزی کا ہے فقط از اودہ اخبار

لکہیم پور

ہماری عنایت فرما تحریر فرماتی ہین کہ نیم سار کے
میلے مین تین کشتیان جن پر میلے کے لوگ سوار
ہوکر گومتی مین تفریح فرماتی غرق آب ہوئین دیکہیے
کہ کس کس کیواسطی اس حادثہ نے قیامت بپا کی ہوگی
اور مسٹی الک زنیدر اسسٹنٹ چیف کانسٹیبل ضلع
لکہیم پور کے مکان لین بلٹن مین ایک ہزار تین سو روپیہ کی
چوری ہوگئی چوری کی پتا لگانے والی کو پچاس روپیہ انعام
ملینگے فقط ایضاً

پوناکی جج کا ڈوبنا

دو تین روز ہوئی صاحب بمبئی گزٹ کو پونہ سے بذریعہ
تار برقی کی خبر ملے ایک سانحہ الم افزا کی کیفیت سننے
لگی کہ پونا کی سنگم ندی مین وہان کے صاحب جج مسٹر
کاسپٹن بہادر تیرنی گئی تھی اتفاق سی غرق بحر فنا ہوگئے
صاحب جج موصوف کو تیرنی کا بہت شوق تہا صاحب کے
بنگلی کی نیچی ندی تھی اوسمین اکثر تیرا کرتی تھی ایکدن صبح

وقت بنگلے کے باغ مین کہیں اوتر کر درخت پر
رکھہ دئی اور خود پانی مین اوتری مگر ایسی گئی کہ پہر نہ پہرے
جب اونکی آدمیون کو غایب ہونیکا حال معلوم ہوا ہر طرف
تلاش کیا کہین پتا نپایا دو پہر کو وقت لاش کنارے نکلی
جب صاحب کی ڈوبنی کا حال معلوم ہوا فقط از اخبار مفید خلائق

بجنور

اس نواح مین بہادون خوب برسا گویا اسارہ ساون
کا اسی پر نچوڑ رہا ۲۲ اگست کو اس شدت کی بارش
ہوئی کہ پیمانہ بارش سے نو انچہ پانی کے پیمایش ہوئی
اکثر مکانات شکریہ بارش مین سر بسجود ہوئے مگر آدمی
ہلاک ہونے سی سلامت رہے ـــ ۲۳ اگست کو
مسمی بدہ نانہہ فقیر کو حسنی صاحب سنگہ کلال کہ بنشہ شراب
مدہوش تہی لاٹہیان مار کے ہلاک کر ڈالا تہا پہانسی دی گئی

جامع مسجد بمبئی

معمورہ بمبئی مین کوئی مسجد کلان خاص متعلق حضرات شیعہ
و تجار عجم کی نہ تہی مگر اب ایک عنایت فرمائی کی
تحریر سی معلوم ہوا کہ مرزا محمد حسین خان صاحب تاجر شیراز نے
ایک لاکہہ روپیہ صرف کر کی بہت بڑی مسجد عقب
بہنڈی بازار کے معماران ایران سی تعمیر کروائی ہے
اور نہایت خوش قطع اور وسیع ہی کہ ہزار آدمی سی زیادہ
اوسمین نماز پڑہ سکتی ہین اور اوسمین بہت بڑی بڑی دو حوض
بنوائی ہین فواری چہوٹی ہین اور واسطی اذان کے دو
گلدستہ بہی تیار ہوئی ہین خرچ روزمرہ کا معقول مقرر ہے
جسمین روشنی بہی بخوبی ہوتی ہے اور دروازہ پر پہرہ رہتا ہے
گرد مسجد کی مختصر سا باغیچہ ہے؛ اول کچہ لوگون نے بہی
در باب اذان تکرار کی تہی مگر توجہ حکام والا مقام سے کچہ
پیش نگئی اب یہان حضرات شیعہ جوق جوق آتی ہین
اور ایام حزن مین بانی مسجد کیطرف سی مجلس عزا بہی ہوتی ہے
صرف اتنی کسر ہی کہ ہنوز کوئی پیش نماز مقرر نہین ہوا لکن صاحب
بانی مسجد کربلای معلی کو تشریف لیگئی ہین غالبا
کسی شخص منصف العدالہ کو ہمراہ اپنی لائینگے فقط از اخبار
مجمع البحرین مطبوعہ ۱۱ ستمبر سنہ ۶۲ عیسوی

تباہی جہاز

احباب کرم فرما ہمارے مقام بمبئی سی ترقیم فرماتی ہین

کہ یہان تاریخ یکم ربیع الاول تہا ہی ایک جہاز
کے معدوم ہوئی مگر یہ نہ کہلا کہ کونسا مرکب بطمعہ موجہ فنا
ہوا مین بعد کچھہ حال اوسکا بالاجمال سننی مین آیا کہتی ہین
کہ کملا نامی جہاز از آن حاج فی بستر تاجر مقیم جدہ
جسکی آٹھہ نو جہاز بابین جدہ و بنادر بنگالہ و سنگاپور
وغیرہ جاری ہین لنگرگاہ جدہ سی بادبان عزیمت سنگاپور
اوٹہاکر روانہ ہوا تہا اور اوسمین چار سو آدمی سی زیادہ
سوار تہی اور ناخدا کا نام سرور تہا غرض بمبئی سے
سو میل کی فاصلہ پر ایک ٹکر اسکے پہاڑ کی لگی کہ جہاز
ریزہ ریزہ ہوگیا تمام عبریون نے تختہ پکڑ لئی اور اوسپر
سوار تہی کہ اس عرصہ مین موجہ اس غضب کا پڑنی لگا
کہ کسیکو تختہ پر ٹہیرنے نہ دیتا تہا یہانتک کہ اوسکی صدمہ
سی ڈیڑ سو آدمی تختونسی جدا ہوکر غرق دریا فنا ہوگئی
اور موجہ کی ضرب لگنے سے کسیکی تن پر کپڑا ثابت رہنی نہ پایا
تاآنکہ جب بہتی بہاتی کنارہ پر پہونچی توسب بالکل ننگی
برہنہ بابین ہمہ مثل شکم مادر کی برآمد ہوئے
اَللّٰہُمَّ احْفَظْنَا وَجَمِیْعَ الْحُجَّاجِ مِنْ ظُلُمَاتِ تَلَاطُمِ
الْاَمْوَاجِ نامہ نگار موصوف رقم طراز ہین کہ اب
دریا کسیقدر رو ہی موسم اچہا ہی کراچی کو نعلی ہفتہ روانہ
ہوتی ہین اور مسقط کو بہی لنگر اوٹہاتی ہین اور بہت سی نعلی بندر
بوشہر اور بصرہ کی لئی بہری جاتی ہین آٹہہ دس روز مین روانہ
ہونگی خط ایضا

بمبئی

خط عنایت نمط مورخہ ۷ ربیع الاول سی واضح ہے
کہ مرد الہی نامی جہاز بمقام جدہ سی بادبان عزیمت اوٹہاکر
اکیسوین دن بروز چارشنبہ لنگر انداز بندر بمبئی ہوا معلوم ہوا
کہ قریب دو سو آدمی کی حاجی لوگ اسمین سوار تہی راہ مین
انکو کہین طوفان نہین ملا ہوا بہی برابر باہم رہی البتہ عبریونکو مرسیات
سے بہت تکلیف ہوئی بمبئی مین آج کل موسم اچہا ہی
ہر روز ایک چہینٹا خوب ہو جاتا ہی ہوا سرد چلتی ہی
حضرت ہیضہ کی بہی شکایت چند اک سننی مین نہین آتی اور
جب ان حضرت کا زور و شور ہوتا ہی تب بہی یہان کی لوگون کو
کچھہ ہراسانی نہین ہوتی مساوات کا سا عالم ہی کیونکہ شدت
اس مرض مہلک کی ہر سال ظاہر ہوتی ہی حتی کہ برسات مین جتنی
اموات ہوتی قضا آتی ہی انکو بیماری لاحق ہوتی ہی بہرکیف جناب
ایزدی فضل و کرم اپنا شامل حال رکہی خط ایضا

شیر

قاسم الاخبار بنگلور نمبر ۹ مرقومہ ۲۹ اگست مین تحریر ہے
کہ بمقام نگر و ہمین نیلگی پور علاقہ مدراس کے قرب و جوار مین ایک شیر
مردم گزند جسنی عرصہ ڈیڑہ برس مین دو سو آدمیون کو ہلاک کیا ہے ایا سرکار کیطرف
سی اشتہار ہوا ہے کہ جو کوئی اس موذی کو مار ڈالیگا اوسکو پانسو روپیہ اوسکے
عوض مین انعام دئی جاوینگے فقط از اخبار عالم

بہوٹان

دوربین کلکتہ نمبر ۰ مرقومہ ۹ ستمبر مین خبر ہے کہ رعایا راجہ بہوٹان
کے جو ملک تبت کیطرف ہے بسبب اغوای ایک سردار عملدار
سرکار گورنمنٹ انگریزی مین آگ لوٹ اور غارتگری کرتی ہی اسواسطے
موسم سرما مین سرکار کیطرف سی ایک سفیر واسطی فیصلہ از قضایا حال مذکورہ
بالا کے دربار راجہ بہوٹان مین جاویگا چنانچہ راجہ موصوف بہت خوشی سے
منتظر اور آرزومند ملاقات سفیر سرکاری ہے فقط ایضاً

کرۂ عجیب

اخبار مسطورہ بالا مین لکھا ہی کہ کلکتہ مین ایک شخص ایک بلی عجیب الخلقت
لایا ہی اوسکی دو سر اور چھہ پیر اور دو دم اور دو مقام پسر ہین وہ شخص
اوس بلی کو ہر کوچہ و بازار مین واسطی تماشہ دکہانی کی لئی پہرتا ہے
بہت سی آدمی اوسکی دیکھنی کیواسطی جمع ہوتے ہین اور اوسکو دیکھکر
بہت متعجب ہوتے ہین اور ایک ایک پیسہ حق تماشا اوسکو دیتی
ہین فقط ایضاً

تار برقی

بذریعہ تحریر معتبر کی دریافت ہوا کہ شاہ ایران سے سرکار انگریزی نے واسطی نصب
کرنی تار برقی کے اوسکی عملداری مین کہا تہا اور شاہ ایران نے بعض وجوہات سے
اوسکی لگانی سی انکار کیا تہا اب سرکار گورنمنٹ انگریزی کے یہ تجویز ہے
کہ جو تار برقی اب انگلستان سے بغداد تک لگا ہوا ہی وہ اور خرابی مین ہر عملدار
ایران سے پانی مین ہوکر کرانچی بندر تک ملیا رہو جو تار پانی مین بچہا وینگے
تار مجمعہ تانبی کا ہوتا ہے اور اوسکی اوپر گٹہ پرچہ ایک قسم کا گوند
لگاتی ہین اور پہر اوسکی اوپر واسطی مضبوطی کی لوہی کا تار لپیٹا جاتا ہے
وہ اندر کا تار اوسمین مثل نلکی کی رہتا ہے فقط ایضاً

فیاضی مہاراجگان

اخبار مفصلات اور دہلی گزٹ سی معلوم ہوا کہ واسطے امداد مصیبت
زدگان کارخانہ پارچہ ولایت کی جناب مہاراجہ راجگان والی پٹیالہ نے
اپنی خزانہ عامرہ سے مبلغ دس ہزار روپیہ عطا فرمایا اور جناب
مہاراجہ صاحب والی جیند اور جناب مہاراجہ صاحب والی نابہہ نے پانچ پانچ
ہزار روپیہ مرحمت کیا سبحان اللہ جناب راجگان ممدوح الوصف نے
کسقدر فیاضی کو کام فرمایا اور بعطای زر خطیر تمام باشندگان ملک

انگلستان کو اپنا رہین منت اور ممنون احسان بنایا
انسان کو واسطے سخاوت ہی کیا عمدہ جوہر ہے کہ سخی عند اللہ ماجور ہوتا ہے
اور تمام عالم اوسکا شکور ہوتا ہے یقین ہے کہ دیگر رانگان اور
رئیسان والا مکان ہندوستان بہی اسوقت مین بمقتضای
بنی آدم اعضای یکدیگر اند که در آفرینش ز یک جوہر اند
چو عضوی بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نماند قرار
اپنی بنی نوع کا حال سنکر ضرور اپنی اپنی علو ہمتی اور
دریا دلی سی رحم کو کام فرماوینگی اور اس کار خیر مین کوشش
بلیغ کرینگی اور ہر ایک کو چاہی کہ تخلقوا باخلاق
اللہ کو کام فرماوین اور اسوقت مصیبت مین کچہ ملت
اور مذہب اور غیر ملک کا خیال نفرماوین دیکہو جبکہ
سنہ [illegible] مین ہندوستان مین بلا قحط نازل ہوئی تہی تو
اہل ولایت نی لاکہو ہا روپیہ چندہ کر کی ملک ہندوستان کو
بہیجا تہا اور یہ وقت مصیبت زدگان کارخانجات پنبہ برای ہے
کہ اگر تہوڑے دنون کے لئے بہی یہ حال کیا جاوے تو ضرور معدوم ہو جاوینگے
خدا انکو یہ حال بد کہین نہ دکہاوے نہ سناوے اللہم احفظنا
صرف حصہ شمالی ملک انگلستان مین تخمیناً ۵۰ شہرون کے باشندے
سے محتاج ہو کر تباہ اور برباد ہو گئی اور جلبہ کا لنکیا
حال ہے یہ بہی زبانی الگزاحکام والا معام کے معلوم ہوا کہ
قریب ایک لاکہ چالیس ہزار اشخاص کے صدمہ فاقہ کشی
سے تباہ اور برباد ہو گئے فقط

خبر اٹالی

جنرل گاری بالڈی سردار فوج سارڈینیا کی بعزم یورش
[illegible] ملک کے کہ ابہی نام اوسکا ظاہر نہین کیا ایک اشتہار
ہو کیر آدمی بلای تہی مگر اہالیان حکومت اٹالی نے اسمین اونکی
شامل ہونے سی صاف انکار کیا ہے بابہ بر خلاف اسکی رونی کا
اظہار کیا ہے اور پوپ پادری سرحد پر جانے کی لئے اب بہی مستعد
نے اپنی آگی فوج بڑہائی ہے شاید قسمت پوپ پادری کی برگشتہ ہونی والی
ہے فقط از کشف الاخبار نمبر ۲۰

ولایت

دہلی کے لوٹ کا حصہ جن لوگون کو ہندوستان مین نہین ملا تہا پہلی تاریخ
ستمبر کو معالم انگلند مین دینی کی واسطی سرکاری گزٹ لندن مین
اشتہار دیا گیا تہا اور جناب ملکہ معظمہ نے مزدوران تنگ
حال فاقہ کش لندن کو بیس ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہے اور [illegible]

روی منگوانی کے باب مین امیران لندن کے مجلس مین گفتگو ہوئی تہی الا مفصل حال اوسکا ابہی معلوم نہین ہوا اور ملک امریکہ کی جنگ عظیم مین درمیان ہرنی کی ئی اراکین سلطنت یورپ مین پہر گفتگو ہوتے ہی فقط ایضاً

ملک پوپ

ملک پوپ اقلیم روم کے باب مین جیمیرس نام مجلس اہالیان اٹالی مین کچہہ مشورہ دربیش ہے اور یہ افواہ ہے کہ ملک پوپ کو بچانی کیواسطی شاہ اسٹریا مددگار ہوکر ایک لشکر روانہ کرنی والا تہا الا ابہی اس خبر کا اعتبار کلی نہین ہوا فقط ایضاً

خبر پرتگال

واضح ہوا کہ بادشاہ پرتگال نی بباعث کم پیداوار اجناس علہ کے بیرونجات سی اناج اونکی لئی اپنی قلمرو کی بندرون کو کہلا رکہنی کا حکم دیا ہے بادشاہ نوجوان پرتگال کے شادی کیواسطی شہر لسبورن مین بہت طیاری ہوتی ہی فقط ایضاً

خبر ملک روم

شہر بلگارو کا قلعہ توڑنیکی واسطی سرکار قیصر روم نی انکار فرمایا ہے الا سرویا کی سرکار نی اس درخواست مین اصرار کیا ہی ملک ہرجی گونیا مین لشکر سلطان ترکان نے گروہ باوان کے ہاتہہ سی دوسری مرتبہ شکست کہائی شہر پارس تختگاہ فرانس کا حال ۵ تاریخ اگست کو ظاہر ہوا کہ سرکشان ماونٹ نگروئی سلطان روم کی ساتہہ پہر لڑائی شروع کی ہے استنبول کی خبر سی واضح ہوا کہ پانچہزار فوج ترکی ایک جہاڑی مین پہنس گئی تہی اوسکو جہاکارون نی بالکل سبہا قتل کرڈالا — سرکار سرویا نی ہتیار سنبہالے ہین مگر بیگار کے معاملہ سی ترکی کی ملک مین کچہہ تشویش ہے فقط ایضاً

خبر روس

قلمرو روس مین آتش زدگی کی بہت ترقی ہی مگر ابہی سبب اسکا معلوم نہین ہوا فقط ایضاً

الیپو

تحریر کشف الاخبار سی منکشف ہوا کہ شہر الیپو زیر حکومت سلطان روم کے مسلمان انگریزون کو بنظر حقارت دیکہکر طرح طرح کی تکلیف دیتی ہین یہان تک کہ کانسل ملک اٹالی کی اوپر پتہر پہینکی گئی باوجود استدعا کی باشای حاکم سلطانی حکومت نی اوسکا انسداد نکیا اور اپنی توابع

حکومت کو ممانعت نہیں کرتا اس سبب سے پردیسی
کانسلون نے اس بات کے موقوف کرنے کو اخبار استنبول
مین بطور فریاد کے شکایت چھپوائی تھی الا ابھی تک وہ
برطرف نہین ہوا فقط

خبر سندھ

مہتمم صاحب کشف الاخبار بحوالہ پرچہ اخبار بمبئی مطبوعہ
۲۹ اگست سے ظاہر کرتے ہین کہ بالفعل سندھ کی ملک مین
عورتون اور بچون کی بہت خونریزی ہوتی ہے سر چارلس
نیپیر نے جس وقت ملک سندھ کی اوپر قبضہ کیا تھا اوس وقت
وہان اسطرح کی ظلم اور حرامکاری کا بہت چرچا تھا اور اس
تدارک مین صاحب مذکور نے سخت تدارک کیا تھا اب بھی
وہان کے رپورٹون سے واضح ہوتا ہے کہ آٹھ نو مہینے کی عمر سے
دو برس تک کی بچون کے لاشین وہان کی نالہ اور تالابون
وغیرہ سے ڈوبا کر ماری ہوئی نکلتی ہین مگر اکثر انمین لڑکی ہوتی ہین
الا قاتلون کا پتہ ابھی تک نہین ملا صاحب مہتمم کی یہ رای ہے کہ شاید وہ
حرامکار عورتین جو ماری جاتین ہین اونکی یا اور اسطرح کی دوسری
عورتون کے یہ بچے بھی ہونگے کہ حرامکاری کا عیب چھپانے
کو بیگناہ بچون کو مارتی ہین سو سرکار کو اسکا تدارک نہایت
ضرور ہے فقط

رای بریلی

صاحب مفصلات بحوالہ اودھ گزٹ لکھتے ہین کہ بمقام رای بریلی
مسمی قربان علی باغی کہ جسنے ملر صاحب کو فتحپور مین قتل
کیا تھا بکوشش ملازمان پولیس گرفتار ہوا اور عدالت مین تحقیقات
اوسکی درپیش ہے فقط

گرفتاری

بمبئی گزٹ بر لکھی ہے کہ سپاہیان نے ایک شخص مسمی وزیر خان
کو گرفتار کیا اور یہ شخص ہمیرآباد مین
وزیر خان کے نام سے مشہور ہے اور اس شخص نے ایک
پروانہ میجر ایبٹ صاحب کا دکھلایا مگر اوس پروانہ مین نام
محمد حسین کا ہے اس شبہ سے اوسکو گرفتار کیا اور اوسنے اقبال کیا
کہ مین ماتادین اور بینی ناتھ کا نوکر ہون اونکی حکم کی موافق
فوج جمع کرتا ہون اور وہ دو نواب مقام ہرشور مین ہین دو
سندھ مین ایک ۲۹ ہزار اور ایک ۸ ہزار اپنی پاس رکھتی ہین

اور یہ فوج واسطی مدد دینی بینی مادہو کیا یا مگر بیچ میں بیسواڑہ کا راجہ تہا
رکہی جاتی ہی فقط — صاحب خبر لکہتی ہین کہ ہمنی کبہی کوئی خبر بینی مادہو کی
سنی نہین شاید بینی مادہو مر گیا اسی سبب سی یہ خبر صحیح معلوم نہین
ہوتی فقط — اور راوی اسم بی راوی صاحب فہیم سنو صاحب مشفق
اسلی کہ بعد فتح ہونی بریلی کی سنا گیا تہا کہ بینی مادہو فوج نواب صاحب
بہادر والی رامپور سی مقابلہ مین چلد و بریلی پر شکست کہا کر بہاگ آیا تہا
واللہ اعلم بالصواب از مفصلات

سکندر آباد

سکندر آباد سی جہانسی کی بڑی سڑک کی متصل مہا راج جیون جی
نے ایک بڑی حویلی باجازت کونسل پولیس صاحب رزیڈنٹ
بہادر کی بنائی مگر اوس مین ایک دیوار اور ایک مندر
اپنی احاطہ کی اندر کہ اوسکی اجازت نہ تہی اور بنالیا اور اوس
مندر کی بننی سی یہ اندیشہ ہی کہ آدمی جمع ہوکر مبادا کسیطرح کا
فساد برپا کرین اسواسطی بنام دیوان ریاست گوالیار لکہا گیا
کہ اوس مندر کو اوس مکان مین سی نکال دین فقط ایضا

ریل

مفصلات سی دریافت ہوا کہ صاحب مہتمم اخبار ریل رہوز کی
یہ رای ہی کہ سڑک اپنی کا جمنا کی پار دہلی ہوکر پنجاب کو جاوی چندان
مفید نہین ہی ہان اگر جمنا کی وار وار میرٹھ ہوکر پٹیالہ ہوکر جاوی
تو بہت ہی مناسب ہی اور ایک شاخ اوس سڑک کی رورکی
ہوکر پہاڑ کو جاوی تو کمال مناسب ہی فقط

روڑکے

ببالی اس سی ہمی حال تشریف آوری جناب فیض مآب دانای اسرار
طریقت شناسای رموز حقیقت زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین
حضرت سید معین الدین چشتی شاہ خاموش صاحب کا بمقام
پیران کلیر درج صحیفہ اخبار کیا تہا اب باقی حال اونکا درج صحیفہ ہوتا ہی
کہ حضرت ممدوح بعد زیارت مزارات اولیای واقعہ پیران کلیر مراجعت
فرما کر بمقام رورکی تشریف لائی اور چند روز اس جگہ قیام فرمایا
بہت آدمی اونکی قدوم میمنت لزوم سی فیضیاب ہوئی اور اکثر مساکین
و محتاج خیرات مبرات جناب سی بہرہ اندوز نعمای جیاب (?) ہوی مگر بباعث
اختلاف آب و ہوا طبیعت آپکی کسلمند ہی اور بہت سی خدام ہمراہی
اونکی بہی بیمار ہو گئی اس سبب سی زیادہ قیام اس جگہ نفرمایا ۱۲ ماہ حال
کو تشریف فرما حیدر آباد ہوئی اور بوقت رخصت قریب
دو سو آدمیون کی دور تک اونکی ساتہ گئی اور ہر شخص کو اونکی جدائی
کا بہت رنج تہا اور بکمال تمنا عرض کرتی تہی کہ اب کبہی بہی جلد
بکمال اپنی سی ہماری آنکہون کو بہرہ ور کرین اور سرمہ خاک

قدوم میمنت لزوم سے دیدۂ دل مشتاقوں کو منور فرماوین
تو کمال ذرہ نوازی ہوگی آپ نے فرمایا کہ کل امور متعلق
بمشیت الٰہی ہیں اور خواہش الٰہی انسان کے خواہش پر غالب ہے
چنانچہ جیسا وہ چاہیگا ویسا ہی وقوع میں آویگا اور ایک پروانہ راہداری
سرکار ذوی الاقتدار نواب آصف جاہ نظام الملک بہادر والی
حیدرآباد دام اقبالہم کا آپکی ہمراہ تہا کہ حکام ضلع متعلقہ
حکم اوس پروانہ کے انکی انجام کار ضروری اور رسد رسانی
مین کوشش بلیغ فرماتی ہین نقل اوس پروانہ کی بہی واسطہ ملاحظہ
ناظرین کے درج ہوتی ہے فقط

آصف جاہ
نظام الملک بہادر

باسم گماشتہای جاگیرداران و فوجداران
و تہانہ داران و چوکیداران و راہداران و گذربانان
و سائر مستحفظان طرق و شوارع آنکہ
قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سید
معین الدین چشتی شاہ خاموش صاحب از بلدہ
فرخندہ بنیاد حیدرآباد معہ شد نیاد وغیرہ باربرداری
و سواری و مردمان ہمراہی از وردی پوشان وغیرہ
بے سلاح و بعضی باسلاح بما بلبور و اجمیر شریف
وغیرہ روانہ می شوند و باز می آیند باید کہ در اثنائے راہ
و بوقت آمد و رفت بعلت محصول راہداری وغیرہ مزاحم
و متعرض نشدہ و بمقام فرود از چوکی و پہرہ خبرداری
بنمودہ و سربراہی اشیاء مایحتاج بخوشی خرید نمودہ
بمحافظت از حدود خودہا بلا حرکت واگذارند
درینباب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند فقط
تحریر فی التاریخ دہم رمضان المبارک سنہ ہجری

اور جناب فیض انتساب مجمع علوم روحانی مورد
فیوض سبحانی سالک مسالک خداوندی ناسک مناسک
یزدانی مظہر انوار لم یزلی جناب مولوی ضامن علی
صاحب و مولوی حضرت فتح علی صاحب دام فیضکم
بعد عرس پیران کلیر معہ تمام خدام وغیرہ ہمراہیان
اپنی بمقام کنیش پور مکان منشی لطف اللہ خان صاحب جیلر
رونق افروز ہوئی اکثر معتقدان با اخلاص خدمت
فیض درجت سے سعادت اندوز رہے چنانچہ آج
بتاریخ ۱۲ ستمبر سنہ حال مراجعت فرمائے جانب
جلال آباد شریف ہوئے فقط

در مطبع احباب واقع گورکھپور باہتمام حکیم سید امداد علی اخبار ہذا طبع شد

نمبر ۴ | مطبوعہ یکم اکتوبر سنہ ۱۸۶۲ء مطابق ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۷۹ھ روز چہارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ مین ایک بار ہر روز چہارشنبہ مطبع ہذا طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایک روپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک دس روپیہ سال ہی اور مدت ادای پیشگی کی تاریخ بہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہی اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کی حساب سی قیمت لیجاویگی

بس جس صاحب کو خرید اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا مطلب اپنا کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چہاپی جاویگی اور جو مضمون کہ واسطی فائدہ عام کی چہپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چہپتا ہی جو صاحب چہپوا نا کسی کتاب یا رسالی کا یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

اشتہار

احباب مطبع کو ایک شخص لائق اور طباع ہوشیار کی
حاجت ہے جو علم صرف و نحو اور فارسی محاورہ مین استعداد رکہتا ہو
اور قواعد و ضوابط املا اور انشا مین ماہر اور نیز خوشخط ہو
اور عمر مین تیس سال سی کم اور اٹہہ بیس سال سی زیادہ نہو ضرورت
ہے اسواسطی یہہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو کوئی شخص کہ
متصف اس صفت کا ہو اور نوکری کرنی مطبع احباب کے
منظور ہو تو درخواست اپنی معہ اسناد مطبع ہذا مین ارسال
کری بشرط پسند احباب مطبع بالفعل بیس روپیہ
ماہواری تنخواہ ملیگی اور بہ ثبوت لیاقت اور بعدہ
کارگذاری کی ترقی ہوسکے فقط

اشتہار

احباب مطبع سی بعض احباب کو ایک شخص حافظ قران مجید
امامیہ مذہب کے خواہ کسی عمر کا ہو ضرورت ہی اور اوسکو تیس روپیہ
ماہواری تنخواہ ملیگی پس یہہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو کوئی حافظ
امامیہ مذہب نوکری کرنا چاہی تو اطلاع اپنی مطبع احباب
مقام رودرکی مین کری اور جس مقام سی آویگا نصف خرچ راہ
پاویگا اور جس روز رودرکے داخل ہوگا اوسی
روز سی تنخواہ پاویگا اور بخدمت فیضدرجت
مشفقی جنابی حکیم سید اصغر حسین صاحب مہتمم
مطبع مجمع البحرین لودہیانہ اور مشفقی منشی سید امان علی صاحب
مہتمم کشف الاخبار بمبئی اور مشفقی منشی مرزا محمد شفیع صاحب
مہتمم مفرح القلوب کراچی سندہ و مشفقی مکرمی منشی
نول کشور صاحب مہتمم اودہ اخبار مقام لکہنو اور مشفقی
مکرمی منشی جنابہ پرشاد مہتمم شعلہ طور کانپور اور
مشفقی مکرمی مہتمم جام جہان نما کلکتہ کی بافراط
نیازمندی گذارش ہی کہ اس اشتہار کو باندال نوازش و کرم
اپنی اپنی اخبار کو ہر بار مین درج فرماکر مہتمم اور احباب
مطبع کو مشکور اور ممنون فرماوین فقط

اشتہار

پہلی نمبر ایک اشتہار باطلاع طبع ہونی کتاب
جنتری نایاب مسمی بمجموعۃ الحساب درج صحیفہ اخبار
مظہر العجائب کیا تہا چنانچہ اب وہ نسخہ مطبع ہذا
مین طیار ہی جن جن صاحبون کو خریدنا اوسکا منظور ہو تو

مبلغ دو روپیہ چار آنہ قیمت اوسکی مطبع اجباب
مین بھیجکر طلب فرماوین فقط اور محصول ذمہ خریدار ہوگا

اشتہار

در نیولا دانش اگاہ بینش دستگاہ واقف
رموز معانی دانای حقایق سخندانی فہیم سلیم طبع فہیم
محمود داربن جناب محمد تفضل حسین صاحب ساکن
مارہرہ ضلع ایٹہ نے ایک کتاب مسمی بریاض المصطفی
تالیف کی ہے اور اوسمین قصاید و غزلیات و مخمسات
و ترجیع بند و ترکیب بند و قطعات و رباعیات نعت
مین جناب سرور کائنات علیہ التحیت والصلوۃ بترتیب
حروف تہجی تدوین کی ہین اور اشعار فارسی شعراء متقدمین
و متاخرین اوسمین درج ہین اور حجم اس کتاب کا قریب
اٹھہ جزو کی ہی اور ہر صفحہ پر ۲۵ سطر ہین بس یہہ
کتاب بہت نادری جو کوئی صاحب اہل مطبع چھاپا
اس کتاب کا چاہین تو صاحب موصوف سی کتاب
مذکور بذریعہ خط طلب فرماویں فقط

اشتہار

کتاب مسمی کشمیر کہ فی الواقع بطافت
عبارت خوبی مضمون مین بے نظیر ہے مطبع
منشی نول کشور صاحب مہتمم اوده اخبار واقع لکھنو
مین موجود ہے جو صاحب چاہین بہ ارسال ۸ قیمت
کے منشی صاحب موصوف سی طلب کرلین فقط

اشتہار

جنتری سنہ ۶۲ عیسوی یہہ چھپ مرتب ہوکر بمقام لکھنو
مطبع مین منشی نول کشور صاحب مہتمم اوده اخبار کی موجود ہے
قیمت ۵ ر اور محصول کا ۱ر اس جنتری مین نسبت سال
گذشتہ کے قواعد نجوم و دیگر انتخاب مفید بمقدار
کثرت سی درج ہین کہ ملاحظہ فرمانی سی معلوم ہوسکتا ہے
گویا سنسکرت تقویم کا کلیہ ترجمہ ہے اور انتخاب
احکامات مفیدہ و نقشہ استقامت علاوہ ہے
اور اس جنتری مین زیادہ تر خوبی یہ ہے کہ ایک
ایک صفحہ بمقابلہ ہر صفحہ کے واسطے تحریر مطالب ضروری
بطور یادداشت سفید چھوڑا گیا ہے جس صاحب کو
منظور ہو بہت جلد قیمت بھیجکر منشی صاحب موصوف سے
طلب فرماوین ورنہ بعد گذرنے عرصہ کے سب فروخت
ہوجائینگی اور ایک نسخہ بہی ڈھونڈا نہ ملیگا فقط

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ بذریعہ تحریر اپنی کارسپانڈنٹ
مقیمہ کابل ملک افغانستان کے تحریر فرماتی ہین کہ
۲۰ اگست کو کچھہ کابلی لوگون نے بحضور حاکم کابل آنکر فریاد کی
کہ اگرچہ دوکانون پر ہر روز غلہ ملتا ہی لیکن دوکاندار
جسطرح دلمین آتا ہے اوس نرخ سی فروخت کرتی ہین اسواسطی
کوئی سردار اونکی نگرانی کے لئی متعین ہو جاوے
تا کہ تکرار جو بابت فروخت غلہ کی رہتی ہی موقوف
ہو جاوے کیونکہ متمول تو حکومت سی خرید لیتے ہین
و بیچارہ غریب لوگ منڈوی مین سسی پیٹ کر
نکال دی جاتی ہن اس بات پر سردار محمد علی خان نے
میر اتھور احمد جان سے کچھہ مشورہ کر کے عالیجاہ محمد خان
لنگری کو طلب کیا اور اونکو خلعت عطا کر کی خرید و
فروخت غلہ کا مہتمم مقرر کیا اور شہر مین منادی
ہو گئی کہ جو کوئی محمد خان مذکور کا حکم نہ مانیگا اوسکو بہت
سخت سزا دیجاویگی اور کابل کے میگزین کا اہتمام خان محمد
کو دیا گیا اوسی تاریخ کو کوتوال شہر کو اطلاع ہوئی کہ
ملان شرف الدین کے باغ مین باہم کئی لڑکون کے لڑائی
ہوئی وہ وہان گیا اور دو لڑکون کو گرفتار کر کے
سردار محمد علی خان کے حضور حاضر کیا سردار موصوف نے
بعد ثبوت جرم اونکی نسبت حکم قید کا صادر کیا فقط
۲۱ اگست کو حسب معمول دربار منعقد ہوا و پہہ افغانی کے
چند کابلی ایک عورت کو چارپائی پر ڈال کر لائی اور عرض
کیا کہ اس عورت کو جسوقت اپنی بیٹی کے نسبت حکم قید کا
سنا اوسیوقت غش آگیا اور تہوڑی دیر کی بعد جان
بحق تسلیم ہوئی یہ سنکر سردار محمد علی خان نی فرمایا کہ میرا
ارادہ تہا کہ دونون لڑکون کو خوب سزا دون لیکن چونکہ اب
اس عورت نی اپنی فرزند کی واسطی اپنی جان دی اسلئی
مین اون دونون کو چھوڑ دونگا بر طبق اوسکی اون لڑکون
کی نسبت رہائی کا حکم صادر ہوا اور روپیہ واسطی عورت کی
تجہیز و تکفین کے لئی دی قاسب نامی ایک حمار جو ہمیشہ
مسجد مین رات کو سویا کرتا تہا اوسکی پاس ایکسو پچاس روپیہ
کے قریب تہی شب گذشتہ کو ایک مسجد مین جو سردار
محمد اعظم خان مغفور کی مقبرہ کی متصل ہی سو رہا
رات کو اوسکا روپیہ چوری گیا اور آج صبحکو اوسکی نعش
وہان پڑی ہوئی پائی کوتوال کو اس واردات کی خبر ہوئی

اور حاکم کابل نے واسطے قتل کے حکم دیا فقط

۲۲ اگست کو سردار شیر علیخان کا ایک مراسلہ سردار
محمد علی خان کے پاس آیا اوسکا یہ مضمون تہا کہ امیر صاحب کا
لشکر متصل ہرات کے بیابان اور پل ملان مین مقیم ہے
غلہ و دیگر اجناس لشکر اسقدر گران ہے کہ بسبب عدم دستیابی
دانہ جو و گہاس وغیرہ کے ہر روز گہوڑے مرتے ہین اور چونکہ
ہزارہ جمشیدی اور ہزارہ چار ایماق کے لوگ ہرات کے
قرب و جوار مین متعین ہین اونکے خوف سے جو لوگ کہ خفیہ
امیر صاحب سے ملے ہوئے ہین اونکے لشکر مین کسی طرح کا
اسباب رسد کا نہین لا سکتے امیر صاحب نے عالیجاہ الہداد خان
ہتکی کو سفیر کی طور پر سلطان احمد جان کے پاس یہ پیغام دیکر
بہیجا تہا کہ وہ ہرات کو سیدہی طرح خالی کر دے لیکن
سلطان احمد جان کے پاس سے جواب معکوس آیا اور اوسکے
خط سے مفہوم ہوتا ہے کہ اوسکا ارادہ ہرات کے خالی کرنیکا نہین ہے
امیر صاحب کے فوج ہر شب حریف کے مقابلہ پر آمادہ رہتی ہے
اکثر دشمن رات کے وقت ہرات سے نکل کر لشکر پر آ پڑتا ہے
اور پہر لوٹ کر چلا جاتا ہے کچہ شتر اور کچہ خچر و ٹٹو وغیرہ بربادار

کیواسطے اللہ دادی اجناس کے فرج کو بہیجے گئے تہے ہرات کا
جو قندہاری دروازہ بیشتر کہلا تہا اب بند ہو گیا
اور اوسکے عوض مین شہدی دروازہ واسطے خفیہ کامون
کے کہلا ہے سردار محمد علی خان نے اوس خط کو ملاحظہ
کر کے کہا کہ امیر صاحب کے لشکر مین بسبب عدم دستیابی رسد کے
بڑی دقت ہو رہے ہے فقط

۲۴ اگست کو ترکستان سے خبرین سردار محمد علی خان کے
پاس آئین اونسے مستنبط ہوا کہ حاکم کندز نے سردار
محمد افضل خان کو لکہا تہا کہ ضلع اندراب مین ہزارہ کادی
کے لوگون نے فساد کر کے کچہ سپاہیون کو جو واسطے تحصیل
زر مالگذاری کے گئے تہے مار ڈالا چنانچہ اوسکو سنتے ہی
یہ حال سنکر پانسو سوار اور ایک پلٹن خچر بچیز اور دو توپین
شتر نال بہ سرداری نایب غلام جان واسطے سرکوبی
مفسدون ہزارہ کادی کو بہیجی چنانچہ وہان اونسے لڑائی
ہوئی اور طرفین سے فوج مقتول و مجروح ہوئی آخر کار کادی
لوگ تاب مقابلہ کی نہ لا سکے اور تمام چہوٹے چہوٹے قلعون
مین سے بہاگ گئے نایب غلام جان کو اول قلعون کے توڑنیکا

حکم دیا اور پھر اونمین اگ لگادی کسیقدر گاؤ سے
لوگ اسیر و دستگیر ہی ائی اور چند لوگون کو واسطی
آباد ہونیکی حکم بہا ہوگیا فقط

۲۴ اگست کو امیر صاحب کی باغ مین دربار منعقد ہوا اور سب
سردار اور خان وغیرہ حسب رسم تسلیمات ادا کر چکے
میر اخور احمد خان اور اتیق اللہ خان نے سردار محمد علی خان
سے عرض کیا کہ کابل کی لوگ ہر روز ایک نئی بات
گھڑ لیتے ہین اور چہار طرف ایسی واہیات خبرین مشہور
کر رہی ہین جہان دو آدمی بیٹھی ہین یہ چرچا کرتی ہین
کوئی کہتا ہی کہ فلانا سردار ہرات مین مارا گیا کوئی کہتا ہے
کہ امیر صاحب کے فوج نے شکست پائی غرض ان خبرون
سی سردار محمد عثمان خان اور سردار نذر محمد خان کے گھرون
مین گھبراہت ہو رہی ہی کیونکہ اونکی گھر والون نے ہم سے
کئی مرتبہ ان خبرون کا حال دریافت کیا اور ہمنی اونکی
تشفی کیواسطی کہدیا کہ یہ خبرین بالکل غلط ہین اور سردار موصوف
بہمہ جہت خوش و خرم ہین اب یہ صلاح ہے کہ یہان کی لوگونکو
قطعی اطلاع ہو جاوی کہ پھر کوئی شخص ایسی خبر لیکر نہ اوڑائے
میر آخور احمد خان نے وہان سی اٹھ کر حاکم کابل سی کہ جسکی

اور پھر اپنی جگہ چلی آئی سردار محمد علی خان نے شاہ غازی
کو طلب کرکی کہا کہ ایسی خبرین مشہور نہ ہونی پاوین
اور کوتوال کو حکم دیا کہ تمام سکنائ کابل کو مطلع کر دی
کہ اگر پھر کوئی ہرات کا ذکر کریگا اوسکو سزای سخت دیجائیگی
اور نیز تجارون اور دوکانداروں کو بھی فہمائش ہو گئی
کہ تاوقتیکہ وی خوب متحقق نکرلین تب تک کوئی خبر مشہور
نکرین اور چار سوار واسطی دریافت حال خانصاحبان اور
سرداران کے کہ جنکا قتل ہونا لوگون نے مشہور کر رکھا ہے
امیر صاحب کے لشکر کو روانہ ہوئی فقط

۲۵ اگست کو ہرات سی خبر ائی کہ سردار جلال الدین ولد
سردار محمد اکبر خان مرحوم کے غلام نامی فولند کافری نے امیر صاحب
کو طہران سی لکہا ہی کہ سردار موصوف جب بغداد سی پہر انکو
نصیر الدین شاہ بادشاہ ایران نے اوسکی بہت خاطرداری
کے اور شاہ ممدوح کے توقع دینی سی سردار موصوف طہران
مین مقیم ہے امیر صاحب اس امر کو سنکر بہت خوش ہوئی کسواسطی
کہ امیر صاحب کو ایک عرصہ سی بباعث عدم دریافت حال خیر و عافیت
سردار موصوف کی ایک فکر لاحق حال تھا اور اسیوقت
امیر صاحب نے سردار محمد رفیق خان لیور میرزا محمد حسین خان اور اللہ داد خان

کو حکم دیا کہ تم لوگ ایران جانے کی لئی اپنی تیاری
کرو اور وہان سی سردار جلال الدین کو کابل مین بلالو
بعض لوگ یہ بہی کہتی ہین کہ ان لوگون کو ظاہر مین امیر صاحب
نے واسطی طلب سردار مذکور کی بہیجا ہے مگر دربردہ
مقصد یہ ہے کہ بعض امورات خفیہ کی درستی ان
لوگون کے معرفت شاہ ایران سی کرین اور سردار
شیر علی خان کے یہ صلاح نہین ہے کہ سردار محمد رفیق خان
ایران کو جاوی فقط

۲۲ اگست کو ترکستان سی خبر ائی کہ سردار محمد ولی خان کے
اٹہنے پر بمقام ہائبک سردار محمد افضل خان اونکی استقبال کو
گئے اور اپنی ساتہہ لیکر بمقام تاش کرغان ائی سردار
ولی محمد خان نے تمام حال خاطرداری امیر صاحب اور سردار
شیر علی خان کا بیان کیا اسپر سردار افضل خان نے کہا
کہ یہ تمام ترکستان ہمارا ہی فقط معاملات ہرات کی یکسو
ہوجانی کی دیر ہے پہر مین بہرصورت آپکی معاملہ کی درستی امیر صاحب
سے کابل کیطرف مراجعت کرنی پر کرادونگا یہ مراسلہ پڑہکر
سردار محمد علی خان نے حکم دیا کہ اسکو بجنسہ امیر صاحب کی پاس
بہیجدو فقط از اخبار آفتاب عالمتاب مقام اگرہ

گرفتاری

اوده گزٹ مین مرقوم ہے کہ مراسلہ مورخہ ۱۲ اگست
سے دریافت ہوا کہ ایک شخص جواہر حسین نامی ساکن
لکہنؤ جو بالدروگ علاقہ حیدرآباد دکن مین عہدہ
تحصیلداری پر نوکر تہا لیکن نظام کی سرکاری نوکری سے
کسی تعلقداری کی طرف سے رائی پور کی علاقہ مشرق مین
مقرر تہا اندنون معلوم ہوا کہ لکہنؤ مین اس شخص نے
بیگم باغیہ کی حکومت کی ایام غدر مین تو انگریزون کو
گرفتار کرادیا تہا جنمین مسٹر ہارٹ صاحب بہی تہی اور
اون سب کو اوس بیگم نے قتل کیا تہا چنانچہ تہوڑی سوار
رسالہ گلنجنٹ ہارس کے لنگ سکوری سی اوسکی گرفتاری
کیواسطی بہیجی گئی مگر اوسکو اطلاع ہوگئی اور سوارون کے
پہنچنی سی ایکدن پہلی کسیکی مستعار گہوڑی پر سوار
ہوکر کہین چلدیا سواران فوج کے گرفتاری سی جان
بچا گیا مگر ۲۲ اگست کی خبر سی معلوم ہوا کہ جواہر حسین مذکور
کا ایک نایک نی تعاقب کیا اور اوسکو دہارور کے
ضلع مین گرفتار کرکی مورد تحسین و آفرین ہوا فقط ایضاً

ناگ پور

مترجم آفتاب عالمتاب انگلشمین سی بحوالہ
جہنی آمدنا گپور رقمطراز ہین کہ اس ضلع کے
حاکمون نی ایک روپیہ فیصدی ٹکس کا کہ جو ابتک اوس
ضلع مین پیداوار نیشکر وغیرہ پر لیا جاتا تہا معاف
فرما دیا اور اوس جگہہ کی حاکم لوگ وہان بنجر
زمین مین جو واسطی ترقی تردد روئی کے بہمہ جہت سعی اور
کوشش کر رہے ہین اور سنا گیا کہ کنارہ دریای اندٹن
یعنی اٹک پر بباعث زیادہ ہونے کرایہ باربرداری کے
بہت مال و اسباب بیوپاریون اور تجارون کا
جہاز پر بہرتی کرانی کی واسطی رکہا ہی اور گورنمنٹ سے
بنام جوڈیشل کمشنر پنجاب حکم صادر ہوا ہے کہ حسب ضرورت
راستہ کی جلد درست کرنی چاہی اور جہانتک ممکن ہو
آمد و رفت مال و اسباب تجارت مین سہولیت ہو جاوے فقط

دہلی

مترجم آفتاب عالمتاب بحوالہ دہلی گزٹ لکہتی ہین چند
روز گذری کہ یہان ایک پیالہ سنگ مرمر کا بطور حوض
قلعہ مین سی گڑا ہوا نکلا اب اوسکو بعد صاف کرنی اور جلا دینے
کے گورنمنٹ باغ مین رکہا ہی کہتی ہین کہ وہ پیالہ اسقدر
بہاری ہے کہ ایک مہینی کی عرصہ مین قلعہ سی باغ تک آیا
اور یہ بہی سنا ہی کہ ایک ہاتہی سنگ موسی کا ہاتہیون
کے قد کی موافق نکلا ہی یقین ہے کہ تہوری دنون مین
وہ کسی وسیع جگہہ مین واسطی مشاہدہ عام رکہہ دیا جاویگا

کاشغر

یہ سلطنت ملک ترکستان مین ہے وہان کا بادشاہ مسلمان
حنفی ملت رکہتا ہی صاحب مترجم آفتاب عالمتاب بحوالہ کوہ نور
لکہتی ہین کہ موضع دنیارہ علاقہ کاشغر مین ایک پہاڑ کے
نیچی ایک مورت طلائی خالص کے نکلی تولی گئی تو پچاس
من پختہ کی ہوئی دونون انکہون کی جگہہ دو بڑے بڑے
یاقوت بڑی بڑی جڑی ہین صناع دست کار نے
بہت عمدہ صورت بنائی ہی ہاتہہ پاون نہایت مناسب
گڑہی ہین معلوم نہین کسوقت کی تصویر ہے
اور کسنی بنوائی بادشاہ کاشغر نے اوس بت
کو دولت خداداد سمجہا اور اوسکو توڑوا کی بجائز
من طلا اور یاقوت بی بہا اپنی خزانہ مین رکہوا دیا فقط

اکبر آباد

صاحب معتمد سابق الوصف کے تحریر ہے
کہ یہان اس ہفتہ مین بارش کم و زیادہ ہوتے رہے
الا چار شنبہ گذشتہ کو بادل بہت زور سے گرجا
اور بجلی چمکی صبحکو سنا گیا کہ سکندرہ کے قریب
موضع بائین پور مین بجلی گری اور اوسکی صدمہ سے
دو آدمی ہلاک ہوگئے اکثر لوگون کا بیان ہے
کہ ہمنے کبہی پہلی ایسی بارش کنوار مین نہین دیکہی
خوف ہے کہ مبادا زراعت تلف ہو جاوے فقط

گوالیار

یہان پر ایک میواتے امام بیگ نامی اٹہہ مہینی سے
شادی کرکی سسرال مین رہتا تہا جورو کو بدچلن
دیکہہ کے اوسکی فکر مین ہوا ایک دن اپنی انکہون سے
اوسکا فحش دیکہہ کی ماری غیرت کی تاب نہ لاسکا چنانچہ
۲۳ ستمبر سنہ حال کو صبح ہوتی ہوئی اوسکو قتل کر ڈالا
عورت کی آہ و زاری سنکر اوسکی مان دوڑ آئی
اوسکی بہی ایک ہاتہہ مارا اس مین اوسکا سالا بہی
پہونچا اوسکو زخمی کیا اور جلد یار راستہ مین ایک
چوکی پہر برقندارنے روکا اوسکی بہی ایک
ہاتہہ جمایا اور صبح سویری پو پہٹنے سے پہلی
کافور ہو گیا جب خبر ہوئے کوتوال صاحب موقع
واردات پر گئے قاتل کے بہائی اور اوس چوکی
کے برقندازون کو گرفتار کرلائی برقندازون کے
پاؤن مین بیڑیان ڈلوائین اور شام کو سب
برقندازون کو جمع کرکی حکم سنایا کہ جو کوئی مجرم
کو اپنی غفلت سی بہگاویگا اوسکا بہی یہی حال ہوگا
اب قاتل نہ کہوری کے تلاش تو موقوف ہی مگر اوسکی
بہائی کے مار پیٹ ضرور ہوتے ہے کہ تو اوسکا
پتا بتلادی حالانکہ وہ اپنی بہائی سی اٹہہ مہینی سی
علیحدہ تہا اور اگر جدا نہوتا جب بہی یہ کون انصاف ہے
کہ قاتل مجرم کی خبر نہ لین اور اوسکی بہائی کو مجرمون
کے طرح قید کرکی پٹوایا کرین فقط منشی جان علی خان
صاحب بہادر ناظم کی یہان ایک شخص کے بغاوت
کا مقدمہ پیش ہے کہتی ہین کہ مخبرنے ثبوت کامل

دیا مگر ابہی تک وہ شخص گرفتار نہین ہوا سبب تہل کا معلوم نہین ہوا اور بارش روزمرہ بکثرت ہوتے ہے خدا محفوظ رکہے فقط

ممانعت بیرحمی بر جانوران

صاحب مہتمم انجمن ہند اخبار دوربین سی خبر دیتی ہین کہ کلکتہ مین ایک اشتہار بدین مضمون کوچہ و بازار مین لگایا گیا ہے کہ جو شخص جانور جاندار پر بلغاوت قبلی زد و ضرب کری یا کوئی بیرحمانہ اوسکی ساتہہ پیش آوی یا ایذا دی یا اورسی اوسکو آزار دلاوی یا واغی اوسکی مستوجب سو روپیہ جرمانہ کا ہوگا ورنہ تین مہینی کی قید بامشقت پاویگا اور اسیطرح جو نرگاوان بیل کشی کی ساتہہ ہتمکرسی پیش آوی اور گردن نرگاو مجروح پر بوجہہ رکہی یا گہوڑی جراحت رسیدہ کو سواری مین لاوی یا باربیش از تحمل گہوڑی یا نرگاو پر لادی وہ بہی سزاوار اوسی سزا کا ہوگا فقط

نوشیرہ

یہان ایک کشتی مین سو مسافر سوار ہوکر دریای بیاس سی عبور کرتی تہی ناگہان کشتی ایک جگہہ کہ جہان کم پانی تہا ولدل مین پہنس گئی اور اس طورسی تین مسافر غرق بحر فنا ہوگئی یقین ہے کہ آدمی زیادہ کشتی مین بہر گئی تہی کثرت بار سی کشتی ٹہیہ گئی اسکا خیال جوگی کی آدمیون کو لازم تہا فقط از فیض عام

قدرت خدای حی و قیوم

سبحان اللہ عجب قدرت داور داور ہے کہ نگہبان مور کا مارہی اور شیر بکری کا پاسدار چنانچہ بمصداق اسکی مہتمم صاحب مجمع البحرین پرچہ نمبر ۳۹ مین تحریر آمد گوجرانوالہ ناقل ہین کہ بمقام کوٹ بہوانیداس ایک لڑکا زمیندار کا بعمر ہشت سالگی اتفاقاً کوی مین گر پڑا فی الفور ایک مار کلان پیدا ہوا اور طفل مذکور کو اپنی کمر پر سوار کرلیا تا وقتیکہ ورثا اوسکی اگرچہ ہلاکت سی نہ نکالین مار نے دم نہ مارا اور اوسکو پشت پر لئی رہا بعد چند ساعت کی جب مادر و پدر اوسکی چاہ پر پہونچی تو اوس طفل نی آواز دی کہ مین زندہ ہون سنتے ہی فی الفور انہون نے براہ فریاد رسی رسی لٹکا کر نکالا اور وہ کالا بہی ہمراہ اوسکی نکلا اور بدستور پہر کوی مین داخل ہوگیا صاحب خبر کی کا یہ بیان ہے کہ ثقہ لکہتی ہین کہ مین نے اوسکو بچشم خود دیکہا اور جب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دا

ملاحظہ کے تشریف لائی تو اوسوقت صاحب ممدوح اور
اکثر لوگون نے مشاہدہ بہی کیا ہے سچ ہے لاتتحرک
ذرۃ الا باذن اللہ فقط

دریای اٹک

واقعہ تباریخ ۱۳ کو عجیب ماجرا وقوع مین آیا کیفیت
اوسکی یہ ہی کہ دس ہاتھی گورنمنٹ کو پہونچا کر ایبٹ آباد سے
پشاور کو آتی تہی جب اٹک پر پہونچی تو واسطی عبور کے
فیلبان اور چند کس ملاح متعین ہوئی چنانچہ
اونمین ۸ فیل تو بسلامت پار اوتر گئے باقی دو ہاتھی
کہ اوسپر بہی دو فیلبان سوار تہی اور چہہ چہہ ملاح سے
بسواری کشتی ہمراہ تہی قضاکار دو ہاتھی ایک بہنور
مین جا رہی ہر چند ملاحون نے فیلبانون سے کہا کہ جانب
کنارہ راہ راست چلنا چاہئی مگر جب بہنور مین پڑ گئے
تو پہر کیا ہو سکتا بجز خدای ناخدای حقیقی کی بچانی والا
نہین تہا ہر چند ہاتہیون نے زور کیا اور مدد بہی پہونچی
مگر پانی کی زور سے کیا پیش نہ گئی انجام کار ایک
فیلبان پشت فیل سے جدا ہو کر طعمہ نہنگ اجل ہوا اگر
وہ فیل بباعث بقیہ زندگی کی افسوس گرداب بلا سے
نکلکر کنارہ سلامتی پر پہونچا اور دوسری ہاتھی کے
ایک پتھر ایسا لگا کہ پیشانی اوسکی پاش پاش
ہوگئی اور خون بکثرت جاری ہوا حتی کہ صدمہ شدید
سے زار و کمزور ہو کر غرق بحر فنا ہوگیا اوسی متعاقب
اوسکی دس پندرہ کوس تک گئی مگر کچھ پتا نہ ملا اب
سنتی ہین کہ لاشہ اوسکا بفاصلہ ۲۰ کوس کے کنارہ
دریا پر پڑا ہوا ہی فقط

پل زمین دوز اٹک

شعلہ طور نمبر ۳۰ سی مدرک ہوا کہ پل زمین دوز دریای
اٹک کے تہوڑی سے عرصہ مین وار پار ہو جاوینگے
والیان فرنگ نے مناسب موقع دیکہکر دریا کے دونون
کنارون پر دو کوئی کہودی ہین ایک کوا جانب
شہر اٹک کا (۱۷۰) فیٹ عمیق اور دوسرا جانب
خیرآباد کا (۱۲۴) فیٹ اور عرض دونو کا نو نو فیٹ ہے
ان دونو کوؤن کے نیچی سی ایک سرنگ ایک
دوسرے کے مقابل کہودنی شروع کی تہی جو اب تک
بہار مین کہودی جاتی ہی اس سرنگ کا عرض
(۴) فیٹ ہی اور ارتفاع ۶ فیٹ اور اوسکی اوپر

بجاس فیٹ موٹی چہت ہے جسپر دریا بہتا ہی اور کل سرنگ
اسکوی سی اوسکوی تک (۱۵۰۰) فیٹ
طول ہے جسمین سی یکم ستمبر تک (۷۳۰) فیٹ جانب
اٹک سی اور ۳۸۰ فیٹ جانب خیرآباد سی کہد چکی ہے
اور ۳۹۰ فیٹ ہوا دونو جانب سی کہدنی باقی ہے جسکی
کہودنی مین چار کمپنی پلٹن ۳۸ سندہ بیان اور چند گورے مصروف
ہین کہی جگہہ چہت مین سی پانی ٹپکتا تہا اوسکی نکالنی
واسطی بالفعل سرک سرنگ کے دونو طرف دو نالیان
تیار کی گئی ہین اونمین سی وہ پانی باہر کہنچا جاتا ہے ابہی ہوا
ایکسپس نہین آتا ہی پاؤن چوڑیان بیلون کے شب وروز ان
دونوکوون کے ایکنی پر مامور ہین اور سنا کہ ابتدائی کار سی
سات ہزار روپیہ علاوہ تنخواہ سپاہیان و عہدہ داران و
افسران معینہ کی اوسکی کہودائی مین صرف ہو چکا ہے اور
ایکہزار روپیہ ماہواری اور نوکر ہین اور تعداد خرچ مفصل
نہین معلوم شاید زیادہ ہوا ہو فقط

تبت

صاحب مہتمم مجمع البحرین کو انگلستان سے دریافت ہوا
کہ ملک تبت مین فساد عظیم برپا ہو رہا ہی اور اہل تبت تبدیل
سکونت چاہتی ہین ستنا نامی راجہ سی متنفق ہوکر ولایتی
لامان کو سرحد تبت سی خارج کردیا ہے اور راجہ نی خروج حدود ملک چین
مین داخل ہوکر فوج بہرتی کرنی شروع کی ہی یہان ستنا راجہ ہے لڑائی
سے ملیاری کر رہا ہی اور ظاہر ہر گورنمنٹ کی راجہ نیپال
جانب سی عرض ولائی لامان فوج و سکلین وغیرہ سی تمام حرب وضرب
جست و درست کر کر موسم ہا مین اپنی ملک کا رخ کریگا فقط
اور نیپال گزٹ مین ایک اشتہار رئیس نیپال کی طرف چہپا ہے
کہ ہمکو فوج گورکہہ نیپال مین گولنداز بہرتی کرنی منظور ہین جو کوئی
نوکری کرنا چاہے نیپال مین حاضر ہو فقط یہ اشتہار سرکار نی بہی ملاحظہ
فرمایا اور رئیس نیپال سی استفسار طلب کیا کہ آیا فی الواقع
یہ اشتہار تمہاری مرضی سی جاری ہوا یا غیر مرضی ابہی جواب
نہین آیا فقط

ترا ونکور

ایک شخص جسکی دو بیٹیان راجہ ترا ونکور کو بیاہی ہین
اوسنی اپنی بیٹی کی ملازم کو بلوا کر مروا ڈالا وجہہ اوسکی یہ ہے
کہ اوسکو اپنی زوجہ اور اوس ملازم مین آشنائی کا گمان تہا سو
ایک روز حمام مین اوس ملازم کو بند کر کی اوسکا لٹکا یا

اور ایک نوکر سے ہٹوایا کہ وہ ملازم جان بحق تسلیم ہوا
بعد ازان اوس شخص نے خود اوسکی آنکہین چاقو سے
نکالین رفتہ رفتہ یہ راز طشت از بام ہوا اور رزیڈنٹ
سرکاری کو بہی خبر ہوئی بعد تحقیقات مقدمہ ثابت ہو گیا
تب جبکی نوکر کی ہاتہ سے کہ وہ ملازم مارا گیا تہا اوسکی
نسبت حکم پہانسی اور وہ شخص جو اوس ملازم کو ٹہری
رہا تہا دائم الحبس ہوا اور دوسری مجرمون کو جو معاون
اوس حرکت کی تہی بیس بیس برس کی قید کا حکم ہوا ہے
اس عہد انگریزی مین شیر اور بکری ایک گہاٹ پانی پیتے
ہین نہ راجا چلی نہ پرجا کی فقط از اودہ اخبار نمبر ۳۹

طوفان چین

صاحب مہتمم برق خاطف اخبار مطبوعہ ۱۰ ستمبر نمبر ۱۲
مین مفصل حال طوفان عظیم اقلیم چین کا سر جوارنس مط بہ
زیب تحریر فرماتی ہین کہ واقعہ بتاریخ ۲۷ جولائی طغیانی سے
دریا سے اسقدر طوفان بلاخیز آیا کہ بندر ہانگ کانگ
لیور کنٹان اور وآم پو اور مکاؤ مین جا بیس ہزار آدمی مع مال
و منال غرق بحر اجل ہو گئی منجملہ اونکی بندر ہانگ کانگ
مین مسمی ارسن وائس شریک کمپنی مستر ارغسن پرجا ہوا کا
کشتی کی اولٹ جانی سے ڈوب گیا اور امریکا کے
نشان کا جہاز بنگال اسٹیمر ارخبٹ کی ساتہہ اور اسٹیمر
کمپنی جہاز شاہی لوہاڈ کی ساتہہ اور ہنرنگ اسپاٹ اسٹیمر
لولنس کے ساتہہ اور جہاز پورنیا جہاز زرمٹیان کے ساتہہ
اور اسٹیمر یونگ اسٹیمر پالسی کے ساتہہ ٹکرا کر ریزہ ریزہ
ہو گئی اور چینی لوگون کا جہاز مال سے بہرا ہوا واسطے
روانگی سنیگاپور کی لنگر انداز تہا وہ اور ایک اسٹیمر
سا ہی سی بہہ گئے انمین سے ایک تو ٹوٹ گیا اور
دوسرا ریگ مین پہنس گیا اور کنارہ غربی کے سب
بوٹین ٹکری ٹکری ہو گئین اور ہانگ کانگ سے
مکاؤ کو آتی ہوئی سب بوٹین راہ مین مع ۱۴۶ آدمی کے
ڈوب گئین اور مکاؤ کا نامور بنکا اور شہر کی سب
مکان مع باغ وغیرہ کا بڑا نقصان ہوا یہان سات آدمی
اور سو بوٹین مال کے بہری ہوئی غرق ہو گئین بندر کنٹان
مین سب چینی لوگون کے کشتیان برباد ہو گئین انمین چار
ہزار آدمی کے جانکا نقصان ہوا جمین ایک مشنری بہی امریکا
کا مر گیا کہتی ہین کہ مکاؤ مین بہی سنہ ۱۸۷۶ مین ایسا طوفان
عظیم ہوا تہا اور کرانکل لاہور مطبوعہ ۸ ستمبر سے مدرس ہوا

کہ سوای نقصان مذکورہ بالا کے اس طوفان مین گینٹن ندی سے
اٹہہ ہزار آدمی غرق ہوگئی فقط

نجیب آباد

زبانی ایکشخص معتبر کی معلوم ہوا کہ بمقام نجیب آباد ضلع
بجنور ایک شخص مسمی ماٹہی قوم کاچہی یعنی باغبان نے
باغ کہمانہ مین جو کنارہ نالہ اور مالن ندی پر واقعہ ہے
نیشکر قسم پونڈہ بوئی تہی اتفاقاً ایک روز
طغیانی ندی سے سب کہیت کا کہیت پونڈونکا کہ
مالیت پانسو روپیہ کا ہوگا دریا برد ہوگیا اس حادثہ سے
وہ بیچارہ بکمال مغموم اور اندوہگین ہوگیا ایکروز کمال مایوسانہ
متحیر لب ندی کہڑا تہا قدرت خدا دیکہی کہ ایکبارگی
وہانکا اوس ندی کی طغیانی آپ سے گری اور جو ڈہانک
باقی رہگئی دیکہا کیا ہی کہ اوسمین ایک گہڑا لوہی کا چمکا
اسنی اوسکو نکالکر دیکہا تو ایک ہزار روپیہ اوسمین برآمد
ہوا اہالیان پولس کو اطلاع ہوئی وہ اوسکو تہانہ مین لیگئے
تہانہ دار نی خدمت مین صاحب بہادر ضلع کی بہیجدیا
صاحب بہادر نے اون روپیون کا ملاحظہ فرمایا تو اوسمین
پانسو روپیہ مربع کلمہ کے اور پانسو روپیہ سکہ عہد شاہی نکلے
صاحب بہادر نے بنظر انصاف و ترحم وہ سب روپیہ
اوسکو واپس کر دیا الا پانسو روپیہ جو کلمہ کے تہی وہ روپیہ
سکہ رایج الوقت سے بدل لئی مالن ندی کی بدولت
مالا مال کر وہ بیچارہ مالی ہوگیا فقط

عجیب

مقام سہلسیہ علاقہ ملک گوالیار مین لنگا رام جمعدار کی
عورت سے ایک لڑکی عجیب الخلقت مردہ پیدا ہوئی یعنی سر پر عقب
گوش دو سینگ بقدر ایک ایک انگشت اور تین تین
دانت نیچی اوپر اور موئہہ لنگور کے مانند تمام سیاہ اور بالون
بہری ہوئی ایڑی آگی اور گہٹنی پیچہی آنکہین کلان و لبنی پر رنگ
سرخ اور ناک خورد باقی تمام بدن مانند آدمی کے
رنگ گورا ـــ خاص سہلسیہ مین ہرگست کو نجانہ
چہوٹی لعل تعال ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکی آثار مرد اور
عورت دونون موجود ہین پیشاب علامت مردی سے کرتا
اور علامت عورت مین کسی نہج پر فرق نہین ہنوز زندہ ہے فقط
کونوال صاحب لشکر گوالیار کی تحریر سے منکشف ہوا کہ ایک
عورت زرگر ساکن بازار جناب گنج لقضای الہی جان بحق
تسلیم ہوئی وارثان اوسکی حسب دستور رسم ہنود کے

مرگیٹ بر واسطہ وداع دینی کے لیگئے بروقت پہونچنی
مقام مرگیٹ کی عورت ارتہی مین زندہ ہوگئی اور بعد
ایک گہڑی کے رہکر راہی عالم جاودانی ہوئے فقط
از اخبار مفید خلایق مقام اگرہ نمبر ۳۱

جنکوایاباد

صاحب ہفتہ برق خاطف پرچہ اخبار نمبر ۲۱ مین بحوالہ مخبر
تائمس بمبئی کے خبر رسان ہین کہ اس حدود کے رہنی والے
قوم بہوٹی اور کہرسی نے ایک جمعیت واسطہ ڈاکہ زنی
رکہی ہے اور چار سو شتر لدے ہوئے کہ جانی والون کے مع اسباب
و مال لوٹ لئی اور ایک حصہ لشکر کا اونکی تعاقب مین
گیا اونسی وہ سب مال اسباب غنیمت اونسی چہین لیا فقط

امریکا

صاحب ہفتہ مسبوق الوصف لکہی ہین کہ مالٹا نامی اگنبوٹ
لندن کے خبرین لیکر کنارہ بمبئی پر لنگر انداز ہوا اوس سی خبر
لندن و جنگ امریکا کی معلوم ہوئی یعنی افواج شمالی امریکا سبب
خالی ہوجانے خزانہ کی اسقدر کمزور اور نہایت بے طاقت ہوگئی
کہ حفاظت ملک خاص اونکو دشوار ہو گئی علاوہ برین بہرتی
کرنیکو لشکر مین کوئی آدمی نہین ملتا اور ۵۰۰ کرور ڈالر ۹۰ لاکہہ
ڈالر کہ جو ایک ڈالر سوا دو روپیہ کا ہوتا ہے صرف
ہوچکا ہی اس سبب سی بجائی روپیہ کے نوٹ کا چلن ہوگیا ہے
قطع نظر اسکی جو سپہ سالار شمالی نی ۳ لاکہہ ملازم رکہنی کا
اشتہار کیا تہا اوسمین بیس ہزار آدمی بہی اوسکو میسر
نہین آئے اور اگر محافظان ریاست نئی ہمشیا یعنی ورانیٹر
لشکر سی کچہہ افواج جنگی مین بہرتی کرنا چاہتا تہا تو اوسکو
سپہ سالار مذکور نی نامنظور کیا اور کہا کہ والنیٹر لشکر بوقت
مقابلہ ایک لمحہ ثابت قدم نہین رہتا بلکہ انکی ساتہہ مردان
جنگی کے بہی دل گہٹ جاتے ہین اور یہ بہی روایت ہی کہ انگلند
سی دکہن والون کو ہر قسم کا اسباب مارا جاتا ہے بلکہ کئی
انگریزی نشان کے جہاز بندرگاہ جنوبی مین اوترے والونسی
خفیہ خفیہ ہر طرح سی خبر اور سر انجام ضروری بہیجاتی ہین
یہ بہی افواہ ہی کہ دکہن والون نی یورپ سے کئی جہاز جنگی لوہی
کے منگوائی ہین اور اخبار انگریزی مانچسٹر گاردین
نامی مین یہ بہی مرقوم ہی سرکار شمالی امریکہ نے بموجب فرمان
انگلند سی اقرار کیا ہی کہ بعد اختتام اس جنگ کے تمام اپنی
علاقہ کی رو سی ہم تمکو دینگی اور شہر چارلس ٹن کی بندرگاہ
مین بندرہ سو کوٹہری کیجاتی ہوئی ایک انگریزی نشان کے اگنبوٹ

کو اوتر والون نے پکڑ لیا ہی اور شہر ریجمن پایۂ تخت جنوبے مین برابر فوج جمع ہو رہی ہی اور اوتر والے بھی
ہمراہ مان سا سن اور ہر جانبکی جنرل دی کر رہی ہین لیکن مقام کاون سسی سیس کا نشانہ راہ جنوبیونکی قبضہ مین ہے بلکہ مقام میمفس ان
سے بفاصلہ ۵ میل کے چار ہزار سپاہ دکھن کے بسترداری جنرل سن خیمہ زن تہی اوسکی ساتہہ فوج شمالی سی جنگ عظیم ہوئی الا اوتر والون
نے ہزیمت پائی ہر چہ طرفین سے مقابلہ کے ملیاریان ہو رہے ہین فقط رُوڑکی تاریخ ۲۴ ستمبر کو بارش کثرت سی ہوئی اور
ہر روزہ ہوتی ہی اور اب زیادہ بارش سی زراعت کا نقصان ہے اللہ تعالے اپنا فضل کری ہر چند موسم بارش منقضی ہوا
الا بارش ابتک موقوف نہین ہوئی فقط اس ہفتہ مین ہمکو اور نیز دوست آشناون ہمارے کو کمال رنج ہوا مولوی احمد علی مخبر کی نام
فوجداری مین مسماۃ ہیر طوائف نے استغاثہ مار پیٹ اور رکھہ لینے زیور کا کیا اور بنام اسسٹنٹ حکم لینی ضمانت کا نافذ ہوا مولوی صاحب
تو بڑی نیک نام اور خیر خواہ کافۂ انام ہے کوئی ضامن نہوا لاچار چار پانچ روز حوالات کوتوالی مین رہے فقط مسمی محمد حسین کہ
ایام سابق مین زمرہ چپراسیان تحصیل ملازم تہا اور ایک کسبی مسماۃ خوشحالی دونو باہم آشنا راہ مین برخلاف دفعہ ۲۹۰ ایکٹ گود دگم گفتگو ہزل اور فحش کرتے تھے
ایک اہلکار سرکاری نے اطلاع اس امر کی عدالت کے چنانچہ اس جرم مین دونو آدمی عدالت فوجداری کنٹونمنٹ روڑکی مین طلب ہوئے اور بعد ثبوت جرم
ہیتیاً ایک ایک ہفتہ کی دونو کو قید ہوئی فقط - تبدیلی نبی بخش صاحب اسسٹنٹ دویزن روڑکی کی منظور ہوئی اکثر احباب اور رعایا کو اونکی
جانے سے کمال رنج ہوا فی الواقع یہ صاحب بڑی نیک نیت اور خوش خلق تہی اور بجای اونکی مرزا آغا جان تشریف لائی فقط - یکم اکتوبر کو یہان
پاٹ بوزن ۸۰ روپیہ بھر کے مہری سرکاری بازار مین تقسیم ہوئی اور کورانے پاٹ جو نوہ روپیہ کے تہی دوکاندارون سی لی لئی گئیے فقط
لندن مین ایک مدرسہ بہت بڑا تہا وہ بنظر تخفیف مصارف شکست ہوگیا اور مدرسہ مین جو عجائبات ضرین ہر ایک طرح کے نقشہ اور
نمونہ اور کل جہاز رانی وغیرہ اور جسقدر کتب خانہ تہا وہ کل اسباب اور سامان روڑکے مین واسطی رونق تامسن کالج کی آیا ہے
تفصیل اسکی بہت طول طویل ہی ہر چہ آئندہ مین یہ حال درج ہوگا ایک ایک چیز لائق دید ہی اور چونکہ فی الجملہ سننے سے ناظرین
باتمکین کو ایک گونہ لطف حاصل ہوگا اس مختصر حال سی کہ ناظرین باعز و تمکین کو معلوم ہوگا کہ نقشجات ضلع وغیرہ شہر و مکان اکثر کاغذ پر ہوتے
ہین اور ان نقشون سے بجز خطوط محدود کے کچھ نشیب و فراز کا حال معلوم نہین ہو سکتا مگر یہان اختراع ہوا ہی کہ اکثر نقشہ ضلع اور شہر قلعہ کی سیلکھڑی
اور مصالح سی مجسم تیار کی ہین کہ جسکی مشاہدہ حال سی سبب ندی اور جھیل اور نالہ اور بلندی پہاڑ اور ٹیلہ اور قلعہ وغیرہ کی بخوبی معلوم ہوتی ہی

در مطبع احباب مقام رُوڑکی باہتمام حکیم سید امداد علی اخبار ہذا طبع شد

نمبر ۱ | مطبوعہ ۸ اکتوبر ۱۸۶۲ عیسوی مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۲۷۹ھ روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ مطبع ہذا طبع ہوتا ہے اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال بارہ روپیہ اور فی ماہ ایکروپیہ اور پیشگی معہ محصول ڈاک لعہ سال ہے اور مدت ادای پیشگی کی تاریخ پہونچنی اخبار سے ایک مہینے تک ہے بعد اوسکے ساتھ تمام یا ماہوار کے حساب سے قیمت لیجاویگی اور جس صاحب کو خرید اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین یا انطباع کسی مضمون کا منظور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی اور چار سطر سے کم کوئی عبارت نہ چھاپا جاویگی اور جو مضمون واسطے فائدہ عام کے چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لیجاویگی اور ہر قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چھپتا ہے جو صاحب چھپوانا کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

اشتہار

احباب مطبع کو ایک شخص لایق اور طباع ہوشیار کی کہ جو
علم صرف و نحو اور فارسی محاورہ مین استعداد رکھتا ہو اور قواعد
و ضوابط املا اور انشا مین ماہر اور خوشخط ہو اور عمر مین تیس سال سے
کم اور اٹھارہ سال سے زیادہ نہو ضرورت ہے اسواسطے یہہ
اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو کوئی شخص کہ متصف اس صفت کا ہو
اور نوکری کرنی مطبع احباب کے منظور ہو تو درخواست اپنے
معہ اسناد مطبع ہذا مین ارسال کرے بشرط پسند احباب مطبع
بالفعل بیس روپیہ ماہواری تنخواہ ملیگی اور بہ ثبوت
لیاقت اور عمدہ کارگذاری کے ترقی ہوسکے فقط

اشتہار

احباب مطبع سے بعض احباب کو ایک شخص حافظ
قران مجید امامیہ مذہب کے خواہ کسی عمر کا ہو ضرورت ہے
اور اوسکو تیس روپیہ ماہواری تنخواہ ملیگی لہذا یہہ
اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو کوئی حافظ امامیہ مذہب نوکری
کرنا چاہے تو اطلاع اپنی مطبع احباب مقام رودڑ کے
مین کرے اور جس مقام سے اویگا نصف خرچ راہ پاویگا
اور جس روز رودڑکی داخل ہوگا اوسی روز سے تنخواہ
پاویگا اور بخدمت فیضدرجت مشفقی جنابی حکیم سید اصغر حسین
صاحب مہتمم مطبع مجمع البحرین لودہیانہ اور مشفقی
منشی سید امان علی صاحب مہتمم کشف الاخبار بمبئی اور
مشفقی منشی میرزا محمد شفیع صاحب مہتمم مفرح القلوب کراچی سندہ
و مشفقی مکرمی منشی نول کشور صاحب مہتمم اودہ اخبار مقام
لکہنو اور مشفقی مکرمی منشی جنباپرشاد مہتمم شعلہ طور کانپور
اور مشفقی مکرمی مہتمم جام جہان نما کلکتہ کے با فراخا سپاس
گذارش ہے کہ اس اشتہار کو بہ بذال نوازش و کرم اپنی اپنی
اخبار گوہربار مین درج فرما کر مہتمم اور احباب مطبع کو مشکور
اور ممنون فرماوین فقط

اشتہار

پہلے ہمنے ایک اشتہار باطلاع طبع ہونے کتاب
بے نظیر نایاب مسمی بمجموعتہ الحساب درج صحیفہ اخبار مظہر العجائب
کیا تھا چنانچہ اب وہ نسخہ مطبع ہذا مین طیار ہے جن جن صاحبون
کو خریدنا اوسکا منظور ہو تو مبلغ دو روپیہ چار آنہ قیمت
اوسکی مطبع احباب مین بھیجکر طلب فرماوین فقط اور
محصول ذمہ خریدار ہوگا فقط

مژدہ احباب

احباب را مژده باد که سرکار ابد پایدار فیض آثار گورنمنٹ
هندوستان بجلدوی خیرخواهی وکارگذاری ایام خشک سالی
کے منشی محمد صدیق خان صاحب رئیس میرٹهه ضلع وارث جمن
شرقی کو پروانه خوشنودی مزاج معه تنخواه ششماهه انعام عطا هوا
بنابر طیب طبع احباب نقل پروانه معه قطعه تاریخ درج اخبار کیا گیا

نقل پروانه محکمه عالیه گورنمنٹ

ممالک مغربی

شرافت پناه نجابت دستگاه محمد صدیق ضلعدار سلمه
چون درین ولا از روی رپوٹ کرنیل ٹرنبل صاحب جنرل
سپرنٹنڈنٹ نهر سرکاری بحضور لامع النور بندگان نیع الشان
نواب مستطاب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بهادر دام اقباله
واضح وهویدا گردید که آن شرافت پناه در ایام قحط سالی
سنه ۶۱ء از نهر سرکاری برسانیدن آب بکشت های برزمردد
کاشتکاران محنت موفور وکوشش بلیغ بخیرخواهی
وجانفشانی انصرام وانجام ان بخوبی تمام نموده اند در ایک
ایمعنی موجب رضامندی وخوشنودی بندگان نواب صاحب
تشمم الیهم شد وحکم فیض شیم برای عطای تنخواه ششمه
ماهه بصله چنین خیرخواهی شرف اصدار یافت چه فرمان

معدلت توامان پروانه کرامت نشانه هذا برای اعلان
رضامندی بندگان نواب صاحب ممدوح المدح مرحمت میشود
تا موجب اعزاز وتفاخر آن نجابت دستگاه گردد فقط
المرقوم دوازدهم ماه اگست سنه ۶۲ عیسوی

قطعه تاریخ از سید جمعیت علی شایان سهارنپوری

خانصاحب که شهره آفاق اند
بهر اوخلق هو خوش خوئی
از گورنمنٹ یافتند انعام
صله کارهای نیکوئی
بمن کمترین اشارت رفت
بهر سالش بگو چه میگوئی
عرض کردم بدیهه وحسب حال
عزت وافتخار نیکوئی
سنه ۱۲۶۲ء

نوید فرحت جاوید

درین ایام میمنت انضمام بساعت سعید بتاریخ ۲۸ ستمبر سنه ۱۸۶۲ء
یوم یکشنبه چنیکه میر عسس ورد بتفحص ذروان مغرب رفته بود
بمحل راجه ٹیکا نهال سنگه صاحب فرزند ارجمند دلبند
خاطر پسند میلاد مسعود نمود گروه گروه مساکین ومحتاجان
واهل حرفه واقوام طوائف حسب مراتب خود ها بمدعا رسیدند
جشن عالی خاص بافضیلت برروفق انعقاد شن حرف بحرف قلم بند
خواهد شد فقط

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ ازروی تحریر اپنی کارسپانڈنٹ
مقیمہ کابل کی تسطیر فرماتی ہین کہ ۲۰ اگست سنہ ۱۸۶۳ع
کو ہرات سی کابل مین خبر آئی کہ محمد صدیق خان نے کہ دین
جو رشتہ دار محمد رفیق خان کا ہی امیر کابل سی یہ اقرار کیا تہا
کہ جسوقت آپ شہر ہرات پر حملہ کرینگی مین قندہاری دروازہ
کہول دونگا چنانچہ سب ضروری انتظام ہوکر حسب مرضی
محمد صدیق خان کے ایکدن دہاوا کرنیکی واسطی مقرر ہوا
امیر صاحب نی روز معینہ پر دس ہزار سوار و پیادون کو
بل ملان سی جانب ہرات روانہ کیا تاکہ وہ رات کیوقت
وہان پہنچکر شہر مین چہاپا مارین اور اوسطرف
محمد صدیق خان نے بہی اپنی آدمیون کو حکم دیا کہ آج رات کو
قندہاری دروازہ نہ بند ہو اس عرصہ مین سلطان احمد جان
کو اس امر کی اطلاع ہوئی اوسنی اس سازش کا احوال سنکر
اپنی توپچیون کو حکم دیا کہ دو توپین لیجاکر قندہاری دروازہ
کے دونون طرف اسطرح لگادو کہ کسیکو خبر نہو تاوقتیکہ
غنیم آگی نہ بڑہی وہ توپین سر نہون سلطان احمد جان
اس دروازہ کا انتظام کرکی خود معہ دو ہزار فوج کے
شہر کی باہر قندہاری دروازہ کی قریب پوشیدہ
آن بڑا امیر صاحب کی ایک ہزار سوارون نی دروازہ پر
دہاوا کیا اور محمد صدیق خان نے امیر صاحب کے فوج کو
آتی دیکہکر قندہاری دروازہ کہول دیا جب وہ سوار
دروازہ پر آگئی تب تو سلطان احمد جان کی توپچیون نے
دونون توپون سی گولی برسانی شروع کئے اور سلطان احمد جان
نے پیچہی سی آکر دروازہ بند کردیا اور غنیم کی فوج کو شکست
دی اور سردار امیر صاحب کے فوج بہت کام آئی لوگ مشہور
کرتی ہین کہ سردار سلطان آحمد جان نے محمد صدیق خان کو
قید کرلیا اور اوسکی گہر کو لٹوا دیا اور بعض کا یہ قول ہے
کہ اوسیوقت اوسکو قتل کر ڈالا فقط

۲۸ اگست کو محمد علی خان کے پاس دربار کیوقت چار سوار ایک
خط قندہار سی لیکر آئے اوسمین لکہا تہا کہ ۳ صفر سنہ ۱۲۷۹ ہجری
مطابق ۳۱ جولائی کو بل ملان سی تہوڑی فاصلہ پر باہم محمد عمر خان
سلطان احمد جان کی بہائی اور سردار شیر علی خان کے
تمام رات بہت خونخوار لڑائی رہی اور سلطان آحمد جان نے

غنیم کو غالب دیکھکر چار ہزار سوار اور پیدل ہمراہ سردار
شاہ نواز خان اپنی فرزند کی اونکی اور بہیجی جسوقت عمر خان کی
پاس یہ کمک پہنچی ہرات والون نے تلوار کی لڑای شروع کی
اور تین گہنٹہ تک کامل لڑای رہی قریب تہا کہ سردار
شیر علی خان کی شکست ہووی لیکن چار ہزار فوج امیر صاحب نے
اونکی مدد کیواسطی اور بہیجی کمک ملتی ہی سردار موصوف نے
ہرات والون پر دہاوا کیا غنیم تاب مقابلہ کی نہ لاسکی اور
بس پا ہوکر میدان سے بہاگ گئی سردار شیر علی خان نے شہر
فصیل تک اونکا تعاقب کیا اور قریب تہا کہ شہر مین گہس جائین
لیکن سلطان احمد جان نے قلعہ کی کہائی کا پل توڑ دالا فقط

۲۹ اگست کو شاہ پسند خان امیر صاحب کے خاصہ دار کے
خط سے معلوم ہوا کہ امیر صاحب نے کچھہ سامان اور فوج سنگر کاجر کو
بہیجی تہی اور خود بہی وہان جانیکا ارادہ کیا تہا کہ سلطان احمد جان
نے اس امر سے مطلع ہوکر اور پانچ ہزار فوج اپنی لیکر اوس
اسباب کو لوٹ لیا امیر صاحب کی فوج سے مقابلہ بہی ہوا
اور طرفین کے آدمی مجروح اور مقتول بہی ہوی بہر امیر صاحب نے
وہان پہونچکر ہراتیون کو شکست دی اور سنگر کاجر بہی آپنے
قبضہ مین کر لیا سلطان احمد جان ہرات مین بہاگ گیا فقط

۳۰ اگست کو قاضی خان ملا خان کا خط اونکی بیٹی کی نام امیر صاحب
کے لشکر سے آیا اوسکا یہ مضمون تہا کہ سردار محمد امین خان
کچھہ فوج لیکر لشکر سے تہوڑی دور گئے تہی کہ سردار شاہ نواز خان
فرزند سلطان احمد جان سے اونکا مقابلہ ہوا اس لڑای مین
شاہ نواز خان نے خوب شجاعت کی داد دی اور محمد امین خان
میدان سے بہاگ نکلی اونہون نے امیر صاحب کے لشکر تک اونکا
تعاقب کیا اور پہر ہرات کو اولٹ گئی امیر صاحب شاہ نواز خان
کے بہادری کو سنکر بہت خوش ہوئی اور اونہون نے
سردار محمد شریف خان کو واسطی تعمیر ایک قلعہ کے بمقام
آنار درہ اور دو قلعہ بمقام تینی حکم دیا اور فرمایا کہ اور
جہوٹی جہوٹی قلعہ سب مسمار اور منہدم کردی جاوین امیر صاحب کا
یہ بہی عندیہ ہی کہ بمقام سبزوار ایک چہاونی طیار کرائی جاوی
کیونکہ وہان ابہی ایک قلعہ تعمیر ہو چکا ہی لیکن خرچ کیطرف سی
مجبور ہین فقط

۳۱ اگست کو حاکم نعمان نے سردار ولی محمد خان کو طلب
کرکی دو مہار شتر اور ایک گہوڑا اونکی نذر کیا ہی اسکی
عوض مین اونہون نے بہی ایک خیمہ اور ایک شال حاکم موصوف
کو دیا امیر صاحب کے لشکر سے ہر روز مراسلہ جلی آتی ہین اور

اونکی مضمون سی مستنبط ہی کہ فوج مین رسد کا بہت قحط ہے

یکم ستمبر کو ترکستان سے جو خطوط ائی اونسی الفضاح ہوا کہ

سردار فیض محمد نی بڑی تپاک سی سردار ولی محمد خان سے

ساتہہ ملاقات کی جب ولی محمد خان آقچہ کو جانیوالی تہی تب ہے

ایک خط سردار محمد افضل خان کا آیا اوسمین لکہا تہا کہ تم کندز کو

جاکر وہان زرمالگزاری تحصیل کرو اور تا وقتیکہ محمد اعظم خان

ہرات سی معاودت نکرین وہان رہو چنانچہ ولی محمد خان نے

اس خط کو پڑہکر جانب کندز کوچ کیا سردار محمد علی خان حاکم کابل

نے یہ حالات سنکر لکہا کہ امیر صاحب کی مرضی سی ولی محمد خان

کندز کو بہیجی گئی ہین کیونکہ اونکا تہیہ محمد اعظم خان کو حاکم

سنبر وار مقرر کرنیکا ہی فقط

۴ ستمبر کو غلام محمد خان کا خط جو ہمراہ سردار جلال الدین فرزند

اکبر خان مغفور جانب ایران اور مکہ وغیرہ کو گیا تہا امیر صاحب

کے لشکر سی آیا اوسنی لکہا تہا کہ مین معہ سردار جلال الدین

بخیریت تمام امیر صاحب کی لشکر مین پہنچا اور امیر صاحب

سردار موصوف کی ساتہہ بہت التفات سی پیش آئی

ایران سی آنیکا سبب یہ ہے کہ جب ہم طہران مین گئے

تو شاہ ایران نی سردار مسطور سی ایک معقول وظیفہ مقرر

کردینی کا اقرار کیا لیکن دوسری ملاقات مین شاہ نی اون سے

فرمایا کہ تم پہلی اپنی وطن مین جاکر وہان کا بندوبست کچہ لی

کراؤ چنانچہ اب وہ اس باب مین امیر صاحب سے صلاح لینی یہان

ائی ہین اوسخط مین یہ بہی مندرج تہا کہ بسبب کمیابی سامان

رسد کے امیر صاحب کی فوج کو بہت تکلیف ہے اور امیر صاحب کا ارادہ

سنگار جانی کا بہی ہے فقط

۳ ستمبر کو ہرات سی خبر ائی کہ سلطان احمد جان سی چار لڑائیان

ہوئین سب مین امیر صاحب فتحیاب رہے سوای ایکمرتبہ کی جسمین

شاہنواز خان نے محمد امین خان کو شکست دی تہی بلکہ

اوس مرتبہ بہی پہر امیر صاحب نی اوسکو بہگا دیا طرفین کے

فوج بہت کام ائی اور اب سلطان احمد جان ہرات سی باہر

نہین نکلتا امیر صاحب نی محاصرہ کر رکہا ہی اور اپنی فرزندون

اور خان لوگون کو حکم دیا ہے کہ مورچہ تیار کرلو اور شہر مین

سرنگ لگادو بلکہ سردار محمد شریف خان نے ایک

سرنگ کہاہی کی اوسطرف شتر قدم آگی تک لگادی ہے

امیر صاحب کے لشکر مین خبر ہی کہ ایک ہزار دہا وا ہرات پر

کیا جائیگا لیکن کابل مین عجب طرح کی خبرین بازاری لوگون نے

مشہور کر رکہی ہین کوئی کہتا ہی کہ سب محمد خان کے بیٹی اور

سلطان احمد خان بارکزئی کسی کا قول ہے کہ سردار محمد خان
سلطان احمد جان کا بہائی کام آیا اگر یہ خبرین صحیح ہین
تو بہ شرط ثبوت آئندہ حوالہ قلم کیجاوینگی فقط از اخبار آفتاب عالمتاب

پشاور

صاحب مستقیم دہلی گزٹ تحریر فرماتی ہین کہ وہان کی ایک
چہٹی مورخہ ۲۱ ستمبر سے مفہوم ہوا کہ کئی ہفتہ پہلی بسبب رفع ہوجانے
مرض مہلک ہیضہ اور شروع ہونے موسم سرما یہان کے لوگ بہت خوش
اور راضی ہوگئی تہی مگر پہر یہ خوشی ہماری مبدل بہ تیرگی ہوگئی
۹ تاریخ کی صبحکو ۹۹ رجمنٹ ہائیلنڈرز اور توپخانہ کو اس
بیماری نے یکایک ایسا پراگندہ کردیا کہ ڈاکٹرون کو بہی پریشانی
اور سراسیمگی ہوگئی یعنی سات یا آٹہہ آدمی بات کی بات مین اس
مرض سے راہی ملک بقا ہوئی اور صبح اور شام کی ماتمی بندوقون
کے چہوٹنی سے لوگون کے جی چہوٹی جاتی ہین شاید پہر
حسب طریقہ سابقہ کی فوج کئی حصون مین منقسم ہوکر ادہر
اودہر بہیجدی جاوے اب چار دن سے پہر سردی رہتی ہی اور
چہار طرف ابر غلیظ محیط آسمان پر ہے لیکن یہ تماشا ہی کہ ایک
بوند نہین پڑتی بخار کا بہی چرچا ہے اور شہر مین کچہ کم زور
نہین ہے فقط ایضاً

اٹاوہ

وہان کے ایک مکاتبہ سے مفہوم ہوا کہ کئی روز گذری اہالیان
پولیس ضلع اٹاوہ نے بکمال شجاعت و دلیری ایک شخص
مسمی شیو چرن کو گرفتار کیا کہتی ہین کہ یہ آدمی دوسری درجہ کا
صوبہ دار پلٹن دیسیانہ رجمنٹ کا تہا جسکی دو کمپنیون نے ۵ جون ۱۸۵۷ع
کو بمقام جون پور سرکشی کرکی اپنی کمانیر افسر کو قتل کیا تہا
اب اوسکا یہہ بیان ہے کہ مین اوس زمانہ مین اسپتال مین تہا البتہ
یہ غلطی مجہسی بیشک ہوئی کہ مین بعد بلوہ اپنی کمانیر افسر کے
پاس بمقام بنارس حاضر نہین ہوا صاحب خبر لکہتی ہین کہ اس
صوبہ دار کا حال اوسکی رجمنٹ کی افسر خوب جانتی ہونگے
کہ کیا کیا گناہ کبیرہ او صغیرہ اوس سے سرزد ہوئی ہے یقین
کہ جن جن لوگون کو اوسکی بدمعاشی اور نمکحرامی کا حال
معلوم ہوگا فوراً مکاتبات اپنی پاس صاحب مجسٹریٹ
اٹاوہ کی روانہ کرینگی فقط ایضاً

حیدر آباد

سابق ازین چپاتیون کے تقسیم کا حال اضلاع دکن مین درج
وقایع ہوچکا ہی اب انگلشمین اخبار مین بحوالہ ایک چہٹی آمد
حیدر آباد مرقومہ ۳۰ ماہ اگست سے ہویدا ہوا کہ اب اس اضلاع مین

ایک ٹوکری جسمین کچھ کرتیان اور کچھ بچون کے کپڑے
بھری ہوئی تھی وہ دیہہ بدیہہ و قریہ بقریہ گردش کرتے
ہوئی شہر برار مین پہنچی ہے لیکن یہ نہین معلوم کہ وہ کہان سے
آئی اور اصل بھیجنے والا اوسکا کون ہے اتنا لوگ کہتے ہین
کہ یہ ٹوکری اطراف مال سی مع ایک رقعہ کی کہ جسمین ہر
موضع کی نمبردار کو ہدایت ہے کہ وہ اپنی گانون مین پہونچا کر
آگے روانہ کری اور اوسمین کچھ اسی قسم کے اشیا اور
ملادے مگر رقعہ مین کسی گرو یا سادہ یا برہمن یا مہاپرش کا نام
نہین لکہا ہی ظاہر یہ بات بطریق پوجا کسی دیوتا کی معلوم ہوتی
ہی کیونکہ ان دنون مین اوسطرف کے دیار و امصار مین قحط سالی
اور وبا ہیضہ کا بڑا زور ہی شاید اوسی کے دفعیہ کے واسطے حسب
رواج کے برہمنان اور منجمان نے یہ تدبیر نکالی ہو فقط انصیا

لاہور

بڑی افسوس کی بات ہی کہ وہان کے چہاونی مین ہیضہ کا
زور ہوا کپتان گاڈبی صاحب جو قایمقام کمانیر رجمنٹ
سواران نے اس تعمیہ چہاونی سیانیمر تہی اونہون نے قریب ایک
بجے بعد دوپہر ہیضہ کیا اور جانبحق تک سے عازم ملک بقا ہوئے

بنبلی ماسٹری کا ارادہ تہا کہ فوج کو چہاونی مین واپس بلالین
مگر اب بباعث واقع ہونے ان وارداتون کے شاید
ابہی اوسکی آلی مین توقف ہو کہتے ہین کہ دو ارجمنٹ ہین
آدمی اور چھ یا سات آدمی توپخانہ مین مع زن و بچہ کی اسی
مرض سی مرگئی — ابر آسمان پر گہرا رہتا ہے اور توقع ہی بارش کی فقط انصیا

سندھ

پیپلس فرینڈ اخبار سی نقل ہے کہ ایک بہشتی نی استغاثہ
اپنا بدین مضمون کچہری فوجداری مین پیش کیا کہ میری غیر حاضری
مین میری جورو نے بہ ترغیب و تحریک اپنی والدہ کی ایک
دوسری بہشتی سی شادی کرلی لہذا امیدوار ہون کہ بعد تحقیقات
تینون کو سزا ہو عورت نے اپنی اظہار مین لکہوایا کہ پیشتر دوسری
شادی کرنیکی مدعی نی مجہی طلاق دیدیا تہا اور اسی سبب سی
مین بفعل مختار ہوئی اور شادی اپنی دوسری کرلی مگر اسبات کا
اثبات کچہری مین نکر سکی مرد جدید نی یہ عذر کیا کہ مینی باشتباہ
دہی طلاق کے جیسا کہ اس عورت اور اوسکی مان نے بیان کیا تہا شادی اپنے
کرلی اوس عورت کی مانکا یہ بیان ہے کہ مینی کبہی اس لڑکی کا خاوند جدید سے
نہین کیا کہ حقیقت مین اسکی خاوند نی اسی طلاق دیدیا ہو فقط جب
بیان بیٹی کی مانتا تہا چنانچہ وہ بری ہوئی اور بہ بنا دینا جناب مسٹر جج

بہادر سی اوس جوان عورت کو بعد ثبوت جرم دو برس کے
قید کا حکم صادر ہوا اور اوسکی نئے خاوند کی نسبت حکم ہوا کہ
پچاس روپیہ جرمانہ دی اور اگر زر جرمانہ داخل نکری تو چہہ
مہینی قید رہے فقط ایضاً

راجہ تلا رام

صاحب ہستم دہلی گزٹ بذریعہ تحریر ایک اپنی کارسپانڈنٹ
ہندوستانی لاہور کے کہ جنکی پاس سے تہوڑی ہی دن ہوئے
قندہار سی خبرین معتبر پہنچی ہین زیب صفحہ فرماتی ہین کہ راجہ تلارام
رئیس ریواڑ کہ جو ایک نامی سرکش اور مشہور باغی ہے
وہ امیر صاحب کی کمپو مین ہین توقع پہنچا ہے کہ اس بزرگ نمش
عالی مرتبت سی کچہ عذر اپنی پیش کر کی واسطی معافی قصورات کے
سرکار انگریزی سی انکو اپنا کفیل بناوی فقط ایضاً

نانا راو

انگلشمین اخبار نے بابت نانا راو متوفی کے یہ خبر
تازہ پائی ہے کہ قوم بہیلاس کے ساتہہ وہ ممالک متوسط ہند
مین سرگردان اور پریشان پہرتا ہے اور اب اوسکی حالت تباہ
اور نہایت تنگ ہی اور بعض یہ بھی کہتے ہین کہ وہ سوا سنگہ
باغی کی پاس کہ جو ایک مشہور ڈاکو اور مردم آزار ہے

قیام پذیر ہوکر اپنی دن پوری کرتا ہی اور اوسکو کاڑ
ڈکیٹی وزہر دینے وغیرہ مین صلاح دیتا ہے فقط ایضاً

خودکشی

ایک شخص اسپانیہ باشندہ ملک اسپین کہین سے کچہ
دولت کما کی اپنی گہر جاتا تہا اثناء راہ مین جب لندن
مین اوسکا گذر ہوا تو ایک عورت کی مکان پر اوسنی اقامت
کے اتفاقاً اوسکی بیٹی سی آنکہہ لگ گئی اوس عورت نے
ایسا عشرت مین فریفتہ کیا کہ چند ہفتو نمین جو زر وہ کہ وہ لایا تہا
تمام وکمال خورد برد کر دیا جب اوس لڑکی اور اوسکی
مان نے دیکہا کہ یہ شخص مفلس ہوگیا تو گہر سی نکال دینی کے
تدبیر کے یہ کیفیت اسپانیہ کو معلوم ہوگئی ایکدن اوس
لڑکی یعنی اپنی آشنا کو مار ڈالا اور آپ تمنچہ مار کی مر گیا فقط ایضاً

کلکتہ

ہندو پیٹریٹ کی حوالہ سی راقم اودہ گزٹ لکہتی ہین کہ بہ
تحریک مہاراجہ مان سنگہ بہادر قائم جنگ بندت
راج نراین صاحب وکیل راجہ امیٹی نے لقصور لاٹ صاحب کے
طلب کے خطاب ویسرای و گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے
درخواست کو منظور فرمایا۔ سنا گیا ہی کہ صاحب سکرٹری

گورنمنٹ ہند نے مسٹر ڈولسن صاحب کو امریکا کو بہیجا ہے
کہ وہان جاکر تجارت روئی کا انصرام کرین اور اونکی ہمراہ منچسٹر
کے کمیٹی کا ایک ایجنٹ جائیگا فقط —
۲۴ ستمبر کو آنریبل کلارک صاحب کمشنر سیتاپور کلکتہ سی
بعزیمت ولایت سوار ہوگئے فقط از اوده اخبار

سیلاب اٹک

اس سال طغیانی نے اس مرتبہ پہونچی کہ مقام مٹھن کوٹ جس جگہہ
بابا فرید شکر گنج کا مزار ہے اور تعظیماً لوگ کہتی ہین
کہ اوسکو دریا سے کبھی آزار نہ ہوگی کا سیلاب مین
آگیا بلکہ ساری شہر مین بہا آگئی فقط ایضاً

حیدر آباد

اوده گزٹ سے مستنبط ہی کہ اس جگہہ بیگمات نی بوجہ
نہ پانی تنخواہ کی سر بازار کہ اون کے محل تہی اینٹ پتہر پہینکنا
شروع کیا اور کئی بازاری آدمیون کے سر پہٹ گئی نایب
نظام الملک نے وعدہ وعید پر تنخواہ کا حوالہ کرکی یہ فتنہ فرو
کیا اور ایسا ہی پایا جاتا ہے کہ شمس الامرا اور فوج نظام مین کچہ
ہنگامہ ہوگا اور اس مین فقط عرب اور جمعیت ہی شریک ہین
فقط ایضاً

اجرای مطابع جدید

صاحب ہمسم والاہمم اخبار عالم نے پرچہ مورخہ ۲ ستمبر
سنہ ۱۸۶۲ مین رای دربارہ اجرای اخبار جدید ملک کے
ہے کہ قبل اسکی پرچہ اوده اخبار مطبوعہ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۶۲
مین لکہہ چکے ہین غالباً ہماری بزرگان ہمعصر نے اوس
مختصر عندیہ اور رای ناقص کو پسند فرمایا ہو تو ذلک سی
راقم منشی منشی گنیشی لال صاحب مہتمم جلوہ طور کے
رای سے اتفاق کرتا ہی اگرچہ رنگ تحریر جدا ہے لیکن ماحصل ایک
فقط ایضاً

بہرایچ

خبر ہے کہ مسٹر مرسن صاحب اسسٹنٹ کمشنر لکہنو کو تبدیل ہوی
اور ہمارے کار پرداز نے بتفصیل اس خبر کی کہ اوس کتب خانہ
یادگار میجر اسٹیل صاحب مین جو بہ صرف زر چندہ مقرر ہوا ہے
ملاحظہ اور سیر کی واسطے عامہ خلایق مجاز ہونگی یا حضرت
چندہ دار) تحریر فرماتے ہین کہ کتب خانہ مذکور مین وہ ہی
لوگ ملاحظہ کرنیکے مجاز ہین جنہون نے روپیہ دیا ہے لیکن
رؤسا سی بہی مجاز ہین۔ ٹہاکر نہہ مہاجن نے سکرور کے
پولیس مین آکر رپورٹ کی کہ ۱۰ تاریخ شب کو جو ۱۹۹۶
روپیہ اسکا جو راکر لے گئے اور بہت سا اسمین سے روپیہ
اس کے یہان امانتاً تہا ؛
۱۰ ستمبر کو بچان سنگہ قوم سکہہ کو کہ جسکی عمر ۷ برس کے تہی
موضع [illegible] پورہ مین بسبب عداوت اوسکی خاندان کے کسی نے

قتل کیا فقط ایضاً

رشوت ستانی کی سزا

ازروی دہلی گزٹ ایک صاحب شملہ سے تحریر کرتی ہین کہ مقدمہ
رام پرشاد سررشتہ دار سابق کمشنری این روی ستلج کا فیصلہ
ہوگیا انکی صفائی کی گواہ برخلاف ہوگئی اور رام پرشاد کو بجرم
رشوت ستانی تین برس کے قید اور دس ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ان کے
بہائی پر بہی جو اس ناجایز حصے مین شریک تہی تین برس کے قید
اور پانچ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا کوتوال شملہ کو جنہون نے
اسکی پہلی اطلاع کے تہی اور وجہ ثبوت گذرانے چار ہزار
روپیہ انعام سرکاری عطا ہوا فقط ایضاً

جشن مکتب

ہماری شفیق مکرم دیوان ٹہاکر پرشاد صاحب برادر کلان
دیوان اننت رام صاحب کہ جنکا اقتدار عہد شاہی کا
ہر کہ و مہ پر روشن ہی اون کی نبیرہ نونہال
گلہائے پیاری طال عمرہ یعنی صاحبزادہ منشی بانکی لال صاحب
کہ جوان باتمیز اور لیاقت و دانش مین یکتا ہین جلسہ مکتب
بہ تکلف امیرانہ بتاریخ ۲۸ ستمبر ۱۸۶۳ع ہوا خوب روشنی مراد در
و رقص و سرود جلسہ عام لائق ہزار تعریف ہی ہر چند وہ اگلا
زمانہ نہین اور وہ عہد کا سا سامان کہان لیکن جیسا چاہیے تہا ویسا ہی کیا فقط

گورکہہ پور

نسیم جونپور نمبر ۱۳۹ مورخہ ۱۶ ستمبر مین مرقوم ہے
کہ ایک خط آمدہ گورکہپور مورخہ ۱۳ ستمبر مین تحریر ہی کہ عرصہ
پندرہ روز کا گذرا کہ مقام گورکہپور محلہ بالنواڑہ مین ایک
باغ انبہ کا کنارہ دریا کی موسومہ باغ کوتوال شہر واقع ہے
پانی کی سبب سے زمین کنارہ باغ کے کٹ گئی اوسمین سے ایک
صندوق نکلا اوسکو جو نکالکر دیکہا تو ایک نعش کفن مین
لپٹی ہوئی تہی رلیش سفید اور رنگ اور سر کے بال مثل
زندون کے معلوم ہوتے تہی کفن بہی نیا معلوم ہوتا تہا کوئی
آثار کہنہ ہونیکا نہین تہا اسکی نکلنی سے بہت سی آدمی شہر
اور قرب و جوار کے دیکہنے کے واسطے فراہم ہوئے
زبانی مردمان مسن اور لوررا عمر والون کے معلوم ہوا کہ
یہہ نعش دو سو برس کی ہی مالک باغ نے اسکو باحتیاط تمام
دوسری جگہہ مدفون کر دیا فقط از اخبار عالم

ڈہاکہ

جام جہان نما کلکتہ نمبر ۸۱ مسطورہ ۱۹ ستمبر مین ایک دوست کے
تحریر سے لکہا ہی کہ مقام ڈہاکہ مین ۳ ستمبر کو شام کو وقت ازبل
سیسل بیڈن صاحب نواب لفٹنٹ گورنر بنگال تشریف
فرما ہوئی دوسری روز اشتہار ملاقات امرا و روسا

و صاحبان انگریز مقام مذکورہ بنگاہ نواب ممدوح سے
جاری ہوا چنانچہ گیارہ بجے دن کے صاحبان انگریز واسطے ملازمت
کے جہاز قیام گاہ نواب ممدوح پر جمع ہوئے صاحبان عالی
عہدہ کے ملاقات معہ اظہار نام و عہدہ مسٹر بکلنڈ صاحب
کمشنر ڈھاکہ نے نواب موصوف سے کرائی باقی صاحبان انگریز
کا صرف سلام ہوا بعدہ تین بجے دن کے روسا و معززان شہر
تشریف لائے اور سب سے جہاز کی چھت پر ایستادہ ہوکر
ملاقات فرمائی اور تھوڑی دیر ہر ایک سے حسب موقع تقریر
اور گفتگو مختصر فرماکر رخصت فرمایا خواجہ عبد الغنی صاحب جو رئیس
اعظم مقام مذکور ہیں اونسے معہ خواجہ احسن اللہ صاحبزادہ اونکے
کے بہت لطف اور قدردانی سے ملاقات خاص فرمائی اور
اندر جہاز کی طلب فرماکر باخلاق تمام اپنے نزدیک بٹھایا
اور نصف گھنٹہ تک مکالمہ فرماتے رہے اس جلسہ میں مسٹر صاحب
کمشنر اور ہر دو خواجہ صاحب ممدوح کے اور کسیکو باریابی
نہ تھی خواجہ صاحب معزی الیہما نے نواب محتشم الیہ کے
جسقدر تکلف اور لطافت سے دعوت کی ہیان اوسکا اس مختصر میں
گنجائش پذیر نہیں ہو سکتا اس روز دس بجے شب کی نواب
لفٹنٹ گورنر معہ لیڈی صاحب و صاحبان سکرٹری و کمشنر واسطے دعوت

خواجہ صاحب کی تشریف فرما ہوئی مقام دعوت کا آلات
شیشہ سے مثل جھاڑ اور فانوس اور ہانڈی اور لمپ وغیرہ
سے نہایت درجہ آراستہ اور دلکش تھا اور دریا سے مقام
دعوت خواجہ صاحب تک جو فاصلہ پانسو قدم کا ہے برابر فرش
قالین اور چاندنیکا بچھا ہوا تھا اور روشنی قنادیل اور کنول وغیرہ
کے عجب بہار افزا تھی بروقت تشریف لانے نواب ممدوح کے
سلامی توپوں کے ادا ہوئی نواب ممدوح اس سامان عشرت
عنوان کو ملاحظہ فرماکر بہت خوش ہوئے اور ناچ گھر میں تشریف
لیگئے وہاں جاکر سب صاحب ناچنے اور گانے میں مشغول ہوئے چنانچہ
نواب لفٹنٹ گورنر میم صاحبہ صاحب جج کی ساتھ اور لیڈی
صاحبہ یعنی میم صاحبہ صاحب لفٹنٹ گورنر ممدوح صاحب کمشنر کی
ساتھ ناچنے لگیں باجہ ہای ارغنون باواز و صدائے گوناگون
بجتے تھے بعد ساڑھے بارہ بجے کے حسب فرمانے خواجہ صاحب کے
نواب ممدوح اور سب صاحب واسطے کھانا کھانے کی مشغول ہوئے
میزوں کے چادریں اور ظروف بہت پر تکلف اور عمدہ تھے
جسکے دیکھنے سے نواب ممدوح اور سب صاحب بہت محظوظ ہوئے
بعد فراغ کھانے کی آتشبازی جو بافراط تمام تیار ہوئی تھی سر ہوئی
اور قریب دو بجے کی نواب ممدوح رخصت ہوئے اور خواجہ صاحب کے

بہت تعریف اور توصیف کرکی فرمایا کہ عنقریب ہم کلکتہ مین خواجہ صاحب سے ملاقات کرینگی فقط ایضاً

امرتسر

بیماری ہیضہ کو اب فضل الہی سے کچھہ تخفیف ہے اور جو حکام کو اسطرف توجہ از حد ہے چنانچہ سب فرقون کے سرغنون کو جمع کرکے حکم دیا ہے کہ سب لوگ ہر روزہ غسل کرین اور کپڑی صاف پہنین اور مکان صاف رکہین بلکہ سفیدی کرادین جسکسیکو مقدور نہو سرکار سے ہو کیجاویگی جسکی بموجب تمام بازار اور مکانات سفید اور صاف ہوتے جاتی ہین اور سب لوگ صاف بہی رہتی ہین اور کپڑی بہی صاف رکہتی ہین اور جو کچہہ کہ تاکید عطارون اور حکیمون کو معالجہ اور دیانت سے تجربکے رکہنی ہین ہوتی ہے علاوہ ازین ہے امید ہے کہ ایسی تدابیر سے بہت آفاقہ ہوگا اور جلد استیصال کلی اس بلای ناگہانی کا ظہور مین آویگا سپاہیان گورہ اکثر بیرونجات مین چلی گئی ہین اور انمین فضل الہی سے ــ تاریخ دوم ستمبر کو حسب تجویز جناب صاحب کمشنر بہادر امرتسر سوای منشی رسک بہاری لال سررشتہ دار کے سب ملازمان محکمہ راجہ تیج سنگہ بہادر مجسٹریٹ ڈسٹرکٹ کی اضلاع لاہور و امرتسر و گوردا سپورہ و سیالکوٹ کو بدلے گئے اور بجای انکی اضلاع مذکورہ سے اور ملازم بہی جاوینگے فقط از اخبار مفید خلایق نمبر ۳۶

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

بذریعہ تحریر ایک عنایت فرمای معلوم ہوا کہ منشی الہی بخش صاحب سوداگر کوہ لنڈہور نے اپنی بہن طمنچہ مارکر قتل کیا اور باعث قتل نفس الیسا دریافت ہوا کہ منشی صاحب مرحوم ایک طوائف کشمیری نی بہن سی نکاح کرلیا تہا چونکہ یہہ قوم راہ راست دور ہی ہے اور انہین کچی و بدنہادی پر مجبول و مفطور من وجہ ہا مابین طوائف مذکورہ اور منشی صاحب مرحوم کی نزاع واقع ہوا اور ہر چند منشی صاحب نے اوس عورت کو طریقہ ناشائستہ سے منع کیا لیکن اوسنی کہنی منشی صاحب کو کان نہ سمجہکر اپنی طریقہ بد کو نچہوڑا آخر کار منشی صاحب نے از نہایت غیرت و حمیت اوسکی افعال قبیحہ پر متنبہ کرکی اپنی ہاتہ مین طمنچہ ہلاک کیا اور بعد مین یہ بہی معلوم ہوا کہ منشی صاحب نے اولا اوس طوائف کو قتل کیا و بعدہ بضرب طمنچہ اپنی بہن کو ہلاک کیا اس واقعہ سخت سی رنج و افسوس کمال عاید حال دوستان صداقت شعار ہوا کہ نہ قلم کو یارای تحریر اور زبان کو قوت تقریر منشی صاحب نے یہ کام اچہا نکیا تہا کہ جسکا یہہ انجام نافرجام ہوا فقط

این ماتم سخت است که گویند جوان مرد

افسوس که نامه جوانی طی شد ؛ وین تازه بهار زندگانی طی شد

آن حرف طرب که نام آن بود دل بود ؛ خود هیچ ندانیم که کی آمد کی شد

ہیہات ہیہات جبکہ یہ جانکاہ خبر وحشت اثر انتقال عنایتخان
نائب نامدار انجمن خلف رشید لعل خان صاحب سوداگر
احباب مطبع اور راقم اخبار نے سنی ہے تا ایندم آہ و نالہ
و بیقراری ہے بوقوع اس واقعہ جانکاہ ہوش ربا غم افزا کے
جملہ احباب اور ہواخواہان کے دلپر رنج و اندوہ و قلق و اضطراب
طاری ہے واویلا وا مصیبتا یہ کیا سخت واقعہ ناگزیر ہے نہ قلم کو
طاقت تحریر و نہ زبان کو حوصلہ تقریر ہے فریاد که

یارای سخن نیست زبان را ؛ بربست غم و غصه ره نطق و بیان را

ہی ہی اس چرخ ستمگار کجرفتار کے رفتار ناہموار سے کیسے کیسے
صدمہ اوٹہانے پڑتے ہین اس کمبخت کی اطوار ناہنجار سے انسان
ضعیف البنیان کو حالات نادیدنی و واقعات ناشنیدنی
بمجبوری سننے پڑتے ہین اسکی جفا اور ستم کا بیان [illegible] ہے
صداقت اسکی احوال گذشتگان سے عیان ہے

دارا و سکندر و جم و کسری کے ؛ رفتند ازین جہان گذران یک یک

ایسی حالات مین انسان خستہ مجبور لاچار ہی بہرحال رضای حق
مقدم اور جزع و فزع اسکا محض بیکار ہے بس ہمکو اور
جملہ وابستگان اور احباب خان مرحوم کو چاہی کہ بمضمون آیہ کریمہ
إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ کی صبر و شکیبائی
اختیار کرین اور ہمیشہ بحق خان مغفور استدعای مغفرت
و بحق پس ماندگان دعاء مزید عمر و دولت بجناب غفار کرین فقط

نئی شق

قصبہ منگلور کہ رڑکی سے فاصلہ پانچ کوس پر ہے وہان کی خبر ہے
اور بیان کنندہ معتبر ہے کہ وہان ایک شخص مسلمان کے یہان اول
ایک لڑکا پیدا ہوا اور اوسکی ایک روز بعد ایک لڑکی
مردہ ناقص الخلقت پیدا ہوئی کہ جسکی ایک شق مثل مولود صحیح سالم کے
آنکھہ کان نصف ناک ہاتھہ پاؤن سب موجود تہی اور دوسری
شق مین ہاتھہ پاؤن آنکھہ ناک کچھہ نہ تہا اوسکی صورت
دیکھنی والے کہتی ہین کہ اوسکی شکل سے ایسا معلوم ہوتا تہا
کہ یہ لڑکی ہے فقط

جواب

صاحب مہتمم انجمن ہند نسبت خبر ہما کی استفسار فرماتے
ہین کہ حال اس خبر کا مفصل لکہنا چاہی حسب الارشاد اونکی
گذارش کیا جاتا ہی کہ اس خبر کو ہمنی صحیفہ برق خاطف نمبر ۹ کی
مورخہ ۲۷ اگست سی بلاتصرف نقل لیا تہی اور صاحب برق خاطف
نے خبر مذکور کو بحوالہ رنگون ٹائمس درج صحیفہ فرمایا تہا

اور زیادہ تحقیق و تفصیل اس خبر کی راقم کو معلوم نہین
کہ عرض کرتا اور صاحب ممدوح الملاح نے عنوان اس خبر کا بلفظ قرار
تحریر فرماکر ایک جملہ زیادہ کہ صاحب اسسٹنٹ سکرٹری ماوس
بے ادائی قرض ساہوکاران ایک جہاز پر سوار ہوکر بہاگ
گئے یہ جملہ اصل عبارت اخبار برق خاطف اور نیز منظہر العجایب
سے زیادہ ہے یہ شاید کسی اور اخبار سے لکہا ہوگا لہذا
عبارت برق خاطف مکرر انظر التصدیق درج ہوتے ہے فقط

نقل

رنگون ٹایمس ایک انگریزی اخبار کی تحریر ہی کہ ملک برما کے
مارت مان سرحد پر لفٹنٹ نال لڈ اور اسکی ہمراہی کی آدمیون
کو لوٹ کر وہان سے ڈاکہ زنون نے جان سے مار ڈالا تہا تو
اس کے عوض مین انجلیہ کے گورنر کو برما کے سرکار نے ہلاک کیا فقط

جلسہ سعید ذکر فرقان مجید

رای فیض پیرائی ناظرین پرچہ ہذا پر واضح ہو کہ جو صحیفہ
اخبار منظہر العجایب مین اشتہار حافظ قران مجید امامیہ
مذہب کا درج ہوا تہا اور ہنوز ہوتا ہی بموجب اشتہار
مرزا حمید بیگ صاحب ولد مرزا محمد بیگ سہارنپور سے
یہان رڑکی مین تشریف لائی اور مطبع احباب کو
قدوم میمنت لزوم سے رونق و زیب و زینت بخشی
اور تین چار روز تشریف اوری اونکی سے حسب
درخواست مرزا صاحب ممدوح تجویز منعقد ہونے جلسہ
امتحان کے مقرر ہوئے اور بنا بر آگاہی صاحبان ممتحن کے
التماس منہ درجہ ذیل تحریر کیے گئے اور ہر ایک صاحب کے
خدمت مین بہیجے گئے فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت فیضدرجت ممبر صاحبان و حافظ صاحبان مقام رڑکی کے
کمترین سید امراو علی مہتمم مطبع احباب احباب مطبع کے
طرف سی گذارش کرتا ہی کہ اکثر حضرات کو معلوم ہوگا
کہ در نیولا مطبع احباب مین قران مجید فرقان حمید کے چہاپنی
کے تجویز ہی اور احباب مطبع چاہتی ہین کہ اس کا زحیر مین
جسقدر کوشش بلیغ ہونا ممکن ہوا وسقدر کوشش اور جہد
کیجاوی اور حافظ قاعدہ دان منتخب شخص مذہب اثنا عشریہ
اور حنفیہ جمع کیئی جاوین چنانچہ واسطی حافظ مذہب اثنا عشریہ
کے پرچہ منظہر العجایب مین اسکا اشتہار دیا گیا اور
بالفعل تنخواہ حافظ مذکور کی تیس روپیہ ماہواری تقرر ہوی
غرضکہ خدا کی فضل سے یہ شہرت تمام ملک ہندوستان
بلکہ ایران سے توران تک ہوگئی خدا کا شکر ہے
کہ درخواستین بہی حافظان قران مجید مذہب اثنا عشریہ

مطبع مین آئی سنئے بلکہ ایک حافظ مرزا حمید بیگ صاحب
ولد مرزا محمد بیگ صاحب آمامیہ طریقہ کے سہارنپور ہی با امید امداد مہتمم صاحب
مطبع الاحباب اور اہتمام طبع قرآن مجید کی آئے ہین احباب مطبع کو
خدا کے ذات سے امید قوی ہے کہ اور بہت اشخاص حافظ قرآن
شریف اسیطرح اشتہار کا مضمون سنکر مطبع احباب کو رونق
بخشین یہ حافظ سہارنپوری چاہتے ہین کہ بالفعل ہمارا امتحان حسب
طریقہ مروجہ حافظان جلسے مین ہوجاوے بس آپ صاحبون کے
خدمت فیضدرجت مین گذارش ہے کہ از راہ ابذال کرم بندہ نواز
آج بوقت نواخت چہار گھنٹہ روز بمقام مطبع کوٹھی لعل جان صاحب
سوداگر رونق افروز ہو کر امتحان حافظ مذکور کا لین اور جسوقت
دیگر حافظ آوینگی اسیطرح ان کا امتحان ہوگا جسکو اکثر صاحبان
والامکان ممتحن لائق اور فایق وبہ سطہ اہتمام قرآن مجید کے
تجویز فرماوینگی وہ شخص پسند احباب مطبع ہوگا اور جسطرح آج
یہ جلسہ خاص منعقد ہوا ایک جلسہ عام امتحان آخیر تمام حافظون موعود
فریق کا مقرر ہوگا بس وہ روز محک امتحان ہے جو شخص لائق اور
فایق کامل عیار نکلیگا اور معتمد الیہ ہر دو فریق ہوگا وہ شخص ملازم کیا جاوےگا
اور خدا کے فضل سے اسکا طبع کلام اللہ شروع ہوگا اور چونکہ یہ کام دین
کا ہی اور دین کے کامون مین کوشش کرنا حتی الوسع سب کے ذمہ لازم ہے
خصوصاً اُن صاحبون کو جو نجیبات مین مستعد اور کہنی مین اونکو بدرجہ غایت
ایسی امور نجیبات مین توجہ ہوا ہے آپ کو تکلیف دی گئی تاکہ
حضرات کی [illegible] اور توجہ فرمائی سے یہ کار خیر انجام کو پہونچے

دنیا مین نام اور عقبی مین ہر یک صاحب کو ثواب ہو فقط

الملتمس کمترین امراو علی مہتمم مطبع الاحباب

جناب مولوی سید وزیر علی صاحب	جناب مولوی عبد الحق صاحب	جناب حاجی محمد السمیع صاحب
حافظ عبد الحلیم صاحب خلف رشید منشی قادر بخش صاحب	حافظ سید سرفراز علی صاحب عطر فروش	حافظ سید احمد شاہ صاحب
مولوی امراو علی صاحب	حافظ مرزا حمید بیگ صاحب اشخاص امتحان شدہ	

الحمد للہ والمنت کہ بروز چہارشنبہ وقت عصر جلسہ صاحبان ممتحن از راہ بندہ نوازی
و کرم گستری رونق افروز جلسہ ہوئی اور امتحان مرزا حمید بیگ کا شروع
ہوا اول زبانی سوالات مندرجہ ذیل مرزا صاحب سے کیے گئی چنانچہ
مرزا صاحب نے ہر ایک سوال کا جواب برعکس زبانی معلوم کرا اوسوقت
اونکو کیا ہو گیا جو صاحبان ممتحن سوال کرتے تہی اوسکا جواب اپنی طرز
دیتی تہی یعنی یہ کہ جو تم کہتی ہو مجکو منظور نہیں مین یون کلام اللہ پڑھونگا
چنانچہ وہ سوال یہ ہین

سوال اب جہان سے چاہین درمیان یا آخر یا کسی سورہ کے اول رکوع در
رکوع شروع کرکے سنائین فقط

جواب ہم اول سے آخر تک ختم پڑھکر سناوینگی فقط

سوال امتحان کا یہ قاعدہ نہیں ہے جو تم فرماتی ہو اور یہ خاص جلسہ
حسب درخواست تمہاری مقرر ہوا ہے تمکو ایسا جواب دینا نہیں
چاہیئے چنانچہ ہفت منزل مقررہ قرآن شریف کی جو تم چاہو کہیں سے
اسوقت پڑہو فقط

سوال سورہ ہود کی کے رکوع ہین **جواب** بجہی یاد نہین فقط

سوال اسوقت تمہارا امتحان جلسہ خاص مین ہے اگر حسب شرائط مندرجہ اشتہار بالا جلسہ عام مین ہوگا تو کیونکر دیسکو کی جو ہم کہتی ہین وہ تم نہین پڑہتی خیر سورہ مومن ہے کہین سے کچہہ پڑہکی سناؤ

جواب ہان مین پڑہتا ہون فقط

سوال جو یہ تمنی سورہ پڑہی آیا درست سورہ مومن یہی ہے

جواب تامل سے کہا کہ سورہ فصلت پڑہی گئی فقط

بعد اسکے امتحان تحریری کیا گیا اور ایک سوال اونکو تحریری دیا گیا فقط

سوال بریں عبارت قلیل کلام رب الجلیل در عرصہ یکساعت جمیع قواعد تجوید مثل شرح مخارج و قواعد پڑہون و قلقلہ واخفا و اظہار و غنہ و مد آت سرخی و سیاہی و آیۃ بصری و شامی و کوفی و شان نزول و ناسخ و منسوخ و اعراب و رقوف مطلق و یمم و جائز و صلی و لا و وقف النبی و وقف غفران و وقف کفران و سکتہا و معانقہا و اختلاف رسم خط و اختلاف قراء و کمیت ایمہ قرارت ازین جملہ مراتب ہر قدر کہ شما مید انید احباب محفل امتحان را آفرین گر و ثنا خوان خود فرمایند

جواب مین حافظ ہون مجہی یہ قاعدہ نہین معلوم یہ قاعدے قاری بیان کر سکتے ہین ہان مگر اعراب لگا سکتا ہون چنانچہ دو سطر عبارت کلام اللہ شریف پر اعراب لگائی فقط

ایک جگہ تقبل بضم اول تہا اوسکو بالفتح قبل لکہا شاید قاف کا ضم کتبہ زیر ہے میں لکہا گیا ہو فقط

بعد طی ان سب مرحلون کے مرزا حمید بیگ صاحب نے کلام اللہ شریف بطور خود پڑہنا شروع کیا اور جہان جہان متشابہ اور غلطیان ہوتی تہین حافظان حاضرین جلسہ ہنہ ہنہ اور بار بار کرکی اونکو غلطیون اور متشابہون پر متنبہ کرتی جاتی تہی چنانچہ بعد دو چار رکوع کے مرزا صاحب نے قرات تمام کیے اور کچہہ رنجیدہ خاطر سے ہوئی کہ اسی اثنا مین مولوی عبد الحق صاحب حافظ قران مجید نے فرمایا کہ ای برادر ملال کو راہ مدیجی اسقدر عبارت کلام اللہ شریف کی جو تمنی غلطی سے پڑہی تو پڑہی اور اگر متشابہ سے ساتہہ پڑہی تو پڑہی غرض کہ کلام اللہ شریف تمنی تہوڑا بہت پڑہا تو سہی فقط بعد اسکے مرزا صاحب کو یہ اصرار ہوا کہ اس جلسہ مین جنفیہ مذہب کے بہی حافظ موجود ہین منجملہ اونکی حافظ سید احمد شاہ صاحب کہ میری ہموطن اور ہمسبق تہے اونکوا ایک گونہ تعصب بہی ہے اس جلسہ مین انکا امتحان بہی لیا جاوی اور محک امتحان پر جو ہر قابلیت پر کہا جاوے تو بہتر اگرچہ جلسہ خاص و اسطے مرزا حمید بیگ صاحب کے مقرر ہوا تہا اسوقت ہمکو دیگر حافظان مذہب حنفیہ سے غرض نہ تہی مگر خود بپاس خاطر عزیز مرزا حمید بیگ صاحب کے سید احمد شاہ مستعد پڑہنی کلام مجید کی ہوئی اور حسب ایمای بزرای موصوف احمد شاہ نے سورہ شعرا با واز خوش و قرات دلکش پڑہنی شروع کیے اور چونکہ اس سورہ مین نسبت دیگر سورہ ہا متشابہات زیادہ ہین بیشک و شبہ چند جگہہ دیرہوگا اونکو لگا بعد مین مع الخیر جلسہ برخاست ہوا بعد برخاست جلسہ معلوم ہوا کہ اس طرز امتحان سے مرزا حمید بیگ صاحب کبیدہ خاطر ہوئی ہیں شاید اونکو یہ معلوم ہوا ہوگا کہ جو بحیثیہ مظہر العجائب مین حافظ قران مجید کی واسطے اشتہار تیس روپیہ ماہواری اور نصف زادراہ ہمراہ ہے تو اسصورت مین وہان قلم جاری ہے جو کوئی حافظ اندھا لنگڑا لولا اویگا بہرتی ہو جاویگا حضرات ناظرین احباب بطلبگار حافظ قران مجید حافظ صاحبان ہر دو فریق کی خدمت میں التماس

[حاشیہ: … سورہ فصلت پڑہی گئی فقط … [illegible]]

نمبر ۳ — مطبوعه ۲۲ اکتوبر سنه ۱۸۶۲ عیسوی مطابق ۲۴ ربیع الثانی سنه ۱۲۷۹ ہجری روز چہارشنبه — جلد ۱

اشتہار

یه اخبار ہفته مین ایک بار بروز چہارشنبه بمطبع ہذا
طبع ہوتا ہے اور قیمت اسکی معه محصول ڈاک فی سال بارہ روپیه
اور سنه ماہ ایکروپیه اور پیشگی معه محصول ڈاک لعه سال
سے اور مدت ادای پیشگی کی تاریخ پہونچنی اخبار سی
ایک مہینے تک ہے اور بعد اوسکی سالتمام یا ماہوار کے
حساب سے قیمت لیجاویگی پس جس صاحب کو خرید اخبار ہذا منظور ہو تو
بذریعه خط طلب فرماوین یا مطبع کی مضمون کا مرو
ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت چھاپنے ایک آنه فی سطر ہوگی
اور چار سطر سی کم کوئی عبارت نہ چھاپی جاویگی اور جو مضمون واسطے
فائدہ عام کی چھپوایا جاویگا اوسکی اجرت نه لیجاویگی اور ہر
قسم کا کام انگریزی فارسی ناگری چھپتا ہے جو صاحب چھپوانا
کسی کتاب فارسی و ناگری یا دیگر کا ضروری کا چاہین تو بعد
تحریر اطلاع بخشین فقط

اشتہار

پہلی ہمنی ایک اشتہار باطلاع طبع ہونے کتاب
جنتری نایاب مسمی مجموعۃ الحساب درج صحیفہ اخبار مظہر العجائب
کیا تہا چنانچہ اب وہ نسخہ مطبع ہذا مین طیار ہے
جن جن صاحبون کو خریدنا اوسکا منظور ہو تو مبلغ دو روپیہ
چار آنہ قیمت اوسکی منتظم احباب مین بہیجکر طلب فرماوین
فقط اور محصول ذمہ خریدار ہوگا فقط

اشتہار

در بیولا مطبع احباب مین کتاب فیض آفتاب مسمی
بہگت مال تصنیف منشی تلسی رام صاحب سابق سررشتہ دار
کلکٹری ضلع انبالہ کے حسب فرمائش جناب دیوان
رام سرنداس صاحب رئیس لنڈہوڑہ و منشی خوشحال سنگہ
صاحب ضلعدار نہر گنگ و منشی نہال سنگہ صاحب
وغیرہ چند احباب مروت مآب کے چہپنے کو تیاری ہے
اور حسب تجویز احباب بنظر فائدہ عام و فیض رسانی
تمام قیمت بہی اسکی بہت ارزان رکہی گئی ہے تاکہ
ہر ایک شخص اسسے فائدہ اوٹہاوی اور اسکی مطالعہ سے
اپنی دین و دنیا درست بناوی اسواسطے تا اینوقت تخمیناً
دو سو جلد کتاب کی خریداری بفضلہ پیدا ہوگئی ہین احباب
مطبع کو امید ہے بر وقت اشتہار کی اور شایق پیدا ہون
بنا بران یہ اشتہار جہت آگاہی صاحبان شایقین جاری
کیا جاتا ہی کہ جس صاحب والامناقب کو خریداری اسکی
منظور ہو وہ صرف اپنی نام نامی مسمی معہ شرح پتہ و نشان سے
دفتر مطبع مین اطلاع فرماوین اور درخواست خریداری
بہیجکر فہرست خریداران مین اپنا نام لکہوا وین احباب مطبع
پیشگی کسی سے ایک کوڑی طلب نہین کرتی ہین جسوقت
کتاب تیار ہوکر اونکی خدمت مین پہونچیگی فی جلد دو روپیہ
دینی ہونگی اور بعد تیاری کتاب جو کوئی شخص جسکا نام
داخل فہرست ہوگا خریدنا چاہی گا تو فی جلد عہ خرچ کرنے
ہونگی و عہ جلد کی خریدار کیواسطے بشرط درخواست اول اسکا
فی جلد مقرری لیس جس کسیکو خریداری اور درخواست اسکتاب کی
اسکی منظور ہو وہ آخر ماہ نوامبر تک درخواست اپنی ارسال
فرماوین ورنہ بعد مین وہ درخواست نامنظور ہوگی اور خریداران
متفرقات مین اونکا نام لکہا جاویگا اور عہ کی حساب سے
قیمت لیجاوی گی فقط —— بخدمت فیضدرجت جناب
صاحب مہتمم آفتاب عالمتاب آگرہ اور جناب صاحب
مہتمم مفید خلایق آگرہ جناب فضیلت مآب صاحب
مہتمم مالوہ اخبار کی گذارش ہے کہ براہ ابذال کرم
اشتہار ہذا کو اپنی اپنی اخبار کو ہر بار مین ربیب صفحہ
فرماکر مہتمم مطبع اور احباب مطبع کو ممنون و مشکور
عنایات سنئے عنایات کا فرماوین فقط

کابل

صاحب ضمیمہ دہلی گزٹ تحریر فرماتے ہین کہ ۱۱ تاریخ ماہ ستمبر سنہ حال کو ترکستان سی خبر آئی کہ محمد زمان خان حاکم بلخ نے یہ خبر پاکر کہ حاکم شہر خواجگی نی سرکشی کرکی اپنے سردارون کو اوسجگہہ سے نکال دیا اطلاع اس مقدمہ سے بحضور سردار محمد افضل خان کے کی اور گذارش کی کہ کچھہ فوج واسطی تنبیہ اور تادیب باغیان کوتہ اندیش کے روانہ کیجاوے چنانچہ سردار مذکور نے ایک پلٹن اور پانسو سوار معہ دو توپ اوسطرف کو روانہ کئے اور محمد زمان خان کو ہدایت کی کہ تم غلام محمد خان بارکزئی کو وہان کا حاکم مقرر کرکے فوج بھیجنی بر حسب الایمائی خان مذکور کوچ کرکی اسقدر سرکوبی مفسدون کی عمل مین لائی کہ وہ مجبور ہوکر وہان سی بھاگ گئی اور میمنہ مین پناہ گیر ہوئے فقط

۱۲ ستمبر کو جسوقت سردار محمد علی خان دربار مین تھی سردار شیر علیخان کا مراسلہ ہرات سی آیا اوسمین لکھا تھا کہ امیر صاحب کا یہ حکم ہی کہ محمد علی خان حاکم کابل دو ہزار قزلباش سوار نوکر رکھکر جتنا جلد ممکن ہو اونکو ہرات کی جانب روانہ کری بر طبق اسکی حاکم مذکور ہمراہی میرزا محمد خان و محمد عمر خان علی آباد کو تشریف لیگئی اور مرزا امیر خان برادر غلام حسینخان کو طلب کی امیر صاحب کے حکم سی مطلع کیا جواب اسکی میرزا مذکور نی کہا کہ جو کچھہ میری قوم کی آدمی پیشہ سپاہ گری تھی وہ سب ہرات کو امیر صاحب کے ساتھ گئی اور فوج میری پاس قابل بھیجنی ہرات کی نہین ہے دو تین سردار اور جو وہان موجود تھی اون سی پوچھا کہ تم کچھہ فوج دی سکتی ہو اونہون نے عرض کی کہ ہمکو امیر صاحب کے حکم کی بجا آوری سی انحراف نہین ہے ہم پانچ دن مین پانچہزار آدمی جمع کر سکتی ہین مگر شرط اوسمین یہہ ہے کہ یا تو مہری فرمان امیر صاحب کا یا غلام حسن خان و حبیب اللہ خان ولد شیر خان کا نقعہ ہماری نام صادر ہو محمد علیخان نے یہ سنکر حکم دیا کہ بمقدمہ جواب ان سردارون کی ایک خط موسومہ سردار شیر علی خان کے لکھا جاوے فقط

۱۳ ستمبر کو کچھہ لوہانی کی سوداگر حاکم کابل کے پاس آنکر مستغیث ہوی کہ ہماری سات سو شتر ملک محمد خان غزنوی نی اس بہانہ سی کہ امیر صاحب کی کمپو مین ادہر سے لدکر جاینگی پکڑ لئی ہین لہذا امید وار ہین کہ اونکی واگذاشت کرنیکا حکم حضور سی صادر ہو کیونکہ ہمارا سب اسباب شکر اور قطعہ اوازمین پڑا ہوا ہے اسپر مرزا عبد الحسین خان نے حاکم سی کہا کہ میری پاس ابہی ایک مراسلہ ملک محمد خان کا آیا ہی اوسمین لکہا ہی کہ مینی پانسو اونٹہ واسطی کار سرکار پکڑی ہین سردار محمد علی خان نے یہ بات سنکر سوداگرون سے کہا کہ جو تمہاری اونٹونکا کرایہ واجبی ہوگا وہ تمکو ملیگا اور والپس آنی بر قندہار سی تمہاری اونٹہ تمکو حوالہ کردئی جاینگی فقط ــــ ۱۵ ستمبر کو ہرات سی خبر آئی کہ سردار جلال الدین ایران سی امیر صاحب کی کمپو مین داخل ہوئے

اور ایک ایران کا شاہزادہ معہ دو ہزار سوار اور ایک
پلٹن پیادگان و دو توپ کی ہرات کو آتا ہی جسوقت
سردار جلال الدین نے امیر صاحب کے کیمپ کی جانب کوچ کیا تھا
اوسوقت شاہزادہ معہ فوج ہرات سی سات کوس کے فاصلہ
پر مقیم تھا اور سردار جلال الدین کا بیان ہی کہ مین مشہد مین تھا
جسوقت یہ شاہزادہ طہران سے ہرات کو جاتا تھا
اور راستہ مین شاہزادہ نی مجھسی کہا تھا کہ میری پاس ملک کی فرمان
اور عطیہ واسطی سرداران مقامات مختلفہ قرب و جوار ہرات
کے موجود ہین اور اوسنی یہ بھی کہا تھا کہ مجھی شاہ ایران
کا حکم ہے کہ جسطرح انگریزی وکیل امیر دوست محمد خان
والے کابل کی دربار مین رہتا ہی اسیطرح سی تم بھی سلطان
احمد جان کے دربار مین بطریق وکیل حاضر رہو اور شاہ ایران
نے سرداران ہزارا چار آیماق و دیگر مقامات کو تنبیہ
لکھی ہی کہ تم سردار سلطان احمد جان سی دوستی رکھو یعنی جو
سردار سلطان احمد جان کی دوست ہین وہ میرے بھی دوست
ہین اور جو اوسکی دشمن ہین وہ خاص میری دشمن ہین یہ
سنکر امیر صاحب نے سردار جلال الدین کیطرف دیکھا
اور کہا کہ تم اوس شاہزادہ کو پھسلا کر میری کیمپ مین کیون
نہ لی آئی بجواب اسکی اونہون نے عرض کیا کہ مینی تو اوس
شاہزادہ سی بہت کچھہ کہا تھا مگر اوسنی یہی عذر پیش کیا
کہ مجھی شاہ کی اجازت کسی اور دربار مین جانیکی واسطی نہین ہی
اور ایک ہرات کی مراسلہ سی یہ بھی دریافت ہوا ہی کہ
مین جب ایک خلوت ہوئی تھی تو اوسمین شیر علی خان اور
محمد اعظم خان اور غلام محمد خان موجود تھی اوسوقت
سردار جلال الدین نے بڑی دل و دماغ سی امیر صاحب سے
یہ تقریر کی کہ آپکا کونسا دانشمند صاحب زادہ تھا جسکی صلاح سے
آپ نی ہرات پر فوج کشی کی کیا آپ نہین جانتی تھی کہ یہ قلیل فوج
آپ کے جسمین سے بہت سے بھوک کے ماری مری جاتی اور بہتون
کے پاس ثابت ہتیار بھی نہین ہین یہ فوج آپ کے برابر فوج شاہ
ایران یا سلطان روم کی ہو سکتی ہی آپ کو لازم تھا کہ بعد
تسخیر کرنی فرح کا کابل کو لوٹ جاتی یہ سنکر غلام محمد خان
نے بھی رای اس سردار کی پسند کی اور جلال الدین نے پہلے
امیر صاحب سی کہا کہ آپ سلطان احمد جان سی صلح کر لین اور
کفیل اسکا مین ہو جاؤن گا یہ سنکر امیر صاحب نی کہا کہ جیسا تمہارا
جی مین آوی ویسا کرو مگر جتنا جلد ممکن ہو جب جا یہ کام ہو جانا
سردار شیر علی خان نے اپنی لڑکی سردار محمد علی خان کو
کہ جب سی سردار جلال الدین خان فارس سی امیر صاحب کی
مین آئی ہین شبانہ روز محمد اعظم خان کی پاس رہتی ہین فقط
۱۶ ستمبر کو امیر صاحب کا ایک مراسلہ اور ایک سردار
شیر علی خان کا بنام سردار محمد علی خان حاکم کابل کے

صادر ہوا کہ کسی آدمی کو واسطے خریدنے ہاتیون کی جانب پشاور روانہ کرو چنانچہ حسب الحکم حاکم مذکور نے حلیم خان کوتوال کو اوسطرف روانہ کیا فقط — ۷ ارستمبر کو میر محب علی حاکم اکا و لنگ کا خط بدین مضمون آیا کہ اس علاقہ مین سب زمینداروں نے زر مالگذاری ادا کیا مگر رعایای وہ زئی اوسکی داخل کرنی مین صاف انکار کرتی ہے چنانچہ اوسکی تنبیہ اور تادیب کے واسطے کچھ فوج کابل سے روانہ ہوئی اوسی تاریخ کو باشندگان غورنبد نے بابت بدسلوکی کرنی اپنی حاکم کی شکایت کی تہی سو اوسکی جگہہ کابل کی حاکم نے غلام علی خان کے لڑکی کو مقرر کردیا فقط — ۸ ارستمبر کو ہرات کی خط آنی سی معلوم ہوا کہ امیر صاحب نے دو یا تین بار خط خانگی سلطان احمد خان کی پاس بہیجی اور اونمین لکہا کہ تم ہماری لہو مین آنکر ادای رسم تسلیمات کرو پہر ہم یہانسی قندہار کو مراجعت کرینگی اسکا جواب سلطان احمد جان نے ناصواب لکہا اور کہا کہ سوای سردار جلال الدین خان کے اور کسی پر بہی اعتبار نہین اگر امیر صاحب اونکو یہان بہیجدین تو سب باتین ٹہیک ہو جائین اول تو امیر صاحب اس بات پر راضی نہوئی اسوجہ سی کہ سردار جلال الدین خان کا ہرات مین بہیجنا گویا اونکو اپنی ہاتہہ سی کہوتا ہی مگر بعدہ محمد اعظم خان اور غلام محمد خان اور حافظ جی کے کہنی سی ایک شب کو اس مضمون کا ایک مراسلہ سلطان احمد جان کو لکہا گیا کہ تمکو خوب معلوم ہے کہ سب میری فرزند جلال الدین سے برخلاف ہین اور ایکمدت دراز کی بعد ایران سی واپس آیا ہے اگر تمکو اسکا پاس رکہنا منظور ہے تو میری لہو مین آؤ اور اپنی ساتہہ ہرات کو لیجاؤ اوسکی جواب مین سلطان احمد جان نے لکہا کہ اگر آپ کے فرزند ارجمند سردار جلال الدین خان و فتح محمد خان سے رسم اتحاد نہین رکہتی تو آپ دونون کو میری پاس بہیجدیجئی مین یہان کی حکومت اونکی سپرد کردون گا اور آپ طہران کو چلا جاؤن گا اور یہ آپ بار بار لہو مین آنی کی واسطی جو لکہتی ہین سو غلط ہی مجہکو آپ کی باتونکا یقین نہین یہ مضمون پڑہکر امیر صاحب سلطان احمد جان پر بہت خفا ہوی اور اب اونسی قطع رسل رسایل کیا جاتی ہین فقط

از آفتاب عالمتاب بہوپال

انگلشمین اخبار کی تحریر سی دریافت ہوا کہ بہوپال کی علاقہ مین کچہہ مفسدین نے بہت سر شورش اوٹہا رکہا ہی متصل آبادی کی کئی ایک مواضعات پر دو حملہ اور ہوی اور اون بستیون کو لوٹ کر اون وا ٹرکون جنہون نے اونمین آگ لگادی جائی تدارک اسکا جلد عمل مین آوی فقط ایضاً

کمانڈر انچیف

انگلشمین کو معلوم ہوا کہ جناب فیضمآب کمانڈر انچیف

صاحب بہادر اخیر ہفتہ ماہ اکتوبر سنہ الیہ مین شملہ
سے نہضت فرما ہونگی اور بعد دورہ کرنے اضلاع متوسط
ہند کے لکھنو کو مراجعت فرماوینگی اسجگہہ اونکا کیمپ ایک
یا دو ہفتہ مقیم رہیگا اور پھر وہان سے نصف ماہ جنوری
سنہ ۶۳ عیسوی مین واسطی حصول ملاقات فرحت ایات
جناب امیر کبیر نواب گورنر جنرل بہادر کی مقام آگرہ تشریف
لیجاوینگی پھر دونون صاحبان محتشم الیہ [illegible]
شملہ کو تشریف لیجاوینگی اور تا انقضای موسم گرما اپنے
قدوم میمنت لزوم سی اوس جگہہ کو زیب و زینت بخشین گی فقط الفضا

خاندلا

سنتی ہین کہ جناب مستطاب معلی القاب گورنر جنرل
صاحب بہادر تا نصف ماہ اکتوبر یہان رونق افروز رہینگی
بعدہ اسجگہہ سے نہضت فرما کر ایک مہینا مہابلیشر
مین رہینگے — جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کے
طبیعت پہلی علیل تہی اب اونکو صحت ہی — ۹۵ رجمنٹ
واسطی روانگی حیدرآباد سندہ اور عدن کی تیاریان
اپنی کر رہی ہے مگر ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جبتک
جو تہی رجمنٹ شاہی کرانچی سے اسکی معاوضہ کو نہ آوے گی
وہ یہان سی روانہ نہ ہوگی — مصیبت زدگان لنکاشایر
کا چندہ اب دو لاکہہ سے زیادہ یہان تجویز ہو گیا ہی
اگر سب صاحبون نے روپیہ ادا کر دیا ہوگا تو یقین ہے
کہ وہ اج کی تاریخ ولایت کو روانہ ہو گیا ہوگا فقط الفضا

گورنر جنرل

ہرکارہ اخبار سی دریافت ہوا کہ ماہ فروری سنہ ۶۳ ع
کے پہلی ہفتہ مین جناب امیر کبیر نواب گورنر جنرل بہادر
کا کیمپ بمقام آگرہ یا اوسکی کسی مقام قرب و جوار مین تیار
ہوگا اس کیمپ مین ۳ پلٹن رفل برگیڈ بریلی کی اور ایک
حصہ دوسرے ڈریگون گارڈ کانپور کا اور ایک باتری
دوسری شاہی برگیڈ اسپی گولا انداز کے اور ایک رجمنٹ
پیادگان ہندوستانی مرار کی اور دسوان بنگال رسالہ بریلی
کا ہوگا اور صاحب محتشم الیہ آگرہ مین داخل ہوکر ہمراہ
اپنی کیمپ کے متہرا و دہلی و میرٹھ اور رورکی و انبالہ
و کالکا ہوتی ہوئی شملہ کو تشریف لیجاوینگے فقط الفضا

لیڈی فریر صاحب بہادر

بمبئی گزٹ سی نقل ہے کہ چند روز گذری جناب لیڈی فریر صاحب
بہادر ایک رانی کی ملاقات کی واسطی کہ جو دیرینوا شہر
پونا مین مقیم ہین تشریف لیگئین اوسوقت ایک جوان عورت
ہندوستانی کہ جو علم انگریزی اور دیسی سے واقفیت
رکہتی تہی جناب موصوفہ کی ہمراہ رکاب تہی بہت دیر تک
رانی صاحبہ و لیڈی صاحبہ مین کلمات شوقیہ ہوتی رہی اور
طرفین کو باہم ملاقات ہونی سی کمال خوشی ہوئی صاحب خبر
لکہتی ہین کہ یہ طریقہ پیدا کرنی اتحاد و موانست کا باہم مستورات
ہندوستانی اور انگریزی کے بہت خوب اور خوشنما
اسلوب ہی اور اگر اسیطرح چند روز جاری رہا تو اسمین
کسیطرح کا شک نہین کہ نتیجہ نیک دیگا فقط الفضا

ضلع پورنیا

انگلشمین اخبار سے دریافت ہوا ہے کہ بباعث زیادتی
اور کثرت بارش کے جو کئی روز وہان علی الاتصال
ہوئی تمام ضلع پورنیا کا غرق آب ہو گیا دریا کا پانی
اپنی کناری کی حد سے گذر گیا اور تمام شہر اور دیہات
اسکی سبب سی تختہ آب ہو گئی اور بعض بعض جگہہ تو اس طغیانی
کے سبب جہہ جہہ اور اٹھہ اٹھہ فٹ پانی اونچا چڑھ گیا
اب لوگون کو یہ اندیشہ ہی کہ جسوقت یہ سیلاب کم ہوگا
تو جابجا پانی مین تعفن پیدا ہو جاویگی پس عجب نہین کہ کسی
وبا کے بہی زیادتی ہو جاوے فقط از اخبار مفید خلائق

ملازمان غیر متعہد سرکاری کے لیے تجویز ترقی

سلطان الاخبار سے واضح ہوا کہ بالفعل مسٹر اڈین صاحب
قایم مقام سکرتری گورنمنٹ بنگالہ نے جناب نواب
لفٹنٹ گورنر بہادر کے حضور مین ایک عرضی بملازمان
غیر متعہد کے اضافہ تنخواہ و ترقی مراتب کے درخواست
مین بہیجی ہے کہ مسٹر صاحب موصوف کے رای عدل اقتضا
اس امر کو مقتضی ہوئی کہ منصف و صدر اعلی دیوانی
مثل عہدہ داران متعہد کی مقدمات دیوانی فیصل فرماتے
ہین اور سرکاری کام کی انجام دہی مین نہایت جانفشانی
بجالاتے ہین باوجود اسکی منصفون کی تنخواہ ابتدا مین
سو روپیہ سے زیادہ نہین ہوئی اور جب ترقی ہوئی
اور کسی خوشنصیب کی قسمت مسند صدر امینی اعلی پر پہنچے گئے
تو چہہ سات سو روپیہ سے زیادہ تنخواہ نہین ہوتی
غیر متعہد نوکرون کے یہ بہت بڑی تنخواہ ہے
حالانکہ صاحبان جج اضلاع کی تنخواہ اس سے جو چند
زیادہ ہوتی ہی اسلئی مناسب ہی کہ منصفون کی تنخواہ
ابتدا مین دو سو روپیہ مقرر ہو اور امید ترقی کی رہے اور
صدر امینون کے دو درجہ ٹہرای جائین نمبر دوم کے
تنخواہ تین سو روپے اور نمبر اول کے تنخواہ چار سو روپے
قرار پائین اور صدر امین اعلی کی تین درجہ ہون نمبر سوم
کے تنخواہ چہہ سو روپے اور نمبر دوم سات سو صدر اعلی
کو جو عدالت خفیفہ کا جج مقرر ہوتا ہی ایک ہزار روپے تنخواہ
اور نمبر اول کے صدر اعلی کی ایک ہزار پانسو روپے
کے تنخواہ مقرر ہو اور خطاب اونکا جوائنٹ ڈسٹرکٹ
جج ٹہرایا جای بعد اسکی اگر وہ لوگ بہت چستی اور چالاکی
اور امانت اور دیانت سی امور سرکاری کا انجام دینگے
تو اغلب ہے کہ ہائی کورٹ کی عہدہ ججی پر بہی مامور ہوکے
پانچ ہزار روپیہ کے تنخواہ پائینگے فقط

اہالی سوپریم کونسل آف انڈیا کو بہی منصفون کے محنت و
جانفشانی اور قلت تنخواہ کا حال معلوم ہوا اہالی موصوف کو
بہی اس محنت پر مشاہرہ بہت کم نظر آیا صاحب اخبار ہند
ٹیریٹ اپنی رای مین لکہتی ہین کہ ہم لوگون کو امید قوی ہے
کہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر و مسٹر اڈین صاحب کی رای
صواب آرا کو قرین اجابت فرمائین اور جناب حشمت
مآب نواب گورنر جنرل بہادر بہی منظور فرماکی منصفون کو
پایہ ترقی پر پہنچاوین فقط از اخبار شعلہ طور نمبر ۴۲
مطبوعہ ۱۴ اکتوبر سنہ ۶۲ عیسوی

ایجاد

اوسی اخبار مین ہندو پیٹریٹ سی لکہا ہے کہ امریکا مین
ایک چہاپہ کی کل ایسی ایجاد کی گئی کہ اوسمین حروف جوڑنے
کے ضرورت نہین کمپازیٹر اور کمپوزر کی حاجت نہین
چند منٹ مین ہزار ہا فرد ین چہاپ لیتی ہین گہڑی دو گہڑی
مین اوسیوقت کی خبر ہزار ہا کاغذ چہاپ کے بانٹ دیتی ہین کہتے
ہین کہ مقام نیو یارک کے وقایع نگارون کو اس سے
کل سے بہت فائدہ ہوا فقط ایضاً فقط ——

صنعت

صاحب مہتمم دوربین ترجس ترلیس اخبار سی تحریر فرماتی
ہین کہ ایک صاحب انگریز مسمی دلارم صاحب نے نواح ملک
جرمن مین اپنی عقل اور دانش سے ایک گہوڑا لکڑی کا
بنایا ہے اوسپر سوار ہو کر جسطرف چاہو چلتا ہے اس نقلی
گہوڑی اور اصلی گہوڑی مین ذرا بہی فرق نہین ہے بجز اسکی
کہ اصلی گہوڑا دانہ اور گہاس کہاتا ہی یہ کچہہ نہین کہاتا ہے ایضاً

گستاخی کی نگاہ

۲۵ دسمبر کی دہلی گزٹ مین ایک صاحب اس بات کے
بڑی شکایت کرتی ہین کہ ہماری سفید چہرہ پر ایک مسلمان
صدر الصدور نے مسند حکومت پر بیٹہہ کر گستاخانہ نگاہ کی
اوسوقت صرف ہم ہی نہ تہی بلکہ ایک اور صاحب ہم قوم
ہماری ہمراہ تہی صدر الصدور نے یہ تصور کیا کہ یہ صاحب
تو بسہے رجسٹری کے فیس دینے آیا ہے

ایسی بڑی جرم پر اسقدر خفیف شکایت کرتی ہین صاحب
موصوف لکہتی ہین کہ ہمکو قانون کی پابندی ضرور تہی
ورنہ اوسیوقت اوس مجرم کو کرسی سے گرا کر لاتون سی خوب
زد و کوب کرتا اور ہم انگریزون سے اسقدر برداشت نہو سکیگی
آخرکار کسی روز انجام اسکا برا ہوگا فقط ایضاً ——

خبر نہایت عجیب نہایت غریب

صاحب مہتمم قاسم الاخبار اپنی ایک مراسلہ نگار مقام
مدراس کے تحریر سے خبر کلکتہ زیب رقم فرماتی ہین کہ بنگالہ کی ملک
مین ایک مقام صبرا تہنہ نامی بہت مشہور ہے وہان کا یہہ مذکور ہے
کہ اس مقام سے بہت متصل ایک موضع ہے جسمین ایکعورت
ایکمرد اور ایک طفل کم سال بود و باش کرتی تہی قضارا مرد
بیمار ہوا اور ایک رات کو قضا کر گیا عورت نی دیکہا کہ رات
بڑی ہے اور ہمسایہ دور ہے مناسب سمجہی کہ اسوقت اطلاع کسی کو
ندون چراغ مین تیل کو زیادہ کر کے طفل سو گئی جب نصف شب
گیا ابہی ایک شخص دروازہ پر آیا اور پکارا عورت نی پوچہا
کون ہے کہا تمہاری جان مین ہون سنا ہی کہ ماموں جان گذر گئے
اسلئی آیا ہون حقیقة مرد مذکور کا ایک ہمشیرہ زادہ تہوڑے
فاصلہ پر رہا کرتا تہا سو گمان مراتبی ہوا عورت نی دروازہ
کہولا وہ گہر مین آیا بکمال طمانیت کی کلمہ کہی جس سی اوس تنہا
عورت کو سہارا ساتہی کا ملگیا سو وہ بہر ہوا اوسکا گری
سند بخت خفتہ سو گئی پہر کچہہ عرصہ کی بعد آنکہہ کہول کے
دیکہا تو کیا ہے چراغ بجہا ہوا ہے گہر مین اندہیرا پڑا ہوا ہے

نعش کے قریب آواز ہڈیاں چبانے کی آ رہی ہے
کلیجہ مین دہک سی وحشت ہوی ہاتھہ دراز کر کی نعش کو
دیکھا تو ایک ٹانگ مردی کی کہا گیا ہی عورت نے دل کہے
ہمشیرہ زادہ مردہ خوار کو پکاری اوسنی جواب بآواز
مہیب یہہ دیا کہ سو رہ مین تیری پاسبانی کرتا ہون پہر جو دیکھا
تو آواز گوشت مردہ چبانی کی گوش زد ہو رہی ہی ناچار بہت
گہبرائی چاہا کہ پہر چراغ کو روشن کری مگر اسی آواز کرنی والے
نے جو جسنی سابق کہا تہا بہت ڈرایا عورت نی براہ ہمت
و شجاعت آہستہ آہستہ قریب دروازہ پہنچکر کہولا اور باہر آ
اہل ہمسایہ کو حال سی مطلع کیا تو سات آٹہہ آدمی فراہم ہو کے
دروازہ مکان پر آئی اور دستک دی اندر سی بلی کی صدا
میاؤن میاؤن آنی لگی سب لوگ گہبرا کی بہاگ گئی آخر
پندرہ سولہ آدمی معہ چوکیدار موضع مشعلین وغیرہ لی ہوئے
مکان پر آئی پہلی تو دروازہ کو توڑا اور چوکیدار کو کہ موت
اسکی سر پر سوار تہی داخل مکان کیا خود ایک عرصہ قلیل کے
بعد مکان مین آئی تو یہ دیکھا کہ نہ وہ چوکیدار ہے نہ لاش
مردہ ہے عورت نی گہبرا کی تلاش لڑکی کی کی تو فقط دو سر کبیر
پڑا ہوا پایا اور سر کا پتا نہین جب عالم بحکمہ نور مسند گردون
پر بیٹہا یعنی آفتاب طلوع ہوا حکام کو اطلاع ہوی صاحب
ڈپٹی مجسٹریٹ موقع واردات پر تشریف لائی واقع دریافت
کیا تو واقعی پایا مگر حیرت یہ ہی کہ ساتہہ لاش کے چوکیدار
اور سر طفل کو لیجانی مین کیا مصلحت تہی اور وہ ہمشیرہ زادہ
کون تہا اور یہہ مردہ خوار کیا بلا تہی ـــ اس خبر کی تصدیق
مین سر مو کلام نہین کہ اسکی صداقت معقول لوگ سی متواتر
و متوالی پہنچگئی ہے سوای خطوط ما ننے گجے صبر نا تہہ سنی کہے
جہان شہزادگان جسو ریہ رہا کرتی ہین بتواتر تحریرات اس
مہیب واقعہ کے آگئی ہین ـــ اور صاحب خبر لکہتی ہین
کہ بعض ناظرین اس خبر پر بالکل اعتماد نکرینگی اس لئی ہم
لکہتی ہین کہ یہ سب مقدمات شیاطین و جنات ہین چنانچہ
تذکرہ کلزار اعظم مین الجدی کا حال لکہتا ہی اسکی
دیکہنی سے ایسی واقعات کا واقع ہونا خوب ذہن نشین ہو جائیگا
اسلئی یہان وہ کیفیت نہ لکہی کہ بہت طول ہے اور واقع
بہی بارنیہ ہے فقط از قاسم الاخبار نمبر ۱۶

چین

صاحب اخبار عالم بحوالہ نور الابصار رقمطراز ہین کہ چین کے
ملک مین فساد و بغاوت بدرجہ نہایت شروع ہے
حقیقت حال اسکی یہ ہی کہ پدرو و انگ نام کا سردار
جو خاندان مین سی ہی از روی استحقاق اپنی بزرگون کے
دعویدار ملک ملک چین کا ہوا ہی اسکی ایک بزرگ
کو چیالو انگ نی مقام ٹامکین کے تخت سی اوتار کر
اپنا تسلط کر لیا تہہ سردار پدرو و انگ ایک بادری ملک

کہ ۲۵ تاریخ ماہ گذشتہ کو ایک زمیندار مسمی فضل ساکن
رکھوری کی جورو باجرہ کی کہیت کی نگہبانی کر رہی تہی اتفاقاً
ایک سانپ اوسکی پستان یعنی چھاتی پر لپٹ گیا عورت
چالاک بیباک تہی فوراً اوسکا سر اپنے ہاتہ سے مضبوط پکڑ لیا اور
عرصہ تین گہنٹہ تک اوسکا دم بند کر رکھا بعد اوسکے اوسکا
خاوند آیا ماجرا دیکہتے ہی سانپ کہسک جاے اور اوسکا
سر کو دبایا کہہ سنایا اوسکی خاوند نے بڑی حکمت
اوسکی پستان سے اوتاری مگر خدا کی قدرت کو نہ سمجہی کہ سانپ
نے چھوٹتے ہی اوس مرد کو ایسا ڈنک مارا کہ اوسیوقت
طایر روح اوسکا قالب عنصری سے پرواز کر گیا اور عورت
صحیح سلامت رہی فقط ایضاً

دیبی سنگہ بلوائی

صاحب کشف الاخبار بحوالہ فرینڈ آف انڈیا تحریر فرماتی
ہین کہ پولس سرکاری کا لشکر بلٹ پور کا ... ہے
نیت زنا بور کرنی بلوائیان ستم کی ابتدا سے مشہور
ہے اور صاحب سردار مفسدین جو گذشتہ ایام بلوے
پیشتر خونریزی کی کام کرتی تہی پہانسی کی سزا وار ہوا
پر سردار اسکا قرار ہوا اور ایک دوسرا بہی نامور سردار
بلوائی شامت اعمال سے گرفتار ہوا اور اگر ملک حیدرآباد
دکہن کی علاقون کی تلاشی کرنی مین جستجو کیجاوی تو
بہت سی سرداران بلوائی گرفتار ہووین کتنون کا پتا
ملجا وے مقام بلٹ پور کے جنگل اور پہاڑون مین
پناہ گزین ہونیوالے مشہور سردار بلوائی دیبی سنگہ کے
اوپر ڈپٹی پولیس کے سپرنٹنڈنٹ کپتان نے تاریخ ۲۲ اگست
کو ایکبارگی حالت ناگہانی مین حملہ کیا تہا کہتی مین کہ دو روز
کے پیشتر سے کپتان موصوف اپنی آدمیون کے ساتہ لیکر ادہر کی جہاڑیون
مین پوشیدہ ہوکر رہا تہا تب اوسکو جاسوسون نے خبر پہنچائی
کہ مقام گونا اور چہتار کی یا ان کے پہاڑی اور جنگلون کی
جہاڑی مین مفسد مذکور نے قیام کیا ہی سمجہ کے سپرنٹنڈنٹ
کپتان مذکور قوم سکہ رسالہ کی چند دس نفر چنیدہ سوار اپنی ساتہ
لیکر راتہ اوسیوقت روانہ ہوا ندی نالہ جنگل جہاڑی پہاڑ وغیرہ
سب طی کرتا ہوا پوچہتا پہلے اول دشمن کی مقام
قیام کی قریب یکبارگی آفت ناگہانی کی مثال جا پہنچا اس جگہ
بلوائی مخالف کا ایک آدمی بطریق نگہبانی پہرہ دی رہا تہا
اسکو کپتان نے فی الفور بضرب بندوق خود کی زمین پر گرا دیا
اور کمال ہوشیاری اور چالاکی کی ساتہ وہان سی دہاوا کر کی
آگے بڑہا وہان بہی دو آدمیون سے ملاقات ہوئی جو کہ
دو بدو ملاقات ہوئی دلیری کا ڈہنگ دکہایا اور ہوشیاری
جو رنگ بنایا اسکی بعد اپنی سکہہ سوارون کو بہ تدبیر شایستہ
کے آمادہ کرکی حملہ بیباکانہ کیا اوسوقت سکہون نے بہی
اپنی نوکری کا کام بہت مردانہ کیا طرفین سی مقابلہ ہوا
بند صدائی دار وگیر ہوئی نوبت بہ نیزہ و شمشیر ہوئی آخر کو

دشمنون کو تاب نہ ائی جان بچانا دشوار ہوا جو دہ
بندرہ آدمیون کو حوالہ قضا کر کی باقی کے جنگل مین
فرار ہوا انکا بہرا ہوا اسباب دلیران سرکاری کی ہاتھہ
آیا عروس فتح نی چہرہ دکہایا مگر افسوس کہ مفسد بدکار
نکل گیا بان بچا کر نکل گیا یہ کام کپتان مذکور نی بڑی جوانمردی
کا کیا کوشش اور جانفشانی مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا
تحسین و افرین کی سزاوار ہوا قابل عنایات سرکار ہوا
مگر تو نا دہندگان اکی جاگیر داردن کو بہت سخت سزا
دنیا چاہئی کیون کہ اونہون نی بلوائیون کو اپنی علاقہ مین
محفوظ رکہا تہا کئی ہفتون تک وہ بدکاران کے جاگیر
مین قیام پذیر رہے اسیہی اہلکاران سرکار کسیطور
سے خبردار نکیا شیوہ خیرخواہی کا اشکار نکیا یہ بات
سراسر طرفداری کی ظاہر ہوتی ہی فقط

خبر مفصل گرفتاری سید ظہور حسن باغی

صاحب اخبار ممدوح تحریر فرماتی ہین کہ ہمی بہت تحقیق خبر با
سے جو سردار رہا اور اسکو پکڑ لائی ہین انہین کے زبانی
سماعت مین ائی ہی کہ یہ سید ظہور حسن باغی ہنگام ہوہ کے
بیشتر ملک لکہنو مین متوفی کی راجہ کا ملازم بڑی اعتبار
تہا اسکی طرف سی علاقہ محمدی مین صاحب صدر کی کچہری
مین عہدہ وکالت پر مستعد کار رہتا جبکہ شاہجہانپور
مین غدر ہوا پلٹن سرکاری کے سپاہیان نمک حرام صاحبان
انگریز کو زخمی کیا اور صاحبان شاہجہانپور وہان سے
بہاگ کر محمدی مین آر صاحب کی پاس چلی ائی رات
کے سات بجی پلٹن کی سپاہیون نے صاحبان فراری
مذکور دن اور دوسری محمدی والہ صاحبون کو بہی مقید
کر لیا اور اسی ظہور حسن کی پاس لاکر سپرد کیا کہ تم انکو متوفی
کے راجہ کی پاس بہیجدو راجہ مذکور نے اون کو دیکہکر دم
اور بہی وغیرہ ملاکر بندرہ صاحبون کو سید ظہور الحسن کے
ساتہہ کر کی لکہنو مین بیگم صاحبہ کی پاس روانہ کیا وہان وہ
لوگ قتل کئی گئی اسکی بعد جبکہ سرکار کا بندوبست ہونے لگا
نمک حرام لوگ بہاگنے لگی ظہور الحسن بہی وہان سے
فرار ہوکر اول فرخ آباد مین اکر اقامت پذیر ہوا دو مہینی تک
وہان متوقف رہا اسکی بعد بہیرہ مین آیا وہان سی بہی فرار
ہوکر اتہہ مہینی تک بہرت پور مین مقام کیا وہان بہی
جب صورت نباہ کی نہ دیکہی روانہ ہوا جبل پور کی طرف سی
حیدرآباد دکہن ملک نظام مین چلا آیا میر ببر علی جمعدار
ملاقات کی وہ اسکی حال سی ناواقف تہی مرد اشراف
و عزت دار سمجہکر مدارات کی تب اوسنی ظاہر کیا کہ میرا
نام سرفراز حسین اور مین بروده کی مشہور نامور جناب
سید سرفراز علی صاحب کا بہتیجا ہون بطریق سیر کے
شہر حیدرآباد کی یہان آیا ہون یہ حال سنکر میر
ببر علی جمعدار نے بہت خاطرداری کی اور اپنا ایک مکان

اسکی رہنی کی واسطی خالی کردیا اور اہلکاران سرکار نظام
مین سلسلہ جنبانی کرکی بمشاہرہ بچاس روپیہ درماہہ عہدہ
نظارت پر نوکر رکھا دیا اسکی بعد اسکی کارگذاری ظاہر ہونے
سے جناب نواب وزیر ملک دکہن مختار الملک سالار جنگ
بہادر کی سرکار مین اڑہائی سو روپیہ تنخواہ ماہوار بعہدہ
تحصیلداری مقرر ہوکر علاقہ کپل مین بہیجا گیا قریب اٹہہ
مہینی تک وہان کا حاکم رہا اس عرصہ مین بڑودہ سے
خدابخش نامی ایک بہاٹ بتقریب کسی ضرورت کی حیدر آباد
مین میر ببر علی جمعدار کی پاس گیا تب میر ببر علی جمعدار نے خدابخش
بادفروش سے کہا کہ ایک شخص بنام سرفراز حسین یہان آیا تہا
ہم سے ظاہر کیا کہ مین سید سرفراز علی صاحب کا بہیجا ہون مینے
اسکی بہت خاطرداری کی اور کوشش کرکی نوکر رکھا دیا اور
دریافت حال کیوقت اوسنی یہہ بہی بیان کیا تہا کہ مین متولی کے
راجہ کا اہلکار تہا جبکہ وہ خدابخش بہاٹ حیدر آباد سے بڑودہ
مین آیا میر باقر علی کی مکان پر جاکر یہہ حال ظاہر کیا چونکہ میر باقر علی
احمد آباد مین بعہدہ رسالداری ملازم ہین انہون نی یہ حال مسٹر
بولس صاحب احمد آباد کی سپرنٹنڈنٹ دسٹرکٹ صاحب کے
پاس جاکر ظاہر کیا کہ فلانہ شخص علاقہ حیدر آباد مین نوکر ہے اسوقت
بولس صاحب مذکور رجمنٹ صاحب کمانڈنگ کی پاس جاکر کہا کہ سید
شمشاد علی رسالدار سردار بہادر کو ظہور الحسن سردار بلوائی کے
گرفتاری کیواسطی میری ہمراہ کردو کمانڈنگ صاحب نے
احمد خان دفعدار کو عالیجاہ سید شمشاد علی رسالدار سردار بہادر کے
پاس بہیجا کہ تم صاحب مذکور کی ساتھ جاؤ تب میر شمشاد علی سردار
بہادر نے احمد خان دفعدار و نیاز محمد خان سوار کو اپنی ساتھہ
لیکر صاحب مذکور کی ساتہہ بر سبیل یلغار کی شبانہ روز قطع مسافت
کرکے علاقہ حیدر آباد مین باغی مذکور کو گرفتار کیا اوسوقت
سید شمشاد علی رسالدار سردار بہادر نی نہایت جانفشانی
و خیر خواہی اور کمال جوانمردی سے سرکار کا کام کیا قابل تحسین
لایق آفرین ہوکر بڑی بہادری کا نام کیا وہان سے باغی مذکور کو
لیکر تاریخ ۱۲ ماہ گذشتہ کو پونہ مین ریوی کمشنر پلیس صاحب
کے پاس حاضر کیا تین روز تک باغی مذکور کی عورت منکوحہ
اور اسکی تین نوکرون کا اظہار لیکر معہ عورت جیلخانہ مین مقید کیا
اور حکم دیا کہ تملو لکہنو جاکر حسب کردار کی سزا ملی گی وہان سے
جناب میر شمشاد علی صاحب سردار بہادر معہ سواران ہمراہی رخصت
ہوکر احمد آباد مین اپنی نوکری پر روانہ ہوئی جناب رسالدار
سردار بہادر نی ہنگام بلوہ مین اور دوارکا کی فساد مین نہایت
وفاداری و کمال بہادری کے کام کئی ہین اور بہت عالی خاندان
و معزز شخص ہین اسوقت سرکار نی خطاب معزز اور انعام سے سرفراز
فرمایا تہا دیکہئی ایسے مرتبہ اس خیرخواہی اور جانفشانی کی عوض مین
سرکار قدردان کیا عنایت فرماتی ہی فقط الغفار
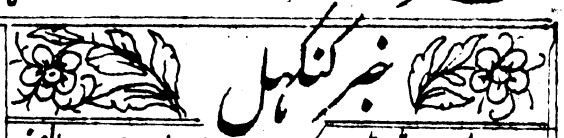
خبر کنکھل

مسمی جی لعل ٹنڈیل ایک عرصہ سی مسماۃ اللہ دی طوایف
کے ساتھہ آشنائی رکھتا تھا جو کچھہ روپیہ اوسنی پیدا کیا
سب اوس طوایف کی حوالہ کیا آخر کار مفلس ہوگیا اور
محتاج سی محتاج ہوکر اوسی طوایف کی گھر جا رہا ایک
کسی شخص نے اوس طوایف کو اپنی گھر بلایا اوس نے
اوس شخص کے پاس جانیکا ارادہ کیا جی لعل مذکور کو اوسکا
جانا غیر کی پاس ناگوار گذرا مگر اوسکو منع کرنیکی قدرت
نرکہتا تھا منع تو نکر سکا الا یہ کہا کہ اچھا مین تیری ساتھہ چلتا ہون
اوس شخص کے پاس پہونچا اون یہہ کہکر ہمراہ مسماۃ مذکور
کے ہولیا راستہ مین چھری نکال کر اوسکی ناک کاٹنی کا
قصد کیا اوس رنڈی نی دونو ہاتھہ اپنی ناک پر رکھہ لی اس
سبب سی ناک تو بچ گئی مگر چہرہ پر کئی زخم آئی جب کہ
اوسنی غل مچایا فوراً اہلکاران پولس کو اطلاع
ہوئی وہ موقع واردات پر آئی اور مجرم کو گرفتار کرکے
چالان [illegible] کیا مقدمہ زیر تجویز ہی فقط ———
اور ایک برہمن کے لڑکی کو حرامی حمل رہا نہ شدہ
اوسکی باپ نے جو برہمن [illegible] راز کہلا برہمن کو نہایت شاق گذرا
ایکدن بکمال غیظ و غضب مین پیچ و تاب کھاکر کسی
حیلہ بہانہ سی اوس لڑکی کو ندی پر کہلا یا تھا وہ لڑکی [illegible]

برہمن نے حسب رواج قوم کے اوسکی لاش کو جلا کر دریا
مین بہا دیا بعد مین کسی مخبر نے اہلکاران پولس کو خبر دے
اونہون نے برہمن کو گرفتار کیا تحقیقات درپیش ہے
دیکھئے کیا ہوتا ہے فقط —— اور ایک ذکر کا ذکر ہی کہ مسمی [illegible]
کے لڑکی و بہو دونون گنگا پر نہانے کو گئین پہلی اوس غیر
سے ایک نہانی لگی اوسکی پاؤن کو لغزش ہوئی
ڈوبنی لگی دوسری عورت جو اوسکا ہاتھہ پکڑ کر نکالنی لگے
وہ بھی دریا مین رہی غرق ہوکر دونون ہمآغوش دریا
ہوئین ایک ہی کنارہ نہ لگی جبکہ اونکی لاش نکالین تو
معلوم ہوا کہ ایک دوسری کی ہاتھہ کو پکڑی ہوئین فقط

تاریخ

پہلی ہمنی چند سطور تہنیت آمیز و بہجت انگیز مشعر نوید فرحت
جاوید میلاد فرزند دلبند سرکار راجہ ٹیکا نہال سنگھہ صاحب
دام اقبالہم [illegible] صحیفہ مظہر العجائب کی تہنیت اور آرزو کی تہی
کہ مبارک باد مین کوئی قطعہ یا رباعی یا تاریخ یا قصیدہ نذر
ناظرین با غور و تمکین کیا جاویگا بباعث عدم گنجائش پرچہ ہذا
[illegible] بالفعل ملتوی رہا الا دو قطعہ تاریخ سعید
تولید حمید خلف الرشید مسبوق الذکر مین نتایج افکار
سحر آثار شاعر بی مثال و عدیل میر حاتم علی صاحب
متخلص بہ جلیل [illegible] ملازم راجہ صاحب موصوف بنا بر

بنا بر انطباع عنایت ہوئی حبت طبیب طبع زمرہ احباب سخن آفرین بصد تحسین و آفرین رونق افزوز اخبار کی جاتی ہین ان اللہ تعالے اینده جو حال جشن و نظم بزم ہوگا عرض کیا جاے گا فقط

قطعہ تاریخ

گفت از مقدم مولود سعید	صورت صبح فلک کا شانہ
ہست از نور جبینش پیدا	شکل خورشید اثر فرزانہ
فکر تاریخ نمودم جو جلیل	گفت ہاتف بچراغ خانہ

۱۲۸۶ھ

تاریخ دیگر

جناب راجہ یکا بہادر	فریدون مرتبت شوکت مین جمشید
بس اب ہین کسی ای افسردہ خاطر	دیا فرزند حق نے رشک خورشید
ہوی ہے اسقدر شادی میلاد	عجب کیا چرخ بر رقصان ہو ناہید
جلیل اپنی دعا ہی رات دن یہ	کری خالق عنایت عمر جاوید
جو کی فکر سن میلاد گلرو	ندا آئی ہرا ہی باغ امید

۱۲۸۶ھ

مظفر نگر

کمال رنج و افسوس سے اس خبر اندوہ اثر کو لکہتی ہین کہ نور درگا پرشاد صاحب ڈپٹی کلکٹر ضلع مظفر نگر نے اس دار ناپائدار سے انتقال کیا اور اس واقعہ اندوہ افزا سے تمامی مردمان اوس ضلع کو رنج و ملال کمال عاید حال ہوا فی الواقع اوصاف و اخلاق اور کار گذاری کنور صاحب کی اظہر من الشمس تہے محتاج شرح اور بیان کے نہین فقط

محمد ر... تمکو ابی کمد... تمام خ...

خدائی باتین خدا ہی جانی

قصبہ کاندہلہ ضلع مظفر نگر مین مشہور ہی وہان کا یہ سانحہ عجیب و واقعہ نادر و غریب مذکور ہے کہ قصبہ مذکور مین متصل مکان محمد سلطان خان صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نہر گنگ و لعل خان صاحب سوداگر کی ایک شخص سلیمان گوجر رہا ہی انگریز زر کا نوکر ہی کہ رات کو وہ شخص اپنی مکان مین سوتا تہا اور وہین تین فرزند جگر بند اوسکی کہ ایک کی عمر اونیس برس اور دوسرے کے سولہ برس اور تیسری کی گیارہ بارہ کی تہی اوسکی پاس سو رہی تہی تخمیناً آدہی رات گی اوسنی خواب دیکہا کہ دونون بڑی لڑکون کے گلی کو بہیڑیا چبا تا ہے اور اونکی حلق سی آواز خرخر کی اتی ہی یہ خواب پریشان اور متوحش دیکہ کر وہ اوتہا اٹہا ہاتہ مین لیکر ادہر اودہر بہیڑیہ کو دیکہنی لگا جبکہ مکان مین کچہ پتہ و نشان نہ ملا تو باہر گیا غرضکہ وہان بہیڑیا کہان تہا وہ پہر مکان مین واپس آیا اور بدستور آواز حلق اونکی سے اسطرح کے جسطرح کسیکا نرخرا کٹ جاتا ہی اور اوسوقت خرخر کے آواز آتی ہے سنی اور اونکو جگایا اور حال دریافت کیا کہ اوٹہو ہوش مین ہو تمہارا کیا حال ہے چنانچہ بموجب آواز بدرخود وہ دونو لڑکی جاگی اور کہا ہم کچہ اپنا حال نہین کہہ سکتی کوئی شخص ہماری گلی کو دبایا ہے

ہم ہر چند آواز لگانا اور بولنا چاہتی ہیں لیکن نہیں ہوتا بعد
تھوڑی دیر کی اسی حال میں وہ دونوں لڑکی مر گئی باپ اونکا
اونکو مرا ہوا دیکھکر متحیر ہو روتا بیٹھا رہگیا فقط

روڑکی

اس ہفتہ میں صاحب کمشنر بہادر بمقام روڑکی تشریف
لائی اور ۱۸ اکتوبر کو راجہ صاحب والی ٹہری سے
ملاقات ہوئی صاحب ممدوح بکمال توجہ و التفات مستفسر
حال راجہ صاحب رہے اور ہر طرح کی گفتگو ہوتی رہی اور تقریبا
مصاحبان راجہ صاحب نے یہ عرض کیا کہ بسبب نابالغ ہونے راجہ صاحب
اور کورٹ آف وارڈس ہونے ریاست کے ربوٹ بجائے ہزار روپیہ
کے واسطے صرف شادی راجہ صاحب کے ہوئی تھی
چنانچہ سرکار سے بیس ہزار روپیہ کی منظوری آئی ہے
اسقدر صرف قلیل میں انجام مصارف شادی کا البتہ دشوار ہے
صاحب کمشنر نے فرمایا کہ بیس ہزار روپیہ سے زیادہ شادی میں
صرف کرنے کی سرکار سے اجازت نہیں ہے اور اسقدر روپیہ میں
شادی خوب ہوسکتی ہے اور ہم انگریز سب انتظام شادی کا
اسی روپیہ سے کرا دینگے اور یہ بھی فرمایا کہ راجہ صاحب
کو چاہئے کہ ہر روزہ دو وقت صبح اور شام واسطے
تفریح طبع سوار ہوتی رہیں اور بندوق اندازی
رکھیں اور حال بندوق اندازی راجہ صاحب
تحریر ہوکر صاحب کلکٹر کے پاس پہونچا کرے کہ صاحب کلکٹر
ہمارے پاس ہمیشہ ارسال کرتے رہیں گے فقط

اور حال نمود ہونے روشنی کا ایک قبر سے باخبار ہفتہ گزشتہ
درج ہوکر لکھا گیا تھا بعد تحقیق باعث روشنی جو کچھ دریافت
ہوگا آئندہ تحریر کیا جاویگا اب بعد تحقیق واضح ہوا کہ فی الواقع
قبر میں سے روشنی نمود ہوئے اور ہمارے نزدیک
ظاہر ہونا اس قسم کی روشنی کا کچھ خلاف قیاس
نہیں ہے کہ علم طبیعات سے خوب مستفاد ہے کہ
اس قسم کی روشنی کہ بزبان انگریزی اوسکو فاس
فرس کہتی ہیں اکثر لاشہای تازہ متعفنہ اور جاہای
سیلاب سے واقع ہوا کرتی ہیں اور یہ قبر جس میں
سے روشنی نکلی ہے پچیس روز کے
کچھ عجب نہیں کہ اس میں سے روشنی نکلی
اور بتاریخ ۱۲ ماہ حال کو جناب کرنیل صاحب
بہادر جنرل سپرنٹنڈنٹ انہار فانز مقام روڑکی ہوئے
اور دفتر بھی صاحب ممتحن الیہ کا کوہ لنڈھور سے آ گیا فقط

در مطبع احباب واقع روڑکی باہتمام حکیم سید امراؤ علی اخبار ہذا طبع شد
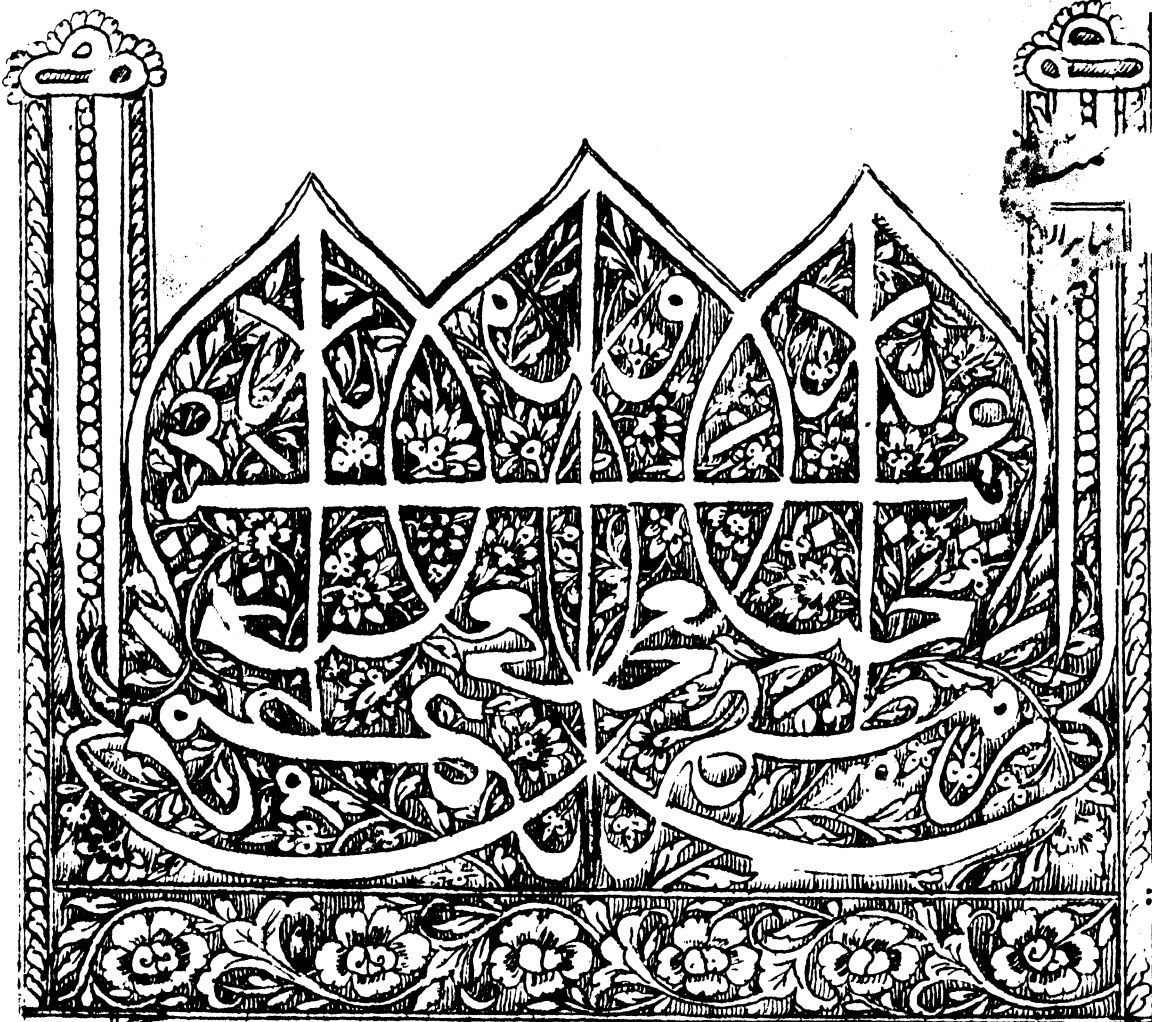
نمبر ۴۴ | مطبوعہ ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۸۶۲ عیسوی مطابق ۵ جمادی الاول سنہ ۱۲۷۹ ہجری روز چارشنبہ | جلد ۱

اشتہار

یہہ اخبار ہفتہ مین ایک بار بروز چارشنبہ مطبع ہذا
بحمد ... چھپ ہوتا ہی اور قیمت اسکی معہ محصول ڈاک فی سال
... روپیہ اور فی ماہ ایک روپیہ اور پیشگی معہ محصول
ڈاک لعہ سال ہے اور مدت ادای پیشگی کی تاریخ
پہونچنی اخبار سی ایک مہینی تک ہی اور بعد اوسکی
... التمام یا ماہوار کی حساب سی قیمت لیجاویگی اب جن صاحب
کو خرید اخبار ہذا منظور ہو تو بذریعہ خط طلب فرماوین ...
انطباع کسی مضمون کا ضرور ہو تو اطلاع بخشین اور اجرت
طبع ایک آنہ فی سطر ہوگی اور چار سطر سی کم کوئی عبارت
نہ چہاپی جاویگی اور جو مضمون واسطے فائدہ عام کے
چہپوایا جاویگا اوسکی اجرت نہ لی جاویگی اور ہر قسم کا
کام انگریزی فارسی ناگری چہپنا جو صاحب چہپوانا کسی کتاب
فارسی و ناگری یا دیگر کار ضروری کا چاہین تو بذریعہ تحریر اطلاع بخشین فقط

اشتہار

پہلی غمنی ایک اشتہار باطلاع طبع ہونی کتاب
جنتری نایاب مسمی مجموعۃ الحساب درج صحیفہ اخبار مظہر العجائب
کیا تہا چنانچہ اب وہ نسخہ مطبع ہذا مین مہیا ہے جن جن صاحبون کو
خریدنا منظور ہو تو مبلغ دو روپیہ چار آنہ قیمت اوسکی مطبع العجائب
مین بہیجکر طلب فرماوین اور محصول ذمہ خریدار رہوگا فقط

اشتہار

کتب مفصلہ ذیل مولفہ دانش آگاہ بنیش دستگاہ راجہ ہادہو سنگہ
صاحب بہادر رئیس امیٹہی مطبع منشی نول کشور صاحب
مہتمم اودہ اخبار واقع لکہنو بہت عمدہ خوشخط چہپکر
موجود ہین فی الواقع کتاب بہت نادر وعجیب قابل دید ہے
نہ لایق شنید بقیمت مفصلہ ذیل مل سکینگی جو صاحب چاہین
بعد ارسال قیمت منگالین فقط ......

ترجمہ چرتر سری درگا جی

اس ترجمی کو عجب لطف سی فرمایا ہے کہ جو لوگ ناگری حروف سے
ذرا بہی واقف ہین وہ اس پوتہی کو پڑہکر سری درگا جی کے
چرترون سی آگاہ ہوکر مکت کا پدارتہ حاصل کرینگی سب پاپ
دور ہونگے حسن چہاپہ قابل دید ہی قیمت فی جلد ..... عـ

منوج لتکا

اسمین کبیشری کو کام فرمایا ہی وہ وہ نازک خیالیان
کے ہین کہ اگر نتیجہ فکر رسا کو گذشتہ کبیشرون کے کلام
مقابلہ مین دیکہی تو حقیقت معلوم ہوتی کالیداس کی یادگار
لب گنگ ایک ادنا سا شاگرد ہان اثر کلام مین سورداس
کہئی تو بجا تلسی داس سمجہی تو روا ہے کہین سری رادہا جی اور کہین
سری کرشن جی کی چرترون اور لیلاؤن اور فراق
دو وصال کا بیان ہے فقط قیمت فی جلد ۱۲

راگ پرکاش

یہ پستک دو حصون مین تمام ہی پہلی حصہ مین بطرز متقدمین
راگ کا احوال لکہا ہی دوسری حصہ مین موافق رواج
حال لکہا ہی یہ پوتہی عدیم المثال ہے اسکا سبہون کو خیال ہے
قابل دید ہے و نہ لایق شنید فقط ......
قیمت فی جلد ... ۱۲ محصول ڈاک ذمہ خریدار

اشتہار

میم صاحبہ بینڈ صاحب نے میرٹہ دہلی روڑکی وغیرہ مین
ڈاک جاری کری ہی گاڑیان بہت عمدہ نو تیار گہوڑی
چالاک تیز رفتار ہین اور واسطی بندوبست ٹرک رسالدار
منشی مقرر ہین اور اس ڈاک مین ہر طرح کا آرام اور شایستگی ہے
اور روڑکی تین بجی کوٹہی لعل خان صاحب سوداگر مقام

ڈاک مقرر ہوا جس کسی صاحب کو کسی طرف کو جانا
منظور ہو تو سواری طلب فرماوین بہمہ جہت کفایت
محصول اور آرام تمام اس ڈاک مین رہیگا فقط

العبد
منشی سعید الدین مہتمم ڈاک

کابل

صاحب مہتمم دہلی گزٹ بذریعہ تحریر ایک اپنی کار سپانڈنٹ
مقیمہ کابل کی تحریر فرماتی ہین کہ ۳ تاریخ ستمبر کو ترکستان سے
خبر آئی کہ محمد علی خان مرحوم شاہ سابق بنو خان کا چہوٹا بیٹا
بخارا سے بہاگ کر قزاق مین آیا اور وہان کچہہ سپاہ
جمع کرکے یونیتی جان اور شاہرخان شہرون پر یورش
کرکے اپنا قبضہ کیا خدایار خان نے اس امر سے شاہ بخارا
کو اطلاع دی تو اب شاہ کا ارادہ ہے کہ قوقان کی جانب
کوچ کرکے مفسد کو سزا دی فقط —— ۵ ستمبر کو سردار
محمد علی خان نے بخارا کی وکیل کو بلایا اور کہا کہ امیر صاحب نے
تمکو اسی کمیو مین طلب کیا ہی لیکن وہ تم سے گفتگو کرکے وہین سے
تمکو رخصت فرماوینگے وکیل نے اس بات کو قبول کیا امیر صاحب
نے سردار شیر کو کو بہی لکہا ہی کہ قوقان کی وکیل کو بلخ
بہیجدو ۷ ستمبر کو خبر آئی کہ فیمابین فوج سردار شیر علیخان
اور سردار شاہ نواز خان و محمد عمر خان کے اسی نسبت
لڑائی واقع ہوئی صورت اوسکی یہ ہے کہ سردار شیر علیخان
نے اپنا بند و بست کرکے قندہاری دروازہ ہرات کا اوڑانا
چاہا مگر سپاہ ہرات نے بہ سرداری شاہ نواز خان ولد
سلطان احمد جان اوسکا مقابلہ کیا اور صبح سے یہ لڑائی شروع
ہوکر دوسری دن دوپہر کو ختم ہوئی اوسوقت سردار
شیر علی خان کی فوج کی پاس سامان میگزین نہین رہا شاہ
نواز خان نے یہ بات سنکر اپنی والد سردار سلطان احمد جان کو
لکہا کہ چچا عمر خان کو میری مدد کیواسطے بہیجدو کہ ہم دونون متفق ہوکر
شیر علیخان کے فوج پر حملہ کرین چنانچہ خان مذکور کی آنی پر دونون
چچا بہتیجون نے شیر علی خان کی فوج پر یورش کرکے غنیم کی
فوج کو پسپا کیا جب یہ خبر امیر صاحب کو پہنچی تو اونہون نے
محمد شریف خان اور محمد اسلم خان کو شیر علیخان کی مدد کیواسطے
بہیجا پہر تو ایک ہنگامہ جدال و قتال کا از مین سے گرم ہوا
بہت آدمی دونون طرف کی مجروح اور مقتول ہوئی آخرکار
شاہ نواز خان شکست پاکر میدان سے بہاگ گیا فقط
—— ۸ ستمبر کو سردار محمد علی خان نے قوقان کے وکیل کو بلایا
اور کہا کہ حسب الحکم امیر صاحب کے تم سردار محمد افضل خان کے
پاس ترکستان کو جاؤ اور تحفہ کہ جو تم لائی ہو اوسی سردار کے
پیشکش کرو مگر اپنی آقا کو لکہہ بہیجو کہ اگر وہ امیر صاحب کے
ساتہہ دوستی دلی اور اتحاد صادق مثل ملا خان مرحوم
اور مراد خان متوفی رکہا چاہتا ہی تو اس بات کا اثبات

گذر رنے ورنہ تحفہ والپس لئے جاینگی یہ سنکر وکیل چپ ہو رہا اور کچہہ جواب نہ دیا فقط — ۱۰ ستمبر کو کچہہ زمیندار کابل کی حاضر ہوکر مستغیث ہوئی کہ گاؤن کے زمینداروں نے پانی روک رکہا ہی لہذا امیدوار ہین کہ اسکا ملاحظہ کیا جای اس پر حاکم کابل نے فرمایا [illegible] سمجہکر بند وبست [illegible] کرینگی تم خاطر جمع رکہو فقط ۱۹ ستمبر کو کابل مین امیر صاحب کے کمپو سے خبر آئی کہ ایران کا سفیر امیر صاحب کی کمپو مین آیا اور مراسلہ شاہ ایران کا جو لایا تہا اوسکو اوسنی دربار مین امیر صاحب کے حوالہ کیا اوسکا مضمون یہ تہا کہ جب عہد نامہ فیما بین چار سلطنتون کے یعنی روم روس انگلستان و ایران کے قایم کیا گیا تہا تو اوسمین یہ شرطین ہوگئین تہین کہ اگر کچہہ فساد افغانستان مین کہ جسکی حد درہ خیبر سے ہرات تک ہے واقع ہوگا تو اوسمین تو صاحبان انگریز اور نہ اہالیان ایران دست اندازی کرینگی یا کسی فریق کے محد و معاون ہونگی اب یہ کیا بات ہی کہ امیر کابل نے انگریزون سے مدد مانگی اور چونکہ سرکار برطانیہ نے امیر صاحب کو مدد دی تو اب ایران کے فوج بہی سلطان احمد جان کے مدد کیواسطی ہرات کو جاویگی یہ سنکر امیر صاحب نے سفیر سے کہا کہ انگریزی وکیل میری کمپو مین موجود ہے مین اوسکو بولا کر جو تمکو دریافت کرنا ہو اوس سی کر لو چنانچہ نواب غلام حسن خان وکیل سرکار انگریز دربار مین آئی اور سفیر ایران نے اون سے یہ گفتگو [illegible] کہ آپ کی سرکار نے برخلاف عہد نامہ کی امیر صاحب کی مدد کی ہی اسکی جواب مین اونہون نے یہ کہا کہ یہ بات خلاف ہی ہماری سرکار نے نہ تو اب تک امیر صاحب کو مدد دی اور نہ اینده دیگی مجہکو فقط اتنا حکم ہے کہ جہان امیر صاحب کا لشکر جاوی مین اوسکی ساتہہ جاؤن یہ سب باتین لوگون کے بناوٹ اور خلاف بیانی ہے اور واقع مین یہ بات ہی کہ امیر صاحب نے انگریزی دربار مین یہ فرمایا تہا کہ انگریزی فوج جلدی میری مدد کو آتی ہے اور کچہہ فوج کو حکم ہوا ہے کہ پشاور کو روانہ ہو یہ سنکر سفیر نے امیر صاحب سے کہا کہ تمکو اگر کچہہ مدد سرکار انگلشیہ دیگی تو ایران والے سلطان احمد جان کے محد و معاون ہونگے امیر صاحب نے سفیر ایران کو دو دن تک اپنی کمپو مین رکہا اور بہر بعزت اور توقیر اوسکو رخصت کیا ۲۰ ستمبر کو سردار محمد افضل خان کے مراسلہ سے معلوم ہوا کہ جب خدا یار خان شاہ قوقان کو دریافت ہوا کہ لوگ تاشکند اور خجند کی محمد علی خان کے لڑکی کے پاس جمع ہوتے جاتے ہین اوسنی شاہ بخارا کو لکہا کہ یا تو آپ فوج واسطی مقابلہ کے میری پاس روانہ کیجیی یا خود تشریف لائی ہمچرد اسکی شاہ بخارا

تمام خان اور سرداروں اپنی علاقہ کو مطلع فرمایا کہ تم سب
لوگ اپنی اپنی فوج سمیت جلد بخارا مین حاضر ہو حسب الایماء
سردار افضل خان کی یہ مراسلہ بجنسہ اوسی روز امیر صاحب کے
خدمت مین بھیجدیا فقط — ۱۲ ستمبر کو عطاء اللہ خان اور حافظ جی
کا خط امیر صاحب کی لپوسی آیا اوسمین تحریر تھا کہ
بیلی جو اونٹ واسطے لانے رسد وغیرہ کی سبزوار نجات کو جاتے
تھے اونکو لانے اور حمسیدی اور چار آماغ کی لوگ معہ
ساربانوں کے پکڑ لیجاتے تھے مگر جبکی سواروں کے تعینات تے
اونہوں کے ساتھہ ہوگئی تھی اونکی کچھہ پیش نہین جاتے ایک مرتبہ
المانے دکھائی دی تھی مگر سواروں نے اونہین منتشر اور متفرق
کردیا فقط — ۲۳ ستمبر کو خبر آئی کہ زوجہ سلطان احمد خان
امیر صاحب کی دختر نے اپنی بھائی سردار محمد امین خان کو لکھا ہے
کہ اگر امیر صاحب کے رضی ہو تو مین فراہ اور سیدوں کو لیکر لشکر
مین اوون اودھر جو امیر صاحب ہرات کو اپنی بیٹی اور داماد
کے قبضہ مین چھوڑ دینگی تو اونکا بڑا نام دنیا مین ہوگا چنانچہ
امیر صاحب نے اس بات کو قبول فرمایا مگر شیر علی خان اور
اور سردار راضی نہین ہوئی اور شیر علی خان ہمیشہ یہی کہتی ہین
کہ یا تو مین ہرات کو تسخیر کرونگا نہین اپنی جان دونگا
۲۴ ستمبر کو کچھہ آدمی وکیل بخارا کی حاکم کابل کے
پاس آئی اور کہا کہ یا تو حملہ زا او رہ ہرات جانیکی واسطے ملے
یا جواب ہو کہ ہم بخارا کو واپس جائین امیر حکم ہوا کہ
دو تین دن مین عشم تمہارا بندوبست کرینگے فقط
۲۶ ستمبر کو سردار محمد افضل خان کے تحریر سے معلوم ہوا کہ
شاہ بخارا نے یہ بات سنکر کہ فرزند محمد علی خان نے
قوقان پر یورش کی اور خدایار خان کو گرفتار کر لیا ہے
کچھہ سوار خبر لانیکے واسطے قوقان کو بھیجے ہین اور خود بھی روانگی
کی تیاریان کر رہے ہین اور یہ بھی سنا گیا کہ بعد گرفتاری
کی خدایار خان نے اپنی خودکشی کی چنانچہ یہ مراسلہ بھی بجنسہ
امیر صاحب کی پاس بھیجدیا گیا فقط از اخبار آفتاب عالمتاب

دہلی

دہلی جرنل سے واضح ہوا کہ دہلی مین مدارس تعلیم عورات
بخوبی ترقی پر ہین — بالفعل چار مکتب جاری
ہین جنمین لڑکیان باقاعدہ حاضر ہوتی ہین — جن روساء نے
اس کام مفید عام مین مدد دی ہی اونکی نام نامی یہ ہین —
نواب حامد علی صاحب — علی جان صاحب — منشی رعایت علی
صاحب سررشتہ دار دیوانی — راجہ دیبی سنگہ صاحب —
منشی جیون لعل صاحب سابق میر منشی ایجنٹی دہلی — اور
سنا جاتا ہی کہ علاوہ چار مکاتب مذکورہ کی منشی
رعایت علی صاحب ایک اور مکتب زنانہ اپنی اہتمام
سے جاری کر رہے ہین جسمین ایک عورت اردو خوان
نوکر ہوئی — اور یہ بھی خبر ہے کہ میرزا الہی بخش شاہزادہ
نے بامداد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی ایک

واسطی ترتیب اولاد تیموریہ کے محلہ نظام الدین
مین تعمیر فرمایا ہے اور مین فی الحال صد طالبعلم
داخل ہو چکی ہین اور توقع ہے کہ سو تک تعداد ہو جاویگی
فقط ——— اور خبر ہی کہ اس ہفتی مین آخیر کو کپتان
ہملٹن صاحب بہادر بجای مسٹر ملول صاحب بہادر کے
ملتان ... اور تمام توپخانہ یہان کا
بماہ اینده ہزاری باغ کو جاویگا اور سنا گیا کہ شروع ماہ
اینده سی پہلے جناب کمانڈر نجیف صاحب بہادر شملہ سے
نہضت فرما نہین ہونگی پہلے صاحب ممتحشم الیہ کا ارادہ
تہا کہ بیسیوین یا ستائیسوین ماہ حال کو وہان سی کوچ کرینگے
مگر بباعث کثرت کار کی روانگی مین توقف ہوا اب
یقین ہے کہ تیسری یا چوتہی تاریخ ماہ اینده کو وہانسی روانہ
ہون اس ضلع کی کاشتکارون کے شکایت ہے
کہ بباعث زیادتی بارش کے جوار اور باجرا اس فصل کا
بگڑ گیا اگر اب بہی چند روز دہوپ اچہی طرح پڑی تو
یقین ہے کہ فصل کے کاٹنی تک ناج سنبہل جاویگی فقط
از اخبار مفید خلایق مطبوعہ ۱۲ اکتوبر سنہ ۶۲ عیسوی

ہتہوڑا

لندن مین ایک کاریگر نے ایک ہتہوڑا جسکا ٹن
جوکہ اسے من کا ہوتا ہے بنوا کر رکہا ہے اور وہ
مزدور دہوین کے ہر بار جس پر جا ہو ضرب مارتا ہی
اور بارہ تن کا ایسا ہے ایک اور ہتہوڑا ولایت مین
طیار ہونیوالا ہے بسبب ہونے صنعت عجیب کے درج اخبار
کیا گیا فقط از اخبار انجمن ہند مطبوعہ ۱۵ اکتوبر سنہ ۶۲ء

بن مانس

کہتی ہین کہ ایک فرانس کے دکان پر ایک بن مانس ہے
کہ سب حرکات آدمیون کے سی کرتا ہی کبہی ناچتا ہی اور کبہی
بانسری بجاتا ہے اور کبہی منہ پر کہانا کہتا ہی اور سب خدمتین
مثل نوکر کرتا ہی صاحب اردو گائیڈ لکہتی ہین کہ یہ خبر لایق
شنید اور یہ بن مانس قابل دید ہے فقط ایضاً

روس

ایک جماعت اہل روس مقدار چالیس ہزار آدمی کے
یلغار کر کے ... مین آن پڑی مگر وہان کی کوہستانیون نے
وا شجاعت دیکر اون سب کو شکست فاش دی اور وہ
جماعت تمام بہاگ گئی اب وہان کی رئیس یعنی اسمعیل افندی
اور عثمان افندی اور شیخ اسمعیل اور اسمعیل بیگ وغیرہ مجتمع
ہو کر قسطنطنیہ کو جاینگے اور وہان سی فارس اور لندن کو
جا کر مستغیث ہونگی کہ ہمسی خلاف عہد اہل روس نے کیا ہے
اور ہمکو جنگ کرنی کی ممانعت ہی فقط ایضاً ———

فرانس

فرانس مین فتنہ برپا ہونیوالا تہا کہ وہان کے بادشاہ کو خبر ہوگئی اور بغاوت پیشہ سب گرفتار کرلیے گئے اور آتش فتنہ فرو ہوگئی فقط ایضاً ——

نوید خاص

زائرین زیارات عالیہ و عازمین مشاہد مقدسہ علی متوطنہا الف الف سلام والف الف تحیہ کو مژدہ ہو کہ آمد و رفت مراکب دخانیہ مابین بمبئی و بصرہ مقرر ہوئی اب ہر مہینے مین اگبوٹ بصرہ کو روانہ ہوا کریگا جسکی ذریعہ سی فائز عتبات عالیات ہونا نہایت سہل و آسان ہوگیا اسلیے کہ اگبوٹ ۱۴ دن مین بمبئی سے بصرہ کو جاتا ہی اور وہانسی سٹیمر براہ دریای شیرین دجلہ چوتہی دن بغداد مین پہونچتا ہی جہانسی دریا پار ہوکر فی الفور مشرف بزیارت کاظمین ہوسکتی ہین اور اس مقام مبارک سی کربلای معلی تین منزل ہے اور عسکریین ۲ منزل اور نجف اشرف پانچ منزل ؛ کرایہ جہاز حسب تفصیل ہے از بمبئی تا بصرہ اگر دلوسہ یعنی کمرہ لیوین کہ جس سے بہتر کوئی جگہہ آسائش کے نہین فی نفر ۱۱۰ر مقرر ہین اور اگر سطح مین بیٹہین تو فی نفر [illegible] ہے ۔ از بصرہ تا کاظمین جو دودی کشتیان بحکم سلطان روم آمد و رفت کرتی ہین اونمین کرایہ سطح فی نفر ۵ قران جسکی ہر ۵ ہوتی ہین ؛ پس اب جو صاحب زیارات دورہ کا قصد کرین تو تین چار مہینے مین فائز مرام ہوسکتی ہین اور اس شرف عظیم کی حاصل کرنے مین کسی نوع کی دقت نہی ہی بسبب تقرر روانگی جہاز بصرہ و ارزانی کرایہ ہے کہ واسطے سویس و کراچی کی جہاز ولایت نئی تیار ہوکر براہ بحر کبیر بہیجی گئی ہین اور اب سرکاری میل لیکر وہی جہاز جاتی ہین اور چونکہ اب سویس کو بڑی جہاز لنگر اوٹہاتی ہین بابت چہوٹے مرکب نسبت بروانگی سویس بیکار ہوگئی ؛ اور تحقیق خبر ہے کہ چار اگبوٹ اور ولایت کی عنقریب انیوالی ہین پس انکی پہونچنی پر کرایہ زیادہ ارزان ہوجاویگا ؛ علاوہ بران بارہ اگبوٹ مابین سورت و بمبئی تردد کرتی ہین اور مابین ان دونون بندرون کے سڑک آہنی تیار کیجاتی ہے جو غالباً دو برس کے عرصہ مین جاری ہوجاویگی پس بوقت اجرای گردون دخانی یہہ بارہ جہاز بہی بیکار ہوجائینگی اور صورت گذای مین یہ بہی بالضرورہ روانہ بصرہ و کربلای معلی ہوا کرینگی اور کرایہ اور بہی زیادہ ارزان ہوجاویگا بلکہ عجب نہین کہ جدہ کو بہی براہ راست روانگی کسی جہاز کی قرار پائی اور اگر یہ امر مقرر نہ ہو تو بہی جہاز لنگر اوٹہاتے ہین ؛ غرض بہر کیف حجاج و زوار کے

سے نہایت صورت اسالیش کے متصور ہے کیونکہ اب
پابندی موسم کی بہی نرہیگی جس موسم مین جاہینگی
بے تکلف سوار ہو جاوینگی فی الحال جو اگبوٹ پانین
بمبئی و سورت آمدرفت کرتی ہین کرایہ اونکا بمبئی سی جانے
مین سے ہی اور سورت سی واپسی کے صورت مین نصف
یعنی ہر ایک ۱۲ حساب سی معلوم ہوتا ہے کہ کرایہ بصرہ کا
چند روز مین نہایت ارزان ہو جاویگا فالحمد اللہ علی
ذالک حمداً جمیلا فقط از اخبار مجمع البحرین نمبر ۲۴

تباہی مرکب بحری

حال مسطورہ یہ مرقوم ہے کہ پچہلی میل کا اگبوٹ جو کراچی کو
روانہ ہوا تہا کوٹری کی محاذی ہو نچکر کل اوسکی کچہہ بگڑ گئے
جسکی سبب سی انجن مرکب کو نہایت بیکلی ہوئے
اور وہ صورت بر ہو ہی آب ائی کہ سب لب گور پہونچ گئے
اور کسی متنفس کو امید زندگی نرہی اور تقریبا ایک لاکہہ روپیہ
کا مال و اسباب ناقص ہو گیا با وجودیکہ تہوڑی بار بے
کراچی سے کل ۲۰ میل کے فاصلہ پر تہے مگر دود کش
بباعث مخالف ہوا کی وہان نہ پہونچ سکا اور لٹا بمبئی کو
واپس آیا پس یہان سے دوسرا اگبوٹ بوشہر کی
روانگی کا جو اوسوقت تیار تہا فی الفور میل لیکر مرکب
کراچی ہوا اور میل پہونچا کر لنگرگاہ بمبئی مین آیا

اور یہان سی تا ایران کربلای معلی کو سوار کرکی یکم ربیع الاول
کو روانہ بصرہ ہوا تہا اب خبر ائی کہ راہ کراچی مین کچہ تلف
صدمہ طوفان سے غرق دریای فنا ہو گیا حقیقت مین ایام
کے طوفان مشہور ہین اور اکثر جہازون کو انہین دو مہینی
مین صدمہ پہونچا ہی جناب باری عز اسمہ ہر موسم مین فضل
و کرم اپنا مبذول رکہے فقط ایضاً

العجب کل العجب

چونکہ آج کل بمبئی بلکہ تمام ہندوستان مین بارش باران
رحمت باری بکثرت ہوئی با ینوجہ ایک نقل عجیب و غریب
کہ ایک شخص نی جو بعد سیر و سیاحت ملک فرانس
و غیرہ لندن سی تازہ وارد ہین اور نہایت صاحب اعتبار
و راست گفتار ہین بیان فرمائی مناسب مقام معلوم ہوئی
اور در حقیقت نقل ہذا کمال درجہ حیرت افزا و تعجب انتمای
اور اسقدر اعجب و اغرب ہی کہ ہرگز قیاس مین نہین اتے
اور قوت ادراکہ اکثر عقلا او سکی ادراک کیفیت مین عاجز
و قاصر پائی جاتی ہے سیاح صاحب موصوف فرماتی ہین
کہ ہم مین مقام پیرس دار السلطنت فرانس مین تہا کہ دہان
باران رحمت بشدت نازل ہوا حتی کہ لوگ گہبرا گئے
اور یہ تہوڑی سے دنون کا ذکر ہے غرض ایک روز مین
مکان حسب نشین کیطرف گیا جو واسطے وہمی حرکات سیر

سبعہ سیارہ کی بنا ہوئی اور وہان مہندس و نجومی لوگ
بحکم دولت فرانس مقرر ہین اکثر وہ دور سیارون کو دیکہتے
رہتے ہین لہذا یہ لوگ تمام گویا حکمای عصر و سرخیل عقلا
دہر ہین پس مینے اونسے استفسار سبب وفور بارش کیا
بجواب اوسکے اونہون نے کچھ یہ شبہ بیان کیا کہ ہمنے سبب
اسکا لکہا ہے بحضور شاہ ارسال کیا ہے اور وہ بحکم دربار مطبوع
ہوکر مشتہر ہوگا پس مجھکو بھی اخبار کی تلاش ہوئی اشتیاق
ساعت بساعت بڑہنے لگا تا آنکہ بعد کمال سعی و کوشش
وہ اخبار جو بحکم شاہ فرانس طبع ہوا تہا دستیاب ہوا
تحریر صاحب رئیس المہندسین جو درج پرچہ تہی دیکھنے مین آئے
ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ آج بہت سی طوفان دریا مین آئی اور
اس سال اکثر باد تند و تیز چلتی رہے بیشتر ابر و گرد و غبار
محیط آسمان رہا من بعد بارش یہان اس شدت کی ہوئی
کہ دیکھی نہ سنی اسمین خطوط پیہم آئی اور لوگون نے سبب
وفور بارش سے سوال کیا مگر جب بارگاہ سلطان سے اشارہ
ہوا تو اس مادہ مین فکر کی گئی تھی کہ بتاریخ فلان روز فلان
اتنی گہنٹہ پر اتنی دقیقہ گذری تہی کہ دوربین کے ذریعہ سے افتاب
کو دیکہکر سبب وفور بارش دریافت کیا گیا تہی اطلاع خاص و عام
مرقوم ہوتا ہے کہ افتاب کے ایک حصہ کا مادہ سوزش خلاص ہو گیا
ہے یعنے افتاب کی بہت سی حصون مین سے کسی ایک حصہ
کے حرارت بالکل زایل ہوگئے اور اب اوتنی جگہہ
سرد ہے اور اوسی قلت حرارت کی باعث سے بارش
کے کثرت وقوع مین آئی چنانچہ نتیجہ اسکا یہ ہے کہ بعد تین
ہزار سال کی تمام افتاب سرد ہو جاویگا اب اسوقت یہ زمین
جو سمت شمال منسوب ہے سب زیر آب پنہان ہو جاوینگے
رئیس المہندسین نے دلیل تو وہ قایم کی کہ قیامت ہی کر دکھا
ہے نامہ نگار مسبوق الوصف تحریر فرماتے
ہین کہ اگر یہ خبر کسی غیر شخص نامعتبر کی زبانی سنی مین آتی
تو ہرگز قابل تسلیم نہ تہی کہ کوئی صاحب حلیم ہوکر ایسی بے سروپا
رائے لکھین مگر انکی بیان مین ہمکو کسیطرح جای کلام نہین آتا
اخبار بلاشک و شبہ مشتہر ہوگا ؛ معلوم نہین حکمای فرانس
کس وجہ سے برودت حصہ افتاب کی قایل ہوئی حال آنکہ
کرویت دلیل بساطت ہے اور جب بساطت ثابت ہوئی
تو قول قایلین درجہ امکان عقلی سے ساقط و پایہ تحقیق و اثبات
سے ہابط ہوا ؛ علاوہ برآن قول ہذا مستلزم ترجیح
بلا مرجح ہے حصہ مفروضہ کو برودت کی ساتھ کونسی خصوصیت
ہم پہونچی جو حصص باقیہ کو حاصل نہوسکی قطع نظر اسکی بیان
رئیس المہندسین سے برودت ایکحصہ کے مستفاد ہوتے ہے

بس معلوم ہوا کہ وہ برودت اسقدر غالب ہے کہ باقی
حصص لاتعد ولاتحصی سے استہلاک اوسکا نہین ہو سکتا
اور یہ ظاہر البطلان ہے شاید رئیس المہندسین سرد سیر
ملک مین رہتے ہین جو برودت آفتاب کی قایل ہوئی ہین
اگر کسی گرم ملک مین تشریف لاوین تو ابہی نفی برودت
کرین غرض احقر ہا ابہی اسکی تحریر سی اطلاع امر عجیب ہے
نہ اظہار استعداد و شوق مناظرہ لیکن اگر کوئی دلیل برودت
آفتاب تائید قول رئیس المہندسین کسے صاحب کے خیال
مین آوے تو افادۃً ارقام فرماوین فقط ایضاً

گوالیار

اس مقام سی ایک دقت لگتی ہین کہ یہان کے ڈاکخانہ کا
حال بہت بڑا ہی اہلکاران ڈاک نے نئے قانون ایجاد کئی ہین
کوئی نہین سنتا ہی شہر سے ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر ڈاک
گہر ہی آفس صبح سی اٹہہ بجی دن تک کہلا رہتا ہے اگر کوئی
شخص شاید کسی وجہ سے اسکی بعد بولندہ یا خط لیکر پہونچا
تو نہین لیتے ہین اور اتوار کی دن تو خط وغیرہ مطلقاً کچہہ
نہین لیتے تمام روز آفس بند کر دیتے ہین شہر والون کو
نہایت ایذا ہی دیکہئی اسکا کیا انجام ہوتا ہی فقط
ایک برہمن کے یہان لڑکی اہل ہنود کی پڑہنی جاتی تہے
پنڈت جی ایک لڑکی پر ناخوش ہوئی تہدیداً اوسکو
کوٹہڑی مین بند کیا اتفاقاً اوسمین ایک کالا سانپ تہا
وہ اوس بیچارہ کو لپٹ گیا ہر چند وہ لڑکا چلایا کہ مجہی
سانپ کاٹتا ہے دروازہ کہول دو مگر پنڈت جی نی
بہانہ سمجہہ کر نہ کہولا آخر اوس لڑکی کو سانپ نے کئی جگہہ کاٹا
اور وہ بیچارہ جان بحق ہوا تہوڑی دیر کی بعد جب دروازہ
کہولا تو اوسکو مرا ہوا پایا عزیز و اقارب کو خبر ہوئی واویلا
مچایا رونے بیٹہی اوٹہا لے گئی تحقیقات درپیش ہے
دیکہی پنڈت جی کچہہ سزا پاتی ہین یا صاف چہوٹ جاتے
ہین فقط از اخبار شعلہ طور مطبوعہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۶۲ عیسوی

رای بریلی

کچہہ عرصہ ہوا کہ اجودہیا بخش تعلقدار پرگنہ دلموٴ کی یہان بعدد
لعہ . ازقسم اشرفی و زیور وطلای سادہ و مرصع وغیرہ کے
چوری ہوئی باوجودیکہ دربان اور سپاہی وغیرہ بہت سی ملازم
ٹہاکر صاحب کی تہی اور اوس رات کو ناچ رنگ کا جلسہ بہی
ٹہاکر صاحب کی یہان تہا اور لوگ تمام رات بیدار و ہوشیار
تہی مگر تعجب ہے کہ اتنی بڑی بہاری چوری ہوئی اور کسیکو
کانون کان خبر نہوئی اور کچہہ آہٹ نہ ملی حتی کہ ٹہاکر صاحب کے
جورو اور بہتیجی کا بہی زیور اتروایا اونہون نے بہی شور و غل نہ مچایا
باہر والون نے ناچ رنگ کا فرا لوٹا چورون نی دربردہ اپنا
کام کیا پہری والا بہی اندہا بہرا ہو گیا کسیکو آتی جاتی نہ دیکہا
چور ایسی واقف کار تہی کہ اتنا مال و اسباب اسطرح اوٹہا لے گئی
کہ گویا اپنی ہاتہہ کا رکہا ہوا تہا اور اب تک چوری کا سراغ و

دیتا نہ لگا صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ اور انسپکٹر موقع
واردات پر پونہچی اور کیفیت چوری کی دریافت کی اصل حال
معلوم نہوا تہا کہ صاحب نے اپنی باندیون اور گہر کی مستورات
کو گواہ واقف کار لکہوایا خود تو مصروف برقص و سرود تہے
گہر کی اندر کا حال کیا معلوم چورون کی وضع اور صورت نہ بتا
سکے سماۃ بہلبیا باندی منجملہ گواہون کے تہی اوسکو بہی
ادای شہادت کیواسطی حاضر کیا چونکہ اوسنی تو کبہی حکام وقت کے
صورت خواب مین بہی نہ دیکہی تہی صاحب کے صورت دیکہتی تہی
بدحواس ہو گئی نہایت خوف و رعب سے کچہہ کہہ نہ سکی خدا
جانے کیا معاملہ ہوا اندام مین لرزہ پڑا ناچار ہوکر زمین پر گر پڑی
سنگریزون وغیرہ کی رگڑ سی تمام بدن اوسکا چہل گیا اور اوسکا
علاج شروع ہوا سماۃ مذکورہ چورون کا تو حملہ جہیل گئے
مگر حاکم کی رعب کا بوجہہ نہ اوٹہا سکی اب تہا کہ صاحب
اپنی مال کی ملال مین رہتی ہین مال کا مال گیا باندی کی جان
پر آبنی یکی نقصان یا یہ دیگری شماتت ہمسایہ اسکو کہتی ہین فقط

کلکتہ

دس بارہ روز ہوئی کہ قبرستان جو مانک تولہ مین ہے
اوس قبر کی ہزار آدمیون کا ازدحام ہوا اوس روز ازدحام
سے کئی روز پیشتر ایک اہل اسلام کی لاش وہین دفن
کی گئی تہی اوسکی دفن کی دو تین روز بعد چند آدمیون نے
جو اوس پاس ہو کی گہرین رہتی ہین ایک رات کو اوس
قبر مین سی ایک عجیب آواز سنی صبح کو وہ اوس قبر پر
گئے اور کہڑی ہوئی وہان کی زمین کو جنبش ہونی لگے
گویا زلزلہ پیدا ہوا اور بہرہ ہی آواز سنی مین آئی اس
ماجری کی شہرت بہت دور تک ہوئی اور سیکڑون
ہزارون آدمی دیکہنی کیواسطی آنی لگی بعضون نے وہ آواز
سنی بعضون نے کہا کہ یہ آواز ہم نہین سن سکتی آخرکار
وہ مدفون کی زوجہ آئی جب اسنی اپنی شوہر کی قبر پر قدم رکہا
آواز موقوف ہوئی اور تب سی کسینی اپنی نہ سنی فقط
از خیرخواہ ہند مطبوعہ ۱۲ اکتوبر سنہ ۶۲ عیسوی

یورپ

نور الابصار آگرہ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۸ اکتوبر مین اخبار انگریزی
سی یہہ ایک عمدہ حکایت منقول ہے کہ ملک فرانس مین
ایک بیوہ عورت دوکان قہوہ خانہ رکہتی تہی عرصہ کئی سال
کا گذرا کہ اتفاقیہ ایک مرد اشراف سی اوسکی دوکان پر آیا
اور ایک پیالہ قہوہ اور پارہ نان طلب کیا عورت مذکور
نے اوسی خریدار القصور کر کی قہوہ اور طعام فوراً اوسکی خاطر
دیدیا جب وہ شخص کہا پی اور پینی سی فارغ ہوا اوسوقت
اوس عورت نی دلمین سمجہا کہ یہ قیمت قہوہ اور طعام کے
حسب دستور ادا کر دیگا مگر وہ شخص بغیر ادا کرنی قیمت کے

چلا گیا عورت نے بسبب اپنی نیک نہادی اور [illegible]
کے اوس سے کچھ نہ طلب کیا غرض وہ شخص روز بروز
برابر اوس دوکان پر آیا اور ہر روز ایک پیالہ قہوہ کا
پیا اور کہانا کہایا عورت اوس طور سے اپنی [illegible]
اوس مرد سے ایک خرمہرہ طلب نکیا بعد ازان وہ مرد پہر کبہی
دوکان پر نہین آیا اور [illegible] اتنک عرصہ کئی سال
گذر گیا یہ عورت بدستور اپنی اوسی پیشہ دوکان داری پر [illegible]
ہے فی الحال چند روز ہوئی کہ شہر [illegible] دار السلطنت
فرانس مین ایک حاکم نے اوس عورت کو اپنی محکمہ مین طلب
فرمایا اور وہ اس سبب سے بہت ڈری اور دلمین حیران ہوئی
کہ مجہسے ایسا کونسا قصور ہوا ہی جو حاکم طلب کرتا ہی ناچار
خوف زدہ ڈرتی ہوئی اوس حاکم کی پاس پہنچی اوس وقت
سر اجلاس اوس حاکم نی ایک وصیت نامہ اوسی شخص کے
طرفسی جو اسکی دوکان پر بلا قیمت قہوہ اور طعام اپنی صرف
مین لایا تہا اس عورت کو پڑہکر سنایا خلاصہ مضمون اوسکا
یہ تہا کہ مین فلان شخص اپنا سب مال کثیر اور اسباب اوس عورت
قہوہ فروش کو جسنی مجکو [illegible] روز تک بلا قیمت کہانا
اور قہوہ دیا سپرد کرتا ہون اوسکو مناسب ہے کہ وہ اب
پیشہ دوکان کو ترک کری اپنی اوقات بخوشی تمام
بسر کری غرض وہ شخص مر گیا اور سب مال نقد بہت سا
اور اسباب بموجب اوسکی وصیت کی اس عورت نے
حاصل کیا سبحان اللہ نیک نیتی اور عالی حوصلہ
ہونیکا یہ ثمرہ دنیا مین حاصل ہوا اگر وہ عورت براہ تنگ نظری
اور لالچ ہوتی اوس شخص سے ذرا ہی قیمت اپنی قہوہ اور
کہانے کی طلب کرتی تو یہ اسقدر مال و اسباب
اوسکو کیونکر حاصل ہوتا — دوربین کلکتہ نمبر ۱۵ نومبر
ماہ اکتوبر مین اخبارات انگریزی سے لکہا ہے کہ [illegible] ترجمہ [illegible] سے
ماہ اگست گذشتہ [illegible] شاہزادہ پرنس آف
ویلس [illegible] شاہزادہ [illegible] زندان
[illegible] شاہزادہ [illegible] شاہزادی [illegible] شاہزادی
[illegible] لیون [illegible] اول [illegible] تعمیر
مکان یادگاری [illegible] پرنس البرٹ متوفی
شوہر اپنی کے [illegible] پہاڑ کر [illegible] تیار ہوگا
اپنی ہاتہ سے رکہی ہے — برق خاطف بمبئی نمبر ۱۲ مطبوعہ
یکم اکتوبر مین تحریر ہے کہ اسٹیمر جدید و نامی [illegible] ۱۲ تاریخ
ستمبر تک کی انگلستان کے خبرین لیکر گیارہ بمبئی پر لنگر انداز
ہوا اوسکی ذریعہ سی یہ خبرین معلوم ہوئین کہ فوج سلطان روم
خلد اللہ ملکہم نے شہر [illegible] پایہ تخت ملک مانٹ نگرو کو
مرد مان مخالف باغیون سی اپنی قبضہ اور تصرف مین کر لیا اور [illegible]
کا باغی شہزادہ بہاگ گیا باغیون کے گروہ نی وقت
فرار ہونے کی شہر کو مین اگ لگا دی [illegible] سبب [illegible]
شہر کی رعایا بہت خوف زدہ اور پریشان ہو رہی ہے

اٹہویں تاریخ کو لکہی ہیں کہ دہی ہوا ... پانچ دن کے عرصہ مین لشکر سے وہان پہونچا اور فیروز پور کو ... بہیل ... مربادی شہر مشہور کوٹ کا ... آپکے ... وقایع ہو چکا اب سنا گیا کہ دریا نے کچہہ ... ایک شہر کو اور مسجد تیار ہوا ... کیونکہ نواب صاحب ... بہاولپور ... مصارف مین بہت کچہہ مدد دی ... مسجد کو ... سبب کا ... وہان تہا وہ ... لشکر کو سجد ... فقط از اردو دہلی اخبار نمبر ۳۰

رام پور بولیا

پہلے ... کسی اخبار مین طوفان شدید کی آنے کا حال ... رام پور بولیا لکہا گیا ہے اب دریافت ہوا کہ دریا کی ... کی طغیانی اور ... کی بڑہنی کی سبب سے تمام گہر ہان اور سرکاری مکان اور کتب خانہ اور ڈاک بنگلہ وغیرہ سب دریا برد ہوئے فقط ایک مکان جیلخانہ کا اور اور دو چار گہر مثل ... کی دیکہائی دیتے ہین باقی سب شہر ویران ہے فقط ...

کرانچی

وہان کی ایک مکاتبہ مکتوبہ ۱۱ اکتوبر سے واضح ہوا کہ شرقی کنارہ پر تہوڑی دن ہوئی ایک سخت طوفان واقع ہوا دو نانو مین ہمسایوں نے جو بند کی طرف جاتی ہین غرق آب ہوئین اور قریب

ایک سو جان کی زیان ہوا اور کئی کشتیان کو بہی ضرر پہونچا ... سے ... سندہ ... اور راجپوتانہ کی ... جو روانہ ہوئی تہی نہین ... کیونکہ ... کی کشتی متصل ... لیث ... پہلی تاریخ کو ڈوب گئی اور ایک آدمی بہی اسکی ساتہہ غرق آب ہوا ... تیزی کہ جسکا ذکر لکہا گیا ہے اوسکی سبب زراعت کو یہان بڑا ضرر پہونچا لکہتی ہین کہ یہ تیزی ... جسلمیر کی فصل خراب کر گئی تہی اور خاص کر اسکی سبب سے اس ضلع مین بمقام تارہ و میرپور و سکارپور اور نصیرا درمیان تالوقاس کے بہت نقصان ہوا اور ... کی کہیتون مین تو اکثر کئی جگہ ایک تنا بہی باقی نہین رہا اور ... یہان موسم بہت ناپسندیدہ اور خراب معلوم ہوتا ہے کوئی گہر ایسا نہین کہ جسمین عارضہ بخار اور تپ لرزہ کی شکایت نہ ہو مگر فضل الہی سے اکثر انجام بخیر ہوتا ہے اور آدمی ... جان کا زیان بہت کم ہوئی اور سر بارٹل فریر صاحب بہادر ... تشریف لیجانی یہان جو بمقام ... سندہ خبر تہی سو جناب ممدوح بسبب کثرت کار امسال موسم سرما مین یہان تشریف لیجائینگی فقط ...

جہالنسی

او ... کے ایک چٹہی مرقومہ ۲۰ اکتوبر سے مستنبط ہوا کہ ہوئی سند ...

پولس نے بمقام للت پور چند باغیون کو جو دیکی ضلع
مشہور زعنہ باغیون کے ساتھہ سرگردان پہرتی تہی
گرفتار کیا اور کچھہ مارے بہی گئے اب یقین ہے کہ نامی مفسد
بجور سنگہ بہی جو ایک مدت سی جان چہپائے اوس نواح
مین روپوش پہرتا ہی گرفتار ہو جاوے — کپتان بیلی صاحب
نے معاودت کی اور جیکسن صاحب بمقام گوالیار
واپس تشریف لے گئے فقط ایضاً

تاریخ میلاد

ہفتہ گذشتہ مین نوید مسرت روحانی یعنی ہر ہفت فردوس نما دیباچہ
تاریخ میلاد فرزند والا نژاد راجہ ٹیکا نہال سنگہ صاحب تالیف
میر حاتم علی صاحب متخلص بہ بلبل جلوہ صفحہ مظہر العجائب
ہوئی تہی اس مرتبہ میر نجف علی بحر سلیع نے بقدر فکر نارسا اپنی
کے تاریخ میلاد ایجاد کی وہ بہی بنظر نذر نیاز ناظرین والا
تمکین درج صحیفہ اخبار کیجاتی ہے فقط

تاریخ

در فصل گل نسیم بہاری چمن رسید — گل گل شگفتہ غنچہ دل بسکہ بر دمید
آمد بہ نونہال تمنا بر امید — شمشاد و سرو بر روش دلبری خمید
نغمہ سرای طائر چرخ از طرب بسے — تا عرش گل بہر دعا شنید
ہر کس بقصر راجہ ٹیکا نہال سنگہ — صاحب ہزار فرزند زیادہ صبا شنید
یعنی ہمین پسر بسعادت بلند بخت — نیک اختر کار حقیقی ور آفرید
تاریخ سال او مژدہ میلاد سعد او — حسبان فکر خون دل نمود شده دید

از مصرعہ اخیر جہان جو بن ہلال عید	این لعل شب چراغ دہی وجاہ مید سنہ ۱۲۷۹

ایضاً

ہوا پیدا جو ٹیکا جی کی فرزند — تو یہ روشن ہوا نور نظر ہے
کہا سب نے جو چمکا نور تارہ — مبارک ہو کہ وہ لخت جگر ہے
سنہ ۱۲۷۹ ہجری

رہزنی ضلع مظفرنگر

مقام رڑکے سی مسماۃ چین سکہ دار زوجہ گنگا سنگہ
صوبہ دار متوفی پلٹن سفر مینا معہ درگا سنگہ پٹیا اور
رام دین ٹنڈیل پنسن وا کی واسطے لینی روپیہ پنسن کے
میرٹہ کو گئی تہی چنانچہ مسماۃ مذکور روپیہ سو بخشی سے پنسن لے
لی اور روپیہ لیکر میرٹہ سی رڑکی کو واپس آتی تہی راہ کو
سرای قصبہ کہتولی ضلع مظفرنگر مین فروکش ہوئی اور قریب
تین گہڑی شب کے روانہ ہوئی جبکہ قریب موضع بہنسی کی گاڑی
اوسکی پہونچی اول ایک شخص بہ لباس فقیری نمود ہو کر اوسکی فراحم ہوا
بعد میں دس گیارہ بدمعاش ربلاسی اٹوٹی اور عورت اور ہمراہیان
کو بضربات لاٹہی مجروح کرکی جسقدر نقد و زیور تہا لوٹ لے گئی
جبکہ تہانہ مین خبر پہونچی تحقیقات شروع ہوئی گرد نواح دیہات
کے زمیندار وغیرہ ماخوذ ہوئی ہنوز مال و مجرم کا پتہ کچھہ نہین ملا
وہ عورت اور بلدار جو زیادہ مجروح ہوئی تہی اسپتال مین
موجود ہین رام دین ٹنڈیل اور لڑکا مسماۃ چین کا رڑکی
مین آگیا دیکہا چاہی انجام کیا ہو ضلع مظفرنگر مین موضع

۱۲۷۹ھ — ۱۸۶۲ — ۱۲ف

نمبر ۲۷ | مطبوعہ سیزدہم نومبر ۱۸۶۲ع روز پنجشنبہ | جلد ۱

قیمت پیشگی	سال	ششماہی	ماہوار	قیمت مابعد	سال	ششماہی	ماہوار
	للعہ	معہ	سہ		عہ	لعہ	۸

اُجرت اشتہارات و دیگر مضامین مفید خاص سطر ۱ | اُجرت مطالب فایدہ عام معاف

خلاصہ پولیس گزٹ الہ آباد نمبر ۵

حسب الحکم گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی

اشتہار گرفتاری باغی

مسمی رام نواز سنگہ سرگروہ ڈاکوان معہ ہمراہیان

بتاریخ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۸۶۲ع رات کو مسمی نواز سنگہ

باغی سرکاری و سرگروہ ڈاکوان نی بلباس برائے

ہمراہ ہمنین پچیس نفر ڈاکون مسلح بحربہ بندوق

و تلوار و نیمچہ و گڈاسہ کے موضع بسشن اپدپر

واقع لب دریای راپتی پر چار نفر مسافران

ملازمان ٹہاکے دہر کلوار کو جو برای خرید غلہ

جاتی تہی گہیر لیا اور کشتی پر چڑہا کر اوس پار

دریای سرجو ضلع اعظم گڈہ متصل موضع مہٹہا

و کہیرا کی لوٹ لیا اور دو ہزار نو سو اڑتالیس روپیہ

نقد معہ اسباب متفرقہ اونسی لے لیا اور بعدہ

دوکانین بازار بلنہرا کی لوٹ لین اور مسمی لچہمن سنگہ

کانسٹبل کو تلوار سی زخمی کیا حلیہ اوس کا

بغرض گرفتاری اہالیان پولیس مشتہر کیا جاتا ہے
حلیہ ملزم مسمی رام نواز سنگھ بھلو تحصیل ضلع اعظم گڈہ
سانولا رنگ موٹا بدن چہرہ پر ماتا کی داغ خفیف
قد لمبا گلیمین سیاہ کی کنٹھی بال سر پر موچھہ ڈاڑھی برابر
حجامت نہین بنواتا دہوتی جانگیہ اوپر تک
گفتگو صاف آنکھہ چھوٹی چھوٹی ناک اچھی ہے
شکل بیر آگے کو کچھ جھکی ہوے عمر تخمیناً پچاس برس کے
قوم راجپوت ـ بباعث طوالت مہتم حلوہ طور بلند شہر
حلیہ ہمراہیان باغی مذکور درج نہین کیا **اشتہار**
رامدین کہار ساکن املیا ہمیہ بھلوا پرگنہ المودہ نے موضع
چوراپن مسمی پردیسی اہیر کو ضرب لگا قتل کرکر راہ فرار
مانیا اہالیان پولیس پر تلاش اور گرفتاری اسکے اوپر
واجب ہے **حکم** جناب صاحب انسپکٹر جنرل بہادر
کو دریافت ہوا ہے کہ دو نفر کانسٹبلان نے ایک
مجسٹریٹ کے پاس حاضر ہوکر نالش کسی جرم کے نسبت اپنے
افسر کے دایر کے اور اطلاع اسکی اپنی افسر کو نہ کے
از انجا کہ یہہ امر خلاف قاعدہ ہے لہذا ہدایت کیجاتی ہے
کہ آیندہ کو جملہ ملازمان پولیس رپورٹ قصور غیر حاضری
وغیرہ اپنی اپنی افسران سے کیا کرین

نمبر ۸۱۵ الف

حسب شرایط دفعہ ۸۵ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ ع
جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ارشاد فرماتے ہین
کہ مبلغ دو سو روپیہ ماہواری بابت خرچ تعینا[تی]
جوانان پولیس زائد یعنی ایک چیف کانسٹبل ا[ور]
ہیڈ کانسٹبل اور چوبیس کانسٹبل ۲۹ گانو مین
اضلاع مین پوری و آگرہ کی باشندونکی ذمہ عا[ید]
کیونکہ تعیناتی پولیس مذکور کی مواضع مذکور مین و[ہان]
باشندونکی مشہور و معروف طریقہ ناشایستہ اور ا[ز]
نظر سے ضرور پڑے **فرار ہردیو قیدی جیلخانہ**
مسمی ہردیو قیدی میعادی دو سال چھ ماہ ولد ا[...]
کاچھی ساکن نگلہ جوہرے علاقہ تہانہ کھیراگڈہ ضـ[لع]
آگرہ دہا کی جیلخانہ نینی سے فرار ہوگیا گرفتار کنندہ ک[و]
حسب تجویز صاحب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ دس روپیہ انعا[م]
ملین گے **حلیہ قیدی** گول چہرہ گندم[گون]
کوتہ پیشانی پیوستہ ابرو میش چشم بروت لیو[...]
ہر دو نرمہ گوش سوراخ یک داغ متصل گوش ر[...]
یک داغ پھوڑہ برشکم یک داغ پھوڑہ بر گتنہ پای چـ[پ]
۵ فٹ قد لمبا فربہ اندام عمر تخمیناً بیس سال

خلاصہ احکام گورمنٹ گزٹ محکومہ ۱۲ اگست ۶۲

اشتہارات

صیغہ عدالت فوجداری

نمبر ۱۵۷ (الف)

مقام نینی تال ـ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے
حضور سے مطابق دفعہ ۳۸ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ ع

میگ صاحب اسسٹنٹ مجسٹریٹ و کلکٹر بلندشہر کو اختیار تحقیقات ابتداء مقدمات عدالت سشن و سپرد کرنے و لینے ضمانت اور جملہ امور ضروریہ کا مرحمت ہوا

نمبر ۷۵۴ (الف)

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی حضور سے منصب علیجاہ تحصیلدار سکندر آباد اور سید محمد تحصیلدار انوپ شہر ضلع بلندشہر کو اختیارات مجسٹریٹ ماتحت درجہ دوم متذکرہ دفعہ ۲۲ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ عیسوی کے عطا ہوئے صرف اپنے علاقہ کی پرگنوں مین عملدرآمد کرین

نمبر ۷۵۵ (الف)

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی حضور سے عہدہ داران موسومہ ذیل کو اختیارات مجسٹریٹ متذکرہ دفعہ ۲۲ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء جو انکی نامونکی سامنی لکھے ہین عطا ہوئے +

حسن رضا صدر الصدور مرادآباد اختیار مجسٹریٹ
محمد نجف خان منصف شاہجہان پور ماتحت درجہ اول

لالہ شیودیال منصف اور صدر امین بدایون اختیارات مجسٹریٹ درجہ دوم

میغۂ مال انکم ٹکس نمبر ۲۳۸ مقام الہ آباد

مہدی الزمان تحصیلدار بموجب ایکٹ ۳۲ سنہ ۱۸۶۰ء کی پرگنہ دیوگانو ضلع اعظم گڈہ مین اسیسر مقرر ہوا +

رسید زر

جو بوفور عنایت مشتریان زر قیمت اخبارات وغیرہ منجملہ حلوہ طور کو وصول ہوا بطور رسید درج ہوتا ہے

نام	رقم
لالہ بیجناتھ صاحب محافظ دفتر	[illegible]
چودہرے ینن سکھہ صاحب رئیس	[illegible]
محمد عبدالرزاق منشی نہر	[illegible]
کنج لعل و جواہر لعل صاحبان	[illegible]
رای گنیشی لعل صاحب	[illegible]
سوداگر صاحب	[illegible]
چودہرے لچھمن چند صاحب	[illegible]
محکمہ منصفی	[illegible]
لالہ ٹہاکرداس صاحب ناظر	[illegible]
منشی نانک رام صاحب	[illegible]
مسٹر طامسن صاحب بہادر	[illegible]
منشی نظر حسین صاحب	[illegible]
محکمہ فوجداری	[illegible]
محکمہ پولیس	[illegible]
محکمہ بندوبست	[illegible]
لالہ دیبی سہائے صاحب	[illegible]
لالہ بہولاناتھ صاحب	[illegible]
لالہ کنہیا لعل صاحب منشی سرشتہ	[illegible]
لالہ ہرنراین داس صاحب گماشتہ	[illegible]

تنازعہ علاقہ کہیتری

دہلی گزٹ اگرہ انگریزی سے مطبوعہ ۴ نومبر ۱۸۶۲ع
موسومہ بلوہ نور سی معلوم ہوا کہ دہنولا رانا دت نے
ایک گانو مہا راجہ صاحب کہیتری کا جلا دیا اوسپر
راجہ صاحب نے غضبناک ہوکر واسطی ضبطی جاگیر
رانا دت اور گرفتاری سرغنا ر فساد کی افواج
ظفر امواج کو روانہ کیا حسب الحکم سپاہ راجہ صاحب جب
وہان پہنچے تو ہمراہیان رانا مذکور جو واسطے روکنے
حکم ضبطی کی جمع ہو گئی تہے مستعد مقابلہ ہوسے
دیر تک بندوقین طرفین سی فیر ہوا کین کہتی ہین
کہ اس معرکہ مین دونون طرف کے پانچ چہہ آدمی
ماری گئی - اب تجویز ہی کہ کچہہ زر سالانہ اوسکا
عوض جاگیر مقرر کر دیا جاوے فقط

محاسبہ تغلب جیپور

صاحب دہلی گزٹ اگرہ انگریزی کو وہان کی خبر اسطرح
دریافت ہوئی ہی کہ بالفعل صاحب پولٹیکل
اجنٹ بہادر سوہی تغلب زر کثیر کا مواخذہ طلب ہے
اور اس بابت ایک شخص مسن گرفتار ہوا ہے
صاحب ممدوح یقین کرتی ہین کہ وہ آدمی بہت سے
شخصون اپنی شریکون کو بتا دے گا اور عجب
نہین ہے جو اس صورت مین اور سب پوشیدہ
راز کہلین فقط

ھرات

یہہ شہر بہت توانگر اور زرخیز ہی اوده ندیکی تین میل
تفاوت پر بستا ہی ہر طرف ٹیکری اور ٹیبی بنی ہوئی ہین
اور گرد شہر مین ۶۰ سی ۹۰ فٹ تک بلند دیوار ایستادہ ہے
اور ۱۳۰ برج خشت خام کی استوار ہین پانچون دروازہ کے
باہر پختہ مورچہ بندی ہی سب سے زیادہ قلعہ اسکا مستحکم اور
محفوظ ہی اتر جانب دروازہ کی اگی ایک جدا مورچہ ہے
اور اوسکی اگی ایک بلند دمدمہ بروقت محاصرہ نادرشاہ نے
بنوایا تہا ابتک اوسیطور سی موجود ہے دس ہزار سپاہ واسطے انتظام
و حفاظت شہر کی اور پچیس ہزار لشکر جرار برای تسخیر ہرات کافی ہے
پہلے ہرات مین درانیونکی بادشاہت تہی ۱۸۱۹ع مین شاہ
محمود نے جسکی تصنیف دیوان محمود نامہ مشہور ہے تخت سلطنت ہرات پر
جلوس کیا ۱۸۴۲ع مین شاہ شجاع کا بہتیجا شہزادہ کامران
بادشاہ ہوا ۲۷ جولائی ۱۸۵۶ع مین شاہ ایران نے ہرات
فتح کر کر امیر دوست محمد خان کی بہتیجی اور داماد سلطان احمد جان
کو سپرد کر دی ماہ اکتوبر ۱۸۵۷ع مین کرنیل آرٹیلر صاحب کو
سرکار انگریزی سے حکم ہوا کہ تم بغداد سی ہرات مین جاکر سردار
سلطان احمد جان کی ریاست کو قبول کرو چنانچہ کرنیل صاحب نے
۱۸۵۸ عیسوی کے مارچ مہینی تک ہرات مین قیام کیا بعدہ
سلطان احمد جان نی کرنیل مذکور کو رخصت دیکر ظاہر کیا
کہ مینی اپنی دلمین یہہ تجویز ٹہرائی ہی کہ انگریزون کی ساتھ
کچہہ واسطہ نرکہون پہر سلطان احمد جان نے

آخر مہینے اپریل کے افغانستان پر فوج کشی کی اور خاص
اودہ ندّے عبور کرکر مقام فراح پر قبضہ کرلیا مگر پیچہے اوسکو
معلوم ہوا کہ یہہ میرا خیال خام تہا ابہی امیر کابل جسکا
ایک پانؤ دنیا مین اور دوسرا گور مین لٹک رہا ہے
زندہ ہی یہہ سوچکر شہر ہرات کو واپس آیا سلطان احمد جان
امیر کابل کی بہتیجا ہوتی ہین باعث اپنی بارک زئی لوگونکا
سردار اعظم سمجہا ہی اور اسیواسطی دروازہ فتنہ و فساد کا
کہول رکہا ہی کہ بعد رحلت امیر کابل سرداری اور حکومت
افغانستان کی شہرت بہادری کی سبب مجکو ملی اور ہزارہ
کی کوہستانی لوگونکو جو مذہب اثنا عشری رکہتی ہین
اپنی مدد کی لئی متفق کرلیا ہے کہ انکی ساتہہ لڑائی
مین امیر کابل کو بڑے مشکل پڑے گی — فرینڈ آف انڈیا
انگریزی کے حوالہ سی صاحب کشف الاخبار بمبئی خبر ہرا تیز
تحریر فرماتی ہین کہ ١٨٦٣ عیسوی سے آجتک اوسط ملک
ایشیا مین امیر دوست محمد خان والی کابل ایک بڑا
ہوشیار اور کام کا آدمی بنا رہا اور بڑے دانائی اور تحمل سے
اپنی قوم مسلمان خود مختار پر حکمرانی کرتا ہی پہلی امیر
جو اور بادشاہ مثل چنگیز خان و کابلی خان و تیمور لنگ
و بابر شاہ و نادر شاہ والی کابل ہوگئی ہین بڑے
ملک ستان اور حریص زمین ایشیا تہی لیکن انکی پر
کیسیکا حکومت کو قیام نہین ہوا اور امیر دوست محمد خان
جوہر کار انگریزیکا بہت وفادار دوست ہے اور سنے
اپنی الوالعزمی سی بہت سے مقام فتح کئی اور تہک
اپنی سلطنت مین کیسیکو دخل نہین دیا اور اب
ہمت دلیرانہ کرکر شہر فراح کو دشمنون سی چہین لیا
اور لڑتا بہڑتا معہ لشکر جرار شہر ہرات پر جا پہنچا ہے
اور وہانکا محاصرہ کرلیا ہی اور ٣٥ پینتیس ہزار فوج
معہ چالیس ضرب توپ امیر کابل کی ہمراہ ہے
اب وہ تسخیر ہرات کے تدبیر کر رہا ہے — اور سردار
سلطان احمد جان والی ہرات کے سات ہزار سپاہ
معہ بیس ضرب توپ مقام معرکہ مین ہی اور چار ہزار
لشکر ایرانی سی حفاظت شہر ہرات کرتا ہی — اور
مقام مسجد مین دس ہزار ایرانی معہ ساٹہہ ضرب توپ
لیس و تیار پڑے ہین اور گوش بر آواز ہین او ٥٠ ہزار زبردہ
فوج ایرانی واسطی مدد ہرات کے مقام کاہن مین جمع
ہوتی جاتی ہی — امیر کابل نی سرکاری ایلچی حاضر دربار
سی ظاہر کیا کہ پہلے مجکو دارائی ایران کیطرف سے
چندان شک نہ تہا مگر اب جو شہر ہرات کو محاصرہ کرکر
شامل کرنی افغانستان کا وقت قریب آگیا ہے
تو یقین ہے کہ اسحالت مین شاہ ایران خاموش نہ بیٹہیگا
کیونکہ شہر ہرات کے اندر ایک بڑا حصہ اہل تشیعہ لوگونکا
بستا ہی نظر برین شاہ ایران نی سفیر انگریزی کو
بطور شکایت و حکایت آگاہ کردیا ہی سو اسباب مین ہر روز
کچہہ معتبر اور مضبوط خبر آنیکی امید باقی جاتی ہی فقط

تاج بخشی سلطان روم

اخبار ہفتہ گذشتہ مین راقم نی تازہ خبر جنگ روس میان
دیاعنیان بلونت نگر درج جلوہ طور کی ہتی اس ہفتہ مین
تازہ کشف الاخبار بمبئی نمبر ۲۲ سی بحوالہ ٹائمس آف انڈیا
انگریزی سے معلوم ہوا کہ بعد جدال وقتال لشکر سلطان
روم نے بڑی شجاعت اور جوانمردی سی مقام
بلونت نگر کو فتح کر لیا اور سرکشون کو اوس مقام سے
نکال دیا یہہ حال دیکہکر شاہزادہ وہان کا بخوف
جان بہاگ گیا تہا سو جو کہ وکیل سب بادشاہان
عظیم الشان کی مقام استنبول پایۂ تخت سلطنت روم
مین قیام پذیر ہین اونہون نی بالاتفاق ہمدگر
ایک مجلس منعقد کر کر شفاعت تاج بخشی شاہزادہ
بلونت نگر کی سلطان روم کی حضور مین کے
اب سنا جاتا ہی کہ قیصر روم نی نظر بر عاجزے
وکلاء متفقہ و مغلوبی و تباہی شاہزادہ مقام
بلونت نگر اوسیکو سپرد کر دیا اور حکم سی آزاد
رکہا ہے ع اینکار از تو آید و مردان چنین
کنند فقط

فساد ملک سرویا

اسی اخبار بمبئی ۳۰ اکتوبر سی واضح ہوتا ہی کہ ملک
سرویا کا فساد ہنوز دفع نہین ہوا اور سبب
دیر شہر فی کا یہہ ہے کہ وہانکی رعایا اور حاکم درخواست
خالی کر دینی قلعہ بلگارد کی افواج روس سی کرتے ہین
حال آنکہ ترکیون نے بنظر رفع فساد دو تین قلعہ تو ہے
اونہون کی چہوڑ دیے ہین مگر اوسپر بہی وہ قوم
راضی نہین ہوتے ۞

اٹالے

بذریعہ اخبار صدر ڈاک ولایت سے معلوم ہوا کہ سردار
جنرل گاری بالڈی اپنی ملک کے بہتری و بہبود کے
کرنیمین بہت زخمی ہوا ہے اسکی اوپر یورپ کے عورتین
نہایت پیار اور محبت کرتی ہین اور دلاسا دیتی ہین
چنانچہ ایک بڑے بہادر پہلوان کی عورت جسکی تین بیٹے
جنرل موصوف کے ساتہہ ماری گئی ہین اپنا غم فراموش
کر کر اوسکی تشفی کیواسطہ آئی ہے سردار محتشم نے فرمایا
کہ ای اہل اٹالی تم خاطر جمع رکہو مین کسی وقت تمکو
خود مختار بنا دون گا فقط

امریکا

انڈین ڈنٹ ڈیملیری صاحب برق خاطب بمبئی تو اپنی رقم طراز
ہین کہ درینولا بیلجم نامی لندن مین بہاک کر آیا اور ردہاکنے
اخبار مین اوسنی چہوایا کہ جب امریکہ او ترکی فوج
چار طرف سے غلبہ کر کر دکن پر حملہ آور ہوئے تو وہان کے
کاشتکاران روس نی بخیال آمیزش لشکر عدو اپنی
غلامون کو روٹیکی کوٹہون مین بند کر کر سب طرف سے
آگ لگا دیے اور اکثر ونکو نشانہ بندوق کا بنایا

او ربعض کے ہاتھہ پانو باندہ کر دریا برد کر دیا پھر سپاہ
لکیدل ہو کر امریکا والو نسی مقابلہ کیا بعد قتال و جدال
وضایع ہوئے ہزار ہا مردمان طرفین کے کہیت لڑائیکا
دکن والونکی ہاتھہ رہا اب فوج اوس میدان مین مکرر
جمع ہے دونون جانب کا سینہ کینہ سی صاف نہین ہوا

مرلی گنج

ہرکارہ اخبار سی صاحب برق خاطف بہ تسطیر کرتے
ہین کہ یہان بہراول کا سا فساد برپا ہوا ہی پہلے
ایک مجرم اہلکار فرار ہوگیا تہا اوسکی گرفتاری کے
لئی جو ایک جمعیت پولیس گئی وہ اوس سی مقابلہ پیش آئے
یہہ سنکر صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ بہادر نی برای
ہرکوبی مفسدان اوسطرف کے کچہہ اور آدمی روانہ
کئی ہین فقط

فزود اقوام وحوش

صاحب مفید خلایق اگرہ بحوالہ چیٹہی کراچی بندر
تحریر کرتے ہین کہ ادہر کی مواضعات قرب وجوار
مین پہاڑون سی کچہہ اقوام انسان صورت
حیوان سیرت اتر آئی ہے — اس صورت مین
ایسا خیال کیا جاتا ہی کہ موسم سرما مین تہوڑے
فوج سرکار کے واسطی تنبیہہ تادیب
مفسدان قوم مرسے اور بہگتی کے ضرر
اوسطرف جانا پڑے

اڈیٹری ٹو ریل وے گزٹ در باب لاٹہی

صاحب ڈیلی گزٹ آگرہ خبر ریلیمین ۲۹ اکتوبر تک کا
معاملہ یون تحریر فرماتی ہین کہ بموجب ایکٹ مبارک
سنہ ... ہندوستانی غیر ملازمونسی لاٹہیان لی لینی چاہئین
کسلئی کہ ضرب لاٹہی باوجودیکہ ہندوستانی اوسکے
عادی ہین بہت نقصان پہنچاتی ہی کہ اکثر جانون
آن بنتی ہی اور کیفیت اسکے اہالیان پولیس وملازمان
اسپتال خوب جانتے ہین کہ انکو ہمیشہ اس سبب سے
بقصد لیہ ہوتا ہے اور پلیس والے تو بدلا تکلیف کا عوض
نذرانہ کی اسقدر سی نکال لیتی ہین مگر غیر ولایتی کے لوگ
ہرگز متحمل اس حربہ کی نہین ہین رای مہتمم جلوہ طور
بلندشہر جناب مہتمم صاحب ڈیلی گزٹ انگریزی کے اگر
اسباب مین جسقدر آپنے لکہا سب بجا اور درست ہے
لاکن اتنا خیال فرمائی کہ ہندوستان کی اشراف شہر وقریہ
لکڑے یا پتہر سے مطلق ہاتھہ مین نہین رکہتے بلکہ وہ اسکو
درنیولا فضول فعل جانتی ہین ننگی ہاتہون بضرورت
کاریا ملاقات گلی کوچہ مین نکلتی ہین اور جو کسان
و زمیندار ہندوستانکی اشراف ہین وہ صرف حفاظت
جان کی لئی سادہ لاٹہی پاس رکہتی ہین کیا معنی کہ اگر
وہ رات یا دنکو خالی ہاتہون جنگل جاوین تو کتّی یا سانپ
وبہیڑئی و دیگر درند جانورون صحرایئی کہ موذی بنی آدم
ہین کیونکر نجات پاسکتی ہین اور علاوہ اسکی ہر وقت

زمیندار کو اتفاق ہمراہی مویشی دیکہبت کیاری کی اکثر کام
ایسی متعلق ہین کہ بغیر لاٹھی ہونا اونکا غیر ممکن پس نقصان
کی جا ہی کہ آپ یا مین صرف اپنے طبع آزمائی کی لیئے
ایسی باتین بذریعہ اخبار پیشکش حکام والا مقام کرین
جسکی تدارک کسی سرکاری رعایا کا نقصان اور ہرج کا
متصور ہو بعید ازرفاہ عام ہی اور پولیس والے اکثر ناحق
آپسکے عداوت سے الزام ہم برشوت ہوجاتے ہین - اور غور
فرمائی کہ لاٹھی کوئی ایسا مہلک تیار نہین ہی کہ
غیر ولایت والے کو کیا بلکہ یہانکی کسی نازنین کو بہی
ضرر جان پہنچا وسے - آج دبدبہ حکومت شہریار
سرکار انگریزیکا ایسا نہین ہے کہ ایک گہاٹ پانی
پیتی ہوے شیر بکریکو ستاوی پہر رعایا کا کیا حوصلہ
کہ لٹہہ بازی کرکر ایک دوسرے کو ایذا پہنچاوے فقط

گہاٹ الوپ شہر

ربانی ایکدوست معتبر کے مہتم جلوہ طور کو معلوم ہوا
کہ ایک لڑکی کسی مہاجن کی بعمر پندرہ یا سولہہ سال کے
کاتکی نہان گنگا جی کا لوپ شہر کی گہاٹ نہانی گئی تہے
کپڑی اوتار کراوسی کناری رکہی اور پہلا غوطہ لگاتے ہی
ایسی گرداب فنا مین ڈوبی کہ جسکم حباب بہی ابہر
دونا یاب بحر خوبروئی کو اوچہلتی نہ دیکہا زیور مالیت
قریب دو سو روپیہ پہنی ہوئی تہی - اور ایک شخص کو
نہاتے ہوئی سانپ نے ڈسا کہ وہ مرگیا ✦

عیوض نیکی

ای یار کسیکو جو کوئی کلپاوئیگا	یہ یاد رہی وہ بہی نہ کل پاویگا
اس دار مکافات مین سن اے غافل	بیداد کریگا آج کل پاویگا

مظہر العجائب نمبر ۵ مین بحوالہ قاسم الاخبار درج ہی -
کہ ایک برہمن اور برہمنی رستہ چلتی ہوئی کسی درخت سایہ دار
کی نیچی کہانا پکاکر کہانی لگی ایک فقیر سائل آیا برہمنی نے
مصر جسکی موجب ارشاد اوسکو پیٹ بہر کر جموایا اور جل لینے
گئی مصر جی راہ کے کاہلی سی سوگئی اوس گداگر چل بازنی برہمن کو
مار ڈالا برہمنے راہ مین آتی ہوئی اوسکی جتو سنی مارکر
براہ تریا چلتر باتین دلداری اور محبوبکی کرتی ہوئی فقیر
کی ساتہہ ہولے اور زمانہ سازیسی ظاہر مین اوسکو دوست قرار دیا
رستہ مین اہالیان پولیس روندہ کرتی آنکلی برہمنی اونسے
مستغیث ہوئے اونہون نی حسب ضابطہ مجرم کو گرفتار کیا
سو بعد ثبوت جرم وہ فقیر اپنی کیفر کردار کو پہنچا نتیجہ سعدی

نکوئی با بدان کردن چنانست	کہ بدکردن بجائی نیکمردان

اور نیکی کن مدبریا انداز کا نتیجہ اوس عورت عقیلہ کو
یہہ حاصل ہوا کہ اول تو اوسکی جان بچی دوسرے
خاوند سادہ لوح کا بدلا لیا تیسرے وہان کی صاحب ضلع
نی تمام مال قاتل کا دیت اور خونبہا مین دلایا اور
چوتہے بجلدوے اس دانشمندی کے اوسکو
تین روپیہ ماہوار حین حیات سرکار سے وظیفہ
مقرر ہوا فقط

الہ آباد

دہلی گزٹ انگریزی سے مطبوعہ ۸ نومبر بحوالہ الہ آباد گزٹ مندرج ہی کہ الہ آباد مین واسطی آراستگی شہر کی تین کمیٹی مقرر ہونگے اور ہر کمیٹی کی ممبران کو مالکان مکان انتخاب کرینگے اور اونمین ایک ایک یا دو دو صاحب ملازم سرکار بہی ہونگی کہ اونکو اختیار بنسبت اوروںکی زیادہ ہوگا اور غالبا کچہہ محصول بہی بڑہ جاویگا سوا اسکا چندان غم نہین بشرطیکہ آراستگی و صفائے شہر قرار واقعی کیجاے — ۹۰ رجمنٹ گورہ ۱۱ نومبر کو بذریعہ ریل الہ آباد سے اگرہ ہوسے ہوئی میرٹہہ روانہ ہونیوالی تہی — ایک کشتی دو خانی موسوم مرزاپور قریب مقام جہار کی ٹوٹ گئی — چہاونی الہ آباد مین بابت مکان دو شخصونمین بڑے تکرار واقع ہوسے فقط

کلکتہ

اخبار ہرکارہ انگریزی مین بحوالہ ایک چٹہی ولایت کے مذکور ہے کہ صاحبان جلیل القدر جو ولایت سے کونسل ہند مین بہرتی ہونیکی تمنا نہین رکہتے وجہ یہہ ہے کہ کونسل مین کوئی جناب ہندوستانی عہدہ جلیلہ سکرتری پر ممتاز ہین اور صاحبان ایپل کے نام اوس عہدہ دار صاحب کی پیش نظر ہین — بسفارش جناب صاحب اسپکٹر جنرل اسپتالون کے کمانڈر انچیف صاحب نے ۱۵ نومبر کو واسطہ روانگی بیمار گوروںکی کوہستان واقع اس دیا سی برائے سمول اونکی رجمنٹونکے اور ۱۵ دسمبر کو روانگی اور نئی قسم کی گوروںکی دارجیلنگ

سی تجویز فرمائی ہے فقط

لشکر کابل

اخبار لاہور کرانکل انگریزی سی بذریعہ ایک خط فارسی آمدکابل واضح ہوتا ہے کہ ہرات کے گرد امیر کابل نی دو قلعہ مضبوط اور بہت سے گڈہیان بنالی ہین اور چار ہزار تلنگونکے مدد دہرات جاری ہی اور واسطے وصول زرکے نواح ہرات مین محاصرہ [illegible] روانہ کردی کہ وہ روپیہ وصول کرتی جاتی ہین — اور سردار افضل خان نے دو سو اونٹ محمولہ نقدی اشرفی و زر بدخشان سے امیر کے لشکر مین بہیجی ہین اور وعدہ اور بہیجنے کا کیا ہی یہہ حال دیکہکر اکثر سردار ہرات و سرداران سمرقند امیر کے اطاعت مین اگئی چنانچہ خلعت و انعام اونکو دیا گیا حوالیہ ہرات مین امیر کابل کا انتظام ہی اور ہرات مین سلطان احمد خان کا — وکیل شاہ ایران معہ تحایف دربار امیر مین آیا اور پیغام دیا کہ اگر آپ کابل کو واپس جائین تو شاہ ایران آپکو خرچ یہان تک پہنچنے کا دیگا بجواب اسکے امیر نے کہا کہ مین صرف ہرات لینی نہین آیا بلکہ کچہہ اور ارادہ ہے فقط

جنگ پوٹوماک

۱۸ اکتوبر کے خبر لندن سی آئی کہ دریا پوٹوماک پر ایک بڑے بہاری خونریزی ہونیوالی ہی اور مقام کورنٹ اور لیس برگ مین دو دن تک جنگ عظیم ہوے کورنٹ کے ایراکن فڈرٹ نے شکست کہائے مفصل حال دونون لڑائیونکا اینده درج ہوگا فقط

خلاصہ اخبارات ناگری و فارسی و اردو مقامات مختلفہ

ہنوز تہ مزاجم ز مرگ شیرین کام	ہزار بار رخم و کوزہ کردہ اند مرا

نمبر ۵ہم اودہ اخبار عجائب روزگار مین زیب تحریر ہے
کہ بمقام انونہ ضلع سلطانپور مین لالہ بیجناتہہ قوم کایتہ
کی گہر سمی بالجہد اوم نی دوسرا جنم لیا ہی اب عمر
اوسکی پندرہ برس کی ہی وہانکی مدرسہ مین تحصیل علم
کرتا ہی گلی پر ایک نشان ہی پہلی جنم کا نام طالع سنگہ
اور ذات رجپوت اور وقت پیدایش چار گہری رات گئے
بتاتا ہی اور اپنی پہلی زمانیکی لوگون اور عزیزون اور
گہربار کو شناخت کیا اور ابتدا سی آجتک کا قصہ کہا کہ
وہ سب درج اودہ اخبار ہی مگر اوسکو کسی نے نہ بچایا
.... اکثر اخبارات اردو مین دیکہا گیا کہ علاقہ اودہ کی
مین بار سنا تہہ کے مور کسے کہیت مین سی نکلی تہی سو ہو کر تہوڑے
دن بعد غایب ہوگئے .... ابہی اخبار تین دو چار خبرین
عجیب دیکہنے مین آئین لاکن باین نظر کہ اللہ صاحب کو قدرت تو
سب کچہہ ہی مگر عادت نہین غیر معتبر بعید از قیاس جانکر درج
جلوہ طور نہین کی دربنولا میان شاہ نظام الدین صاحب
صاحبزادہ حضرت میان کالی صاحب مرحوم نور اللہ مضجعہ
دہلی سی لکہنؤ تشریف لیگئے وہانکی صاحب کمشنر بہادر نخاطر سیر
اور اجازت مشاہدہ عمدہ عمارات و مکانات لکہنؤ کی دیے
[illegible] صاحبزادہ [illegible] مطبع نولکشور اودہ اخبار مین
قدم رنجہ فرمایا منشی نولکشور صاحب مہتمم مطبع و مالک کو ممنون
اخلاق و اشفاق دلی بنایا واقعی فی زمانا یہہ مطبع ہے
عمدہ عجائبات ہندسی قابل دید ہے نہ لایق شنید اللہم زد فزد
.... شعلہ طور کانپور سے روشن ہی کہ وہانکی رئیسون نے
بڑے مدد صرف دار الشفا اسپتال چار ہزار چہہ سو چالیس روپیہ
دیا ہی .... مظہر العجائب رڑکی مین درج ہی کہ وہان
۱۰ مارچ اور ۱۲ مارچ نوامبر ہونیوالے تہی اندنون سپرنٹنڈنٹ
مین تجویز ہے کہ جسطرح اور محکمون مین اتوار کے ہوتی ہے
اوسیطرح کچہری تحصیلون مین بہی ہونی چاہی ....
جین مین اب صاحبان انگریز بہادر بلا مزاحمت سیر کرتی ہین
اور تجارت کے نوبت ترقی ہی .... شاہزادہ لندن
جناب ولیعہد بہادر دام اقبالہ کی شادی شاہزادی
ڈنمارک کی ساتہہ ہونیوالے ہی اگر جلد ہوئی تو دورہ ہندوستان
شاید ملتوی رہے .... بردوہ کے جیلخانہ سی بیس قیدی
دو سپاہیونکو زخمی کر کر بہاگ گئی اس علت مین ایک ہندوستانی
افسر کا کوٹ مارشل ہوا .... دارجیلنگ کے پہاڑ مین
پر گنجو ناگہاس جسی کو نین بنتی ہی بو دی گئی تہے
اور اس سے پیدایش سرکار کو بہت ہوئی ....
راولپنڈی مین ایک گورہ نے دوسرے گورہ کو جسکی میم پر
وہ فریفتہ تہا بندوقستی مار ڈالا اب گورہ قاتل اور
میم باعث فتنہ دونون کا بچی ہوت بند مین ....
صاحب گوہر بار نامہ اخبار تحریر فرماتی ہین کہ

پولیٹکل اجنٹی گوالیار کا فیصلہ ہوگیا میجر کنک صاحب
کاٹھیاوار کو تبدیل لیجاوینگے اور میجر ہچنسن صاحب
پولیٹکل اجنٹ بھوپال اونکی جگہہ گوالیار مین مقرر ہوئے
۔ ۔ ۔ ۔ ملک ریوان کی اجنٹی ٹوٹ گئی اور اجنٹی
سنٹرل انڈیا سی متعلق ہوگئی کپتان اوسبرن صاحب
پولیٹکل اجنٹ بھوپال قرار پائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
کوہ سیالوٹ کا ایک خط راقم جلوہ طور کی نام آیا اوس سے
معلوم ہوا کہ ماہ فروری ۱۸۶۳ء مین پلٹن گورہ قلم
مقیمہ سیالوٹ دہلی جاویگی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک اور خط
مقام گڈہوال رام پور کا مطبع جلوہ طور مین آیا
دریافت ہوا کہ وہانکی صاحب کلکٹر بہادر بندوبست
جدید مین بڑے سرگرم اور مستعد ہین اور وہ چاہتے
ہین کہ ماہ جنوری سے تک سب کام انجام ہوجاوے
اسلئی اپنی ہاتہہ سے بہت محنت شبانروز کی ساتہہ
کام کرتی ہین سنا گیا کہ شروع سال سی جواب کلکٹر
صاحب بہادر کی دفتر مین محرر ہین ڈپٹی انسپکٹر مقرر
ہونگے ۔ ۔ ۔ ۔ کشف الاخبار بمبئی مین دوسری
تاریخ کی خبر ولایت یون تحریر ہے کہ ملک افریقا
کیطرف ایک ڈاکتر نامور لورڈ ڈوکنسٹن صاحب کو
حالت مسافری مین معہ اونکی جماعت کی سخت مصیبت
پڑی یعنی وہانکی باشندے اونپر حملہ کرنیکو آمادہ
ہوئی تہی مگر ڈاکتر صاحب نے [illegible]

تتمہ جغرافیہ بلند شہر

جواب اول بندوبست قانون ہفتم ۱۸۲۲ء
عیسوی سے کا مقرر ہوا لیکن ہنوز یہہ بندوبست
اختتام کو نہ پہونچا تہا کہ قانون نہم ۱۸۳۳ء
عیسوی سے جاری ہوا کل ضلع کا بندوبست سی سالہ
ہوگیا اور اب بندوبست جدید درپیش ہے

سوال بروقت تقرری [illegible]سکے جو دیہات
اس ضلع مین شامل ہوکر پرگنے بندی قایم ہوئے
سو وہ دیہات کس کس ضلع سی شامل ہوئے
اور وہ متفرق شامل ہوئی یا کوئی پرگنہ
سالم سبہی شامل ہوا باقی بہفتہ آیندہ فقط

چیستان فارسی

ہمارے ایکدوست کو بہت سے چیستان زبانی یاد ہین ہم بہی
اونہین سے بطور استفسار و طبع آزمائی ناظرین دو چیستان درج اخبار کرتی ہین

حبابوز دیدم عجب دیکشور بلند ستان — نیست او بر محو باشد سو او بحو

دیگر

چیست آن برگی که بعد از سوختن گل میشود
دود او اندر ہوا پیچیدہ سنبل میشود

لطیفہ کسی شاعر نے ایک امیر کی تعریف مین قصیدہ لکہا امیر صاحب سنکر خوش ہوئے
بہت سا روپیہ انعام فرمایا اگلی دن جو شاعر برای طلب صلہ گیا تو ممدوح نے
ہنسکر کہا کہ تمنی اوس وقت زبانی ہمارا دل خوش کر دیا تہا ہمنی تمہارا
سو ناظرین جلوہ طور اوسطرحکی عنایت نفرمادین کیونکہ یہہ زبانی جمع خرچ تہا اور تہا